

۱۶۸	تو نانی افواج سمعینہ اسی رہا کی تھا مار	۱۶۰	سرحد اس ارس پر طفین کی افواج کا تھا مار
۱۶۹	سوانح عمری احمد خنجری پاشا۔	"	سوانح عمری احمد خنجری پاشا۔
۱۷۰	سعید الدین پاشا۔	"	سعید الدین پاشا۔
۱۷۱	عثمان پاشا۔	"	عثمان پاشا۔
۱۷۲	تو نانی افواج سمعینہ اسی رہا کی تھا مار	۱۷۴	تو نانی افواج سمعینہ اسی رہا کی تھا مار
۱۷۳	سعلال کریٹ میں تو نانی کی چیزوں دلیل نہیں تھے اور تو نانی کی معراجی	۱۷۵	سعلال کریٹ میں تو نانی کی چیزوں دلیل نہیں تھے اور تو نانی کی معراجی
۱۷۴	فتح و مکران اور اسلام کو ترقیت کی تھیں۔	۱۷۶	تو نانی کی مختصر تاریخ قدریجاً اور اسلام کو ترقیت کی تھیں۔
۱۷۵	جیزیرہ کریٹ کے مختصر تاریخی حالات جو دو اس بڑی تھیں۔	۱۷۷	جیزیرہ کریٹ کے مختصر تاریخی حالات جو دو اس بڑی تھیں۔
۱۷۶	فوجیں کے نصف در داری کا شور اور تو نانی کی ملکیت۔	۱۷۸	فوجیں کے نصف در داری کا شور اور تو نانی کی ملکیت۔
۱۷۷	سلاطین کی یاد و داشت پر تو نانی گورنمنٹ کا جواب۔	۱۷۹	سلاطین کی یاد و داشت پر تو نانی گورنمنٹ کا جواب۔
۱۷۸	مارچ کے اخیر ہفتہ میں میسا یون کی مسلمانوں کی فراہمی	۱۸۰	مارچ کے اخیر ہفتہ میں میسا یون کی مسلمانوں کی فراہمی
۱۷۹	ارسل کی کارروائی۔	۱۸۱	ارسل کی کارروائی۔
۱۸۰	تو نانی فوج کا دخنلا اسپارک کی تھی۔	۱۸۲	تو نانی فوج کا دخنلا اسپارک کی تھی۔
۱۸۱	شہر کو نانی کے اہل باری کے اہل باری پر جو حکومت تھا۔	۱۸۳	شہر کو نانی کے اہل باری کے اہل باری پر جو حکومت تھا۔
۱۸۲	دو لوگوں کے تعین و دفعہ کا حال۔	۱۸۴	دو لوگوں کے تعین و دفعہ کا حال۔
۱۸۳	فتح و دلو۔ ولمسٹینو۔ ولی کرنی اسال بگنا۔	۱۸۵	فتح و دلو۔ ولمسٹینو۔ ولی کرنی اسال بگنا۔
۱۸۴	دو لوگوں کا قبضہ۔	۱۸۶	دو لوگوں کا قبضہ۔
۱۸۵	اعاز سس فر سالہ۔	۱۸۷	اعاز سس فر سالہ۔
۱۸۶	حوالی فر سالہ میں جنگ۔	۱۸۸	حوالی فر سالہ میں جنگ۔
۱۸۷	فرسالہ کے دہم ایشا کا بڑا بڑا خاص حلکر تا۔	۱۸۹	فرسالہ کے دہم ایشا کا بڑا بڑا خاص حلکر تا۔
۱۸۸	تو نانی افسوس کا ریزی گورنمنٹ کو جھوٹی خبر ہے۔	۱۹۰	تو نانی افسوس کا ریزی گورنمنٹ کو جھوٹی خبر ہے۔
۱۸۹	جنگ فر سالہ کے تفصیلی مالات۔	۱۹۱	جنگ فر سالہ کے تفصیلی مالات۔
۱۹۰	تو نانیوں نے آڑ کیا کہا۔	۱۹۲	تو نانیوں نے آڑ کیا کہا۔
۱۹۱	قضیہ فارسالہ۔	۱۹۳	قضیہ فارسالہ۔
۱۹۲	جنگ خار مالکی تھیت فارسالہ نے نیان کوئی نہیں۔	۱۹۴	جنگ خار مالکی تھیت فارسالہ نے نیان کوئی نہیں۔
۱۹۳	شانہ زدہ و جوک کا اعلان۔	۱۹۵	شانہ زدہ و جوک کا اعلان۔
۱۹۴	دو مونو پر ترک حملہ کا خطہ۔	۱۹۶	دو مونو پر ترک حملہ کا خطہ۔
۱۹۵	دو مونو کوئی تو نانی کی روایت ایک حالت اور جملی حالت۔	۱۹۷	دو مونو کوئی تو نانی کی روایت ایک حالت اور جملی حالت۔
۱۹۶	یاد و داشت سفر سے دوں بیام و زیر ناچیر بیان	۱۹۸	یاد و داشت سفر سے دوں بیام و زیر ناچیر بیان
۱۹۷	تو نانی گورنمنٹ کا افریقی چاہا۔	۱۹۹	تو نانی گورنمنٹ کا افریقی چاہا۔
۱۹۸	جنگ مغلائے کریٹ۔	۲۰۰	جنگ مغلائے کریٹ۔
۱۹۹	دو مونو کی حالت ایک نام نکال کی زبانی۔	۲۰۱	دو مونو کی حالت ایک نام نکال کی زبانی۔
۲۰۰	تاں غنیمت۔	۲۰۲	تاں غنیمت۔
۲۰۱	اسپریون فوج تو نانی ہیں تغیر و تبدل	۲۰۳	اسپریون فوج تو نانی ہیں تغیر و تبدل
۲۰۲	تو نانی اندر گورنمنٹ بیان کی اماں کی حالت	۲۰۴	تو نانی اندر گورنمنٹ بیان کی اماں کی حالت
۲۰۳	آئریا کی حالت۔	۲۰۵	آئریا کی حالت۔

		امداد ستمانات مدنیہ
۱۷	۲۴۰	پس اپنے بارہ
۱۸	۲۴۱	بیرونی قریب سخت حکم اور دادنی خوش
۱۹	۲۴۲	دیکوکی لائی اور جلیں اور دو تان کا ایک
۲۰	۲۴۳	عذور اور انایوں کا تعاونی
۲۱	۲۴۴	و نکل سکتے ہیں
۲۲	۲۴۵	تفصیل پاہتہ است
۲۳	۲۴۶	نادریں ایت و نجاست
۲۴	۲۴۷	نادریں ایت و نجاست
۲۵	۲۴۸	عذور سلطان کی تقدیر ذاتیت المواریں
۲۶	۲۴۹	عازمی شناخت جگہ بیان از با
۲۷	۲۵۰	عذور کی موقوفی سنگ کا انتہا
۲۸	۲۵۱	اعظم مذاکی با خالہ اپنے اطلس
۲۹	۲۵۲	عذوقصل
۳۰	۲۵۳	خیلی ما فعائد
۳۱	۲۵۴	والذرون سے سلوک
۳۲	۲۵۵	حضرت سلطان کا ہستان حداہی خوانہ
۳۳	۲۵۶	اطھرنی ای اشراق
۳۴	۲۵۷	چوکی اور رشت پر جنہیں عقیص العہ سلطان
۳۵	۲۵۸	و روضہ شکر کا رہست
۳۶	۲۵۹	کاروں کا ایک خلاالت دربار کے جنگ
۳۷	۲۶۰	چوکی کا حادبہ
۳۸	۲۶۱	نیت کا اندہ افراہ
۳۹	۲۶۲	کوچک سجناب غیرین
۴۰	۲۶۳	بیوی گھنی ہائی ایسی خس
۴۱	۲۶۴	بیوی گھنی سرہنخ طریقہ
۴۲	۲۶۵	میانی نہست ایسا کارکریں
۴۳	۲۶۶	پریلی احتجاجت ہدایت گھنی سخن دوڑیں
۴۴	۲۶۷	کھنگرستہ
۴۵	۲۶۸	امداد سلطان و بیانہنگا اسرار
۴۶	۲۶۹	عذوقصل اور ایک ایک ایک
۴۷	۲۷۰	کاروں کے ڈکنیں ایک ایک
۴۸	۲۷۱	عذوقصل ایک ایک
۴۹	۲۷۲	عذوقصل ایک ایک
۵۰	۲۷۳	عذوقصل ایک ایک
۵۱	۲۷۴	عذوقصل ایک ایک
۵۲	۲۷۵	عذوقصل ایک ایک
۵۳	۲۷۶	عذوقصل ایک ایک
۵۴	۲۷۷	عذوقصل ایک ایک
۵۵	۲۷۸	عذوقصل ایک ایک
۵۶	۲۷۹	عذوقصل ایک ایک
۵۷	۲۸۰	عذوقصل ایک ایک
۵۸	۲۸۱	عذوقصل ایک ایک
۵۹	۲۸۲	عذوقصل ایک ایک
۶۰	۲۸۳	عذوقصل ایک ایک
۶۱	۲۸۴	عذوقصل ایک ایک
۶۲	۲۸۵	عذوقصل ایک ایک
۶۳	۲۸۶	عذوقصل ایک ایک
۶۴	۲۸۷	عذوقصل ایک ایک
۶۵	۲۸۸	عذوقصل ایک ایک
۶۶	۲۸۹	عذوقصل ایک ایک
۶۷	۲۹۰	عذوقصل ایک ایک
۶۸	۲۹۱	عذوقصل ایک ایک
۶۹	۲۹۲	عذوقصل ایک ایک
۷۰	۲۹۳	عذوقصل ایک ایک
۷۱	۲۹۴	عذوقصل ایک ایک
۷۲	۲۹۵	عذوقصل ایک ایک
۷۳	۲۹۶	عذوقصل ایک ایک
۷۴	۲۹۷	عذوقصل ایک ایک
۷۵	۲۹۸	عذوقصل ایک ایک
۷۶	۲۹۹	عذوقصل ایک ایک
۷۷	۳۰۰	عذوقصل ایک ایک

مفصل تاریخ جنگ روم و زبان

جلد ۹۴

مفصل تاریخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۰۰۰۰۰۰۰۰

رسام الحسن

شہزادے اسلامی نامی میں ہم باکس سال ہو یہ بے کریم دوڑھن سلطنت عثمانی کی انجینئرنگ پر اور ازدراز کی فایسے منگل خیان پر کھلی ہی جبکو زاندرولی سازشوں کے خطرناک ٹوپیاں جھوٹکے کوئی حصہ ہو پہنچا کے ہم تھبیت ہی سلطنت کے بیرونی حملوں کی خوفناکی اور انقلاب انگریز برلن اوسکے حق میں مصروف ہیں جس شیریں عثمانی دشیان نے ۱۸۷۸ء میں اول مرتبہ اپنا ظرفیتی بھرپور سر زمین اہم طور پر اور ایسا اوسی فتح نے فرانسی کی اولاد آج ۱۸۸۵ء تک جبکو پورے پختہ سو بر سر کا عوامہ گزرتا ہے اپنے موہنی سریر خلافت اسلامی اور اونگ سلطنت سر جاوہ گردی۔ تاریخ علم دیکھتے معلوم ہو گھاکاری کے سلطنتیں قائم ہوئیں جنپر ایک ہی نسل اور یہی خاندان کے ہادشاہوں نے چھ سو بر سر ایک ہی تخت پر جلوس کیا اور اس کوں والاسلطنتیے وبروس اور قسطنطینیہ کی طرح آفات ارضی سے ایک عصہ جیب اور دست مرید کے محفوظ اور بالآخر ہما ہو۔ اور ایسی کوئی نسل ہے جس میں چھ سو بر سر کے زمانہ میں باوجود ایش و کامرانی کوئی انقلاب غیر معمولی واقع ہوا ہو۔ خلافت عباسی نے اگر حصہ کیمی صدیان بمحاذین یعنی خلیفہ مامون خپکے بعد جو سلطنت عظمی کا حوالہ ہوا وہ پوشیدہ نہیں۔ لیکن پسند و ممتازیں

نہ اسے سے لیکر مسلمانہ انک جو آٹھ سو برس کا زمانہ ہے اور جس صدی میں تختہ ہند و سر بر کے
 مسلمانوں کے قبضہ افغان میں رہا کتنے شاہی خاندان چنانگیری اور جہا نیاری میں ناکام ہے
 اور کس کس نسل کے ہاتھ میں سیکے بعد گیرے عنان حکومت آئی جاتی رہی آج اگر غلامتوں
 کا خاندان پر سر حکومت ہے تو کل خلچیوں کے نام کا سکا۔ خلصہ حاری ہے صرف نیس بر کر
 اس خاندان کو سلطنت کرنا فسیب ہوئی ہی کہ تخلص خاندان دعویٰ یا تخت ہوا اور اوس کے
 آٹھ بادشاہ سو برس انک تخت دہلی پر شکن رہے علی ہذا سید اور لودھی خاندان سے گزرے
 سدلہ حکومتی مغلوں کے ورثہ میں ہوئی اور یون کہنے کوئی سو برس انک سارا ہندوستان
 نپر لگیں رہا لیکن تھوڑے تو لاپیق اور جیل العف رہا بادشاہ چھ سے زیادہ نپریا ہو کے
 سلطنت جس شہ کا نام ہے عالمگیر کے دم کے ساتھ ختم ہو گئی اور بیہر جو بادشاہ ہوئے وہ عشیر
 مشتری میں پرکرنگ خاندان ہی نہ ہوئے بلکہ اپنی نالا یقینی سے سو برس کی قلیل تر میں اور
 تباہ و غلیظی قیان درخت کو چڑھے اور کھڑا پہنیکا جس کا تختہ سلطان محمود غزنوی نے اکاسا
 حملوں کی لاثانی کو شش کے بعد فکل ہندیں لگایا تھا پس ان عجیباں مثاون کے غور کرنے اور تم
 دیگر عمالک ایشیا اور یورپ کے تاریخی حالات پر نظر تھیں ڈالنے کے لئے جو اپنے اور کسی کے
 پر خلافین جبقد بھی رشک حسد کریں بھایا ہے اور اہل اسلام خدا و مریم کی نذر ازارت
 جس درجہ تک اخلاقی مرتبت کریں زیما ہے۔ خدا کی قدرت ہے کہ سلطان عثمان کی اولاد میں پر جمیں
 نہ ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر پہنرا ہے۔ بایس سے جو کام رہ گیا وہ لاپیق۔ آنوالغرف
 نام کر لیا۔ دو سلطانوں نے اپنی تام زندگی قسطنطینیہ کے سخن کر دیئے ہیں عرف کردی بیکری
 ملا کا میون کے ہمت نہ ہے۔ بہانتاک کے تیسرے سلطان یعنی سلطان الحجی الغفاری نے اپنے
 شیاعت اور جوانمردی سے قسطنطینیہ ماحفظاً اور محسوس شہر جو ایک دن سے سرقی سلطنت
 رومتہ الکبری کا دار سلطنت اور وینی سمجھی کا بڑا بھاری دستی بیکری مرکز چلا آتا تھا کے کوئی

اور اوس نکتے بعد ہر سلطان نے سلطنت کے دشیع کرننے کی تھی المقدور کو شش کی۔ حالانکہ اس عصمت
میں سلطنت نے طبع طرح کے انفلوچن کے لئے بارا ایکی مخالفت پر پوچھ سلطین نے اتحاد قابوکمیا اور
جریلوں کو سوچو جو وغایا چھپا لایا۔ اوس کے فرما جو دار باشند و نکوفا و پر آمادہ کیا۔ وفادار غوچو جو
بغاوت کے لئے فلپر کا یاد گیا اسی تیاری کے لئے عصمت ہتھی کا زہر ہلا افسوس طبع کی عکت عملی ہے
پوچھا یا۔ ایکی مالی حالت کو خراب اور نیکی نامی کو پر اپا کرنے کی کوشش میں کوئی وقیدہ اور نہادہ رکھاں
فقط ایسی ہے ہمیشہ اس سلطنت غیری کی دلیل شناہان پوچھ کے لمبیں ہی ہتھی ہی کوچھیں ہیں ایک
دوسنے میخ ان پوچھ کرنے پر تابقاً موٹ نبائی بلکہ جو بیان کیا ہیں کیا کہ سب سبق سب تفقیح ہو کر اس
سلطنت کی طرف نظر بڑے دیکھیں لیکن چونکہ مختلف یوں میں طائفوں کے باہمی تعلقات ایک
روزمرے کے لئے ہیں۔ اس لئے کسی سلطنت کے میخ جوکت عملی کے ندرے کے اس سلطنت کو فحص
ہوئی نہیں کا سیاہی نہیں۔ اور چوچب تک کہ روک بر طایہ عظیمی رفتار ترقیات اور افزونی چاہے
جلال کو دیکھو دیکھ کر ایسکی طرف حاساذ نگاہ رکھنا موقوف کرے۔ چوچب تک کہ جریتی اور فائز میں سلسلہ
عادوت چاہی ہے۔ چوچب تک کہ جلیش آئندہ پار کے منڈے سے سلطنت شکھا کی خالی تھیم غابریہ میانہ ہے
ہنوسکے اور جوچب تک کہ ملک شام اور قسطنطینیہ کا قبضہ ہے سلطنت اپنے لئے تجویز کرنی رہے اس سوت تک
مکمل نہیں کیج سلطنت عثمانیہ کا باہمی بیکار ہوا اور چونکہ برابر اسکی وجہ سو بر سلگز پہنچے ہیں اس لئے اسکے
بھی شکل یہ کہ چھا اتفاق اور چھا اتحاد سلطین پوچھ میں قائم ہو کے خوبصورت اس وقت میں سلطنت
نقسان پوچھا یا اور بھی زیادہ شکر کام کی جکہ زمانہ کا زانگ دیکھ کر اوسے ہتھی زانگ بدلتا شکر
کر دیا ہے وہ سائنس جدیدہ سے خاندہ اور خانے لگائی وہ فوجی ختنہ و فوارتیں پوچھ کی افواج
کم نہیں بلکہ برابر ہی۔ ایکی مالی حالت پہلے سے بدر جما ہتھی اوسکے ہر سینہ بھری و بھری میں برابر ہے ایسا
ترنی کا سلسلہ چاہی ہے اس کا امید ہے کہ رومانیہ سرودیہ ملکیت یا بیویا ہر زیگوں اسی تباہی پر گوئیان
اجھیا اور تائیش کے نقصانات کا معاف و منہ اوسکو ملینا اور جلد سے گا +

چنگ سے پیشہ سلطنت خانہ کی نسبت اہل یورپ کا خیال

۱۔ اپریل ۱۸۹۴ء سے پیشہ یہ ایک معمولی بات تھی کہ ترکوں کے شاہنشاہ اور ترکوں فوج اور ترکی انتظامی والی و ملکی پر ہزار ہزار طرح کی تھمتین رکھی جاتی تھیں سکتیں ہیں "یعنی مردوں میں" تو اونکا عام خطاب لھا جو سرکردگی زاد بولن تکام یورپ سالہا سال سے اونکو عطا کر چکا تھا۔ بعاد آمدینیا کے نتائج اور عیسائی ہائیون کی سزا یا فکری کی وجہ سے بعض عیسائیوں نے محض نہ ہی دیوانگی سے جو گستاخیان حضرت سلطان المغفری کی شان نئن دوڑ بیٹھے بیٹھکیں اور جو کچھ ناگفتوں بے خیالات اور جو جو ناشایستہ کھلات ہزار پیش مجھی کی جانب میں بعض مستعصب ٹوکوں نے تجی زبان سے نکالے وہ ضرور یورپی شایستگی اور سفری تندیس کے سماڑے ایک شرمناک اور نازیبا افاظ ہیں جنکی یاد باخیرت، او، نہ، دا، جسلیں نوں اور سفرز شرفوں کے نئے ایک مدت دراز تک سوہان یونی رہے گی۔ قاتل خاطمہ سفا کا۔ خونخوار غلیم قضا ب سرت۔ شکدل۔ عبد کوئی ایسا لفظ نہیں جو ایک، مادل باخدا سلطان کے عنی میں استعمال نہ کیا گیا ہو۔

کون سلطان؟ امیر المؤمنین غلیفة المسلمين! جسکی ذات سے ۲۷ کروڑ مسلمانوں کا رو جانی تعلق قایم ہے۔ کون باد شاہ؟ حاجی دین مصلحتے جو ب مقابلہ اپنے ہم زمہنجوں کے عدل پسند اور فرمائی دار غیرہ بہب رعایت کے حق میں کمین زیادہ ملائم ہی جو اسلام کا حاجی اور اہل اسلام کا پشت و پناہ ہے۔ حسن شریفین کا ما فهم بیت المقدس کا وارث۔ اور عمالک عرب و عجم غربی ایشیا۔ شمالی افریقیہ۔ اور یورپی روم کا شاہنشاہ جو جسکی خلافت صحیح کی نسبت الگ مردین

متفق و یک زبان ہیں کہ خلافت عباسیہ کے دو آخرین سبے پچھلے بادشاہ محمد انتکل علی اللہ
نے گلگله حرمطابق اعلاء میں خلافت محمدی اور خوبست حربی شریفین سنجشی نام خاندان
عثمانیہ میں منتقل کر دی۔ جس خاندان میں عزان حکومت پہنچائے موجودہ سلطان سعید کے
اس شخص کے ہاتھ میں پونچھی ہے جو سب سے بزرگ اور عمر میں بڑا ہوا رفیعیا یعنی ۶۰۰ فٹ
ہی کا اخراج کتمان دنیا کے مسلمان اسد گیر محبت ڈکی سلطان کی ذات وال اصوات سے
رسکتے ہیں اور اونکو نہیں پیشوا اور دینی صدائے باستہ تہیں درہ کوئی اور وجہیں کی عموماً
بیسے زیادہ اپنی تاہم دینی اور قومی ستریں اسی خاندان کے ساتھ پہنچتے تھیں جالانکار اسمیں شک
نہیں کہ مسلمانوں میں ایک قوم ہوئے اور کمال نے کے لئے صرف تہذیب ہونا کافی ہے۔ اور خواہ
کوئی ساخت پچانوں کی ہو یا معاون کی عوبوں کی ہو یا ترکمانوں کی ہر مسلمان اوسکے ساتھ عطا
ہو دردی کم و بیش فرو رکھتا ہے۔ لیکن جس خصوصیت سے مسلمانوں کا رو جانی متعلق ہے اس تھا
شدت اور غیر محدود و انسن و محبت کے ساتھ ترکوں اور ترکوں کے سلطان سے رہنا آیا ہے
صرف وہی اس بات کا شاپرداس اور کامیل ثبوت ہے کہ خلاۓ اپنے بزرگزیدہ نبی کی خلافت کا
آل عثمان کو قبول فرمایا ہے۔ ورنہ غور فرماتے تو کوئی دنیاوی سفادر ترکوں سے ہمیں کبھی
صال نہیں ہوتا۔ جسکے عوض یہم اخلاقی حور را نئے مشکو رہوں۔

اُس قل شکریہ کی سختی تو علیاً حضرت حسنور مکلمہ محققہ سفرۃ ہند کی وہی عادل اور
عظیم ارشان گوئیں ہیں جسکے زیر حکومت ہندوستان کی ہر قوم و ملت اپنے اپنے دین و مذہب کے
خانوادے ایسی آزادی اور امن و امان سے زندگی لگوار ہیں جسکی نظیر حارثانک عالم ہمیں ملنی
محال ہے کیونکہ مالرشن کی صفت حکمران قوم کے لئے ایک تہايت ہی بے بہا اور قابل

جو ہر ہے تاج بر لطیانیہ میں کوہ نور سے زیادہ تماں اور رخان ہے۔

ٹک فتح کی نسبت جنگ سے قبل عامر اے یعنی کمشن سوچن انتظامات کے وہ بھی

ہیچکارہ اور ناقص ہے۔ اوسکے پاہی غیر قواعدہ ان اوسکے جزوں جنگ سے پہنچر
استعماں پرچھ اور ناکارہ۔ رسید ندارو۔ سامان بار برداری غیر ممکن۔ ہماز بھجسے اور
نا مکمل۔ خزانہ خالی۔ غرض عام حالت ملک مال ہمارت نازک ہے اوسکی بلینیں اور رسائے
ہماریں پوریہ خالی۔ فاٹکش۔ غیر تجوہ ایاب۔ اد محض نائزیت یا فحشہ عوام کا ایک عمل ہے
جسکے بارے پر وردی ہے اور نہ پاؤں ہیں جوئی۔ ترکی تو پختہ کا حال وہ بیان ہوتا طحاکہ
اوسمی دفیانوںی زنگ آؤ وہ تو پین بھری ہوئی ہیں جن میں سے شاہدا کش وہ تو پین ہیں جنے
حضرت داؤد نے جالوت کو شکست دی تھی۔ گھوڑوں سے تو پختہ میں کوئی گھوڑا نہیں بلکہ
مزدور اور شہرو دیہات کے لونڈے عزوفت کے وقت اونچو کمیں کر کر ایک دوسرے مقام کو
خفقل کر دیتے ہیں۔ ہتھیار وغیرہ بالکل پرانے زمانے کے محفوظ خواجہ نہیں ہیں اور غالباً
یہاں تک خالی گزرتا ہو گا کہ جو کچھ سنگینیں اور تواریں سپاہیوں کے پاس ہیں وہ ٹہی یا چھاپ
کی ہوئی۔ جو اسٹوں بھیں پناکری ہیں۔ سپاہیوں کا دو دو وقت اُنک رہنی نہ ملتا۔
اور چھوچھے ماہ کی تجوہ کو بنت کے ذمے چڑھ جاتا۔ ملی العروم قیاس کیا جاتا ہے جبکہ تک
فرج کی یہ زبون حالت سمجھی جاتی تھی تو یونان بیچارے کا کیا قصور ہے۔ جس سے بذات خود یا
دول اجنہیہ کے بھروسے پساطت کو صدمہ پوچھانے اور اوس پر حملہ کر کے کامیاب ہو جائیکا
ارادہ مضم کر لیا۔ ایسے ایسے پُرچھ حالات سنکروں سے اور اوسکے سلاح کا رون نے لفڑی کی
ساقہ ان لیا کہ ساٹھ ہزار غورج اس ہم غلبہ کے سرکرنے کے کافی وافی ہے۔ ملک کو اعلیٰ
ایسی سمجھی اور گروہوں کا جمع کرنا ہی شکل ہے اور اگر ملک میں ناکامی ہی نہ ہوئی تو اونچی رسید رانی تھی
اور سامانِ جنگ کے ہم پوچھانے کا اہتمام کون کر لیا۔ فوجی تھی آسی دفت کیونکہ ماری رہ کے گل
جبکہ یونان کا خوفناک بڑو جہان اسمند میں پہنچ دے رہا ہو گا بلکہ جنپی سادوں پر کے نہایت شہر
اُجاڑ کر اپنائے ڈاؤنیا پر قبضہ کیا ہو گا اور جبکہ یونانی مجاہدین کے گردہ دگروہ فتح نہیں اور سما

کی ریل کی پٹرائیک اکھاڑ پہنچنے کے تو ترکون کی رہی ہی ہمتوں کو بھی سپت کر دینا ایک بہن ماتھ کا
کرت ہو گا چنانچہ ترکی خیلی قوت کا صحیح اندازہ نکر سکتے۔ اسکو قریب المگ بیار سمجھ لینے اور مختلف
اخبار روئی غلط بیانی اور یوپ کی غلط فتحی پر جب وہاں کی شاست آہی گئی اور ایک دو تین ہنین
بھکر جنگی تھیڈر کا پروہ اوہنا دینے کی نوبت آہی ہوئی تو دنیا نے معلوم کر لیا کہ اوہ تو کوئی عظیم
اس پر وہ نشگاری ہیں۔ یہ تو کچھ تباہی نیا لکھا ترکی مرد ”عوڈیل“ نہ تھا بلکہ جس عنکسے
یوپ کے پولیکل شخاں کو اسکے چہہ پر آثار علاالت نظر آتے تھے وہ حقیقت وہ عنکس ہی دیکھ کے
کی ہی عقی۔ اسین اونکا صورہ نہیں اس آلہ کا تصور سمجھنا چاہیہ جس پر خود سے کرنیا لوں جاگے
پولیکل داکڑوں کو جوان طرکی کے مرد علیل ہوئے تھیں جو باتا ہوا لیکن معمر کہ جنگ شروع ہی ہوئے
پایا تھا اور صبا رفتار سبک خدام عربی۔ اور بر ق دش ترکی گھوڑے اپنے سواروں کو لئے
ہوئے ابھی رن سے کوسون دُور تھے کہ پانچ بڑے سے بڑے اخباروں کے نام نشگاروں نے
جو صحیح اور معنیتہ خبریں تاریخ دوڑا ناشروع کیں انسنے یوپ کی انھیں ہٹ سے کھل لئیں۔
معلوم ہوا کہ بہادران ترک اب بھی ایسے دیسر جنگ جو ذمی ہے۔ ابوالغفرم چشت جالا
اور شجاع ہیں کہ جیسے دلاور۔ جو المزد۔ صاحب استقلال۔ اور پیر زور اونکے بزرگ زیدہ
بزرگ اور نامور اسلاف تھے وہ ہفتہ کے امتحان میں ثابت ہو گیا کہ اس وقت تک جو جو غلط
بیانیں بعض یورپیں نامہ نشگاروں اور یوپیں اخباروں کی ترکون کی مبنی پڑھی جائے اور انہی
وجی عظمت کے بخلاف چھپا کر قیمتیں وہ محض ایک کذب افتراء کا شرمناک دفتر تھا جسکی
اس وقت حصہ گئی جبکہ ترکون کو کمالان جنگ دکھلانے کا موقع ملا۔ اول ہی حملہ میں نظر ہر گیا
کہ ترکون کا کچھ رنگ ہی اُور ہی۔ اور معالمہ خلاف قیاس طور پر طور ہے۔ وہ نامہ نشگار
ترکی کمپووں میں داخل ہوئے اونکے سپاہ یونکے ساتھ کھانا لکھایا۔ اونکے ہمراکاب رزم کا د
ہے اونہوں نے غالباً کو متینہ کیا کہ ترک فوج کی نسبت جو کچھ کہ اب تک سایا کیا

ھتا و فقط افسانہ تھا۔ ترکی فوج یکسر زمانہ حال کی کوہستان باطروں۔
فیلڈ باطروں اور گھوڑی توپوں سے بالکل آرستہ ہے۔ گھوڑوں اور توپ بھیوں کی
حالت نہایت ہی آحسن اور اعلیٰ پائی جاتی ہے۔ جو نو ایجاد اعلیٰ سے اعلیٰ اور بھتری سے
بھتری توپوں کو اس خوبی اور ابے تھیک قaudہ سے کام میں لاتے ہیں اور
ابے علیٰ انشا سے نکلتے ہیں جس سے صاف ثابت ہو کر وہ بہت ہی ہوشیاری سے
سکھ لاما سے سکتے اور بہت ہی محنت اور صرف کثیر سے تیار کئے گئے ہیں وہ ابے
کامل رسم سے کے قواعد کے ساتھ کام کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کسی قوم سے اسید نہیں ہو
وہ عجیب غریب دو ایجاد بھیمار اور طیح طیح کی گلوات حرب بینہ قبائل سلاطین یوسپ کو نماز خدا
میں کون کے مقابلے میں محسن ہچپن کے کاموں نے نکلے وہ جنگ سے جو محبت ابد اور جواہر
یونانی جنگل کو سب سے مرد میدان تسلیم کر کے سلطنتِ عثمانیہ قوم کے مقابلے میں کھڑا کر دیا۔
عساکر فاپرہ کے مقابلہ ہوتے ہی بھلوڑے بُودے۔ اور بزرگ نابستہ ہوئے۔

پہلی فتح کا ہر دن جس سپاہیا نہ فتح۔ ہمارا رہ روٹش ۱۷۴۳ء بربریہ خیال سے انسان
جنگ کے پڑھنے کی دن یکے بعد دیگرے یونانی مور چون پر بزو رونک نگین قبضہ کیا اس سے
صاف خاہبڑ کہ عثمان پاشا کی محدود اگر غیر شرمند ہوں میں ترکوں کی جو بیباں اور ثابت
ثابت ہوئی تھی اور نہیں۔ سے کسی بات میں اب تک کی نہیں آئی۔ درہ موتا کی ریاضی میں کون
کی فتحی کا نام ایسا نہ صورت سے آغاز ہوا اور اس کے بعد کی سرکار آلامیان و نیا ہجہ
کو عمداً اور فیضاً یوان کو خصوصاً بیسویں صدی عیسوی ہیں یا ریشمی۔ تک لوگ بوجہ نامہ ملک
کے پھر پیدا ہوا تو گوہتلن لپیٹ کو کام میں رکھ دیکن۔ پہلا مذہب یانیوں کے پاں چونکہ کافی تو پہنچا
اوخداد فتوح جو جنگ کے نامے آئے تھے اسے وخت بہتی اکھاکر ریاست سے پہلے ہوا اور نئے بنیاد اور کام
حالانکہ یونانیوں کی بعد اور ترکوں سے کمین زیادہ تھی۔ اور اس لئے شکست کے ہوتے ہی درہ موتا پر

قبضہ ہو جائے سے یونانی صدر مقام اگر اور وہاں سے وہ لو اور شرط اپنے خاص
ایمپریز جانے کے لئے بھی خلیفی باغ میں ترکون کے سید ماہر نے چل لیا اور اسی وقت
انگلستان کے فوجی مصروفون کا یخواں ہو گیا کہ جنگ کا خاتمه صرف چند روزوں کی باقاعدے

بیوی مار کی حاقدت اور اوسکی واقعیت کی تحریر

(شستہ بعد از جنگ)

برخلاف ترکون کے (ڑائی) کے بعد معلوم ہوا کہ یونان کے پاس کوئی فوجی سامان نہیں فوج کا
سینہ اور سینہ فوج زیادہ تر طلبیدہ مجمع سے پُرپُر تھا اور جنکو دیا بھی اُرٹے تھے کہ اسی قسم تھا
بالکل فابو سے باہر اور نہ سردار ان فوج تو اس جنگ سے ماہر تھے بلکہ کہاں کی کتنی جگہ
اور جنگ آور شخصیں ہیں جو جو قابلیتیں اور صفات ہوئی چاہیں اونسے قسطی ہے بہرہ
ضروری سامان جنگ اور سدین بالکل کمی تھی اور جو کچھ سردار جنگ میں ہم ہوئے وہ بالکل ناکاہد
تھی اونکا بھروسہ تو بلکہ یا کی رعایا اور مقدمہ و نیک کے عہدی باشندہ و پُرپُر تھا جنہوں نے کافی تک
نہ ہلاکے اور فادار رہایا اس سلطانی بنے ہوئے۔ انہوں نے شیخ چلیوں کی طرح ہوا میں قلعے
بناتے تھے۔ اونکی اسیدی یہ تھی کہ ادھر ہم مقدمہ دنیا اور ایسا پاہنچ کو اپنی ساٹھ ہنہر جرار فوج
فوج کرنے ہونگے اور ہر لگانی کی۔ سرو یا اور مانٹی نگرو ترکون پر عقب سے حملہ اور پہنچنے کے او
پھر کو کچھ لگنڈا چکا دیکھا جاوے گا۔ پھر اس فوج سے انگلینڈ۔ فرانس۔ اٹلی۔ ہنگریم۔ امریکہ وغیرہ
اگر کھلہم ہے اس اونجیں غریبیوں کو اوشی وردياں یعنی یونی فارم اُرٹو اتر و اکار اور وائیٹرینا کر تو صرفہ
لکھ کر کریں گے لیکن معاملات نے اور حکم الحاکمین کے بہترین حکم نے جو جا وہ کیا اور جیسا
وہ کریں گا اگر اسکو منظور ہے کہ دنیا میں اوس کے مقبول مذہب اسلام کے خداوی اور اوس کو
 بلاشکت خیرے مانئے اور پرستش کرنیوالے نہ مدد ہیں تو اس طرح اوس کے دشمنوں کے

تو صلیت پڑت ہوئے رہن گے۔ اور اسی صحیح سنتے ہر جگہ بجھ طاقت کو تمام رشتہ دار حکمرانوں کی طرف سے بچا نہ فائز ہاں میں الاقوم بنتے ہیں اور مجبوری کے سالمین عین وقت پر اپاوس ہونا پڑے گا۔ لہذا کوئی خرض چیز کے طلب کرنے سے معلوم ہوا کہ گورنمنٹ قریب تریں ہے یا والیہ تھی۔ پس ایسی سلطنت نے بوتر کوں کے مقابلہ میں جنگ اشرف کی (تو بعد کو معلوم ہوا) کہ یہ اُنکی محض حقافت تھی۔ اور اس سے زیادہ اُنکی کے مجاہدین اور پوپ صاحبِ صرہ اور پیشہ کے اُن چند ہمہنگی کی کوتہ اندیشی تھی جنہوں نے پرائیوٹ طور پر شاہ یونان کو ابھارت اور جنگ کے لئے وغایہ میں اپنے بوجہ کے موافق کو شش ہن کی نکی اور جنیلی گران کی لارڈ سالیبی صاحب وزیر اعظم سکستان منصفانہ طور سے اُن نقصانوں کا پوجہ رکھتے ہیں جو کہ معمکنہ عات جنگ میں اور ٹھانے پڑے اور اب فلاٹ کے ول کئے ہیں کہ ایسی حقافت کی سے نہ ہوئی ہو گی۔ حالانکہ فرانس نے نشانہ میں یونان کی طرح اندر وطن ملک کے جوش اور خواہش جنگ سے تنگ اگر جزئی سے رُانی مولیٰ تھی اور اُنکی پاداش میں ۵ مونہ کی کھان کا بتک فراہوش ہے۔ تاہم اس حقافت اور اس بیوقوفی میں یہ فرق ضرور تھا کہ پیروہ دون سلطنتیں مقابل کھیں اور ایک دوسرے کی ٹکڑی سنبھال سکتی تھیں۔ یونان جو سلطنتِ عظیم تر کے مونہ لگا اور اس سے جنگ چھپڑی یہ صرف حقافت ہی نہ تھی بلکہ بہت بڑیں قصور اور سختگست تاریخی تھی۔ البته اگر یونان خاموشی سے صورتِ معاملات کو بجا پڑے جائے اور اس صورتیں فوجی هفروں میں کوہتاکرنا اور اپنی طرف سے فوجی پیشیدگی نکرنا تو اُنکی فوجے الٰوالعزمیون میں رتی بھر فرق نہ آتا لیکن اُن سنتے پہلا اعلان جنگ قبول کر کے دوسرے اعلان بھی شائع کر دیا جس سے صاف ظاہر ہوا کہ اُنکی تباہی کا دین قریب ہے اور وہ خدا پتے ہاتھوں اپنے پاؤں میں کھلاڑی مارتا ہے اور اس دوسری کارروائی سے یورپ نے مان لیا کہ گورنمنٹ یونان ہی اس غلطی کی فرمہ دی ہے۔ ترک تو پہلے ہی سے قصور دا نہ تھے اور اب تو

جنگ کرنا اونکی فرقی ضرورت تھی۔ یونان کی اس جنگ کا سبھی ہی سے تینی قدر بالکل اپنا اور یہ بھی کہ ترک آسانی ایخنز میں داخل ہو جائیں گے یہ میں ایک لکھی نہ کوئی ضرورت بچنے پوچھا کر اکو خاموش کر دیتے کی جکلی جا سے گی لیکن یہ کارروائی اس وقت تک نہ ہوئی جب تک اس کوں نے دوسرا کو فتح کر کے یونانیوں کو آٹھرس پہاڑوں میں شکار نہ کر دیا۔

لَا وَمَا هُدَىٰ عَلَىٰ جِنَّكَ فِي الْمَشْقِ حِزْنِيٰ اُوْجَبَاتِ وَهُمْ وَأَوْفَانِ سَمْعَقَالاً

ایک دوسری ایمن فرانس اور پرشیا کی رُوانی سے چھ حال ہوا اور ایک بیفت اس رُوانی سے تباہی نہیں آتا ہے کہ دونوں میں اگر کچھ فرق تھا تو یہی راس معکر کہ میں طرفین کے بہت سے لوگ شریعت اور اس میں کم۔ رُوانی شرف ہونے سے پہلے ہی میں ہن عالم انس کے جو شکار یہ حال تباہ کر دے یہیں دارالسلطنت جوں کا نام لے لے کر سپاٹے اور شور چھپتے ہوتے گھلیوں اور شہر کی سڑکوں پر گزرتے تھے اور طرح طرح سے جتلی جوش کا انہما کرتے تھے اٹیں انجینئر اور سکنیں عالم ٹکوں اور بادزا بیوں ہیں تما زیوانی اپنے سورا در بغہ ہاتے جنگ سے ترک ہر کار زمین دی اسماں ایک کئے دیتے تھے اور پہمیں ہی شور تھا کہ خصلی میں جاکر جمع ہوں اور یکبار مگی حملہ کے سلطنت ٹرکی کا تیا پانچا کر دین۔ یہاں تک کہ ادنی کے خروں سے ترکوں کی ٹلاکت اور اونچی موت کی صدائیں بابت تینیں۔ میکن ترکی سے پہلوں نے ایک ہی وار میں ثابت کر دیا کہ جربے ضرب کے کاموں میں وہ بہتر سے بہتر دی جسکی قابلیت تھی میں اور نہایت ہی گرانقدر اور پیش بھاپا ہیں اور اگر چہ بجاں یورپ اونکو میں ہوں گے تھواہ نہیں ہوگی اور اونچی کسریت کا انتظام نہایت بدتر ہوگا اور فتح میں نہیں ترکوں کے دشمنوں کے ہونگے لیکن انکی جب الوطنی۔ قومی سرگرمی۔ اور مدنی جوش ان سب باون کے مشترک اُرستے طریقے کی سیاست سے اپنے سوراٹی دشمنوں پر غلبہ حاصل کر لیا اور بھاگ جائیں۔ ورنہ میں اپنے جنگ

تُرک ہی غالب آئے۔

یونان کی فوجی صبر دلی

سلطنت ترکی کی نسبت جو عامر رائے تھی وہ مقتدری اب میں ذکر کی اب سئیکے کو یونانی اور یونانیوں کی نسبت یوسپین قائم خیال کیا تھا وہ یہ تھا کہ یونانی حسب طبق اور جوں بی میں حصہ سے زیادہ قابل تعریف ہیں۔ فن جنگ سے ایسے ماہر کہ باہر و شاید پھر سے بہا اور پورے قواعد و انہیں بلکہ ضمیم اسے یوپیت یونان کی فوجی قوں کو جاپاں سے تشبیہ یتھر تو اور اسکے مقابلوں میں ترکی کوچین کی سلطنت بتلتے تھے جسکے صاف یعنی تھے کہ جاپاں ہے یہی سنت چین جسے پہاڑ تو پیس ڈالا ایسے ہی یونان چاہے اپنی عنایت و کرم سے نہ تو لیکن اگر پہتھنے تو سلطنت ترکی کے حصے بخڑے کر سکتا ہے۔ اشارہ اشہر دل میں کیا ادا ہے جس سے کسے کیسے حصے جو صدی بجھوٹا ج کی طرح سینیہ میں جوش نہ تھا اسکی تاسیں تھیں جس کے سال کے انبادرات کا یونٹن اور غیر مطلب شہادت ہجم پوچھا تو ذرا وقت کا کام تھا اور گلہری نویں کے لئے یہ وقت کوئی چیز نہیں کروں سکی تلاش کرنے میں دریغ کرے لیکن جوبات بالآخر غلط ثابت ہوئی ہوا اسکی نسبت دیوانوں کی بڑی اور وقت کش لوگوں کی تھیمنی جھروکھا تلاش کرنافی احیقت بیکار ہے اس لئے لندن کے اخبار مازنگ پوٹ کے چند فقرے جو اونٹے ۲۸۔ ۳۰ شوہر یعنی دو سو ستمہ قبل انجنگ لکھے تھے یوسپ کے خیالات خام کا ادا۔ و لگنے کے لئے کافی ہیں آپ تمطراز ہیں کہ :-

یونانی گروہون کا سرحدیں فساد کرنا اور شاہ یونان کا یہ کہنا کہ ہم سے ایسی باتوں کا انسد اور ہونہیں سکتا کوئی تعجب انگیز امر نہیں ہے یونانی ہمیشہ سے اپنے ہمسارے جان شمار رہے ہیں۔ انہیں جوش آگیا ہے جو مشکل ہے کہ کسی کی دل رائی سے ٹھنڈا ہو سکے شاہ یونان پا ہے نہ لڑی مگر ہمکہ عز و رُی بیکا اور قومِ هزار جنگ کرے گی اور ترکی کو کریم کے مظالم نہ شدیکا

فرہ پکھا کر رہی گی۔ اور کوئی دن گذرنا پڑے کہ ہم اونکے اپریں سیکونیکا اور ہم بھرا بھرا رہیں گے۔
و منصرف ہو جانے کی خبر سنن گے ॥ ابادی اختاری کے ۰۳۔ اپریں کے پرچمین بجارت
اپنا ساموہ لیکر ٹپن لیکن پرچھوڑ جاؤ کا ہے ”بوجان کوشکت تو خواہ مخواہ ہوئی ہی تھی یہ یونان
کی فطری بات ہی کہ وہ بساد میں لیکن زماں صرف میں اور قاعد جنگ سے اونہیں بولو
بھرہ نہیں۔ نہ قوالہ میں اپنے خالیں کی سی شجاعت ہے ڈھستھان۔ اور اونکے افسردار
ترک کے سامنے بھاٹا بھر جائے فون جنگاں ہنوز طفل کتب ہیں وہ آخر کس برستے پر ترکوں کے نوٹ

آئے جنکی بہرہ آزمائی کا نام یورپ چھ سو مرے سے قابل رہتا آیا۔“

یعنی اڑائی کا بازار گرم ہونا تھا کہ پہنچی اس سیکھ سے اس سرتے تک بھاگ نکلے اونکے
فوجی افسرون نے اپنے آپ کو محض مالاٹی مابست کیا اور گواہیں فوجی جوش بنتے تھے اپنے
جانے کی چیزیں موصول ہوئیں لیکن کسی مفع پر وہ سیدھے اپنے غنیمہ حملہ نہ کر کے اور
اوٹی فوج پر ترکوں کا اس قدر رخوں سہراں طاری ہو گیا کہ اونکے قاعد والان اور قاعدان
اور جاہدین اور قومی فلذیش ہر قسم کی فوج کی نسبت ثابت ہو گیا کہ وہ کوئی فوج نہیں بلکہ محض
عوام کا ایک ہجوم اور پانابی لوگوں کا ایک غول تھا۔ افسران فوج سپہ سالاری نہ کر کے
اور اکثر موتو ہو پہنچا بیٹ پا قاعدہ طور سے سب سے پہلے بھاگ کھڑے ہوئے۔

ترکوں کی ہی اونکے سینون ہیں اسلحہ بیجی کی ایک اڑائی میں منجمائی گیا رہ ہزار پاہیوں
کے صرف ایک ہزار پر ترکی بارٹ پتی تھی اور باقی دس ہزار سپاہی ارزادہ دوڑاندیشی نہیں
تو صبورتی سے خطہ کے مقام سے دوڑھٹ کئے۔

فوج کی مالت مختصر ابھی بیان کیجاوے تو بچپی سے خالی ہو گی یعنی یہ کہ بند و قمین جو کوئی
فریض سے مت ہوئی خارج کرو یہ تھیں اونے اکثر حصہ فوج کا مسلح تھا اور افسرون کی حکایت
سے ثابت ہوتا تھا کہ اونکو فوجی کتنا بون کی شاپال لفت بے بھی پوری نہیں آتی اور آتی تو

کپوں نہیں سیکن ہے بڑا اور قاعدہ دان ترکی عمار کر کے سامنے فی الحقیقت وہ خل کرتے ہیں۔
 جو سے سورج پہنچی اور بھاون کا سالا انسنے قابو نہ سکا تاکہ اگر اب سورج صیحت میں ٹھیس را
 ہو تو دوسرا اوسکی دستگیری کر سکے۔ پورپ کی وجہ سے کہ ایک ایسا یونانی کی کمی ترکان کی پر
 ہے ایک ذابل تسبیح اور لایق تغیریک اتنی تکلی۔ اطاعت شعاراتی جو فتح کے لئے بلا کسی جان طبق
 کے لازمی اصر ہے یہ جو ہر فوجی اُن یونانیوں میں بالکل کم پایا گیا۔ غیر قاعدہ دان فوج جو پرستیوٹ
 اشخاص سے نہیں بھرپول کی کمی اُس نے اکثر موقع پر احکام افسران میں ویلین اور جنین کیں اور
 فوجی کپوں کو گافون کی بوجاں بنا دیا۔ اور فسر بجا بے اسکے کو تخلیما نہ اور خود سرناہ الجہین اور
 بالائیں کو قلعے کر دین منظہ بخت میں پڑ کر ازروں علم و عقل پسے احکام کے کار آمد ہو نیکا ثبوت
 پیش کر رہے تھے کہ اتنی بیکنی شخص بول اونٹھتا تک آتے۔ اور وہ بھاد فوج نوکریم بھاگ لگز
 پسے اطمینان کی جگہ دم لینے کو ٹھیکرے تو بقیہ بخت کو ختم کرنے کی جرات کرتے جس سڑیاہت
 ہو گیا کہ کوئی ملک بجز اپنے قواعد دان فوج کے ہرگز نئے زنگ و ٹوں یا قومی پر جوش نالایق
 والی شدروں پر بھروسے نکرے بلکہ اپسے وقت میں دشمن سے زیادہ اونکے جوش فروکرنے میں
 مستعدی دکھلا دے کیونکہ دانا شمن وہ نہیں کر سکتا جو یہ ناون دوست کر سمجھتے ہیں۔
 سلطان اس اندیشی سے واقف تھے اونھوں نے اپنی قومی جانباز و نکوچلا العداد پیشناک
 چنگیں چانسے کئے مستعدی ہوئے بجز ایک خاص ہمیت کے نہایت تباہ اور دلداری سے
 شکریہ کے ساتھ یہ کمک خاموش کر دیا کہ فضل الہی سے سرکاری فوج کی تعداد اور ایک کے لئے کافی
 سے زیادہ ہے وہ لوگ امن سے جیسا رہتے آئے ہیں ویسے ہی رہیں۔ لیکن یونان نے اسکے
 خلاف نہایت درجہ کی بد اندیشی سے محن اس قسم کی بیداری اور پرستیوٹ امداد پر بھروسے کر کے
 دیپنے آپ کو ایک دم بھڑکنی ہوئی اگلیں ڈال رہا جس سے نہ صرف آں میں گرنے والے بلکہ ہوئے
 بلکہ ایک نام و نشان انجی فوجی ہفت اور قومی حیثیت بھی خاک میں ملگئی جو سلیمان ہیں ہمیں حال ہوئکی خاک

بے قاعدہ فوج

باقاعدہ فوج میں کچھ انتظام ضرور ہا سیکن بے قاعدہ کی ہوں گے جو ہر وقت خوف کی وجہ سے اونٹ کے لگتے ہیں بلی بھی ہمیں اپنے ساتھ اٹھو جھی لے دیا گوں نے دیکھا کہ یہ کارزار میں جب وہ شمن کی زد سے دور چاونگی آڑ میں ہوتے تھے تو پڑے ٹھینڈاں کے ساتھ سکریٹ پیتے اور پتا کھڑکتے ہی جو چیز اونچی نظر کا نہ سمجھائی اوس پر فرکر نے میں فلوجیٹ نکلتے اور خدا جانے اس بے طریقہ اندانی سُکتے ایک اپنی آدمی ہاک کر ڈالے۔

یونانی اس جنگ کے محرک و مرد امیرین

(کریٹ)

تک ایک دت سے آرسنیا کی بغاوتوں کے فروکرے اور بورپ کے اعترافات اور دیکھیں کا چون ان شایستہ جوابیتیں مصروف رہے اور شروع سال ۷۹۴ھ اسے نہایت ہی اہم اور عین معاملات متعلق بغاوت کریٹ میں اجھے ہوئے تھے اور حملہ دراس کوشش ہیں مصروف تھے کہ بجز مناسب پسندیدہ باتفاق جملہ سلاطین یونیپ کوئی ایسا من سمجھوتہ ہو جائے جس سے آئے دن کی بغاوتوں بھی فرمہ جاویں اور سلطان کی ثہمت ہا ہی اور اونکا اعزاز بھی اس نجیب قرطش یعنی کریٹ پر قائم ہے۔ اونھوں نے یہاں تک گواکیا کہ سلاطین عاضی طور پر اپنی محبت سے جیسا کہ وہ چاہتے ہیں بغاوت کا انسد اور کرکے کشت و خون بند کرائیں۔ چنانچہ روس۔ فرانس۔ اٹلی آسٹریا۔ اور برطانیہ کے چند جمادات معمجری سا ہیوں کے آپنے اور جزو کا محاصرہ کر لیا۔ مسلمانوں سے یہ کہکشاں یا لئے لئے کہ اگر اسیا ہو گیا تو عیسائی کشت و خون سے باز ہیں گے اور اونکا استعمال طبع جاتا رہیگا۔ چنانچہ مسلمانوں سے اسکی تھیں کی اور نہتے بن میٹھے۔ چونکہ کریٹ میں آبادی کا ایک چاہم مسلمان ہیں اور باتی یونانی عیسائی آئی موقع پاک اونھوں نے وہ کشت و خون کا بازار گرم کیا کہ لامان۔ انکی زیادتیاں مسلمان

وہ دعوت بچون اور ضعیف العمر اشخاص پر اس شرمناک طریقے سے ہوئیں کہ اونکا ذکر نہ کفہت
بہے۔ ان مرض ام کا قصور جو مسلمانوں پر عجیباً یوں نتھے ایسا ہولناک ہے جسکے
سے بدن پر وحشاً کھڑا ہو جاتا ہے۔ دل کا پتھر اور انحصار اپنے سمجھنے لگتی ہے۔ افسوسِ
رمضان شریعت کے امام حسین بن ہر ردہ وار مسلمان بخیال حصول برکات وصول
حسنات عبادت خداوندی میں مشغول رہتا کہ ستمیش اور سفاک باعیون نے اپنے تعصیب
اور جوش مہبی سے ہٹایتے ہے دردی اور بے رحمی کر رکھ اونکو نجع کیا۔ اونکی پروہنیوں
کی ہے حرمتی اور پردہ دردی ایک۔ پیارے پیارے بچوں کو گاچہ موی کی طرح ہوا ہیں اور جھا
اوہ حکمتی ہوئی سُنگینوں پر لے لیا۔ رحمدال اور انصاف اپنے سند یوں ہیں سلاطین کو کافی نہیں
یعنی غیریہ طور پر ادنیٰ ادنیٰ حرکات کی پوری پوری خبریں پوچھتی رہیں اور وہی دریائے چوردی
جو آرمینی کے معاملہ میں جوش زن ہوا تھا یہاں اس وقت تک ساکت رہا جب تک کہ ایک پور
پڑھ جنگی جہادات نے سلاطین یورپ کی طرف سے سواں کریٹ کو بند کر کے ٹرکی کی ہتھی
ہاہا کو بھی بند کر دیا اور اسن کی امدی سے مسلمانان کریٹ کو غیر مسلح کر دیا جس سے باعیون
کو کشت و خون کا خوب موقع پا تھا آگیا۔

دنیا بھر کے مسلمان یہ جان فراس احمدیات اور دلگدی از حالات سن ہیں کہ بار بار آسمان کو تکتے
اوہ نتفہ حقیقی کے اضافت پر چشم پراہ تھے اونکو یہیں کام لھا کر بے میں خور قون اور معموم
بچوں کا خون ضرور بلدر زنگ لایکا اپنے بیگناہ بند و نکی واپس اور فرمادیستے دریائے
غیرتِ الہی صزو رو جوش ہیں آئی گا چنانچہ رعایا اور شاہ بیان کے دل میں سلطان سے ہر کی
اور برابری کا خیال ہمایا جو ایک زمانہ تک حلقد گوش اور مطیع فرمان بارگاہ سلطانی رہے گا
وہ لوگوں پر نکسی صلحت سے اچھی طرح سمجھا ہا اور ایک اٹی مٹی پھی یونان کی گورنمنٹ کے بعد یا
لیکن جو یہاں خدا نے دلمین ڈالی ہو وہ بند و نکے مالے کب ٹل سکتی ہے۔ یونانی گورنمنٹ نے

وہ غمانیہ قوت کا بھاٹاکیا نہ ائمہ شیعہ وہ پر کی کچھ پرواہ کی جس میں سمجھی گی اور صفاتی کے ساتھ تو کوئی آخزی مرتبہ سمجھنا یا اسی تھا کہ کرمت سے اپنی قوت و اپنے بلاسے اور سرحدوں کی پر کوئی فساد نہ کر سے بلکہ بہ خلاف اسکے ناجائز و قبی جوش سے مشتمل ہے کہ اور دیگر حضیہ اخدا دسکے وحدوں پر بھروسہ کر کے پر کیا کہ مصلی کی سرحدوں کی پروفی جمع کرنی شروع کر دی اور خود شاپڑا دوستہ یعنی فیوک آف اسپارٹا اور شاہزادہ نامی پرش نہ موس فتح کی کمان اپنے اخوان ہیں تیر کر سرحد کی طرف پڑھے اور تکوار اور سلیب فوجوں کو شامل کر کے جوش کو اس لئے اور رینی بیٹی کو وہ مذہبی لڑائی سمجھی جائے۔

پیشیدگی کس نے کی؟

تاریخ حضرت سے اس بات کا بھٹک کرنا مشکل ہے کہ بعد علانیہ خلافت کے پیدا ہو جانے کے بعد کرنے میں پیشیدگی کس نے کی اور باقاعدہ فوجوں میں کسلی گولی اول فیروزی لیکن اسیں کچھ کلام نہیں رہا ہے کہ یونان کی بے قائدہ فوجوں نے اول پیشیدگی اور سرحد روم پر حملہ کر کے ترکوں میں وہ اشتغال پیدا کیا جسکا نتیجہ اُس کے حق ہیں تباہی اور بربادی اور اسی وجہ سے یونانیوں کی شہزادیوں میں حد سے متجاوز ہوئیں اور انہی شورہ پتی سے افغان غمانیہ کے بیہم ہو جانے اور بزرگ بیٹھنے کا پورا اندیشہ ہو گیا تو سلطان روم کو بخواہ کے اوپر جس طرح ہن پر سے جنگ کیجاے سہ کوہ مہ کی زبان پر لڑائی کے نتائج کے نتیجے یونانیوں کی

یونانیوں کا جوش اور انکے خیالات قبل از جنگ

جنگ سے پیشتر یونانیوں میں عام خیال نہایت جوش خود کے ساتھ ہی پہلی رماقلا جس طرح ہن پر سے جنگ کیجاے سہ کوہ مہ کی زبان پر لڑائی کے نتائج کے نتیجے ہوئے

اور کوئی ذکر نہ تھا وہ یوں طاقتون سے چاہتے تھے کہ اس موقع پر ترکی حمایت
قطع نظر کے ملیجہ رہیں۔ دعویٰ کیا جاتا تھا کہ یونان بڑہ جہازات متعینہ بھر جبکہ ترک
تک حبزار کو فتح کر لیگی اور اولکی فوج باغیان مقدمہ نہ کی مدد سے بہر حال صعود کر دیجی
کو جی سخر کر لے گی بلکہ یہ اور سرویہ دونوں ملک سلطنتی فوجوں کو اور هر مستوجہ رکھنی چاہیے۔
ترکی جہازات ناقابل ہونے کی وجہ سے دلی امنگ کے ساتھ یہ دولت پیدا ہوتا تھا کہ تحریر
بخارجاں کے شیخ کے بعد سارا بڑہ آبندے ڈارڈنیز میں اڑا پڑ گیا اور سوچل کے قلعہ پر
کو خاموش کرنا ہوا بھر مار مورا سے گزر کر شیخ زین کے مقابلہ سنگ انداز ہو گا اور ہر پر قو
میں استینفنسی کا طرح جمع طرح یونان چاہیگا من انتی شرط اصلاح پر المتوالے جنگ کر گیا۔
بعض یونانیوں کو جنگ کے باقاعدہ چھپری کی خوف سے حیله دہانہ کی تلاش بھی سوچ دیتا
یونان اونکو صلح دیتے کہ یہ کتنی بڑی بات ہے۔ ترکی نے جو بوجہ عمدہ نامہ لئی تھا
حصہ ملک سکے دینے سے انکا کردیا جو وفعہ عمدہ نامہ مذکور کے ذریعے سے یونان کو تفصیل
کرنا لازم تھا۔ یہ کافی وجہ اعلانِ جنگ کی ہو سکتی ہے بلکہ اولکی شکایت کل سلاطین پر
سے ہونا ممکن ہے کہ عمدہ نامہ میں جزیرہ کارفو کے مقابلہ کا کل علاقہ داندہ دیا کے کہہ سے
لیکر جھیل جائیں اور شہر مشزو واسے گزرا ہوا کوہ اولپس تک پہنچ کر خیج سلومنیکا
جالستا ہے اور بین الاصوña جانینا پر یویزا نیپو دغہ کل شہر شامل تھے یونان کو
دیا گیا اتفاقاً لیکن قول یوں بھی اس اپنے فیصلہ پر ترکی کو محبوز نہ کر سکیں اور عالمہ علی کافی نہ
قط نظنه کے بوجہ یونان کو صرف اسقدر حصہ تھیں کہ قلعہ ہونا پڑا جسپر وہ ۱۴۰۱ء پری
ٹھوڑے اٹک قابض تھا۔

ترکون کا جوش

یونان کی سیجا اور گستاخانہ حالات اور پر دروغ مظلہ اتم کریٹ سنکرکون میں بھی جو واجبی
جوہر

پیدا ہوا وہ بھی تہذیب کی جگلک سے خالی نہ تھا اگر واسکا اندازہ کرنا شکر ہے ایک ترک فرسانی تو پچانے ایک قرابت دار کو جو میرن سکوت پذیر تھا نجی کے طور پر ایک خالیں یون لکھا کہ۔ خود مسنان اور پرچار میں کو سلطنت علیہ نے ایک عرصہ غبلہ میں کیونکہ اس قدر سادا ان حرب اور ذخیرہ بھی ہو چاہے اور کیونکہ ایک کثیر العقد و فتح کی فرمی میں مقدمہ چاک دشی میں میں لائی کی کہ سرحد پر پانچ دن میں تمام چاونیاں عساکر غمانیہ سے پر ہو گئیں۔ لوگوں کے خوشی خوش کی کوئی انہما نہیں ہی صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ ہر رکاب شخص جس کو سنبھالا اور خاتمے کی خلا ہے ہر وقت موقع کے اشتراک میں مقدمہ اور تیار بخشیا ہے کا دھکر سلطانی پوچھئے اور ادھر سیدان رزم میں جاموجھ ہو۔ اور اپنے ان بھائوں کا انتقام لے جو بدعاش اور شورہ نیشت یونا یون اور اونٹے طرف اروں کے پنجہ غلام میں گرفقا ہو کر اور سو طرح کی عقوبات میں بدلائکر نجی کئے گئے ہیں یہاں کے بوڑھے جوان پیچے ہتھی کہ عوین تک یک نیلان ہو کر خنگ کی خواہان ہیں۔

”بعض اعلیٰ خانزادوں نے تو یہاں تک کیا کہ اپنی طرف سے کئی کئی والیڈ تیار کئے ہیں وہ فوج جو الائسوں میں دھل ہوئی ہے اوسکے چہروں سے بنشت اور مرت کے آثار دیا ہیں۔ اور وہ اس خیال سے بے مدرسہ ہیں کہ غایقہ وقت یعنی اپنے سلطان کی خدمت گزاری کے فرض کو فخر کے ساتھ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ میں محیثت جلی شخص کے اپنی راستے ظاہر کئے یعنیں رہ سکتا کہ بجالت چھڑ جانے جنگ کے نفع یوناں میں صرف اسقدر یہ سوکی جسقدر کہ شاہی افونج کو اپنے حربیں کے مقابل کی جگہ پیچے جانے میں عرصہ لگے گا۔“

لڑائی چھڑ جانے کی فوجہ اور اعلان جنگ

مارش ایم باشا جو ترک سرحدی فوج کے اعلیٰ سپہ سالار میں نہایت صبر ختم کے ساتھ یوناں کی ترم کا رزو ایون کو دیکھتے رہے۔ یہاں تک کہ یوناں کے سلحہ گروہ درگروہ اپنیں ۴

کے دوسرے ہفتہ من سرحد کی طرف بڑھنا شروع ہوئے۔ ہیاتک کو تھسلی اور پیغمبر کی ترکی سرحد کو عبور کیا اور وہ ایک جنگ میں گھیر لئے گئے چونکہ ان لوگوں کے ہاس فوجی یونی فارم اور سرکاری نشان ایسا نیخوا جس کے وہ گروہ یونان کی رکھ فوج کا دستہ شکار کیا جا سکتا۔ اس نے ترکوں نے نہایت تحمل کئے ساختہ یہ بات لیکر مالد ماک جنک کو فوجی سپاہی یونانی پیٹن کا کسی گروہ میں شامل نہ دیکھا جاویکا بت تک ہرگز وہ جنگ کا خیل نکرن گے یہ دن جمعہ کا اور تاریخ ۱۷ اپریل ۱۸۹۷ء تھی جبکہ یونانی گردہ جو قواعد داں سپاہی سے مرتب تھے سرحد پا اور ترے۔ نامہ نگار لدن جو موقع پر موجود تھا لکھتا ہے کہ یونانی غیر قواعد داں سپاہیوں کے چوریلے کے ریلے پلے آتے تھے اور نئے مقابلہ میں اپنی خدا کے متعلق ترکوں نے بے انتہا تحمل اور بُرداری نظاہر کی اور ڈرمی متفق فوجی سے ضرر اتنی شرط پر جنگ نہ چھڑ میانے کا اقرار اور وعدہ کیا کہ یونان کے قواعد داں سپاہی اور میں نہ شام ہوں اگر اسہا تو جنگ قرا بیدی کیا وے میکن یونانی مہیں دیوانی کے باعث اپسے سے باہر اور ہوش سے بھیوش ہو ہے تھے انھیں ضیعت کی کب پر عادہ ہو سکتی تھی بُری سائیہ ہمار فوج صوبہ اسٹلی ہیں سرحد کی برابر مغرب میں اڑھا سے لیکر مشرق میں ساحل کی نہیں تک پہنچی ہوئی تھی انھوں نے اک نہ مان۔ پہلے حملہ اور گروہ میں سے جو لوگ گرفتار کیے فوجی صدر مقام الائسوں میں لائے گئے تھے انھوں نے اقرار کیا کہ ہم لوگ بُرکوں کی یونانی قواعد داں فوج کے حملہ اور ہوتے تھے گویا یہ معلم اعلان جنگ کئے کافی وجہ تھی لیکن ہیاد ترکوں نے استکو وجد نہیں کیا اور آئندہ واقعات کے نتھر رہے اور بالآخر یونانیوں کی پیے درپے پیغمبری سے ارشل او ہم پاشا کما نہیں اولج ترک نے ۱۸۹۷ء کو زار، وانکیا کا بس سرحد پر حصہ قبضیں یعنی موقوفت کا سلسلہ قائم ہیں رہ سکتا اور تما ذور دیکر الجنگی کہ سرحد یونان پر پیغمبری اور حملہ کی اجازت وجا سے تاکہ وہ آگے بڑکر لریاں ہیں

مورچ قایم کریں۔ اس دفعہ مت کو کوش فذر نے خواستھو کر لیا لیکن سلطان المظہر نے اپنی معمولی حمدی سے نشوونی جنگ میں کچھ دیری اور آخر کار، اپریل میں فتح عکس کو دہ خوان جسکا بجید اشغال رضا پتی کا ہے خیرت ظل الہی کو جاری ہوا جسکی وجہ سے بعض یونانیوں میں باقاعدہ جنگ کا اعلان ہو گیا اور اسکے طبق اعلان کے نئے مقدمہ دینا اور کریڈ بن یونانیوں کی پیشیدگی کی کافی جگہ فراہم ہوتی گئی۔

سفیر و مدمون کا اپنی اپنی سفارتوں سے والپس آنا اور اعلان جنگ کی حیثیت

عاصم بے ترکی سفیر متعینہ اپنے خنزرو اپنے طلب کئے گئے اور پرس مہبود گور حسے ذکر کے میں جمع ہو کر وہ پڑا وہ را ہاتھی میکر قسطنطینیہ چھپو ٹردے۔ تاریخ پختہ ہی عاصم بے نے وزارت دول خارجہ پر چھپا ایک سکوئریز دنیکو خصی سلام کے ساتھ فرانسیسی یونانیں مدد حاصل فرمائی تھیں کہیا۔ یونانیوں نے ہو پیشیدگی کا برداشت کیا ہے اوسکی وجہ سے سلطنت مذکورہ اور سلطنت عثمانیہ کے بھی سفارتی تعلقات منقطع ہو گئے۔ یونانی سفیر متعینہ قسطنطینیہ اور یونانی گونسلوں کو حکم دا کریے کہ وہ سلطنت عثمانیہ سے روان ہو جاؤں اور اس طرح ترکی سفیر ان یونانی متعینہ اپنے خنزرو حکم دیا گیا ہے کہ وہ قسطنطینیہ کو چلے آؤں۔ اس اعلان کے بعد یونانی رعایا کو دو خفتہ کے اند سلطنت عثمانیہ کو چھپو ٹرینا چاہئی اور اسی طرح سلطنت عثمانیہ کی سعادیا جو علداری یونان میں برہنی ہے اونکو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھی اسی عرصہ میں علداری یونان سے والپس چلے آئے۔ اپریل میں فتح عکس کو ٹریلی سلطنت کے قائم مقامان پیروں بھائیوں کے نام مفصل حالات کا ایک سرکار جاہی کیا گیا اور اس میں بیان کیا گیا کہ ایک ہفتہ پیشتر یونانیوں نے کریڈ ایک فریب ترکی علداری پر حملہ کیا اور خرید بڑک یونانی فوج نے تمازہ جملے کرنا شروع کئے ہیں۔ سرکار میں ایسیہی خلاہ سکی گئی تھی کہ دولت یونانی پخترا اضافہ بالاتفاق اس جنگ کی دسدار

یونانیوں کو قرار دینے لگے اور یہ کہ بلا خیال افتتاح مکاں صرف صلح پسندی کا کافی ثبوت
بھیم پوسنچا نیکی خرض سے سلطنتِ ترکی ہیات ک تیار ہی کہ اگر یونان اپنی فوج کو سرحد پسندی اور جزو
کربت سے ہٹلے تو وہ بھی اپنی فوج کو وہاں پلا لے۔

ترکی سفیر کے نام اعلاءٰ جنگ پر فرمائیوں کا جواب

بخلاف ترک جنگی قرارداد کے یونانی وزیر وون نے حسب فیں یادداشت تیار کی کہ ”شاہ یونان“
کے وزیر خارجہ یہ ترکی سفیر تعمینہ اخضراز سے آجکی تیاری میں ایک یادداشت ملنے کی
عزم میں کی جسیت اطلاع دیجئی کہ وجہ یونان کے طبقہ مکالمہ طاری سے مخالفت ظاہر کر دئے
پر دونوں ملکوں کے ڈپلومیکس (سفاری) تعلقات منقطع کر دے گئے میں کے
اور بھائیوں کے خیال میں اسکے ساتھ اسقدر اور اضافہ کیا گیا کہ شاہنشاہی گورنمنٹ نے اسی
کے کتابی سفارتی تعلقات کی شکست کا ذمہ دار یونان برہی اس امر کو نظر انداز کر دیا کہ یونان
بجا سے اسکے کہ ٹرکی سے مخالفت پیدا کرے چک روزے وہ متواتر نقصان اور ٹھارہ ہزار یونانی جو ترکی
فوج سرحدی لایں پڑا پی پیشیدگی سے کرتی رہی۔ ۲۸ ناچ ششمہ علک اُس جنگی کا رزوی اپنے
ایسا نبی کے تہذیب پر فاقع ہوئی۔ شاہی گورنمنٹ نے سو ناچ کو مناسب سمجھا کہ زبانی یادداشت
وزیری سے شاہنشاہی گورنمنٹ کو اس زیادتی کی طرف متوجہ کرے جاؤ کی فوج کی طرف سے ہوئی اور
سامنہ ہی یہ میدانی ظاہر ہی کہ غمانیہ گورنمنٹ جلدی سطح توجہ مبذول فرما کر ایسی کارروائیوں کا ورزہ
موقف کر دی گی۔ لیکن یچاۓ اسکے کہ شاہنشاہی گورنمنٹ اعداء کی کام میں لائے اُس نئے فوجی
کارروائیوں کا اطمینان کیا۔ ”اس عرصہ کی اپنی زیادتیاں صاف اڑا دین“ ہیات ک کصر
پر سونکا ہی یہ واقعہ ہی کہ غمانیہ فوج بغیر کے کشاہی فوجوں نے (یونان) بھڑکانے کا کوئی کام
کیا ہو آگے بڑھی اور اپنے کے سرحدی تہذیب پر فوجیہ کرنا چاہا لیکن وجہ طرحست یونانیوں کے

وہ اس مقصد میں ناکام رہی۔ پیر شاہی گورنمنٹ اس واقعہ کو بھی خاموشی سے قلع انداز نہیں کر سکتی کہ پیشہ اسکے کہ شاہی گورنمنٹ کی سفارت نے باہمی دوستانہ سفارتی تعلقات کے منقطع ہو جائی باعث ابسط اعلان کیا اور جبکہ رات گزرتے پر شاہ زینان کے سفر بر تینہ فلسطینیہ کو اسکی اطاعت ملی تھی پر یوسا (اپریس) نے اسی صحیح کو یونانی موجودہ مقام ایشیا میں پہنچنے کے وقت گول باری کرنا شروع کر دی اور جہاں فرد و نیہ کو جو خلیج اسریشیا سے روانہ ہو رہا تھا اگلوں مار کر غرق کر دیا۔ ان واقعات کے خور کر کے معلوم ہوتا ہے کہ باب عالی نے جو زمرة اری زینانیوں پر رکھی ہے اوسکے وجہ کی طرفہ ہیں اور اس لئے جو عظیم ملت ایسے موجودہ کارروائیوں سے ہے ہونے والے ہوں اونچی ذمہ داری شاہزادی کی گورنمنٹ پر نہیں آ سکتی۔ اور ایک اسکو نہیں عتمم بے کی عزت کے اعتراف کرنے کا اس نہ موافق پائے ہے۔

گورنمنٹ زینان کی یاد و اشت پر یونی سفارتی نام

گورنمنٹ زینان نے غیر ملکی سفارتی قائم مقاموں اور کائنات کے نام جو زینان میں تھیں بیرون پھیلنے آس پا دوشت جاری کی کہ چونکہ زینان نے ۲۰ جون ۱۹۱۸ء کو تجاوز برلن کا نگر ریصد ۱۴۵۔ اپریل ۱۹۱۸ء سے انفاق کیا تھا مذہب زینانی فوجی افسران بھری اور تی کو حکم دیا جائے، کو مختلف سلطنتوں کے قانون میں جو دساتیر قرار دئے گئے ہیں اونکے دریافت مخصوص اُن اصولوں کو تجاوز نہ کرو اقصدمیں مندرج ہیں پاہندی مدنظر رکھیں۔

یعنی (۱) بذریعہ جہازات کردا اوری کی مانع نہ رہے گی۔

(۲) بے تعلق کائنات غیر ملکی تجارت کا محاذ فطر بیگانگا الا اس صورت میں جنگ کوچھ تعلق نہ ہو۔
 (۳) وہ مال تجارت جیکو جنگ سے تعلق نہ ہو گرفتار نکیا جائیگا گو غیر ملکی کے جھنڈے کے زیر حفاظت کیوں نہ ہو۔

(۴) رسمہ رک دینے کی کارروائی اس صورت میں جائز ہوگی جب وہ کارگرا اور شرط طریقے کی ہوگی۔

ساتھی یونان نے یہ مہینہ ظاہر کی کم سلطنتی کو شتر سے اونچی رعایا بے تعلقی خلباً کرے گی۔ وہ سلطنت کے نام جوٹ بھیجا اور ہم زور دیا کیا کہ کریٹ کے معاملات کی وہی مال قابو ہے ای جوٹ بھی ہے اور یہ کہ اول پیغمبری کرنیوالی سلطنت کو فائدہ حاصل نہ کرے دیا جائے گا۔ یہاں سرکار میں یہ بھتی جھنی کہ بیٹھا صرف دن سلطنت کی مدت اندھی بھی کسکتی ہے میں اور یہ سندھ عالیٰ ہے کہ تو قبیلہ دونوں جنگ آ درون سے کوئی ایک فتنہ دخالت کے اس وقت تک کی فراہم نہیں اور جو کچھ نادر و ای مدخلت کی ہوگی وہ بالاتفاق اور بجیشیجی بھی ہوگی نہ کہ جدا گانہ اور فرد افراد۔

ترک اعلان بھتی یونانی رعایا می سلطان

ترک ناچاریات میں یہ اعلان سرکاری شائع کیا گی کہ یونانیوں کے مقابلہ میڈایرہ میقتاً تک ملعونی ہیں جب تک کہ ڈبلو میک علقات دوبارہ قائم ہوں۔ چوپانی مقرر ہیں اور جو تک چھوڑتے ہے پہنچا ہے وہنون کی معمولی صفائحہ داخل کرنی چاہیے۔ چوپانی تک میں بچا وہ صفت قادر ملک کی پابندی اور بعض شرط کے ساتھ رعایا سے غمازیہ بذریعہ کے تھیں اور لوگ فہرست علیحدہ مرتب ہوگی۔ چوپانی دفاتر کا وس۔ بنک۔ خطدان صحت اور بیوے دغیرہ کی ملازم ہیں وہ بھی ترک رعایا بکری ہیں یا ملک چھوڑ دیں۔ چوپانی اپنے معلم کو اپس ہنا چاہیں وہ اپنے عالیٰ اطفال کو بھی ساختے ہیں۔ ہر یہاں دوپر یونانی ہبند اپوگا وہ دار ڈنیل اور آپنے ہنگوں میں ہرگز داخل نہ ہو سکیں گے اور جن یونانی ہمازوں نے اس اعلان سے پہلے یورپی پندرہ کاہ اس آپنے کے ارادے سے چھوڑ دیے ہیں اونکو میعاد ختم ہے پر بعد معاہدہ ترک حکام کے لیے تکمیلی شکوہ منوعہ اور نیز نوگی سفر کی اجازت دی جائے گی۔ یا ترک ہمازوں کو بھی یونانی سمنہ تھوڑا اپنے پندرہ کا ہوں ہیں آ جانا چاہیے اس لحاظ سے کہ فلسطینی میں یونانی پسندے کوٹ سے رہنے ہیں اور دو مفتہ کی میعاد دلگز چکی ہے اونکو ایک سفہتہ کی مدد اور دیکھانی ہے۔ یونانی

اور اونکے تجارتی جہاز وغیرہ اگر اس عرصہ میں خود نہ سمجھتے تو چھوڑواہ اس ملک سے خلچ کر دئے جائیں گے وزراء عدالت بھریہ ممالک غیر داخلہ پولیس اور توپخانہ کو اس ملک سے مطلع کیا گیا باشیلی نے بلگیرہ دوسرے کو بھیتی، باجنگاہ ارٹس بولن کے فرمان صادر کیا کہ وہ اپنی اپنی ریاست میں متعین یونیانی سفیروں اور قوامیوں کو پروانجات را باری دیں۔ گورنمنٹ مصر نے یونانی ففرمیریتیں قاہرہ کو پرواہ را باری دیدیا مگر چونکہ ایک لالکھ کے فریب یونانی مصر میں ہے میں اس لئے نارڈ اگرام وغیرہ کے نو رکانی سے اونکے نکالوں کے جانیکا استھانا متوی کیا گیا اسمعیل ہے گورنر کریٹ نے دستخطی حکم کر دیں میں مشترکے اونکا مضمون یہ تھا کہ روم و یونان کے سفارتی تعلقات منقطع ہونے کے باعث تم یونانیوں کو لازم ہے کہ پندرہ دن کے انہ جزیرہ سے چلے جائیں۔ یونانی سفارت خانہ پر سے نشان سلطنت آئی دیا گیا۔

اس نے بعد غیران سلطنت نے جمع ہو کر بالاعانی سے سفارش کی کہ یونانی رعایا جو صیفہ خاصہ اور محکمہ خطاں صحت اور کوشاں اون میں ملازم ہیں اونکو سلطنت غمازیں رہنے کی اجازت ملے اور الگ اون تھا خارج کر دیا یہ مقصود ہے تو ترمی اور حکم کو کام فراہم جائے اس لئے کہ صرف قسطنطینیہ میں چالیس ہزار اور سلطنت میں دولکھ یونانی آباد ہیں، پس حضرت سلطان رحمن گیا اور پرنس مقولہ والکاظمین الغیر علی الفیض عن النال کے مصادق کو تازہ کرنیکے لئے تھا قسطنطینیہ میں اعلان کر دیا گیا کہ جو یونانی اون پسندی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اس سفر احمد نہیں کو پونکہ جنگ دفعوں میں محدود ہے جو سرحد پر کام میں مشغول ہیں۔

آخرِ از جنگ

اوھریوتانی فوج اور حکومہ الناس کی خواہش جنگ کی کچھ حدود نا یت نہ ہی لوھر تکون کی رگ چھپت دخن متدل کا حامل کر جو شہر میں آگئی۔ ہمارا پریں کو عساکر سلطانی تمام سرحد

الصلع کمزبستہ اور آزادہ جنگ تھے کہ تم زدن ہیں وہا کو کسے سیدان کا نکلو ہوان دیا کر دتا آنکہ۔ اپنی کو اپنی مشن سوسائٹی کے ساہی سردار جو کر کے مقدمہ نیسہ پر جلا دی رہے اور ترقی مورچن لی اس پر اٹ پر کوارٹی چل چکی تھب اوسکے دستکرد فریضی۔ اپنی کو ماشلن جم پاشا کو رسپریٹر ٹھنکے احکام لے لیکن کسی جس سے تین ٹھنکے کے بعد یہ انتظام خوش ہو گی اس کے پانچ روز بعد عالمگیری سے قسطنطینیہ میں بست دیرک شورہ کیا اور طارقیہ علبگاکی بابت تباہی

آفٹ اس موقع پر جنگی ائمہ جنگ شتر میں کوچی سلطنت خانہ ترکی اور یونان کی بھری اور ترکی فوج خارجہ بارہہ نہایت ضروری بھی بغير اس زمانہ کی بھی کے حفاظتے تاریخیں نامکمل بھی جاتی ہیں۔ **عاکر عثمانیہ** بوجہ قبیل سلطنت قلعہ شرکیہ میں تھا صہمان مروجی عرب میں سال سے متعدد بھی خدمات کے بابن ان اور حکیمت میں سا بیک تھے دیگر فوجہ ملک عجم مسلمان نہیں فوجی خدمات کے ترکی ہوئے کے ۷ نسلیں سالانہ لکھ میں ادا کر ستے ہیں۔ کھل فوجی کے ودھ میں بھری اور بری۔ بری فوج بھی تین حصوں میں ہے۔ اول نظامی باضابطہ کا اول فوج اعدام۔ دوسری رجلف فیرے سختخط میغول نسلی کی اولین جنگ میں پایا ہے پلشون کی تقداد ۲۰۰۰ ہے جس میں ۵ لالہ ۳۰ ہزار سپاہی ہیں۔ سواری بھی ۲۰۲۱۔ لکو اورن جن بیز ۵۵ ہزار میں سو سو ہیں۔ تو پنجاہیں ۳۵۶ توبیں ۳۰ ہزار ۲۰ سپاہی۔ اسپنی و بھی ۲۹ گپیاں جن میں سات ہزار ۴۰ سواری بھی ایسا جلدیست اور مفرودہ فوجی کی دلکھ ہے۔ اس میں عاکر حبی اور رانیہ اخون کوتستان شاہ نہیں۔ علاوہ سامان حرب و ضربہ عسائی جدید ہے جو پیش میں ۵ لالہ تا سر پیش سرداری میکریں ہیں جہاں کئے ہیں ۱۰۰ ہزار ۲۰ سو جس میں کارتوسون کا دھبڑہ رہتا ہے اور بے دھوکن کی بارود سے چلانی جاتی ہے۔

بھری طاقت۔ بھری قوت جبکی اطلاء براہ درست میں ذریعے سے نہیں ملی ہو سبب ہے۔ جنیں جہاں درجہ اول ایک۔ درجہ دفعہ و سرم ۸۔ جنگی جہازات محفوظ بنا دیں۔ درجہ اول کے کافر جہاں ۹ درجہ دو میں کے ایڈر ۲۔ درجہ سوم ۲۹۔ درجہ اول تا پیڈ کوشتیاں ۱۹۔ اور درجہ دفعہ کی، سیپنی میزان ۱۴۔ جنگی جہازوں اور جنگی لشکریوں ۵۰۰ اور بھری سپاہی زانہ اپنیارہ پہنڑیں۔ درجہ لعقاد فوج کی بھی ہے وہ مستقل اور دامنی ہے۔ جنگی وقت الگ مفرودہ پڑے تو ۱۔ لالہ فوج سن کے ایک اشارہ بر سیدان جنگ میں بھری ہو سکتی ہے۔

یونان کی بھری طاقت۔ یونان میں تمام تندست مروجی عرب ۲۰ برس سے زائد ہو فوجی خدمات کے باہم رہتے ہیں۔ ہبہ بندی ۱۹ برس آنکہ تھنک کے ذمہ ہے جس میں درج بھری کے ہمہ ہیں۔ من کے وقت یونانی بھری قوت حسب ذیل ہے۔

قار و دین اور پرنس میجرد کو رہیوں سفیر فرانس نے فرانسیسی سکتے اپنے حکما میں لاوست کو
کیا کہ بالعاليٰ یونان پر حملہ اوری کے احکام صادر کرنے کے نئے تباہ کار درخواست کی، کہ
ضالی کے یونانی کیا نہ کو اس خطرو سے فوراً مطلع کر دینا پڑا ہے اسکے بعد ارادت بنتی
مغضن آغا زجنگ صادر ہوا اور یونان نے اسکو شمول کر لیا اور اس تھی یونانی گورنمنٹ نے

سوار	۱۱۶۶	توبخانہ	۲۲۸۶
انٹیسٹر	۱۲۳۳	عامہ اندھات	۵۰۱
جیلی سکول	۲۲۲	جلی پوسٹ	۳۲۲۹

یونان علی ۱۹۰۸ء ۲ ہوئی ہے جسیں ۱۹۰۸ء ۱ افریقیان بنیں - برف جنگ پر متعادل ایک لامکہ کا
بڑھ سکتی ہے کیونکہ صرف بزرگ و فوج کی شمار ۰۷۵۰، راتی کی ہے اس کے علاوہ ملکی فوج جدائی
جسیں ۱۹۰۰ء ۱۴۶۰۰ - آدمی شامل ہیں۔

یہی جنگ کے وقت ثابت ہو گیا کہ تمہارے خوبی
سے کاغذ پر متعادل نہایت مبالغہ امیر معلوم ہوئی تھی ایسے ہی جنگ کے وقت ثابت ہو گیا کہ تمہارے خوبی
ملکی پوسیں تک طاکر ۰۷ ہزار فوج سے نیا یہ میدان ضالی بن شکر یونان مجمع ہو سکا۔ حالاً کہ ختم زدن
ہیں ایک لامکہ میڑار گوں چرس - سیاہ چرم - بھاری گردن طالے ترک سرحد مثیل پر اعلیٰ صفائیہ
ہو کر پسیں ہئے گویا کہ وہ ایک ٹیرہی ول قش کر اپس پاڑ کے درہ نہ ہیں کے امتن آتا۔ اس کے
یونان کی بھرپور طاقت - جازی فوت یونانی کو روشن سے کہیں ہیں بھرپور خیال خشن ہٹلام
اس سے کہیں بہتر سمجھی جائی تھی اسیں خبیثیں جماز شامل ہیں۔

محافظہ جماز ہیں پوش	-۲	درجہ اول کے کروزیر	-۲
درجه سوم کے چوبی گروز	-۱	درجہ اول کی تاریخی دوستیاں	-۱
درجه سوم کی تاریخی دوستیاں	-۱	میران علی	-۱

بھرپور فوج میں ۱۹۰۵ء فسر ۰۷۳۳ ملازم ۵۸۴ متحف فسر ۰۷۳۳ ملازم
اور ۰۷۰۵ فراہمی اس بارے پر وغیرہ ہیں جو حسب ملک ۰۷۵۱۳ کی میران ہٹلام ہیں

لبقیہ دو رنگ و فو بین یعنی رنگ دادہ اور شفہت آنکی طالب کیں۔ یہ لوگ بیان کریں گے کہ خدمات سے برداشت کئے ہوتے ہیں جنکی لغادہ اور ہزار بیان کی جاتی ہے۔ ان سب لوگوں کے پاس نہ دردی تھی اور نہ سند و قین۔ حکام نے پرانیوں کا رخانوں سے درخواست کی کہ وہ پڑا رائفلین جو فرنیسی فوج نے ناکارہ سمجھ کر چڑک دی تھیں اور ملک کے ذمہ میں سوسائٹیوں کا

(نونٹ)

سلطان اعظم کا حظرہ جنگ کو محسوس ہر ماکر تیاری میں ہو گل ہوا

محضت سلطان کے ذمیک حرب یا ہر کی پروازی پیشہ اعلیٰ کریٹ کی پھیلوش اور متواری خونزیری۔ مسلمین قبب کا محاصہ کریٹ اور کے آزاد کر کے پورا پورا دباو۔ چند قومی ملٹیپلٹن میں سلطان سے اختلاف۔ بعض کی طبقہ قلعہ عدادت اور بند بدلنا ہوئے بیٹھا ہر اتحاد و اتفاق نے مفتر غافت پناہی کو جو کرکی تھیہ آئے وسلے حظرہ کا مقاباً کرنے کو پہلے سے کا حصہ تیار ہو جاویں جسکے واقع ہوئے تھی صورت نہ کوئی پوشش بتا سکتا تھا اور نہ جنگ کا وقت کوئی نجیم مقرر کر سکتا تھا۔

آنچہ اب تقدیس آب یعنی قصرِ بیرون میں تمام عیان دولتِ اراکین سلطنت کو جنین بھی اور بربری افوج کے افسوسی شامی تھے جمع کر کے دوست دی اور بعد افراط و نزیر جربہ نے سب سے مختار ہوا کی پرانی قفر کی جنگ کا خلاصہ بتا کا۔ ”اے عیان دولتِ اسلامیہ اسے ارکان سلطنتِ عمانیہ کو معلوم ہے کہ لوگوں کی اندرون کیا کچھ فتنہ دشادر پا کر رکھا ہے اور علم عبادت ہمارے مقدس ملکہ میں بلند کیا ہے اس کے خلاف مولانا اسلطنهن العظیم نے ادنیٰ ذمیں فخر کرنے کی غرض سے دہ وہ وسائلِ ہم ہو چکے ہیں جس سے معلوم ہو جاوے کہ سلطنتِ عمانیہ بھی اب لا باہم کما نہ رہے گی اور بندگان حسنور اقدس کی اسیں شہزادی کو تم اپنے پاں حقوق کی تامین کی کئے اونکے حکام کو قبول کریں گے اور اپنے دینِ ملت اور بادشاہ اور وطن اور سلطنت کھستے ہباد رون کی طرح لرڈ گے اور جان و مال کے قربان کرنے میں ہرگز وریغہ نہ کریں گے۔“

یعنی کہاں اور فرط حیثیت سے کاپنے ملگ اور حسنور اقدس کے بہادر جلال اور انزواد اقبال کی دعائی اور بے حد جوش خروش کے ساتھ نہایت ادب سے قوتِ اسلام اور تفاسیحِ حشمت شوکت سلطنت کے لئے ہاتھ اور ٹھاکے +

صلوٰۃ الرحمٰم و نَبَّیٰ عَلَّاکَر۔ آخر یقہتہ مادہ فوری ۹۷ شیعہ بن باب عالی کی جاتی ہے۔

نے بھاپ، پڑنگا فی عدو کے خرید کل خیمن اور نگے را خداوند دیکھن۔ درود کے نئے نہاد سے قرض کپڑا طلب کیا لیکن ایخصر میں کٹھا موجود نہ تھا۔

ایخصر میں خدرہ۔ اس خبر کے بعد میشیت یا ان زمرہ دونوں کو اسلامیہ بھی بھیشن میں ہی ایک شوہش برپا ہوئی۔ زگارت کارخانہ ہاست اسلامیہ اور دنکاماتہ اسلامیہ جا چکے اور جو جھیلہ

احکام صادر ہوتے کہ فوج روہن کی ایڈیشن سرحد بولان پر ہائے کئے تھے تیار بیان اور ایڈیشن کو رکھنے پر اہر روڈ و سٹو اور شارلو سلوونیکا (رسالانیک) کی طرف ہوا ہوں۔ انتظامیہ اگر اکارٹا لو سے ایکس سو فوجہز ان افغان کو سلانیک پر پہنچا دیں۔ ۲۵ فروری کی شب کو دو میشین سروں پر گیرا پسے پلکر پر اہ رسالانیک کیشین کو روانہ ہوئیں کہ پاٹکم کی ۱۸ توپیں بذریعہ اپسیں تین ہیجڑی میں۔ اما طولیا سے فوج بیٹھ کر پہنچنے میں ۱۸ میشین ماسوکی میشین جن میں کوہراک میں ۲۵ کاربیان میں، چاری لوچانہ مع فوج اور بیان میکن میں کوہراک میشین جن میں کوہراک میں میشین سروں پر گیرا پسماں ای غصہ کی تقدیر حركت نہایت رذشو سے ہوتی ہی کوئی ریل ایسی اضی جو فوج سے خالی ہو نہ صرف ریل بلکہ بند جنگو سے چھاپر جہاز افغان قایروہ لے لے کر سلوونیکا میں آتا تھا۔ اُدھر سرحد بولان پر پنجاہدہ ایڈیشن کا دروانی میں کمی۔ اور ہر حد بلکہ اس سرویا سے بھی سیخہ روانی ہنیں مل کی کلاس سرسے اُس سرسے تک رکھ کر بھیکراٹیاں کر لیا گیا کہ اگر کبھی سرویا سے کامیں سے کوئی۔ یہ خیال کر کر فوج میں بڑی دی چاہے۔

اس سرچ لائن اسٹھانی سے سلطان نے ثابت کر دیا کہ الگ رہ چاہیں تو اپنے چالک جیسے بیانیا اور اونچی سے نہم و صحن ایک مہنگہ میں جنگ پر لاسکتے ہیں۔ سرحد بولان کا انتظام اس سے جو عجیب رخنا ہے میشین کی میشین اور جہاز کے جہاز لہست چند سے سرحد کی طرف پڑھ جائے ہے پوچھیجی میں بڑی سے زیادہ تیاری کی فہوم شی تام علی چہاروچھی آڑاں اونچی پر ٹکڑا اور صحن کی حرمت ہوئے گئی۔

کم اریں ۶۹ نکد ۱۹ میشین اپسیں ۷ میون کے ذیلیے سے سلوونیکا پہنچ گئیں۔ پلڈ گد اور گیو (رساصل جزوی بھرا ہوا) کی میشین بھی سلوونیکا کی طرف روانہ ہوئیں۔ وہ بذریعہ پار اسٹیم ون کے فوج کا۔ حصہ سعد بولان جنگ اسے (ساعل جنگی بھرا ہوا) سوڈ و سٹو (ساص ٹھمال اسٹوا) گوگا۔ کمیشین پیش کو جو جامیں فراہم ہوتی تو وہ سٹو کی راہ سے سلوونیکا جانیکا عکر ملا۔ بن جہاڑا کی موسومہ بدینہ۔ طائف اور سعادت محض طافی کے پیش کیکر روز و سو ہو پئے جہاں سے سوڈ گیر پاہ

جسکے باہم لگا بوٹ لایا۔ یہاں تک کہ پرنس کے مقام پر فرمائیں کشی کو جسمیں پھیلائے ہوئے تھے پکڑ کر اس کے ہمراہ تقسیم کرنے لگئے اس۔ وزیر خادت کا ہوا سامان تھا شہر کے تمام قارب اور باری حصہ بند ہو گئے اور چابجا بوٹ مارچی ہوئی تھی۔ مہوت لوگوں کا ڈریٹھی شاہی بیوان کے سامنے جمع ہو کر دیوانہ فارصلتے اور شور مچلنے لگا۔ شاہی خاندان اور خالیہ بادشاہی کی قضاویں ہیں بے میں اونچی بے حرمتی کی اور علی روں والا شہزادہ اونکو چھپا کر پاؤں میں ملا گیا۔ اور ووکانات کے سامنے جو جو شاہی نشانات آؤزین تھے اول کو اُن کی پھیڑ دالا اور خالیہ بند قوین سرکرنا شروع کیں اور عامن بغایت قریب تھی کہ چھوٹے

پڑا عادلی سلونکا روانہ ہوئے۔ شاہی پاربرداری کے چنان ایساں ایتوں سے غافل فوجی سلونکا میں منتقل نہ ہوئے۔ سیمیر شیراٹ کر فلمائیہ کو سلونکا سے کفر نہیں میں بھی اکابر نہیں مصروف ہوا۔ برگیڈیر خیل سلماں شکری پاشا پاہ کو سرحد پنجھ کے تنظام کے لئے پرنس رسلونکا کے شمال میں براہ رہیں) سے سلونکا پوچھے ہیاں تھے کی تو سخاۓ الائسوں ایسے جسے جو سردم مقام جنگی کارروائی کا مقرر ہوا۔ سلونکا کے اطراف بھری کی حفاظت کا بند دوست کیا گی۔ چار جنینت سواروکی منڈر سلونکا کو شمال مغرب براہ رہیں الائسوں کو روانہ ہوئے۔ خصوصی کمپنی کا ایک مدرسہ میں اعلیٰ صائب پاشا ہر سکھیہ سال

بڑا سود سے ۱۵۰۵ء ایسا ہی سامان گول باروکے دوست واقع اور ۳۳۴۷ گھوڑے یکر و دوست کی جانب روانہ ہوا۔ اور صیفیہ جنگ میں دس ہزار آٹھ سو ماسر پاٹیں روانہ کئے۔ جنگی کارخانے میں نہایت سرگزشتی تھی۔ خاص شروع ہوا۔ خصوصاً آئین پوش جہاز اثر توفیق اور آئین پوش جہاں ہے باربرداری موسوم تھے۔ خصوصی خیل اور تاریخی دھماکہ شاہین دریا کے واسطے نئے بائیک رائجن کا وہ حصہ جس میں پانچ ہزار پاٹی ہیں) تیار ہوئے۔ جنیدیہ یہ۔ زرد پوش جو درجہ اول کا جہاز ہی بھری کامون کے لئے تیار ہو۔ کربن کو جانپلا بھری ڈوڑیں جس میں آئین پوش جہاز مسعودیہ بھی شامل ہے اس سامان جنگ کے لائل میں ہو گی۔ شروع ہفتہ اپلیں مارش اور ہماشہ اسکا اندر تخفیف اولج متینہ سرحد یونان سرحد پر کریکہ کی طرف روانہ ہوئے۔

اوٹ کے سیانی رجھنیت میخوداکڑا حمدیہ اور برگیڈیر خیل طمعت پاشا ایڈھانگ اپریل جنگی سلطاناً اور دھنیتی کا ایل کائن ہے۔ گلی نوی ہے۔ اور احمدیہ اونٹ کے ہمراہ کئے گئے۔

۵۔ اپریل کو ایمیر خالق سرکشین ملٹی کے علاوہ گھبیو نیس۔ آسٹ کی فوج رویں لیکر دو دشمنوں پر

کہ ایم الی سخنہ فریقِ صحافت کے سچھلئے پر ناموشی پیدا ہوئی جسے دعوہ کیا گیا۔ یعنی بھی
باوشا ہے کہ کراں کا انتظام کرنا ہوں اور اسی کے کئے پر محترم وزیر دوسرا روز
صحیح کو جمع ہوئی۔ سخن ایک ہر بونگ کے عالم میں اور ایام والیں تھیں اور غیر ملکی امدادی فوج
اور ایک حصہ ایکھڑ کے مقامی سپاہ کا جسی تعداد تین ہزار کے نزدیک تھی خواہ ہے، گوارڈ
کو روائی ہو گیا تاکہ وقت پر سرحد پر پڑھے۔ اونچی روائی کے وقت ایک پر جوش جما جائے گی
ہو گی۔ نظرہ ہمارے تحسین بلند کئے گئے۔ تالیان بھبھائی گئیں۔ اور پنچھے اور پنچھے
کسر ہوتیں ۴

اور دوسرے تین شیکھ سرگزیر کے ۳۳ صندوق، ۲۰ گھوڑے اسی مقام کو نہیں۔ دوسرے دستی فوج
کے واسطے، ہمارا ماسر الفوج (ڈیپریٹ دار بندوق) پانچ تو خانہ کے اندر کے ساخنہ بھی گئی تاکہ اونچی تاریک
باہمیتی ڈیپریٹ کا۔ فریحک۔ ریسپ مفہوم دو سلیمان دکھیوں این قصیر کیوادیں۔
محض ویسپنی کا ایکھڑ تھہ ساہان خورکل لے کر روؤں ٹھوکی جاتی روانہ ہوا۔ بکراں موڑ کے ساقی شالی ر
روؤں و ستو اور بھرداشت آئیں جو چنگی بندہ کا ہ مثمر ہوئے۔

حرادی اور سانوئیکا کے، صیلن سو زانہ پانچ تریون کے بھیجی کا انتظام کیا گی۔ جہاز صدمہ آئمنا کی وجہ
لیکر روؤں سٹوکو وعائد ہوا۔ حکم مولانا کر چونکہ دوسرے دوین فوج کا ماسر بندوقون سے مسلح گیا گل اس
اوٹی بندی ماڑنی بند و قین فوج رانیکے نے سیلوئیکا بھیجا ہائیں۔ تارش اور ہم باشا ۵ اپریل کو ٹھوکا
ہوئے پنج سلامی کا ہینڈ سجا اور ایک پیش نے فوجی اخراج کے ساتھ اونچا سیش پر آتا۔ بعد جدت ہفت
غیر اسلامی مونا افسریں کے ذیلی سے قریب ترین اسٹیشن پر اتر کر لا اسٹونا کو روانہ ہوئے اور ۱۸ اپریل
کو اپنے ہیئت کو ریزین ہوئے کرنا مسامپاہ کا معاینہ کی۔ سمٹ یونان کی قلمیں تریون کی مرست بندی کا نام
سلطانیکا کو حملہ ہوا۔ بھر و ہم جانے والی ہپلی ٹوبن کی تاریخی وکی اکشیون کی آنیش کا سایا کے
ساتھ شاخ ریزین کی کی۔ اسیم بریں بھروسہ سے سات سو فوج رانیکہ بار معداً کی طرف روانہ ہوا۔
زور پوش چکی جہاز مسعودیہ مرست کے نے کارخانہ میں وفل ہوا اور آخر جدید جہاز سے روؤں سے وہندہ
ایک پیش نہ ٹھوکیے اور بہت سا جگلی سامان آتا۔ ماسر الفوج کے کارخانہ میں دو گاڑیاں ائمہ بالی
بھیجی ہیں۔ کتنی جمالیے ایک جنگل کا اور جنگل عمر شدی پانچ جو ٹھی ڈویزن سرحد یونان کے کیا نہ
سقرا ہوئے۔ افغانستان و فندی دا بیس ایمن حسن رومی پاشا اسیرا بھر اول نزہ جہانات کے

بنت درگاہ و ولو اور سریلوڑا

نقشہ پر نظر کرنے سے آپ کو معلوم ہو گا اہم اکاڈیمیاں میں طبع دو تو ایک نہایت ہی عظیم ایشان فوجی بیندرگاہ اور شرقی بیرونی چہارہات کا نہایت نہ برداشت بھری بنگرگاہ ہے اسکے جواب میں خوشی بکشیدگی پر یوز اور اوسکے قلعہ بھات سلطانی ہلداری میں ہیں لیکن یہ باعث موجودی بھانات یونان سمند پر اسی کم قبضہ دفل حاصل ہے۔

بند رگاہ و ولوبہان تاک کار آمد ہی کم توسط وجہ کے چہارہات طبع کے اندرا بسانی آجائیں۔ یہ طبع ایک چھوٹی سی کھاری ہو جو خشکی میں دود تک پہنچنے ہے اور بخرا ایک سستے کے جھپڑے وہ سمند رے ملچ ہو باقی ہر ساطراف قدرتی چنان سے مخصوص ہیں اسی کے کنارے پر شہر و دو آباد ہے جسکے ہر کست سایہ ہمار سریز گنجان درخت اور وہنی جاہ

ایک بھائی مقرر ہے۔ کتناں انور بے بھری فوج کے افسروں کیتھان خی بے بھری فوج کے افسروں کیتھان جن میں حصی پاشا سرحدی فوج کے ایک دویزن کے کمانڈ مقرر ہوئے۔ اثر جدید۔ سعادت۔ طائف۔ اور اونا بھار صوری حصار۔ اور بھروسہ وغیرہ کی سپاہ کو روڈ و سڑکیا میں صروف ہے۔ ما مرالیل کے کارتوں کے چار پر ارب میں سو صندوق دوسری دویزن فوج کے واسطے براہ۔ یہ علی برس احمد ڈیموٹیکار دعا نہ کئے۔ آئی ہر من پاشا مع دو تار پیدی و کشیوں کے بغرض برت کار فائدہ میں دفل ہے۔ سفر میاں کلپنیاں سلوینیکے لائوس ناکور وانہ ہوئیں۔ ۹۔ اپریل تک دوسرے دفعہ کے ہمہ ایک ۲۳ ہزار اتنی اسرہ مدد و فیض میں اور سرحد یونان پر ہر ذریعہ سے اس قدر فوج سعادت کر دیا گئی کہ جنکا کئی روڈ تک قسطنطینیہ سے لیکر انسوناگاہ تا نشاگاہ اور غوبی پر کہ جن ضلعوں میں پرست کر کوئی گورے اونکھو خیر نہ کی۔

جزر احمد بھی پاشا فوجی تکمیل حفظان صحت کے اسی پکر دنبیل ہستے ڈالر یون اور دو اسازوں کے ساتھ انسونا کو روڈ نہیں۔ کفاران ہے۔ بیدی ہے۔ افسہ این ہے بلون اور شکون کی تغیرت کے امداد میں کوئی ناشر سلوینیکا اور جانبنا ہستے کا حکم ملا۔ اگر بخاری جنگی سامان بیجھنے کا انتظام کریں۔ فقط

شیخ بدک غازی علیان پاشا شیرینچا



(آذربایجان اخبار ثروت نهون) مدریجه عصیان راه آور

کوہ المپس کی سنجاب سے چڑیاں وہ بھار دتی ہیں جس سے ریشم کے منظر کو خوش بہادار پر کیفیت کھانا واجب ہوتا ہے۔ بیان سے کوہ پندوس جو گھنی گھنی طبع، ہزار فیض پسندیدا گیا ہے اور جس پر شہر نہاد واقع ہے نظر آتا ہے۔

قریہ اور انہاں پہنسچ کے گرد لڑائی کی شروعات

۱۵۔ اپریل کی شام کو ترکون نے انہیں کو قبضہ کر لیا اور پہ کرنے کی غرض سے حملہ کی ابتدائیں۔ یونان کا اس سے فوج سے جو نیزروں سے پہچا اس ارادہ کو روکا اور دونوں ہیں نہایت سخت سرکھ براپا ہوا۔ ترکون نے چارہ می پر سے دشمن کے چالوں کو بخوبی روکیا۔ لیکن یونانیوں کے زبردست دماء کو علی استواتر نہ روک سکے اور تھوڑی دیر کے نشان بارج کے پایہ کا نشودنی قرادیدہ ہجیا۔ ایکھنے یاں اور یاں پر صرف ہو گئے۔ یہ تمام مقامات نیزروں کے گرد دفعہ ہیں۔ تھوڑی دیر لڑائی بعد رہ کر صبح کو پھر شروع ہو گئی۔

۱۶۔ اپریل ۱۹۱۵ء کی روز شنبہ کو صبح ہوتے ہی ماشلا دھرم باشا نے سلطان کو بذریعہ اطلاع دی کہ کوہ انہیں جو نیزروں کے مغرب میں مقام ہے اولح مقابلہ میں سخت لڑائی ہے اسکے بعد ہی پر نار اور دیشکوکی بلندیاں ترکی فوجوں نے سرین اور الاسونا کے گرد کو دوڑناک مخالف سپاہ میں سرکرد آرامیاں ہیں گویہ ہنگامے دس سیل سرحد پر برابر ہٹلے ہوئے تھے اور ان کی آگ کی طبع برابر پستے جاتے تھے لیکن زیادہ زور اس لڑائی کا قدر رتفاحدی پاشا کی نیز پیشی ڈویزن اپنے اثاف کے ساتھ موقع مناسب سے فوجوں کی نقل و حرکت کا انتظام کرتے تھے اور نہایت خوش اسلوبی سے دشمن کی چالوں کا جواب دیتے تو دونوں حریفے مقابل دوپہار ٹوپیں کی ڈھال پڑتے سائنسے ایک سیل کے فاصد پر پس

پیکارتھے۔ منبعِ صحیح کے یونانی رکھاری فوج نے سرحد سے گزر گر چاٹی میں بڑھنا شروع کیا۔ ترکوں کی صرف حارہ لپٹنون سے چشم زدن ہیں اونکو اس طرح لیا کہ جسے شیر بکروں پر گرتا ہے جمی یا شاکا تو سنواز ایک چھوٹی سی پھاڑی سے یونانی توپوں پر دوہرائیز کے نصادر سے غصباں کل گولہ باری کرتا رہا حتیٰ کہ یونانی تابعہ مقامت نہ لاسکے اور کافی سے پھر کج طرح بن ڈلا سرحد پار بھاگ کر جان بچائی اور اس طرح اس سفر کے عظیم میں یونانی فوج کے حصہ نہ ہے۔ پھر بسم اللہ تعالیٰ جو سراسر غلط ہوتی۔ بھگوڑوں نے پہاڑیوں کی پاشت پر پناہی اور وہ خوشہ دم لے کر پھر ان سفر نہ ترکی مورچہ پر چلا کیا۔ ترکوں نے باوجود یہاں مختار ہیں تھے۔ لیکن انہی بھادروں نے آن موقع پر جو بستقلال ظاہر کیا وہ مستحق داد اور تعامل یاد ہے۔ گولہ باری اس شدت کے ساتھ کچھ عرضہ تک قائم رہی اور یونانیوں نے اپنا مورچا یہی بودھ موضع پر تفاہم کیا کہ ترک اُسوقت آگے بڑھنا خلاف مصلحت سمجھے۔ لڑائی بڑھتے بڑھتے نیزروں کے مغرب میں دور تک پیلگی سی ہیاتا کہ مورچہ جات رنگلووی ریخوی۔

ایکنی سیاں اس۔ حسن مسلوون۔ گریز و دبیلی اور بُونازی نے ایک دوسرا فوج مقابلہ کو تھا کی سے جواب دینا شروع کر دیا لیکن دور ہی دور سے یہ تمہارا ولی جاری رہی تا انگلکو درہ بفرازی کے دہانے سے داہنی جانب کے ایک بلند چان کے ہسپہ کو یونانی گولہ باری نے صدمہ ہو چکا۔ اسی طرح ہنگامہ کا زمانہ زور شوے گہم ہتا اور صدایں توپ نقش سے زین ززلکی صورت کا نپ ہی تھی کہ دہم یا شانے عام اعلان کر کے اپنی فوجوں کو مطلع کیا کہ کل صبح یونانیوں پر ہم طور سے حملہ کیا جاویگا۔ اس حکم کا اس جوش خوش کے ساتھ سپاہیوں نے خیر مقعم کیا اور یکدم نوغہ نہیں جنگ اس شدت سے لگائے کفریب تھا آسان ٹوٹ پڑے۔ ہر سپاہی دوسروں سپاہی سے دوڑ دوڑ کر یہ خوشخبری پہنچا رہا تھا کہ اب آگے بڑھنے کا حکم ہو گیا ہے۔ گومسم صاف اور گرد و غبار سے پاک تھا

لیکن جاڑے کی بے انہاشت تھی۔ رات چونکہ شب ماه تھی اسکی صاف روشنیں جما ہو سکا خوب الگ ہر سائی کئی جگہ کا پودہ از وادی رات کے وقت کمال پر تھا۔ دونوں چونکے درمیان ایک دوسری حائل تھا اور تمام رات میان کا روزِ حمل سے زیادہ گرم ہوا رہا تھا۔ رات ہیں انشا پشا پشا کیا نیڑہ دوڑنے کوہ پارنا پر قبضہ کر لیا اور منیر پاشا کیا نیڑہ دوڑنے دیگر نے درہ مصادر میں داخلہ کی تباہی کیں۔ حیدر پاشا کیا نیڑہ دوڑنے چھاہنے ملوانا کو قریب فریب سخن کر لیا اور انہیں کے گرد ترک اویونا میون کے متواتر حملے نہایت ہی تیزی اور چاکدستی سے ہوتے۔ لیکن صورت حال سے کسی تدریجی تصریح ہوتھا کہ یونانی ترکوں سے اچھے ہیں گے۔

قریب کے عاضی سپال عارضی ترکی سپال اس موقع پر ایسی اعتماد کام کر رہا تھے اور ادا کیا ایسا احسن انتظام رکھا کہ میان نہیں ہو سکتا امنین تمام کام نہایت ہی سخت ہے ایسا ہم پذیر ہوتے تھے۔ دیکھ لیوں گوں بہمہ تن مصروف۔ بلگ موجود۔ بتر صاف اور بکثرت تھے۔

مرکہ درود ملوانا

سینچر کی چاندنی رات قیامت خیز گولہ باری ہیں بسروکرہ۔ اپنی بیجنی اتوار کی صبح نہدار ہوتی اور آفتاب عالمتا ب نے خون شفق سے بھی سماں نہ رنجھا تھا کہ مارش اور ہم اپنا گھر پر سوار ہو کر رائی کا حکم عالم یعنی کے لئے اپنی فوجوں سے گزرے اور دنکے دس نمبر کے ہاتھے کہ سترناک تیزی سے پشاے موصوئے اپنی محظوظ فوج کا ایک ستہ درہ ملوانا کے دامن میں چاہ جایا جسکے کم ایک خفیظ پاشا پر کیدی رہے خلکو جنگ کر لیا اور جنگ روم و دشمن کا پیشہ تھا۔ مقام ایک پامن جو مغرب کی طرف واقع ہے پڑی سخت مرکہ رائی ہے۔ تو پھر اس موقع پر ایک منٹ ہیں چھ فیکر کرنے تھے لیکن پہاڑی لوگوں لے بازو دنایت افراد

اڑا سے بھی جو کلگان میں تھا تاہم قلعیں کی لعدا نہایت کم ہی بھی جنین کے صر
دیرہ سوادی کا تھے۔

بُونا فی فیح کی بہادری کے صلیمین شراب کے پسے لشہر تھے جاتے تھے اور فوج
میں گلاس پر گلاس پر را تھا بڑے بڑے افسر بڑا و سکے لئے لکا کر سپاہیوں کا
بول بول بارپے تھے کہ اسی جوش خودش میں شیروں کا شیر ہارش اور ہم پاشا پانچ
رجہیوں کو آگے رکھ کر اپنے دونوں طرف سوارونکار سالستہ ہر سے زور زور سے الکہ
کا نعروں لگتے ہیں دہن کوہ میں جا پوچا جسکے مقابل بُونا نیوٹی ٹھیڈیا پندرہ نہار و فیج
اپنے سردار کی تھیں میں صفت پستہ ڈی ہوئی ٹھری تھی۔ اور ہم پاشا اس جگہ اپنے
ٹھری سے اُتر کر شل سهمی پاہی کے زمین پر بیجیگے اور اونکا اس طاف اپنی جگہ
چار طرف استادہ رہا۔ پہ سالار و صوف کے بشرے سے آثار استطالی و احوال عزمی صفا
نمایاں تھی اونکے چہرے سے بناشت اور فتحنندی کی بہد ٹیکی ٹرنی تھی۔

ہلالی شان فتح و نصرت کی خبر دے رہا تھا۔ بُونا نیوں کے یہ موقع جان لڑادینے کا
ھکایہ یونکہ اس دفعے گذرا کر چھر ترکون کی روک تھام کرنا ممکن بات تھی اور بُونا نیوں نے
کہا بھی ایسا ہی اونکوں نے موت کی مطلق پرواہ نکی اپنے ساتھیوں کے گرے پر ذرا
دہیان ڈیا اور اس گھسان رُائی ہیں وہ دل کھول کر رفاقت کیا کہ اس سے زیادہ ہی
نہیں ہسکتی۔ تو پونکے فیر اور بندوق قنکی باڑھ پر باڑھ دغنا سے تمام خیگل میں ایک
شود قیامت بریا تھا جو ہپا یون سے ٹکرا لکرا کر او بھی ہولناک ہو گیا تھا اور بازگشت کے
باعث ایک فیر کے چار فیر اور ایک لغم کے چار لغم کے سنانی دیست تھے۔ سارے میدان کا زار
دہوان دہار ہوا تھا۔ اسی آنماں میں یکاپ رضا پاشا پہ سالار تو پچانہ جنگی جو نہایت
شکیل اور قوی الجہت ہیں کچھ توہین لیکر عین وقت پر آپو پہنچے۔ رضا پاشا نے اعلیٰ سے

آخونکا نوشناو کے سارے خواہم میں وہ کمال فلکا یا جس سکنی کا دوستی نہیں تو نکانے سے
میدینہ نہیں ہو سکتی۔ اور خون سے متعلق پر ثابت کردیا کہ تو پنجا بھکر کے کام میں اپنیاں ترک یونہ کا
انداز ہیں۔ الگ جو اپنے اپنے رہنمائی کی وجہ سے نہایت پی ٹائم ہوار اور نادانیاں گذر جس
تا ہم صحیح تکنیک ہے اور اپنے کو کنج کمان کو قلع مناسب پر جوادیا اور دنیا میں کے فاعلیت کے
وہ وہ نشانے لگائے شروع کئے کہ ایک گولہ بھی بیکار نہ ہاتھ ادا اور صیاری سے صدوف ہیں جو کہ
گرتا تھا حصی کہ یونانی تو پچھے سردار پر کئے اور تمام فوج شناسی پریشان ہو گئی۔ چار بیان
ترکوں کی جو اس دوسری سے متعلق تہیں جنکی کمانی میں مجموع پاشا نے سرحدی تھانوں پر
ٹرہیں جو اسی وقت چھین لئے گئے۔ گولہ باری نے وہ زور دھکنا باکہ یونانی فوج کو ایک
لحی کے لئے پھرنا شکل ہو گیا اور جنہیں نہ گزے نہ پاسے تھے کہ تمام میدان سپاہیوں
سے خالی نظر آئے لگا جو جہاں لئے وہ نکلے جو ٹھیرے وہ نکلے۔

اویم پاشا نے فوراً درد پر قبضہ کر کے اُن مفرورین کا تعاقب لیا جو وہ کے اس طرف ایک
چھوٹی سی بھاری کی آڑ میں پناہ لگنے ہوئے اور لوگوں سے وہ رسلطان کر کے دنبھے نہ
کو فتح دفترت کا پر رعب ہالی چرچم بھاری کے سب سے اوپنی چوٹی پر اور ڈادیا جسکے
عفمت سایہ میں تمام اشکر کو دیکھا دشمنان ترک ایک دوسرے کامونہ یاں ہراس سے
تکنے لگے اور باوجود اس شربناک ہر دست کے حرمان نصیب یونانی پھر چند ترکی موچوں کے
حملہ آور ہوئے لیکن ترکوں کے بینظیریان اندازوں نے چھڑا دکوپ سپاہیا اور سکال حراہ
افغان و خزان جہاں جبکا سینگ ہما یا جانہ پہانے کی خاطر جا گھا۔

ترک با وجود اسکے کامل ۳۶ گھنٹے سے بھوکے تھے اور مارتے مارتے اوسکے ہاتھ اور
پہنچتے چلتے اونکے پاؤں شلن ہو گئے تھے مگر مکن نہ تھا کہ خزان و ملال کے آثار اونکے دلیس
چہروں سے ذرا بھی ظاہر ہو گئیں۔ یہ معلوم ہوا تھا کہ کسی کی برات ہے اور خوشی خوشی یہ

برانی دو طعن کے بیان حصے کو جاری ہے ہن گواں دوبارہ چھپر خافی نے اونکوا وہی از فر
تازہ کرو دیا اور مش شیر غوان لشہ جگ میں مست او رجوش مذیب اور شوق جمادین
محبو ہو کر دھدا اور بذہ کی حالت میں بیاناتہ اللہ الکر کے لغزے مار کر یمنیون پر حملہ پرسلہ
کرتے اور اونکے ہم لوگوں کا جواب دیتے رہے جب تک کہ یونانیون کو قطعی ہر سمت نہ سکھے
نقصان جانبین کا زیادہ ہوا۔ غیر سرکاری روپوٹ سے صرف اسقد نظاہر ہوا کہ ترکیں
ہو سے اور سچا سخی لیکن یونانیون میں ایک سولا شدین صرف ایک پہاڑی پر ہوتی ہے
لھین۔ ترکی روپوٹ کے بوجب یونانی ایک نہار اور ترک دوسوکا مامٹے۔ زخمیوں کی تعداد
ٹھیک نہیں معلوم ہوئی۔ شام کے وقت الائسوں سے تازہ جمیعت وارا و پیدل اونٹوچا
کی لمک سکتے آپنی اور آخری مرتبہ ہپڑو نیانی ترکون سے اسقدر قرب اک مقابل ہو
کہ دونوں فوجیں دست و گریبان ہوئیں۔ یونانیون کے سرو نیپرضا کیلئے لگی اور بہادر بن
نے اپنے سخنیوں پر تکھڑا اس سرے سے اُس سرے تک درہ خالی کر دیا۔ درہ کے علاوہ جب
چھوٹی چھوٹی گھاشیاں جنہیں دشمن پناہ گیر ہوئے ابھی فتح کرنا باتی تھیں۔ اور ہس گھنٹے کی
یہی لایی سے فوج بے انتہا تھک گئی تھی لیکن دہاکرستے وقت دیکھنے والوں کو کسی سرکما
اضحیاں مطلقاً محسوس نہ ہوتا تھا وہ علی التواتر اپنے کمانڈروں کے احکام کی نہایت نوٹی اور
جو ش کے ساتھ قصیں کرتے تھے ان گھاٹیوں کو بھی لگے اسکے سلیلیت کی عرض سے تین ترکی
تو پہنچنے سیدان میں الائس کئے چونکہ پہاڑیوں اور شہر فرانکی وجہ سے زین نہایت ہی اچھا
اور سچھلی بھی توہین سپاہیوں نے اپنے ہاتھوں سے ٹھیکیں اور بلند سے بلند مقامات پر
چڑھا کر فوراً گور باری شروع کر دیجی یہ سکے گولوں نے جو یونانی فوج پر بھٹک کر قیامت دہا
رہے تھے باوجود اسکے ہبہ و استقلال کے اپنی جگہ چھوڑنے پر مجبور کرو دیا اور لالع اور نقصان کے
ساتھ اونکو ہرستی ہوئی۔ اس وقت ایک مجید بھپٹا قدر ہا جس سے ترکون کی لاثانی بہادری اور

جنگ آوری اور اونچی میانت اور قواعد ولی نکا عنین گرمی ہنگامہ کارزار کے وقت فاصلہ باد
بتوت ملتا ہے لیکن یہ کاسی مکر میں کس طرح چار ترک پسیل پیش کے دھاؤ سے کے وقوع ہے
فائل سے جہا ہو گئے اور اخون نے اپنی تہائی اور علیحدگی کا مطلوب ہر س نکلا اور بربر اپنی
معمولی حیرتناک مستقل فوجی اور دلیسی سے ہولناک گولیوں کی بوجھا رین بتفاہدہ بکریوں
گھستے چلے گئے بیاناتک کے ایک ساہی گولی کھا کر گرا تینوں کی پیشیدگی ہیں فرق نہ آتا۔
پھر ایک اور سوت کا نہ نبا دو فون اسی طرح دشمن کی طرف بڑھتے رہے بیاناتک کے تیسرا
ہباد بھی اونکے سامنے ڈھیر ہو گیا۔ چوتھے باقیانہ میں جسم تو اترنی ہولناک صدمے
گز رپکھے تھے ان واقعات کی مطلوب پرواہ نہ کی اور بربر اپنے جعلی جوش میں ٹڑے استقلال اور
محمل کے ساتھ دشمن پر زور سے فیکر تا ہوا ٹڑھار لایا گواہ خود سب کو ہلاک کر دیکا۔ حتیٰ کہ ترکی
فوج نے شمن کی نیز کیا اور فاتحون ہیں یہ جنگو ہباد بھی جا شرکیک ہوا۔ س لڑائی ہن ترک ہباد ن
نے بے انتہا گولہ بارو د صرف کیا جسکی ہباد نہ تھی۔

یوں آفندی کا حملہ

مغرب کے وقت یوں آفندی کی وولپیشون کو حکم ہوا کہ یونانیوں سے دست و گریبان ہجتا
اور کلہ بکالہ از کراون کو مقابلہ سے ہٹا دین اور حال یہ تحاکل پیشیں پہمیں بے خود روشن لڑتے اور
گھٹوں نہ سونے سے مضمون رخنوں سے چور اور گرد و غبار سے خستہ ہو رہی تھیں۔ یوں
آفندی جو تکون ہیں نہایت ہی ہر دلعزیز افسرین اس خشگی سے نادا قاف نہ تھے کیونکہ وہ
خود اسی حال میں مُبتلا تھے مفقہائے وقت سمجھ کر کے خود پیشیدگی کی اور بآواز لبس لغزوہ
مار کر فوج سے مخاطب ہوئے کہ ”اسے الاعظم ہباد طلن ترک ہیں تم کو حکم نہیں دیتا کہ
دشمن پر عمل کرو مگر ہاں جسکو دل ہیں خدا کی محبت ہو وہ خود ان کفار کے مقابلہ میں اگر بھی

یہ آواز بخی یا بحی کا کڑ کا نہائستہ ہی ایک عظیم حرکت دلوں میں پیدا ہوئی اور اس لئے
شور اور شر شیاعت سے چور ہو کر جھوستہ اور حمداللہ کے گفتگو ہوتے ہیں اس کے بڑھ کے
کوئی اُسی ہوا کے کوئی روک سکتا ہے۔ حملہ نہ تھا بلکہ برق بلاخی جو نیانیون پر گردی۔ وہاں کہ
نہ تھا بلکہ ایک طوفان خیز سمند ر نہ تھا جو زور شور کے ساتھ دشمن پر پڑتا۔ نہ صرف سپاہی یا کھانا
جو شہر میں آگئے بلکہ حیثیت دغیرت اسلام اور اس سچی محیت نے جوان نیک بندوق کو اپنی مالک
برحق کے ساتھ ہی مسلمان ساری بانگ کاڑیاں اور مزدور نکو ہوش مردانگی کی سرست کروایا اور سب
اس زور میں بڑھتے کہ لگر بہار طبعی ہوتا تو نگر نہ ستمحال سکتا۔ یونانیوں نے مٹی اور پتھر
کے ڈفینس بناتے تھے جو کافی فتح کرنا نہایت ہی دشوار تھا۔ لیکن ترک بقاعدہ اسکے
آگے بڑھتے اور اونکے پیغمبیر پیغمباڑ نے رہتے نکالا۔ ہباد حملہ اور گرد کے تیرہ و قاربادل اور تیر
دہوب پین برپا پڑھتے ہیں گئے ہمانتا کہ مورچوں کے قریب پیچ کر دست پست کرائی شروع
کر دی اور یونانی فوج سگز بھی نہ ہٹتے پائی تھی کہ ترکی تماریں اونکے سروپر شرق قشانی کرنے
لگیں۔ ایک ایک ماریں پیلی دو اور سوار چار ٹکڑے ہو ہو کر گئے لگا۔ ترک نہایت عمدہ یا
سے مسلح تھے اور وہ سونپنے لفرہ فتح مار کر گاتے ہوئے اور جھوستے ہوئے چڑھتے تھے۔ اب ترکی
تو سخنے بند ہو گئے لیکن نیں نے اپنا خطناک کام انہم دیکر نیانیون کو تباہ کر دیا ایس اونچی
فوج کے پر اکھڑتے یونانی الامان اور حفیظ بچا کر جین بول گئے کو اونھوں نے چند سے اس حملہ
کے روکنے میں بہت کچھ استقلال اور ثابت قدمی دکھائی اور یہ میں دن اونکے آس پاس رہا
رہتے رہے مگر یہ اونکے مدگارونکے میں کاروگ نہ تھا جو درفع ہو سکتا۔ آغاز نامساڑ
میدان اونچی مستقر فوج سے بھر گیا اور ہم انہماں ہر ہویاں سپاہی اپنی بانجھانیکی
فرمین بھال گتانا نظر آیا۔ رہی ہی ٹھاٹیاں قبضہ میں آگئیں اونکے میں مورچوں پر ترکی پر چم
لہر نے لگا۔ ترکی تو سخانے اس موقع پر نہایں کام کیا۔ دشمن کی توپیں سر و کردی لیئیں

یہاں یہ اختیار حاصل خواہ کش فاگولہ جہاں چاہتے تھے اور دشمنوں کے پڑھنے اڑاتے تھے
تمین مورپے بزرگوں باری لے لئے گئے اور دو خال سیاہ کردے گئے۔ اس مختار عظیم میں سے
ترک شہید اور یہ ارتحلی ہے۔ دشمن کے قردوں اور رخیوں کی شمارہ تھی تیس اور گھاٹیاں
خون سے بزرگ تھیں جا بجا لاشوں کا بچونا تھا۔ یونانی اس گھبیرت سے بھاگے کاپنے بھتی
مروے بھی وہیں چھوڑ گئے جسکے ساتھ ترکوں نے اپنی دریادلی سے قابل تحسین برداشت کیا۔

دشمن کے مقتوں کے ساتھ حمدلٰہ ترکوں کا سلوک

سامنے یونانی لوگ شہدا ترکوں کے ساتھ پسلوکی کرتے تھے اونکے کھپرے اور دردی اماکر
برہمنہ چھوڑ جاتے تھے لیکن ترکوں نے یونانیوں کو دکھا دیا کہ اسلام میں باوجود مخالفت غلطیم
انسان ہمدردی قائم ہتھی ہے وہ بھی ایسی کارروائی جو فطرت انہی کے خلاف پڑ کر نہیں ہے
انہوں نے ان دشمنوں کی لاشوں کو جنکو خداونکے ہنہبڑھ من طمع کی وجہ سے برہمنہ کو
تھے اور سو سے ایک تپلوں اور کرتہ کے سب دردی اماری لگتی تھی فدائیین جمع کیا اصلہ
سے ڈھک کر بے حرمت نہوں دیا اور جیسا سلوک اپنے شہید و نکی لاشوں سے کرتے تھے
وہی برتاو اُن مقتوں کے ساتھ برستے تھے۔

بریگیڈیر حفیظ پاشا کی شہادت

اس لڑائی میں ترکوں کا غلطیم نقصان یہ ہوا کہ اونکے پڑائے تجویہ کار افسر بنے ہوئے
کر دیا۔ اور رومہ روس کی لڑائیوں میں بڑی ناموری مال کی تھی شریت شہادت نوش
فرمایا۔ یا اپنے جوں ہن نشکن سر پا ہیوں کے آگے جا رہے تھے اور باوجود دیکھا کر سن اور
آتی برس کا خنا کر اونچی گرجوٹی اور مستعدی میں ذرہ بھر بھی فرق نہ آیا تھا۔ اونکے دل
آگے ڈھکر عرض کیا کہ گولیاں برس رہی ہیں اور دشمن اپنی بندوقوں کو اونچی طرف چھتیا تے

ہوئے ہی خود گھیر جی سے اترین پاشا ہم فوج نے جواب دیا کہ "ہیں" جب میں بھی مبینی
لڑائی میں ٹھوڑے سے نہیں اتنا تواب بھلا کیوں نہ اتر سکتا ہوں۔ بڑھو سیر ہے چو آگے
پڑھو اور یہ کمکروہ آگے ہے یہاں تک کہ اونکی بائیں پانوپر گولی لگی۔ پھر اساف نے عرض کیا
کہ آپ گھوڑے سے از لین اور فوج کے عقب میں چلے چاہیں اتنے میں ایک دوسرا گولی کوئی نہ
شانز کو تواری۔ بزرگ ہاد راب بھی شرکا اور اپنے آدمیوں کو جوش دلاتا اور بڑھتا ہوا چلا گیا
یہاں تک کہ تیسرا گولی جو یام اجل تھی آپ کا حلقوں قدر کر نزدیک کے پار ہو گئی اور اس دلیری
سے ٹھوڑے سے گر کرہ کہ اور تکڑو ہیں بھی ہوئے کہ ساری فوج ملکہ نام سلامان و نیا کے تکوکتی
و بجہ بڑھا دیا۔

محضر کہ کارزار میں اوصم پاشا اور اونکے اساف کا چشمہ یہ حمل

ایک نامہ نکال جو ترک فوج کی ساختہ تھا اوصم پاشا کا لڑائی کے وقت یونانیں حال بیان کرتا تھا کہ
جس علیگری پسند اساف کے پاشا سے موضع کھڑے تھے وہ جلد تیسرا کا سافرہ وسے ہی
تھی محضر کہ پاشا اور صدقہ من اپنے اساف کے ایک ہیرت ایگز اور لطف خیز مرغی بنے ہوئے
تھے۔ اساف افسوس کی نرق بر قریب دیاں ملحوظ تھیں سے آرستہ و پیراستہ وہ نطف کا
رہی تھیں کہ دیکھنے سے متعلق تھا۔ ہدا و ترک سپاہ نگی تواروں کا حلقوں باذھے ہوئے
اساف کے ارگو دھان شاری کے نئے معدوب ایسادہ تھے۔ ڈولی بردار آدمی کا مژہ مشغول
اور اولی کے سپاہی برا میدان جنگ سے جنگ لالا کر دے رہے تھے اور اپنے سپہ سالار کے
احکام لڑائی میں فسروں تک پہنچاتے تھے۔ اس متواتر امد و فوت نے اس سین کو اونچی
وکش بنا دیا تھا اور صدر رخیوں کی مدد و گار فوج اور حمال نہایت انتظام اور خاموشی کے ساتھ

زخمیونکے لئے میں صرف فتح تھے جسکے پھر سے گرد و غیرا اور باروو کے دیوبین سے یا توں سیاہ ہو گئے تھے یا خون آؤ دیا تھے۔ اور ہم باشنا بیت صبر و استغلال گئی ہے اسہما خبرداری ساتھ دوڑیں سے میدان جنگ کی کیفیت ملاحظہ کرتے اور باقاعدہ احکام صادر فرماتے جلتے تھے جنہیں آخوند ایک بھی عجیب سفر نہ ابتدئ ہوا اور جنکے بنا در ارادوں اور باقاعدہ نہیں۔ نے یورپ کے جنگی حلقوں میں ایک نئے سرے عثمان کی عجیبی کی دلیل بھادی۔

احکام جاری کرنے میں جو تحریکی اور فرمائیں اور جنگی خالیت کا انداز کرتے تھے حالانکہ ہر ایک نفقة جنگ اور ہر مجوزہ نقل حرکت کی منظوری قسطنطینیہ سے منگانی پڑی تھی وہ غیر بلکہ نامنکان کو جھوٹ نہ سمجھتا۔ اسی وجہ سے عثمان دیکھیں جیسے جہالت میں ڈالتا تھا۔ نامنکار لکھتا ہے کہ میں نے بہترے کا غذہ دوں کی اسی چیزیں دیکھیں جنکو اولیٰ کارنا کے افسر کے پاس سے لاتے تھے کہ جنپر جنگ دیجھتے پڑے ہوتے تھے نہ صرف پایا بلکہ تمام فوجی دوں سے برپر جاگ رہے تھے انکو کپڑا بدلنا اور منہ تک دہونا فسیب نہوا لھا اسلئے اونکے لوگوں سے جو پڑے ہوں گے۔

درہ مومن کے معمر کہ کا احسام

غوغش شام کا حملہ یونیورسٹی کا کامیابی کے ساتھ ختم ہو گرساہیوں کو آرام کے لئے چکر دیا گیا جو دونوں سے براہمیدان میں کامدے رہی تھے۔ تھکے ماں دوں نے نئے فتوحات سے مت جدت رات بھر پڑیے سردر کے ساتھ آرام کیا۔ باقی شکر نے خوشی میں رات بھر جمالي کے پر جوں کا اور راء اور اس انتظار میں کس و قت حکم آگے بڑھنے کا ملتا ہی فاتحے بجھتے رہے۔

رات کے ترک درد کے علاوہ ان تمام راستوں پر قابض تھو جلا رہے اور مرنا و گو جاتے میں تھا سپاہ اور خصوصاً تو پنجاہ نامہ سامان سے اسقدیں تھا کا جبوت حکم طے فرد گولہ باری شروع ہو جلتے۔ یونانیوں نے اپنے دیہات چھوڑ دئے اور ترک اونکے دیر و نین مقیم ہوئے صبح کو

زد کوں پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا گیا معموریں یونانیوں سے گلیا۔ لگ فتا رہوئے جن ہیں ا۔
اٹلی کا باشندہ تھا جو یونانی زبان تک نہ جانتا تھا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ اس سعرکنیں ایک ہزار
یونانی فتنہ ہوئے۔ زخمیوں کی تعداد معلوم نہ ہو سکی ترکوں کا بھی سیدنے نقصان ہے لیکن مشن
کے مقابل وہ بھیج تھا۔ یونانی لریاکی جانب پہاڑ پہوچے۔ میدانِ جنگ اس خونزرا رائے
بعد نہایت کریمہ نظر ہو گیا تھا۔ جہالتک نظر مانی ہو جدائی فنا کے مدیہے زین بھری ہوئی تھی ج
غالمی اور بھروسے ہوئے کارتوں۔ وردیوں کی بھیان اور بھم کے گودوں کے ٹکڑے جا بجا پڑے ہوئے تھے۔
زمن گوں کچھیں سے خراب ہو گئی تھیں کی تو سچانہ نسبت مقدمہ نقصان پوچھا یا وہ اندازہ میں
ہنسن آسکتا۔ معلوم ہوتا تھا کہ ایک خارشکاف طوفان تھا یا کوئی بحیرہ بالا تھی جو ٹپیوں پر سے
گزری اور سب کو آن کی آن ہیں زیر و ذیر کر دی۔ میدانِ جنگ میں جہالتک نگاہ کام شروع
یونانی پیشین (خوشنما طرقی سے) لریاکی طرف بدھاں بھاگتی ہوئی نظر آئیں۔ بھم کے کوئے
یونانی سپاہیوں کے اندر گرتے تھے اور گرتے تھے دہمین کا ایک خیف باول او بھر پڑتا تھا اور
معروفیں ہیں سے فسر اور سپاہیوں کے اعضا کث کر سطح گر ہے تھے ہیسے میں ک
جھٹی لگتی ہے۔ اس سعرکنیں ۲۰ ہزار تک اور ۳۵ ہزار یونانی فوج شرک کی تھی۔

دولتلو غازی عثمان شاہ کا میدانِ حرب کو چانا

سرحدی فوج کی روشنی اور دعا ایک لریاں سرمهنے کے بعد امین ہمایوں شاہزادے کے مشیر دلوست
غائزی عثمان پاشا حضرت طلی اور عباب غلافت پناہی کی طرف سے مفرد متعین ہو کر اور
۱۶۔ اپریل کی شام کو سرکجی پیشین سے سوار ہو کر سلوکی کاروان ہوئے۔ پسکی بعد لیکے متعلق
طبع کی افواہیں شہود ہیں اور ہموما پہلی اخباروں کے نامہ نگاہوں میں بالعقصہ شتم کریں
جیں سب سے زیادہ تسلیم خبر جو غیر ترکی فدائی سے ملک بمالک پہلائی گئی تھی کہ چونکہ

دور و ز متو اتر بعد افتتاح جنگ ترکون کا تصدی، اپس پا ہونا۔ اور نوانیون کو دو چار بھی پوچھا اور دو ایک فوجی تباہوں پر قابض ہو بلے دینا مارشل اور ہم باشا کی نسبت شک ڈالنے والا تھا اس لئے نازی عثمان پاشا کو پذیرت خود کمان لینے کا حکم ہوا۔ کسی نے لکھا کہ وہ اس شک کو رفع کرنے کے تھے کیا یا ادھم باشا ایسا نزاری سے کام کرتے ہیں یا نہیں۔ حالانکہ اس کی جملہ فوہیں محقق خیالی ڈکھو سکتے تھے بلکہ اس باس تیغی کو ادھکا تشریف لے جانا فوج متعینہ سرحدوں ان کی عام حالات سےطمیان ماض کرنے اور ذخیرہ رسد کی کافی مفت دار رہا۔ اور کمی نذر بچیت مارشل ادھم باشا اور اونچی فوج اور اونچی تمام جان ثمار باخت کمان سرو تو اونکے شہنشاہ کا سلام ہو پہنچنے کی غرض سے تھا ان انوایوں سے بھی عجیب تر وہ اس نے کے متعدد مجنون نامہ خیلات تھے جو دیور ایچنسی کے ذمیہ سے شہر شہر شانہ کے اور اُنکے محقق اور سہستیا ز نامہ کار صاحب نہابت و ثقہ کے ساتھ جنہیں بیٹھے کہ عثمان پاشا کی فرزی وہی اور سہ سلا امقر کئے جانے کی حکم کی تیغ اسوجہ سے عمل بن لائی گئی کی سلسلہ میں غازی موصوف کا نہایت تپاک اور جوش مخرب سے استقبال ہوا اور اونچی اور بیش از حدیت میں اسقدر کرچوٹی کا انہما سلطان الملعون کو دل سے ناگوار گزرا اور فراہم بذریعہ فرات نامہ تیجی وہیں ملا سکے۔ اسکے یعنی کہ الگ غازی کی عثمان پاشا پر برقت پہنچنے سلوکیک کے بغروہ ہاسے تحقیر مارے جاتے یا ان سلوکیکا سر و مری سے اونکے ساتھ بر تباہ کرنے تو یہ تو باعث نفرخ و مسرت حضرت سلطان کے ہوتے۔ کیا اس سے بھی زیادہ نامعقول اور قابل تضمیک دلیں کچھی تراشی گئی ہوئی۔ گو غازی مددح رہتے میں سے وہ اسے تاہم اونکے فوجی اقبال نے ایسا رسکی ایک لڑائی صرف اس خوف سے سرکار اوری کر فیا یوں کو اونکے سہ پہ سلا رہوئے کی خبر ہوئی تو بہادر فوج اونکا نام سنتے ہی نظروں سے اسی عائد ہوئی جبکہ کسی تھیسیر کا طلبی پر ڈھ۔

ماشل ادھم بائی کی طوفان سے اپنے اپنی فتح کی

رپورٹ سجہت حضرت سلطان المنظوم

۱۵۔ اپریل کو ہیئت کو اسراوسونا سے ماشل غازی ادھم بائی سپہ سالار افوج عثمانیہ میتھیہ سرحد نے اپنے آئے نامدار کی خدمت میں حسبیں تارواز کیا۔ خدا کے عضو و کرم اور خلیفۃ ایز کے مقابل سے افوج قاہر نے یونانیوں پر بیان فتح حاصل کی ہے اور شرناو کے مقابل جن جن پیار پیونروں یا نبیوں نے مودہ پندی کی بھی وہ سب سخیر کر لئے گئے ہیں اور فتح عثمانیہ بے دھک آئے ٹھہری ہی ہی۔ میں عفریں فتح فردی کی خبر اسال خدمت کر دیکھا۔ افوج قاہرہ کی شجاعت اور افتخار ہے بدل نہ روانہ کی سے دشمن کے چکے چھوٹے گئے اور انہوں نے ایسے ایسے تاؤں کو خالی چھوڑ کر پا ہونا شروع کر دیا ہے۔ بمقام پاچواں یونانی سایی گرفتار کیا گیا اور دو بندوقیں مونٹکیں اور پیس مسدوق سامان حرب ہمارے ہاتھ آتے۔ کوہ اشکوں چوٹی جپہر دشمن قابض ہو گیا تھا دوبارہ فتح کی لگی اور مجھے کامل بقین ہو کر محل کے روزانہ بھی یونانی فتوحات حاصل ہوئی۔ درہ مونا اور گریزویلی کی لڑائی میں ۲۲ نہریزک اور ۵۰ نہریار یونانی شریک تھے۔

شکست گریزو والی کیوں ہوئی؟ یونانیوں کی سرکاری پر پروردہ

(عذرگفتہ پر تراجمتہ)

اس غیر موقع شکست حاصل ہوئے پر شاہزادہ ولیم و ولیک افسپاڑانے سرکاری طور پر حسبیں ہفتہ کی (کریں مشرقاً) جو گریزو والی کے سورچہ یونانی پر تو پختاں کی لگکر کرتا تھا ولیم بادار کے ایک ھکم کا حوالہ اٹھا سمجھا اور اس نے بڑی غلط فہمی سے پسا ہو جائیکا اور دیکھا

۱۶۔ فتح۔ گریزو والی ہدہ مذکور کے دوسری امامی مقام کا نام ہے جس پر بندی نہایت مشکل تھی اسکے بعد ہوتے ہو گیا ترکوں کے لئے مصلحی کی تمام سڑکوں پر فابو قابل ہو گیا۔

او رسا کرنے کے بعد یونانی (ہائینز اپنے) پھر ہٹ گئے اور ترکون نے اس جگہ کو فنا کی کمپ قبضہ کر لیا اور محاں یونانیوں کا عالم چھپا دی کیا جسیں حسن اور دشمن کے مار سے گئے اور دشمن ہوئے کرنیں مشمول ہے پھر ایک دفعہ جو اندر وی، کھلائی اور دشمن کا سامنا کیا۔ سا تھی ہمیشہ اسی دفعے اور اسی مسئلہ اسلامی عینہ کو پسجا کرنے میں کامیاب ہوا۔ ہزار اس شہزادہ ولیعہم دے کر غل شر پاہ پشم کاں کروں ہے۔

فتوحات درہ ملوان سے ترکون کو کیا فائدہ ہوئی؟

علاوہ اس غیر معمولی پُر جوش اور فاختہ خیالات کے جو ایک فتحنامہ فوج کے دلمین اُند کرتے ہیں اس ابتدائی فتوحات سے ترکون کو بیشمار اخلاصی اور تقدیمی اور جنگی فوائد حاصل ہوئے۔ اول مظہر پر فوج کا اعتبار اور انکا اعزاز سلطنت بھر میں تازہ ہو گیا۔ دوسرا سے ہر سپاہی کے دل میں خواہ و میدان جنگ میں ہڈیاں سے مودا ایک سیاہ بولہ اور پُر جوش جنگ پیدا ہو گیا جو کسی نو سرے پر ٹھہر سے ممکن نہیں۔ تیر سے اندھی نشست کے باخیانہ خیالات اور شیطانی حرکات جو وہ دوسری صورت میں کرنے کو تیار تھے یک سرب گئے اور انہوں کو ذرا بھی سر بلاسے کا موقع نہ طا۔ چوتھے سرحدی ریاستیں (سر ویہ بگیریا وغیرہ) گودہ لبطا ہر دس کے اشاروں سے خیر طرف اڑاہیں لیکن اونچی خاموشی کی درصلیجہ ترکون کی ہی غیر معمولی قوت اور جنگی لیاقت ثابت ہوئی۔ ممکن نہ تھا کہ بحالات شکست وہ یونان خاموش بیٹھے رہتے۔ پہنچوں غیر ملکی والیشیوں کے ارادوں میں لغوش آگئی ہجھوں نے صلیبی جہاد کئے اپنی پیاری بھیبوں اور (شاید) مان باؤں سے اجازت روانچی حاصل کر لی تھی لیکن ابھی گھر سے روانہ ہوئے تھے اور دشمن دن ہذا یعنی پہلے صبح نے جو ایک لاکھ جانوں کی اعداد کا وعدہ شاہ یونان سے کیا تھا اس میں بڑی پیچھے قدم چوکی اور وہ غالباً ہزار سے زیادہ شہریوں کا۔ چھ ترکون کے تمام تسلی کی شاہراہیں اور

سرکون کا رہستہ خلگیسا توں نام کوہتائی مورچوں پر قابو حاصل ہو گیا اور بان دبھے ترمگردو نواح کے میدان یونانیوں کو خود بخود خالی کر دینا پڑے۔ جہانشہ ترکی توپوں کی زد بیجھ سکتی تھی۔ آٹھویں۔ افسان فوج کو بلا خوف خطر کافی موقع ملا کہ وہ دن بھر پوری پوری اور ٹھیک ٹھیک انظام سزاوے کے حملے کا کلریں اور یعنی صحت ہمیشہ فائح کو از حد مفید پر لکری ہے اور یعنی قریب کی شکست سے یونانیوں کو اکٹھی موقع نہ رکھ وہ دیویا گھاثی کے ذریعہ سے آلاسنہ پرستی فتح میں چڑھائی کر سکیں۔ دشمن۔ افسان ترکی کو یونانی سروار دشکی قابلسوں کا روازہ ندازہ ہو گیا اور یونانی فوج کے دل میں سرکون کی شجاعت اور دلیری کی ایسی ہل سمجھی کہ وہ تو ی سرزاپی تک ضرورت سے زیادہ کام آئی ہے اور یونان کے صدر مقام ایخائزین عام رعایا کے خیالات بر سر ہمہ مونا شروع ہو گئے۔

محارہ سزاوے

درہ ملوٹا اور اوس کے اندر ورنی جانب کے تمام مورپہ بند چوٹیوں پر قابض سو ہجاتے کے بعد سرکون کا اس خوبصورت نفشه جاہوں تھا جس سے بعینہ اس شطیخ کا ہوتا ہے جسکی ایک فرق شاطئ مات کی۔ صرف تین چار عاقلانہ چلیں پلکر شہ بولدی ہو اور باوشاہ سلاست کو جزیرہ ایک طھے پچھے ہٹ کر نکل جانے کے اور کوئی صورت پختے کی ہو حالانکہ اس کے پیادوں نیل اس پر خ اور وزیر نے بساط کے تمام فانزوں کو لھیر کھا ہو۔ سیطح ایک ایسا لصویر نہ لطف اور فہر مگر پر کیفیت سماں میدان جنگ اور اس کے اطراف جوانب میں بند ہا ہوا تھا جسکی نظر مرت آئی عالت میں ملنا ممکن ہے جب تک پھریسے ہی کوہتائی دشوار گزار درہ ن کو فتح کرن اور دشمن کی فوج پھر اسی طرح سنگینوں کے ندر سے نوک میں بھگائی جاوے اور عایا مور و ملح تیغی فائح کے خوف سے گھر چھوڑ چھوڑ کر تمام خیگل میں منتشر ہو اور ترکی ہلال بلندی ہو ہیں ہر چیز پر اڑ رہا ہو اور ترکی طویل اقامت اور تو یونانیہ فسر زبق برق فوجی بس میں

اپنے اپنے مورچوں پر دوستیں ناٹھیں لئے ہوئے صد و اربعین اور عاطرِ ظاہرِ انضمام میں معروف ہوں اور اونکی دلیر خون اپنے بائیں کے گرد جان شاری کے لئے صفت بستہ تیار ہوا اور توپوں کے موذ و شمن کے مکاں کی طرف پھر سے ہوئے ہوں اور اونکے خوف سے اسکی فوج اور عاصم باشندے پڑھائی کے عالمین بال بچوں کو کشاں کشاں کے ہوئے چڑا طرف پر داخل گئے ہوئے نظر آئے ہوں۔ یہ اپکی معمولی سرینہیں یہ جو چشمہ ہر لڑائی لیش کے بعد یہ سرہی کے اگر ستاہل کی ایک چاڑی پر جی شمن کا قوی سوچہ باقی ہوتا تو اس مفترکا نقش بالکل یہ مختلف نظر آتا۔

فاسکر ٹرناوڈ پر ٹھکر لکر زاد و جسم سے زیادہ ضروری سمجھا گیا۔ اول یہ کہ اس کے نجع ہوئے سے یونانی سپاہ کو خواہ مجھاہ دہائی اور نیز ویس کا چھوڑنا ایک امر لازمی ہو جاوے کے اور دوسرا یہ کہ ٹرناوڈ خدا ایک ایسا ضروری اور سرہی بھچہ ہزار مختلف الاقوام باشندہ کا حصہ ہے جس میں باغات انگور کشت اور شجر امیوہ دار افراط موجود تھے۔ دیاں یوئیں ہیکی سرہی کا باعث ہے اور طبع طرح کے تجارتی کارخانیات اول ہیں پہلے ہی تھے۔ یہ ایک رنگی حکایت ہے سرکاری ٹھپی شائع کی کر ڈرامے لیا گیا۔ لیکن یونانی ہمیڈہ کو اڑنے اسکی تزوید کی کافی تک وہ مقام یونانیوں کے قبصہ میں ہے اس این ہفتاد خیروں سے یورپ پر ہمین نہایت فحصار ہے کے ساتھ تشویش ہیں گئی۔ لیکن جلد اس امرکی لضیدیق ہو گئی کہ یونانی جمہوئے اور فریانی اور ترکوں کی روپی شمع حرفاً حرفًا صحیح ہے۔ ٹرناوڈ خیقتاً فتح کر لیا گہا۔ ارشاد حکم اپنائی جائیں ایک نمائہ حضرت سلطان کی خدمت میں ہیجا جسکی خبر انگلستان میں ۲۳۔ اپریل ۱۷۰۷ء کے روز صحیح کے وقت ہوئی احمدو ہاں اس خیال سے کریک لریا کو بننے والے ہیں سخت تشویش اور یہ ہمیڈہ بیسیں گئی۔ تارکا مصنفوں یہ تھا۔

”اب ہمہ ریاستے صرف ایک گھنٹہ کی راہ پڑیں۔ ہئنے ایک نہایت خوبی خونی جنگ“

کی ہے۔ ۳۵ نہار جر ترک چالیں ہزار یونانیوں کے مقابل صفت ہے ہیں۔ ہمارے
سپاہی نہایت تعجب خیر بیادی کے ساتھ لڑائی لڑتے ہیں۔ اور ہمارے تمام
موقعے ہمارے حق میں نہایت ہوشمند اور کامدین۔ محمد خدا کے فضل کر کر
اسی دلیل کے بہت جلد کی اتفاق غلطیم کی اطلاع خدمت عالی ہبہ بھینے کی عزت حاصل کر دیگا۔“

اُواج قاہرہ کا میدانِ حضیلی میں پھرنا

۲۰۔ اپریل ۱۸۷۹ء کا عجود ہے موناکے کامل تحریر نے احمد پاشا کو بہت جلد موقع اسات کا دیا
کہ وہ اپنی فتحمند فوجوں کو گزنانہ کی طرف بڑھنے اور اس سیدانِ حضیلی کے فتح کرنے کا
حکم دیں جو موناکا اور گزنانہ کی سڑک سے مشرق کی طرف واقع ہے۔ چنانچہ فوج کے چند دستون
نمقدم لگیریا اور کاراسولی پر جو سڑک سے دور مشرق کی طرف واقع ہیں قبضہ کر لیا اور افغان
عثمانیہ بھر موج کی طرح اطرافِ الاسونا سے درہ موناکین گذر کر حضیلی میں پاہمِ احمدیہ کا
ہونا شروع ہو گئیں۔ ڈرہ سے لگز کر ایک تیارہ صرف ایک ترک تو پچاہ نسب تھا اور اس
مقابل یونانیوں کے چار تو پچاہ نے دویں اور ڈسوگر کے فاصلہ پر فایم تھے جنہیں برابر گزنانہ
ہوتی رہی۔ ترک تو پچاہ کا چار تو پچاہ فون سے مقابلہ کرنا اس مصلحت سے تھا کہ یونانی
مجبوہ ہو کر اپنی پوری قوت کو کامن لاؤں اور ترک اس قوت کا اندازہ کر لیں۔ گزنانہ
ابھی دفعہ تھا لیکن البالیا کی جمینوں نے یونان کے ان زبردست سورچوں کو جو گزنانہ
کے ساتھ بلند محفوظ بھاڑیوں پر قائم تھے گولہ باری کر کے اور کھاڑ دیا۔ مارشل احمد پاشا
ہر قص پر تجوہ اور جھیٹ غریب جنگی احتیاط اور قابلیت کا اظہار کرتے تھے۔ اونچی کوئی کا لگائی
قابل اعترض نہ تھی۔ اُخنوں نے ایک بھی اپنا موقع تدبیح پر حفظ المقدم کا پورا پورا
بند و سبت اور خیال نکل لایا گیا ہو۔ غرضناک اونچی کا رسدا میان قلعہ اسہو اور قسم سے مبارا

خیں۔ وہ ہرگز حملہ کا حکم اُسوقت کے ندیتے تھے جب تک یہ نایجیتی تھے کہ فوج کا ہر کس اور ہر مرکب سامانِ حرب کے بخوبی میں ہو گیا ہے۔

۲۱۔ اپریل ۱۹۴۶ء شیع جنگ کریمیری اور یہودی حرب جلال پاشا کی شہادت

۲۰۔ تاریخ کوپنیون نے کوئی سخت مقابای نہیں کیا وہ برابر صبح سے شام اور شام سے صبح تک قلعہ کریمیری کی قلعہتی ہیں مصروف ہی۔ لیکن دن نکلتے ہی میدان جلال قمال گرم ہوا شروع ہوا۔ ہر دو مقابل افواج میں حملہ کے بگل بخنگ لگے اور اسے سانے چار ہیں پرے گوئی بھر مار ہونے لگی۔

اُن پہاڑیں کے دریان ایک فراخ درہ دار پڑھا اور اس لئے پیادہ افواج کا ایک دو مقابل ہونا ذائقہ بات تھی۔ تاہم توپوں کی وہ سخت اوپختناک رُڑتی رہی کہ الغظیہ نہ۔ رنجیک پر رنجیک اور نے اونٹی توپوں کی آوازیں ایک ساتھ ہونے سے پرے طوفانِ رعد و برق کا خفتاک سماں بندا ہوا تھا۔ آخر کار یونیون نے پھلِ محل کر پٹھا کی صورتی قوت صرف کرناسخور عکدی اور ترکی سورچہ بندوں کے اٹڑادنے کا حصہ کریا۔ سین دھر کی گلوں کی تابلا کسے اور لفستان اشترے کے ساتھ جسکی مضبوط تعداد و شمار نہ سکی اونچوپسا ہونا پڑا۔ ترکی ریزرو فوج کی امداد کی اس فرز کوئی ضرورت نہ پڑی۔ بلکہ موجودہ ستعینہ ساپنے میں مردی اور مرد و نیکی کے طلکوں کر جو ہر دھلانے جوچے روز تک زبانِ دھلانیں ہیں گے تاہم تپڑا احتیاط چند دستے فوج کے ہوتے تک پونچانے کے متضطر ہے۔ یہ ڈوین نشاط پاشا کی مکان ہیں تھا اسقت تک اس حصہ فوج نے باتھی کمانڈر نشاط پاشا سب سے زیادہ کام دیا۔



Bugadar General Kafis
Pasha the Smart.

برگیڈیر خفظ پاشا شہید اسی دو زین کے ایک فٹ سے کے کم از کم تھے جو بڑی بادی کے ساتھ درہ موناکی جنگ میں شہید ہوئے اور اسی جنگ میں جو گلہری کے نام سے شہادت ہے گی مسح جزل جلال پاشا جو دوسرے درست کے برگیڈیر تھے شہید ہوئے اور اس لئے ان دو ذریست مادوں سے ثابت ہو گیا کہ جزل شاط پاشا کی فوج نے کس لئے الغری اور سخت زین ثابت قدمی کے ساتھ اول سے آخر کی جنگ رومہ موناک میں کام دیا۔

لرسا میں غیر ملکی احمد ادی حج گوان کا خالد

- اپریل ۱۸۷۷ء کو لرسا میں ایک غاص قسم کا جوش خردش چیلہ ہوا تھا وہ اسلئے کہ جاؤ نہیں والی نیز محابا ہیں ہی پاکی اور قوموں سے علاوہ ۲۴۔ انگریزی طبی شامل تھے باراہ

ستعانت دادا افونج یونانی ریس امین آپوچی۔ نکاح سقبال نهایت دبیونِ دنام سے
ہوا اور اس سے پڑ کر پر جوش میں وہ تھا جب وہ مجاہدین ہیڈ کوارٹر سے حاضر
پاک سرحد کی طرف روانہ ہوتے۔ انگریز والشیر پنے جنگی گیت لگاتے ہوئے چلے جائے
تھے اور اپسے ہی دوسری توپیں بھی انہما رجوش کرتی تھیں۔

گرنیروالی کا سرکون کے ماتھے سنی تھکھی جانا۔ ۲۰۔ اپیل

جیکر تک احلف شوؤں تھے یونانیوں نے کوئی موقع پا کر ان پہاڑ پر جو سینٹ جلاج نامہ
سے جانبی شرقِ دائم ہیں پڑھکر ترکون کے مہمنہ پر حملہ کر دیا۔ ترکون نے بعد کسی لختنے کے
سخت مقابله اور بفالکار کے ہیڈ کوارٹر لالا سونا سے ۸۰۰ سکرپٹس میں سواری امک کے
ٹکے۔ یہ بہادر سواری ان حصلی کی طرف کو اور کر پڑھنا چاہئے تھے کہ یونانی کرنیل
مرشد امام کے خونخوار توپیا نے اونکا کے قدم پڑھانے سے روک دیا اور کرنیل یونانی قصدا
غیرہم اور خاکر ملکیہ راکی طرف پہاڑ ہوئے اور دہان سے الاسونا دیکھ گئے۔ اس طرح سے
معبوتدہ مقام گریز والی عارضی طور سے ترکون کے قبضے سے تھکھی۔ یہ محکمہ نہام دن
جاری رہا اور یونانی فوج پریل نے جو ٹراناؤ سے برلنی تک برلنیم دائرہ کی شعلہ میں
پہنچی ہوئی تھی اپنی توپیا نہ کے سواری سے ترکون کے پس پا کرنے میں بہت ڈرا کام دیا۔

(ایاث ھولناک سدین)

ترکونی دہل اور یونانی عجاہی میں بھاگر کی

درہ طونا اور اس کے گرد و فواح کے معمر رجات میں ترکون کے خلاف نوچ جنگی قابلیت
وہ وہ موم صحی کہ تمام سرحدی رعایاں باوجود اونچی فوج کے بالاستقلال موجود ہوئے کے
ایک عرصہ پل ڈپکی اور پر سرحدی باشندہ نے جبقدر بلند مکون ہوا ریسا کی طرف جاگ

جانیکا بسند و بست کر لیا۔ جگوڑوں اور او نکے عیال اطفال اور او نکے اساب خانہ داری اور ملٹیپیون کی کثرت سے تمام مسلکین کھجوان کچھ بھری ٹلی جاتی تھیں نہایت ترنا کی نظر تھا بیٹیوں نکے لئے بکریوں نکے روڑ جلد جلد چلنے کے لئے تکھڑے جاتے تھے۔ بکریاں لگدہوں اور گدھے مگوڑوں میں پہنچتے جاتے تھے اور ہر اک اپنے مرکب یہی چاہتا تھا کہ آن کی آن ہیں رہا میں جا کر ڈالیے اور ہر اک اپنے ملکوک اساب اور بکریوں کے روڑ کو یہی چاہتا تھا کہ کسی کسی طرح غول یا بانی بتکر جسم زدن ہیں دشمن کی نظر وہن سے غائب ہو جائے۔ اس کشکش میں عام گزگاہن اسی بھروسہ پر ٹلی جاتی تھیں کتنی کھنے کو جگہ تھی انسے زیادہ قابلِ حمُم ان عفیفہ اوضعیفہ خوات اور کھمٹن پھون اور بیمار ہر دعور تو تھا حال تھا جنکو سواری نہ ملتی کی وجہ سے پاپا وہ بھاگنا پڑا تھا۔ کسی کی پشت پر پلیاگ کے پی پائے کسی پر گھڑی پتھے۔ کسی کے کندہ ہونپر دوچھے اور گلے میں اساب منقولہ کا بوجھ۔ بیماروں کا امتحنے پتھتے گہٹھنا۔ حب الوطنی کے فطری دلوں میں بار بار گروہ پہیزہ کر اپنے مکانوں سرسر بر باغوں اور معلماتی تیار کھیتوں کی طرف ماوسا نہ نظر ڈالتے جانا اور بہت سے دنیا دار نکال میں اساب خانگی باہر لا کر رکھنا اور بے قابو پاکر آنسو بھر لانا۔ بلکہ فضیلت عوادت کے صدمہ مفارقت نہ اٹھا سکنے پر بے اختیار تھجھ کا نکھانا اور سب چیز کو چھوڑ کر لقدر امکان اضطراب پر بیٹیاں ہیں تھوڑے تھوڑے اساب کا سرا اور کمر رلا دکر لے لیتا کر رونکا ہمیانا۔ کتو تھا ہونکنا۔ لگدہونکا رنکنا۔ مردوں کا اٹھاک اٹھاک کر ہاڑیوں کی طرف دشمن کے خوف سے نظر ڈالنا۔ عورتوں کا رونا۔ بیماروں کا رہنا۔ بخونکا چھیننا۔ پناہ بخدا۔ وہ پر دہشت اور بخت ہوں اک اضطراب اور بڑیانی کا سماں تھا کہ خدا کسی ملک کو نصیب نکرے۔ پرانی ملک کے نوجوان لوگ جنون نے آغوش مادری میں چُب چاپ راحت و اسلام سے زندگی سبر کی ہے اور جو جنگ سے صرف اسی قدر وہفہ ہیں کہ وہ صرف ہبہ حروفون۔ حج

ن اور گ سے مرکب ایک لفظ کو جو گاہتے گئے ہے میدان قرطاس پر نظر آ جاتا ہے۔ بشکر لڑائی کی تمنا کیا کرتے ہیں لیکن اگر وہ کسی ملک کے انقلاب حکومت یا زمانہ جنگ میں بھروسہ صوبیات کی تباہی اور بر بادی کے لمحائش اسباب اور سخراں کی حالات کو بچشم خود دیکھنے کا ایک منصبی موقع پاوین تو ضروری کہ قیامِ امن کو خدا کی سب سے بڑی دی ہر ہی محنت اور بر بکر سمجھ کر حاکمِ حقیقی کا لاکھ لاکھ شکر بجا لاؤں۔ غرض نکار م سرحدی دیبات اور حصہ اس کے عالمِ دخال باشندے گاڑیوں اور ٹکوڑوں پر اند پیل جبوتوں بن ٹڑا لریاں کی طرف پہنچ جاتے تھے۔ اُسوقت کا میں بالکل اس منونہ کے موافق تھا جو پلینی نے یا مپیا ای کے شہر کے کوہ وسو ویس کی بر بادی خیش آتش فتنی سے بر باد ہونیکا دکھلا یا ہے لریا گو شہر ہو لیکن وہ بھی آدمیوں اور جانوروں کی کثرت سے ول ٹڑا۔ چارہ نا پس اور خوار اک نہایت کمیاب ہو گئی۔ شفا خانے زخمیوں کی العداد سے بھر گئے اور زخمیوں کا ہر ہر گھنٹہ میں تانتا بندھ گیا۔ حکما مر نے دارالسلطنت آجھنڈ کو سخت تاکیدی عزم داشت روائی کی کہ فوراً قابویں سو رات اور جراحی کے سامان اور داکٹر روانہ کے ہائی آلات اور ادویات کی کوئی نہیں کا اس سے زیادہ کیا ثبوت مل کر ہے کہ غیر بخوبی سا پہنچ کے خستہ جسم میں بلا کلور فارم ملکھائے نشتر جھونک جو نک کر دننازہ زخمیوں ہیں اونچائیں اور جمیشیان دال دال کلکر گولیوں اور گو لوں کے ٹکڑے نکالے جاتے تھے اور اونچی فرمادیور زری کے کم کرنیکا کوئی ذریعہ نہ تھا۔

ترکی فوجی میشیڈ می کا منظر اور انکا

چال خشن پلن

یونق ایک ہی زگس کے ہے نے فادم میںی وردی اور ایک ہی شکل کی بندوق تباہا

او۔ پھر ہے دار نیزون سے مسلح فوج جہاں بھی صفت بستہ ہو نہایت پُر و ذوق اور خوفناک
معلوم ہوا کرتی ہے۔ لیکن ترک فوج کا بالکل نئی وردی بیٹی اور نئے نئے چکلدار
نیزون اور تلواروں اور ماسر ایفل سے مسلح ہو کر نہایت ضابطہ استقلال اور پیاری
فرا بانہ داری کے ساتھ سترخ پوپیان اور ڈھنے ہوئے کوہستانی دُوں سے گذرنا اور
سیدانہ بن منتشر ہو کر پھر ریاستی شکون پر اینداش مار کر نادور سے ایک بڑی
بخاری امرتے ہوتے سانپ کی صورت پیدا کرنا تھا۔

سپاہی قومی اور وطنی جوش میں بھر کر اشعار زمیہ پڑھتے ہوئے پہاڑوں سے اترتے
تھے اور وقتاً فوقتاً فتحتی کے گیت کلتے ہوئے آگے پڑھتے چلے جاتے تھے
اویچی صورت اور وضع سے ولیری اور جنگجوی کے آثار پہنچتے تھے اور وہ اپنے سفر و
کے احکام بجا لائے میں ایسی چیزی اور تیزی دھلائتے تھے جسے یونیپ کے نام شایستہ
فوجوں کو حیران کر دیا۔ کچھ بھی نہیں کہ صرف حملہ اور فوج کے دستے میں جوش جنگ
پیدا ہو چاہا۔ ملکہ ہر درجے اور ہر طبقے کے افسران۔ سپاہیوں۔ اردویوں
اور قلعیوں تکہ میں ایک طرح کا اولہ اور زندہ ولی صفات صاف محسوس ہوئی تھی
کہ معنی کہ اردنی کے سوار جنکا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ ہمیڈ کوڑے کے کمانڈر
کے احکام فوج کے پر گیئیدہ دن اور کمانڈروں نکل ہو چاہوں۔ اور اونکے جواب
یا استفاری چھیان ہمیڈ کوڑی چاہوں۔ جب اپنالغا فرماند افسران کو دیکر
اوونکے جواب کے انتظامی کھڑے ہوتے تھے تو بجاے اس کے کوہ گولوں
اور جنہوں تو تھی کہ تو سے بچکر کھڑے ہوں فرما اپنے اپنے سابل سیدھے کر کے شمن
فیکرتے بعد حسب جواب بجا چاہا تب ہمیڈ کو اڑکو داہیں جاتے تھے۔

ایک عجیب اتفاق

۰۰۔ تاریخ کی جنگ جمل میں یونانی توپخانے نے بہت اچھی شوق فرما کی تھا۔ نہ بڑی میں ایک عجیب اتفاق یہ ہوا کہ جو قوت الہانی رہنمائی کا کامان افسر نے سپاہیوں کو ایک یونانی مورچہ پر حمل کرنے کو لئے جاتا تھا تو ایک گولہ چوپانی توپخانے سے اور جنگلیا گیا تھا جسیکہ گورنر کے سر پر ڈرا۔ گھورا فوراً ہلاک ہوا۔ اور افسر ملائکسی ضرر کے بچپنا یا ایسا اتفاق کم ہوتا ہے۔

جنگ مانی اور کریمی کے تفصیلی حالت

مانی۔ یونانی حدود میں اس رسمتہ پر جو دردہ ملوانا سے ٹرنا و کو جاتا ہے ایک جگہ کا نام ہے اور کریمی ایک چھوٹی چاری ہے جو قرب ۰۵ فیٹ کے میں اور سو فیٹ کے عویں ہے اس پہاڑتی کے پہنچت یونانی پیدل فوج علی الصلاح آ کر چھپے ہی جو حملہ آور نکونے خطر آئی ہتی۔ یہ جمادات کا روزہ اور تاریخ ۲۲۔ اپریل تھی۔ جو جنگتے ہی ایک عظیم الشان شروع ہو گئی۔ صبح کے وقت ترک ۱۴ ہزار اور یونانی ۱۰ ہزار تھے۔ شام کے وقت مزید لکھی فوج بعدر پانچ سو ہزار یونانیوں کی امداد کو پہنچ لگی لیکن قلت ضرورت پر نہ پہنچنے سے اسکا آنا اس تاریخ برکار رہا۔ پہاڑی کے مقابل یونانی پاداہ پاہ نے قرب پاؤ میں فالصلہ پر خندقین کو دل تھیں۔ اور اونکے توپخانے پہاڑی کے دونوں داماء اطراف پر گیم تھے۔ ترکوں نے ادنی سواروں اور پیدی لوگی جمعیت سے بیکارگی حملہ کیا لیکن آسانی پہاڑ کر دئے گئے۔ اسکے بعد توپخانوں نے آگ برسانی شروع کر دی جو سوچھوڑے تھوڑے وغون کے میابہ نبکے صبح سے لے کر پانچ نبکے شام تک جاری رہی ترکی توپخانوں نے

اس فدریم کے گلوں کا مینہ برسایا کہ جس سی نہادِ کھیت اس طرح گھنگے کہ نہایہ اس سال
اُن چلائے کی ضرورت نہ ہی۔

یونانی توپخانوں میں تین سیدائی اور ایک چھپار کو ہی توپخانہ اونچی خوش قسمتی سے
بلندی پر عالمی سے یونانی محلی فوج سے جس میں ڈنائی ہزار آدمی اور دو کوئی نوٹن بنی
اُتر کر ترکوں کے سامنے پر گولہ باری ہیں شرکت کی گھنٹوں تک ہوا ہیں شاپل گلوں کے
پھٹنے کی سیست اُن گو بجھی ہیں۔ اور سن اتفاق سے ترکی گولہ اندازون کے نہایوں نے
ایسی پیغم خطاکی کی ایک ہزار گلوں نے صرف میں بھیں آدمیوں سے زیادہ نہ ہلاک کئے۔
جنہیں ایک فسر ہلاک اور تین زخمی ہوتے۔

یعنی چھترکی توپخانہ درہ لیگریہ میں پسپا ہوتا ہوا معاصر ہوا یونانی چھپار کو ہی یونانی
جو گریروالی کی طرف اُنگ برسا راخا ترکی توپخون کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور باوجود یہ
ترکوں نے اس جماعت پر گلوں کا مینہ برسا دا لیکن یونانیوں نے حیرتناک مقابل اور
نماست دی میں سے اپنا کام حباری رکھا اور حالانکہ گوئے اونکے گرد اور اونکے بیچ میں گر کر
تھے لیکن نہ کوئی سپاہی چونکا نظر آتا تھا اور نہ کوئی طوڑا انجعلتا کو دتا دکھلانی دیتا تھا۔
میں نہیں سپہر کے وقت چونکہ ترکی توپخی آواز سو اسے لیگریہ کے اور کسی طرف سے زانی
تھی۔ اس نے تمام یونانی توپخانوں کے سنبھلی آئی سمت کو پیروزی سے گئے اور اُنکی
سے کہ دشمن بستیت مجموعی ملوٹا ہوا ٹکے اُس قی صلاح اور جمیع ہو گا تو پون کی بارہیں مارکار
کر دیں۔ لیکن دشمن کوئی نادان دشمن نہ تھا اوسکی حادثہ اُنراویکی جائے قیادت سے ظفر نہ
بادشاہ کے اقبال کی طرح سو سو کوں آگے بڑھا تھا۔ تو بظاہر یونان کے اس دشمن جانے
پے توپخانہ کو محفوظ مقام میں پسپا کر دیا لیکن صرف اسی چال نے تباہ اور لریا کی فتح کی
بینا و گوالدی۔ لبھنی کر جب یونانی توپخانوں نے پہاڑ کے دہاڑ پر فوج کی موجودگی سمجھ کر اُنکی

باہر چین مارنا شروع کیں تو فوراً سادہ ملٹن جھبٹ کر بھار سے بخواہی پری اور وہ نہیں بیان
 گزد کر دیا۔ یا اپنے یا اپنے اس وقت قبضہ کر لیا جکہ ایک یونانی کرنی دو کام لے ساون
 اور ۱۳۲ سکو اور ان رسانوں کے ساتھ اس جگہ داخل ہونا چاہتا تھا۔ کرنی موصوف ترکان کی
 صورت نیکھلتے ہی یہ جادہ جا! اور بغیر ایکس گولی چلانے کے سری ہمایہ کی حرف نہ
 گا۔ اتفاق سے اسی قلت کے نتیجے سفرا کی نے بذریعہ ہیدو گراف آریا کو تاریخیجا کر ترک
 خالہہ باندہ کرائے گئے ہی نہیں کا بندوبست کر جی ہیں اور اس کے فوراً عقبتے امداد اور فوج
 نہ آئی تو راہ فرار مسدود ہو کر کلی فوج یونانی محسوس ہو جائے گی۔ بس ترکوں کی اس اونٹے
 حرکت نے مالی کے ہر دو ہمینہ اور مسیر اولج کو دھکا دالا۔ اور ہمید کو اور ترک افسوس نے
 عالم طرد پر لئیں کر لیا کہ ترک دونوں جانب سے گوم کر مالی کی گلی سپاہ کو ضرر مجاہدہ میں
 کر لیں گے۔ اس لئے صدر مختار آریا سے جہان شہزادہ ولیعہد بہادر یعنی دیوک آفت
 اس پارٹیا میں ہمیشہ حکم نازل ہوا کہ مامرش کر دیاں مالی کو چھوڑ کر دیاں آجائے اور باوجود یہ
 چیخنی پڑیں اور میں ہمیں ہمیں یونانی تو پنج نئے سورس تو پنج نئے جبکی لکان براد رہت پر مشکل س
 کے ہاتھ میں یعنی مغرب سے پیشتر ٹرماؤ کی طرف مالی کی جانب آتے نظر ٹرتے تھے۔
 لیکن حکم فرار کے آنے کے بعد کون کسی کی سُستا ہے۔ کیونکہ جس سپاہ کو فتحنندی کا لیئین ہی
 اگر ظن غالب ہی ہو گیا ہو اور وہ صدر مقام کے کسی نامعلوم وجہ کے ساتھ فری ولپی کا
 حکم اوسے تو جال نہیں اسکتا کہ اس پر شمن کا کس قدر خوف اور ہر اس طاری ہو سکتا ہے
 اور پھر طریقہ کہ شام کا جھپٹا وقت۔ تاریخی طریقہ ہوتی اور سیکھیا یہ شہور کر دیا کہ ترک
 درہ بوغاری سے داخل ہو کر عقبتے ماہ فرار مسدود کرنے والے میں یہ اسقد نہ ف
 اور وہیش تھا باعث ہو گیا کہ بیان سے باہر ہو۔ یونانیوں کی صفائی ٹوٹ گئیں کام لمحبٹ گئے
 تمام سیدان ہیں ہونج تشریف ہو کر آریا کی طرف تو کدم بھاگنا شروع ہو گئی یعنی شیخی کا

عالم تھا۔ کسی کو کسی کی خبر نہ ملی معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خوش بخش کی پاکنامہ ٹوٹ گدھا۔ حکم ہوئے کے وقت مختلف بزرگ جنگیں کہنیوں میں نصیر مولانا میدین بنگل تک پہنچی ہوئیں اور جونکل حکومت نہایت سخت اور محبت و حب تعقیل خدا آس کے گھبیر میٹنے میں بجا ہے اسکے کہ ہر بزرگی کہنیاں اپنی اپنی رحمتوں میں شامل ہو کر راہ گز بزر افتخار کریں۔ ایک عامہ نہشار کی حالت میں جہاں جسکا سینگ سما یا اسی طرف کو سویا اوس پڑھڑہ یہ ہوا جب تمام پادہ فوج احمد سورا در بار بردنا جی کی گاڑیاں اور چور اور سک چمکڑے ٹرنا و سے لریں کو پلے جائیں کہ جایک شور بر پاؤ اک ترک سعادتیں آپوچے !! اسکا نتیجہ ہوا کہ انہیں میں ایک لمپنی خوف میں دوسرے کی طرف پھر پڑی اور پیشتر اس سے کہ افسروں اونکوں حرکت سے باز ٹھیکن اونکوں نے بستہ اپنے عقب کی جانب بندوق کے فیر کرنا شروع کر دے جنکا یہ بھجو ہوا کہ دسپاہی قتل اور نجی ہوئے اور اس شمناک طریقے سے تمام یونانی فوج مقامات مان۔ روپاکی۔

اور کوہ الیاس سے اپنا اپنا مورچہ اور سیدان حیوڑ چھوڑ کر ٹرنا و کی طرف پہاڑوں کے اور ایک کثیر تعداد اور نین کی ٹرنا و سے جھی لکھ کر براہ راست لریا کی جانب پہنچتی ہلی کی۔ لمنا بوجا اس خفت کے کہ ٹرنا و بہت جلد ترکوں کے بچے آئیں ان آنواہیں جمسم (۳۴۔ اپریل) کی رات کو تمام سپاہ اور باشندے اُس ملکہ کو چھوڑ کر لریا کی طرف پڑتے ہوئے اور یہ کارروائی اس نیزی کے ساتھ عمل ہیں لائی گئی کہ سینچ (۲۴۔ اپریل) کے وقت تمام ملکوں گرد و لاج کی بالکل سنسان پڑی تھیں اور ایک تنفس بھی اونپر ہلنا پا ہوا نظر نہ آتا۔

بیہت سے باشندے ہیں کو ترکوں کی قوت کا صحیح اندازہ تھا ہنتوں پہلے تے ٹرنا و چھوڑ کر معاپنے اس بمنقولہ کے لریا پلے گئے تھے اور یہی اس فوجی بھاگ کے

سادھا ایک رات میز بنا کا فور ہو گئے۔ اور اس دہشت اور خوف کی وجہ یعنی کہ عامر یونانیوں اور نیز غیر ملی بائش و نیکا پختہ خیال اس طرف تھا کہ ترک جن جن شہر میں اور دیہات کو فتح کر لینے کے انکو بغیر خلا بے انتباہ کئے نہ چاہیتے۔ حالانکہ یہ سب کم خوب کا خیال اور وحیم ہی وہم خفا۔ ترکوں نے جو کچھ اداستے برنا و کیا اور عکی نظر تاریخ عالم میں کہا ہے گی۔

لریا میں قتل از هر ڈاویزا

حالانکہ لریا مرنادے سے دو ایسا محفوظ مقام رکھا کہ وہاں یونانی فتح سعدی کے ساتھ اپنے دشمن سے مقابلہ کئے تھے تیاریاں کر رکھی تھیں لیکن کماں نہ روکی کسی بے موظع دُوراندیشی نے لریا کے جنوب میں ایک دوسرے زبردست مقام فارسالہ ترکوں کا تحلہ رکھنے کے لئے نجوزہ لیا اور اس نے لریا کے باشدہ دن اور فوج مقیمین دھڑکانہ اور پریشان اندیاوسی پسلی جو ایک بادشاہت کے لئے نہایت ہی شرمناک اور فعال غیرت ہے۔

فوصلیں سرحدی موجود ہوتے ہے درپے چلی آئی تھیں۔ سامان بار برداری اور سامان حرب یعنی میگزین کی گاڑیوں سے تمام شکریں اور گنگی کو چے چٹے ہوئے تھے تاکہ فارسالہ کی طرف روانہ ہوں۔

باشدہ سے بڑے بڑے گرد ہونکے سادھا کیجا ہو کر شہر سے بھل گئے تھے اور اس کے ساتھ گاڑیوں اور ڈاؤن پر اساب خانہ داری لہا ہوا چلا جاتا ہتا۔ تندرست اور جو لون لوگ اور نیز میں مرد اور بچپاری عوامیں نہایت غمگین اور فرقہ کی مالتیں با تو دنو یا فارسالہ کی خوف اولئے بیٹھتے اور گھستتے ہوئے چلے جاتے تھے۔

یہ نظر اس اخونداک تھا کہ سخت تماشائی کا دل بھی ان غریب الوطن حرمان ہے:
 یونانیوں کو اس خشنگی بجا رکنی اور سرگمی کے عالم میں اپنے وطن مالوف سے جدا
 ہوتے ہوئے دیکھ کر بھرا تھا۔ خصوصاً انگلستان کے ان اخبار و کتبے نامہ نگاری
 ہمدردی کا کچھ ٹھکانا ہی سخا جود اتفاقات غلبہ کرنے کی غرض سے ترکون کو چھوڑ کر
 یونانی فوج کے ساتھ عرب ابودہین جاگر شام ہوتے تھے اونکا انصاف اسند
 دل اس خلیل ہے اور بھی بیٹھا جاتا تھا کہ افسوس یہ چاہے یونانی ترکی جا بانہ حکومت
 سے خلاص ہو کر آج پھر سرہ برس کے بعد اونکے شکنخے میں دبئے والے ہیں۔
 درہسل یہ سارا قصور افسران فوج کا لھذا جنکی ناواقفیت اُدھی۔ ناتجریہ کاری اور بزدلی
 فوج اور عایا میں اسقدہ بدمنی اور غوش پھیلادی۔

بھاگر کے متعلق ایک انگریز والیہ کی نہایت پڑھی وستمان اور ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ کے معروکوں کی تفصیل

ایک مرضوب انگریز والیہ نے اجبار تایمز کے نامہ نگار کو شفا خانہ ایچنسن سے زیارت
 کی جمعہ والی بھاگر کی تسبب نہایت پچھپ طریق سے جو قصیں بھیجی اور سکا اس
 تاریخ میں نقل کر دینا خالی از لطف ہو گا۔ اس والیہ نے اسی تکمیل اور دو رجھاگ من
 ایک بھائی تھوئے کوئی گھوڑے کی لات کھائی تھی۔ جس سے اوسکی ایک ڈانگ
 سخت ماوٹ ہو گئی اور وہ بچارہ بنگل تمام لیسا ہو گیا اور وہاں سے بدقیق ترہ
 براہ و دلو ہو چکر دہان سے براہ کشی ایچنسن میں داخل ہو کر شفا خانہ میں جا پڑا۔
 اس نے لکھا کہ:-

غیر ملکی امدادی جماعت رجسٹریشن انگریز والی سیزی یعنی شامل تھے) بمقام رہسا
۱۸۔ اپریل کی رات تک پارکوں میں تیسم تھے۔ اور چونکا اونچا ریسا میں
خالی چپسے پرسے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اس لئے صبیحت کیسے صبری
اور ضطراب پیدا ہو گیا تھا کہ کب حکم ہوا کب سرحد کی طرف ہوئیں۔
چنانچہ خدا خدا کسے اے۔ اپریل کی رات کو غفت شب کو زندگی وقت اونچا
کوچ کرنے کا حکم ملا اور وہ نہایت شاداں اور فرحان بلکہ خیال کے
کہ کہاں جا رہیں گے برابر ہستے چلے گئے ہمانکہ کہوںماں سے ہے
میسر پرماں کے قریب صبح ہوتے ہی جا پوچھے۔ سڑک آریا سے
سرحد تک برابر اسقدر ناکارہ اور ناہمواری کی چھوٹے چھوٹے چھوٹے
اور سنگریوں پر چلتے چلتے ایک بھی ایسا نہ تھا جسکے باون چھاؤں سے
بھرنا گئے ہوں بلکہ بہت سے لوگ تو ایسے پت ہو گئے تھے کہ دوسرا
قدام ہی نہیں ارشاد سکتے تھے اور اس لئے رہنمہ میں کچھ بیان اور
کچھ دہان سڑک کے اوھر اور ہر رہے۔

۱۹۔ اپریل روز پہنچنے کے کو دن بختی وقٹ وہ لوگ ایک ستم
پر ہو چکے جو دہانی سورج ہائی کے بین طرف اقعظ تھا اونکے پہنچنے
کے تھوڑی ہی دیر کے بعد ترکی تو پچانوں سے آگ برشنا شروع ہو گئی۔
غیر ملکی امدادی جماعت خوش نسبی سے چند پہاڑیوں کے پس پشت نہ
محظوظ مقام میں متعین کی گئی تھی۔ ترکی بھک کے گولے اور پرسے برابر گذر
ہے تھے اور عقب میں گزر کر پہنچنے تھے۔ ۲۰۔ اپریل کوں کام دن
پارکوں کی لڑائی ہیں گذا۔ ایک بھی فیرنڈ وق کا ہوا۔ ہم کو تھجھا

تھا کہ افسوس قدر کیوں مارے جائے ہیں یعنی یہ اعلانی طور پر واقع ہوتا
 تھا کہ ہر جچ بیسات مقتولین میں ایک یادو افسوس خدا شام ہوتے تھے
 شام کے وقت پایا وہ پلٹنون کی رجہنست نہماں مخفبوط اور مخنوظ اسقاہات
 میں مصیبین کی گئی اس لئے کہ رات کے وقت ترکون کی جانب جماعت کا گلہ
 تھا۔ اندھیرا پڑتے ہی گول باری ہند ہو گئی۔ اور ہم کیپ میں واپس
 آئے کیپ میں شکر زد تھا قدرتی فرش اور نیلے صرع آسان کا ہے
 بڑا خمہ نسبت تھا۔ سب اُسی ایک فرش پر کمبل بجھا اُسی ایک پھر
 چمہ اطلسی کے سایہ میں اب سے آرام سے اگر لیٹے کہ صبح کے وقت سردی
 اور شیخن کے مارے اونھنا چاہا تو بیٹھنا بکھار ہو گیا۔ دن بھی
 نہیں پر اک دلگیا اور سارا جسم سردی کے اثر سے کانپتے اور تھرانے لگا۔
 رات میں دو دفعہ الارہم دیا گیا کہ ترک پیادہ فوج پر حملہ آور ہوئے۔
 پہلے حملہ کے جواب میں بڑی تیزی سے کام لیا گیا یعنی ذرا دیر میں
 بیش ہزار کارتوں خالی کر دے گئے اور دوسری مرتبہ بھی ترکون کو
 پسپا ہونا پڑا۔

جمعہ کی صبح تک ہماری سورج ہند یون اور عاصم حالت میں مطلق فرق
 یا سبde میں کسی طرح کی واقع ہوئی تھی لیکن بقول پرانوں کے "جب وقت
 شاہ خا در شعا عن کما تاج سر اور پر رکھ کر تخت مشرق پر صبید آب تاب
 جلوہ گرہوا" وہی کل ولی تو پونچی رائی شروع ہو گئی لیکن اس مرتبہ کی
 گولہ باری یونانیوں کا زیادہ نقصان نہ کر سکی اور سپہر تک ہمنے برابر
 اپی اپی جگہوں کو بدستور قائم کھا۔ البتہ سہ پھر کے بعد ترکون نے

اسقدر کامیابی حاصل کر لیا کہ راست مقابل جو ہائی ان فاقع تین اونچی
نیچی طرح قابض ہو گئے۔ ہم دیکھتے تھے کہ سوارونکے راستے پر بڑھ کر تھے
ہیں اور پچھے راستے ہیں لیکن وہہ فاصلہ بعدی کے صاف معلوم ہوا تھا
کہ اونکے پڑھنے اور پڑھنے سے کیا نفع پڑھی نہ ہے۔ اسین شک ہنسن کر کو
کو مقابل کی پہاڑیان نہجا رہا تھا حق تین حصے پر اثر پھیلا رہا اور اس لئے
ہی اپنے ولیمن طے کر دیا کہ آج رات کو یا تو سیدان وہیکے یاد رکھے۔

چنانچہ شام کے فریب برکوں نے ہماری پہلی ساڑہ پر ہم ہٹلیکا شروع کئے
اور اس سے محروم اسلو اپی بلکہ چھپوڑنا پڑی۔ میں یعنی کدا ہون کہ جادے
چوار پا ہیو تو العاد دس بڑا خوش لیکن تو کو مقابل جن ۵۰ ہزار سے کم تھے
رات ہونے سے پہلے ہو گئی تھی جو اسنتھے کو بغیر بھوت تین لفڑان
چالنے ہلو ٹھاٹے پئے تو ہم ہٹلیکے ہم نہیں رکھ سکتے لیکن تب میں نہایت
الحیان حکم فرمایا اسیدون ہتھ پھر لہو ہوئے غیرے سے ایسا کیلیں
ہٹھے کر دیا از میرے پت پتی کا حکم فرم۔

ہمہ کھجھ کر تکی ہو گئی ہے ۱۱ ہلکی کمی فوجی تھی اور ہلکا گئے کو حرف
ما پ کرنے کا نہیں ایک لیکھ پچھے ہائی ارپ کی ہڑت تو کدم بھاگ جانے کا
اسکے میں ہوتے کہ بلا ایک گول چلاسے نہایت بڑوی کے ساتھ دشمن کے
ساتھ سے جھاگ جانے کی بذاتی تھی۔ تاریخی ہونے پر پہاڑنا شروع یا
گیا اور فوج نہیں کھڑک پشت کر کئے اور یا کی جانب ملی پڑی۔ وہ
بارہ میں تک یہ بازگشت نہایت باقاعدہ اور اسیں اماں سے ہی لیکن
ہست سے گول دن رات کام کرتے کرتے آرام کے وقت ہاگئے سے نہیں

خستہ اور کمزور ہو گئے تھے۔ اب بیٹانیہ کے دل اس واقع سے فریت میں
ڈال گئے وہ رات کے وقت بھاگنے سے لڑنا بھرپتھے تھے۔ ایسا صورت
چند میل باقی تھا کہ کسی نے یہ شور مجاہد کو ترک آپ پختے۔ یہ سنتا تھا کہ
سماں ہیون سے توٹ نہ کر بلایاں اس امر کے کاروائے پچھے افسوس کے
ہوٹن سپاہی ہیں خیر کرنا شروع کردے۔“

فیر ہوتے ہی شرخن سے اپنے آپ کو وحشتناک ترک کے چوبیں میں گرفتا سمجھا اور اس خالی
خوب سے کان پکڑتا صدمہ میں اپنی اور اپنی قوہ کی وظیفت کی کہ قوبہ ہی تو ہے۔ مار کے
درکے سوار اور قوی خواہ ولے پیدل سپاہی۔ ٹھوڑے سے۔ گاڑیاں خچھا اور ڈھو۔ ایک پر ایک
توٹتے ہیں اور وہ ٹھکر پڑھی کہ قوبہ ہی بھلی۔ سوار پیدل پر اور پیدل ہمیون ہیں۔
اور پہنچے گذہوں میں۔ اور ہرست ٹھوڑا جو انکا اور وہرستے ٹھوڑھر کے۔ پیچھے سے دن
فیر ہوا۔ اور سواروں کے گھوڑے یا ڈکڑا اور چھلتے کو دتے لاتین پھینکتے کچھ پیادوں کو کھلتے
ہوئے گاڑیوں میں جا لگکے۔ کچھ کمسیوں کی طرف دوڑتے چھوٹے۔ انہیں ہری رات
زد دوست کی شاختہ نہ شمن کی بچان۔ اور ہرستے ترک آگئے آگئے کا شور اور وہرستے
جا بوجو دست کے سیاخہ دوڑتے کی پکار وہ تباہ است خیر نہ نہ تھا جبکا پوکر خاک نفخوں ہیں لنج
تمیں سکتا۔

کپتان برج نے (جو انگریزی والشیوں پر صدارت تھے) انگرزوں کو حکم دیا کہ وہ اکاں ہیں
باہم کو چھین اور اونچیں سے ایک درجن شخصوں سے جنہوں نے یہ حکم نافرمانی میں حکمی
لیکن محبورا!

”جب ہی کہ ہنسنے ایک صفت ناک آگئے بڑھتا چاہا کہ فاریوں کے ایک ہشتناک
جمع نے دیکھیں کہ فردا پھر ہم سب کو شتربر کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ شخص

نفسی نصی کے حال میں بتلا تھا ہر منفس اپنے بچاؤ کی تدبیر میں کسی کوشش کی
 کمی نہ کرتا تھا اور خوف اسقدر غالب تھا کہ یا موت کا پنجہ ہر دن حیات کو حکم دیتا
 میں سائنسے نظر آتا تھا) یہ پُر اشوب مالک یک گھر میں نے بھی دو لذتی ہے
 کام لینا شروع کر دیا اور بلکہ اپنے کی غرض سے اپنے مکن۔ والدروں
 توار اور کارتوں ان سب کو پہنچا دیا اور صرف ایک بیٹل اور کارتوں کی بھی
 جسمیں سائنسی عدد کارتوں بھرے ہوئے تھے اپنے قبفہ ان رکھے بغیر میں کی
 دلکشی سے ہم سڑک سے استقدام فور جا پڑے کہ بہ بہ بہ
 بہ بہ پُر کھڑی خ سڑک کا ایسا عکن ہوا اور برا بر کو ہستائی ھٹلات
 اور پھر بھی ناہوار زین پر بائیں سیستھے ہوئے کہتی ہوں پر سے گز نا پڑا۔
 اس کشمکش میں تین بھی بیمار خرابی چند بیگانے گزار پڑتا تھا اور صفا ہاچلا گیا پہاڑ کے
 تریسا صرف ایک بیل رہ گیا۔ اس قدر اپر ایک آنکھ ناگہانی نازل ہوئی بھی
 ایک بھڑک کے ہوئے گھوڑے نے جو سے صدر پا عام شورش سے جالتا پڑا تھا
 میرے اس زور سے لاتا ہوئی کہ میں ایک خشک نامیں جاگ کر اچھوئے
 اور چوتھوں ہوئی لیکن دہان پڑے رہنے کے یہ معنی تھے کہ یا تو ووکے
 گول کاغزہ پچھا جادے یا سوار دن اور کوئی گھوڑوں کی ٹاپوں میں اپنے اپنے
 رہنڈا جائے۔ اس لئے میں ہت یا نہ کہ ادھر اور چونکہ چوتھی کوئی کوئی
 ٹھستا ہوا الریسا جا ہوئی۔ دہان ویکھا تو وہ عالم شہر اشوب بھاک ویکھا میں
 آدمیوں اور ساہیوں کی کثرت نے مجھے بے قابو کر دیا اور بالآخر جس سے
 فوجی آدمیوں کی ردمیں مخفی ہے اصلیاً اس طور پر ایک شراب فروش کی دکان
 پر جا پڑا۔ موقع اچھا ماما کہ بھوڑی سی ریشرنٹو شرکی خریدیں کا۔ بعدہ اوس

اُس دوکان کو چھوڑ کر ٹھہر سڑک پر ہولیا اور ایک دروازہ کھلا دیج کر اندر رہا
 ہوا۔ وہ ایک گلی سی بھی چونکہ چوت اور دوڑ ہوپ کی جسے بالکل ہی جانا
 ہوگی اخفا اس لئے وہی گزر گیا۔ بعد چوت سے تھنچھی ٹھلنکی تو دیکھا کہ اب
 پیر کا ہمانا نامکن ہے۔ حسن اتفاق سے میں نے دیکھا کہ ایک انگریز نامہ گار دروازہ
 میں ٹھرا ہے وہ میرے حال سے واقع ہو کر فوڑا۔ ایک صحن کو بلاستیکیں
 ذرا بھی نہیں دہ گھوڑا بھنگتے آہوچا اور کہا کہ ترک فریب آپ ہوئے۔ اب زیادہ
 بیان قیام کرنا محال ہے میں اوسکے ٹھوڑے کی گردن سے لٹک کر روانہ ہوا اور
 میں ایک اور انگریز نامہ گار بائیکل پر سوار ہلا اس نے فوراً اپنی مشین پر مجھے
 سوار کر دیا اور سطح صرف ایک پاؤں سے بائیکل چلا کر بیچے سٹشین تک
 جانا ممکن ہوا۔ اسٹشین سے میرے ہمراہ انگریزوں نے مجھوں پر کر خیر باد کی اور
 واقعی اونچی دعا میرے حق میں ضمید پڑی اس لئے کہ یہ بڑی بھاری خوبی
 تھی کہ جب لاچا را درستے ہیں شخص میں گائیں بیٹھ کے اس لئے کہ اسٹشین جیساں
 وقت بیٹھت اور پڑی اپنی کام منظر میں۔ باقاعدگی نظریتی مشکل ہو۔ سپاہی اور
 محمد داران فوجی اور ملکی عورتیں اور پچھے از خدا شور حجایا پہنچتے اور میں ہیں
 بیٹھے ہوئے کی خصی سکا پا سروتے دیستے تھے۔ صرف نہایت بزدلاذ طرفی کے
 برتاو کر رہے تھے۔ میں نے بختم خود دیکھا کہ افسون کئے جلد کرنے کی غرض سے
 عورتوں اور بچوں کو کفع کپیخ کر کی زیوں سے باہر چینیک دیا گیا۔ بہت سے فوجی
 محمد دار جنکو اسٹشین کی حفاظت کئے امور کی گیا اخفا بھولے اسکے کو مغلب دفاع
 پر رہیں اور اس عالم شور و غربے کے فروکر نہیں کچھ مدد کریں گا۔ ڈونیج چنون پر
 کو دکو دکر جا بیٹھے اور خصب پر ہوا کہ اسکے ہمراہ ہیں نے جو گاڑی پر نہ پڑھتے

اپنے دوستوں اور ہمدردی پاہوائی کو تجویز اور خرچ کے لئے تجھی گولیوں سے بلاک یا
زخمی کیا۔ اسکے جواب میں اور پر والوں نے بھی جواب کے گولیاں مارنے اور کسی
کشت و خون کی گرم بازاری میں ٹھیک ہو دلکشی کی جانب روانہ ہو گئی۔ وقت
آن لوگوں کی آہ و زاری اوسا یوں سامنے مخصر اب جو حسین پر مدد لئے شے دکلو ہائے
دبنا تھا۔ اور خود اسکے مختار بھا کا وہ وقت جبکہ شہر کے ایک حصہ میں ہوئے
کے پلنے کی آواریں سنائی دیں جس سے ثابت ہوا کہ ترک شہر سا ہو چکے۔ گھر
معرض بیان میں نہیں آ سکتا۔ بہت سے افسوس پاپی فارسا کلا جانے
کی غرض سے ولیسوں میں اور قریبی۔ جب یہم آلو ہو چکے تو دھیاکہ ایک تر
آدمی جمع ہیں کا جانے دوستوں اور غیرہ ان کے مرے یا زندگی ہونے کے
حالات دریافت کر سکیں۔ میں قیدگارس ماشیں کروانے کیا اور نفظِ محبویں
ملتے ہوئے ذریعے میں اُس ہماری اور اس کا شکریہ واکریں بھیکوں میسر ہوں۔

پوتاں اور اپنے ہاؤں اپنائھاں

بوبب علاالت مکروہ و بالا اس قصان کا مجھے اندازہ کرنا جو اس تاریک رات کے خوفناک
گھڑوں میں ہن لاق ہوا نہایت شکل ہوتا ہم ایک دوسرے پر پس میں فیر کرنے اور گھوٹوں
اوادمیوں کے چوری سے چکے جانے سے عمدرا لاشیں دستیاب ہو سکیں اونچی تعداد
پانچو اور چھوکے دھیان لھی۔ راستہ چوکر کاروں کے گھنے اور ایک دوسرے بن
چھس جانے اور اس میں سے اس بارہ غاذ داری سالان۔ غذائی اور ذخیروں سے بہرہ
کے نکل پڑے سے چکر گلیا تھا اس نئے ناسکیاں کچھ سوچھتا تھا اور جانورانہ اور درداری
اویسیں جو پنچ کا بھق تھے اور پیغمبر کے ہر سے طویل تھے چنان بزرگ تھے۔ اور ذخیر

فیر و نکی آواز سنکر اور فیر کرنے والوں کو ترک سمجھ کر سپاہی اپنے ہی آوسوں کو گولیاں
ہاتے تھے اس لئے اس عالم میں اور آشوب کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اور
چونکہ نامہ نگار خود اس پلائیں مبتلا تھے اس لئے وہ سب حال نکھل کرے اور جو کچھ اور جو
نے لکھا وہ قابل تحسین اور انگریزی قوم کی ہستہ جو اس کا اچھا ہوتا ہے۔

اس عالم گذربین افسوس نکاہ پر تاو بالکل بُرزو لاد اور سایہ ہوئی مانند را وہ انتظام کرنا پڑا
گئے اور نکے جسم پر عرضہ پڑ گیا۔ اُو کے داع ترکوں کی امدکل پکار سنکر بالکل اپنی جگہ
ہل گئے۔ انکو سو اسے اپنی جان بچانے کے اور کوئی چارہ نہیں پڑا۔ اور غالباً با خدا بھی
بھاگ کر سبب ہلے لریا میں وہی داخل ہوتے۔ ہاں ان سب میں ایک کریں جسکا
سیروگی کیس Maromiskatalas ہے اس نے ضرور کچھ ہت کی صنی رہ خود کی
دُور تک بوٹ کرایا اور اس قائم کرنے کی غرض سے بہت کچھ چیخا جلا یا۔ لیکن نقاٹ
میں طحلی کی آفڑ کوں سنتا تھا اور سکی ایک نہ پلی اور محبوہ ہو کر لری اس کی طرف آخرا
وہ بیچارہ بھی بھاگنا نظر آیا۔ اس معکرہ میں یہ بات قابل بوٹ کرنے کے پر کوئی غرملکوں کے
والی خیرین نے غالباً کوئی فیر نہیں کیا اور نہ وہ اسقدر بغضطاب بے یخوت احوال میں ہو جنبد کہ یہ

خاتمه محس اریہ سرما و اور ادھم پاشا کا

سرما و

تفصیلاً ذکر ہو چکا کہ یونانی فوج اور عالیہ ترکوں کے ہوف سے ٹرناو چھوڑ کر بیدریانی
اور بیکلاہٹ کے عالم میں لریا کو بھاگی۔ وہ ۳۰۔ اپریل ۱۸۷۷ء نعمہ جمعہ وقت شب کا
وقت ہے اور اس لئے ۲۷۔ اپریل کی صبح کو سینھر کے روز عاکر ٹمانیہ بلاکسی خراحت اور
دوک ٹوک کے ٹرناو میں داخل ہو گئی۔ مارٹل اور ہم پاشانے فضیہ میں داخل ہوتے ہی

اوایع کام کیا وہ ایک اجراء حکم نہ جسکی وجہ سے مانست کی گئی اور کوئی شاد ہرگز نہ بدلائی سے اور نہ فصل لئے کیجا تے۔ اونھوں نے ایک گورنمنٹر کیا اور نام امر گرد بھروس۔ گھنی ہوئی دو ہاتھ کی شاد وہ دردار فرمان کے روپ میں جیکو باشندے دیسے ہیچھے کریا لگتے تھے ستری رفرم کے تاکہ ایک جبکہ کانٹھیان ہنسنے پاؤ۔ اسی ورزاد بھر اپنا کو خوبی کی زبانی خلیجی بھائی سے مجنون نے کٹھنیا پر گور باری کی تھی۔ بوناق سپاہی اور ترنا چاہیز تھے لیکن ہے بیسا کرستے ہے باز طبقے گئے اور چند بھوپالی کشیان اونچی غریب رفتائیں۔ ۲۰۰ پریل کو ایک یونانی بھی ترک سرحد پر باتی نہیں رہا اور مطلع بالکل صاف ہو گیا۔

سو قید یونکی گرفتاری اور انکو ساتھ ترکی افسوس کو

صحیح کے وقت سو قیدی گرفتار ہو کر آتے اونہیں سے ایک شخص ترک افسوسکی حنین لایا گیا وہ اسقدر خوف زدہ تھا کہ پابراخ تھر کا نب پ رہتا اور دشت سے ایک بات بھی اوسکی زبان سے نہیں سکتی تھی پہلی بات جو دہ کر دکھا کر کر سکا یہ تھی کہ : ”او سکی جان اماں ہیں بر کو“ اوسکو قتن سے محفوظ رکھا جاتے۔ ترک افسرے چاہتا ہے کہ اسے شخص تو کیون اس طرح ایسی مت دالنی کا رہا ہے تو تو جنگی قیدی ہے۔ چونوں جنگی قیدیوں کو جان سے نہیں مار سئے ہیں۔“

اس پر قیدی ذرا ہوش ہیں آیا اور اس سے عزم کیا کہ یونانی فوج میں توہہ بات نہیں عالم ہی کہ ترک قیدی کو خود اٹھ کر کر دلائے ہیں۔ یہ سنکراخ سو صوف نے دوبارہ اسکی سکین کی اور اس پیچارہ نے نہایت سخنی اور قابلِ حجم شکر گذری کے ساتھ اونچی تھی و کرم کا شکریہ ادا کیا۔ سردار محمد نے اسکو سگریت دتے اور قبوہ پایا اور حکم دیا کہ فوراً اسکو لیجا کر کہا ماحلا یا جا سے۔

ریو ڈس کے نامہ مگار کی او حجم ماشائی ملائکا

لکھاں

نامہ مگار روپیت ۵۲۔ اپریل ۱۹۷۸ء کو ترکار سے او حجم پاشا کی خلافیت کا بیان میں
”ترکی کی اندر ملکی اور جماعتی ایک یونانی جنگل کے سینے میں (جسکو یونانی چھوڑا
بجا گئے تھے) فواکش تھے اور یہ خیر ایک ہمایت پر فضما مقام پر فوجیوں کے
قیروں ایک ہمایت صافی شفاقت پال کا چشمہ جاری تھا۔ وہ میرے ساتھ
ہمایت اخلاق اور ہمایت کے ساتھی تھی آئتے او ہمون نے گزشتہ بھی
کھارہ و ایتو ٹکا ہنسکر حال بیان کرنے ہوئے یونان کہا کہ ”میں یونانی کی بڑکا
بل مغلن مغلکو یونان کی دوسری سب سیسترا در پر فضما مقام پر قیام کر لے تو
چھوڑ دیا۔ اسکے بعد یونانی فوج کی باقاعدہ ویروں کی بابت یونان فریا کر دوئی
تھی بلکہ عالم ہماری تھی۔ او ہمون نے ہر چیز پر بھی چھوڑ دی جس میں تو پکا دکا۔
پڑا میگریں جو ہماری فوجوں کے کام میں بخوبی آسکتا ہے جکو ملا۔ علاوہ کے
بھت پڑا ذخیرہ اسکوں۔ ساروں۔ شراب، نگری۔ چلڑی اور دیگر مختلف
اسٹھیا مخدووف کا چھوڑ لے جائے۔“

او حجم پاشا کی خود ہمیں نہیں آیا کہ یا ایک دیگر کے ہوئے ہیں یا پہنچا
کی کی صرفت (لائق ہمکو تھی۔ تاہم ہمیں نہیں ملتے یعنی مکے ساتھ کہا کہ یہ سب کچھ
اُس فوجی گرد اوری ہو۔ لاسانی کا ٹینج ہے جو بعد فتح ویلیار
)
کے عقل نہیں آیا تھا ایسی اسات کا نفع کر لیا جائیا تھا کہ دوسرے ہر کروی نامی سپاہ کے
بھرپور کو سحوبہ کر لیا جا سکتے اور اسکی بنا پر ہمایت کے وقت کوں شروع کر دیا گیا لیکن
سو مردوں کی سکھنے والی جگہیں ہی فوج میں شامل قصیں جنکی خلائقی عادت ہو کہ

کو پہ کرنے وقت گاتے ہوئے چلتے ہیں اور اسی لئے نامکن تھا کہ اونکو نہ اٹھی کریا جائے
وہ نانی اس عارثت سے ناواقف تھے امکن گھنٹے کے اندر یہاں اسی صفحیں اولت
دیجیا تھیں لیکن اونھوں نے اونکے لگبتوں کی آوارگی لی اور اس نئے یوں نالی سے
کے عکزت اسیں اہل ہل پر لگائی اور عام طور پر غل فوج کو دیکھی کہا حکم دیا گیا اور یہ
پڑا زوالی اس عرصت سے مل ہیں لالی گھنی کہ صبح کے وقت جب ہم کپس میں داخل ہوئے
تو ایک یوں لالی ہمکو دیا ان نظر آیا البته کوہ شہزادہ کے سلسلہ مورچہ کو یوں نانی
وستہ فوج سے ابھی تک قبضہ میں کر رکھا تھا جبکا اثر درہ ملوہ پر پڑا ہے۔

اس مورچہ پر صبح ہوتے وقت حملہ کیا گیا اور چونکہ ان ساپہوں کو یہاںی فوج کی فرازی
لی خیڑا ہی بی اس لئے اونھوں نے بہت کم مقابله کیا اور نہایت تعجب کے ساتھ
اُس طبلہ کو چھوڑ کر اپنے ہمراہ ہوئے ملائی ہوئے کی غرض سے اسیاں طرف
بھاگ گئے اور اس طبع ٹرناو کے لئے ہیں بھی اب کوئی روک نہیں رہی اور ہم
بلا مرحمت فوراً قبضہ میں داخل ہو گئے۔ لاریہہ ٹرناو سے دلخسہ کی مشتملہ بیانع و
یوں نامی نہ کہت کی دلخسہ پر زبانی دوسرے کا سپاہی

(لندن کا میرزا اور یونہر کے نام شکار دوکا بال یا بھپنا)

ٹرناو اور کسک لارکی ملکوں کے اتحاد پر فراری فوج کے دو نون ڈوزن بیشما صحفوں میں
مندرجہ ہو کر لگبتوں اوس ستوپر ہر دو جانب جمع ہو گئے شمد و غل پہنچنے لگا۔ یا تو اس
ہست باختہ سپاہی اپنے افسوں کے لئے طعن اور سب و تمین اپنا اپنا کلس راہ ہبوں گئے اور
ہر خیست گویا اک اس طرح کی شکست ہو گئی۔

" نامہ شکار لکھتا ہو کہ ہماری گاڑی اُن مالوں مردوں اور چمنے والی عورتوں اور

روتے ہوئے بچوان اور بھروسن اور بھروسن میں جو بخاری بخاری بوجھ سے کہ
ہوئے آہتہ آہتہ میں رہے تھے یا کسی اپانک شور و غل سے کو دکو دپڑتے
تھے راستہ نکال رہی تھی کہ یا کیس اس بد جواہ ہجوم کر میں عقب سے
ایک بڑا شو مجا کہ "ترک ہم پر آپ ہوئے" "ترک ہم پر آپ ہوئے" اور کسی شخص کو
اتنا موقع نہ ملا لہ حقيقة حال دریافت کرنے کی کوشش کر لائی تھے میں خیل
سوار ہیں طرف نظر آئے جو سرت پٹھوڑے دوڑا سے ہوئے جاگو جاگو
اور "ترک آئے" کا جھوننا نظرہ مارتے ہوئے بڑی نیزی سے گزر گئے۔
رات کی تاریک اور خاموش فضائیں خوف زدہ دلوں پر پر نظرے
ایسے محسوس ہوئے جو ہبہ قوت حافظت میں برقرار رہیں گے۔ اس آواز کے
ساتھ ہی بڑی ہل چل مچکتی۔ جاؤ رونپر کو دے پڑنے لگے۔ سپاہی عورتیں
اوپر پتھر ہر طرف کو بھند گئے۔ یا نات ک کہ پیشہ آدمی اس بھاگل میں چلکر
مر گئے۔ نہ کھاڑیاں اول دلکشیں۔ بعض کاٹوٹ کر چڑا ہو گیا۔ اور اس علم
امشاہیں خپڑے ہیں۔ بیٹے۔ اور گوئے بارود کی کھاڑیاں اور ہر قسم کام
اس اندر ہبہ رات میں گد بڈ ہو گیا۔

وہ لکھتا ہو کر ہماری گارمی کے قریب روپیل سپاہی مفدواد ہوئے جنکے چہرہ پر
خوف کے آثار نہایاں تھے وہ بیاختہ گاری کے پائیاں پر کو دے ہنسنے کے
روکنے کی کوشش کی جس پر ایک شخص نے اپنی بندوق چھینباٹی۔ لیکن کہ کچھ
وجہ نیا وہ ہو جلتے سے گاری وٹائی اور اوس کے پڑنے پر زے ہو گئے
ہر سب پتھر آ رہے اور سیری ٹانگاں ٹوٹی ہوئی بھمیں اور بھگتی جس سے
بیٹھنے کا من سے خلاصی پای۔ اتفاقاً تاہم کا نامہ نگار ملگیا اور ہم سب

کے سمندر میں غرق ہو کر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور اس وقت ایک عالم
لکھبیلی پرکی۔ خوف زدہ سپاہیوں اور مسلح کسانوں نے فیکر کرنا شروع کر دیا۔
اس کے پیچے والہنے ہائی گویاں چلتے ٹکین اور اسقد۔ سور و شف و در خل عبا
ہوا کہ کان پڑی آواز نہ آئی تھی۔ درہ شبکا کی رائی ہیں اور صین معرکہ پوناکی
گر گرجی میں میں موجود ہیا لیکن ہیں نے کبھی اسی وحشیانہ تفنگ اندازی نہیں
دیکھی کہ تمام سیدان شعلوں سے بھر گیا۔ بیسوں آدمی ہم کو روندتے ہوئے
گدر سے او جب میں اوٹھا تو دفعہ ایک اڑا ٹکو رساپی نے دوکار ملکو پانی بندو
کا ذرا نہ بنایا اور میں اسچے کے فاصلے سے میرے سر میں گولی اڑی مگر من معا
زمیں پر لیٹ گیا اور اس طبع اپنی جان بچائی۔ وہاں سے مروون۔ قریب
جانوروں اور عرب تو نبھی لاشوں کو ٹھوڑا تماہوا سک پروپس آیا۔ سنظر نہ تھا
ہولناک تھا۔ راستہ میں گولی بارود کے حصہ وقیع مفترضہ ہوئے تھے۔
جاپی ٹوٹی ہوئی گاڑیاں۔ اسیاں فریجھ۔ جھوٹنے اور کلموں کا دھیر لگا ہو تھا
اور گھوڑوں کی ٹاپوں سے اونچی و مچیاں اور ٹائی ہیں۔ خالی گھوڑے اس حالتی
ہوئی حماقت میں بے تحاشہ دوڑتے تھے اور توپوں اور اوسکی سیکن ہیں اور کاروں
اور چھوڑوں سے رہنمہ ہو جانے کی وجہ سے جلد اُنک کراؤ بھرتے تھے۔
سوار اور پیادے تیز چلنی چاہتے تھے لیکن وہی رکاڑیں اونکے سدا را ہوئی
تھیں۔ جن گوگوں کے گھوڑے کم ہو گئے تھے وہ اونچی ٹھوڑوں کی ٹکڑیں تھے
جپڑا دوسرے بول سوار تھے اور بعض وقت زبردستی چیزوں کی گزارب ہو جاتے تھے
بپن یونانی فرسٹری سعدی سے اس ہنگامہ کے فروکرئے کی کوشش کرتے
تھے۔ اور اکثر خوف زدہ سپاہیوں کی طرح جلتے پھرتے تھے۔ افسوں کی شیر و

تھیر و کاکوئی اثر صرف نہیں ہوتا تھا۔

پائیں جو اس پانچھلی کے باعث ناحی صدائے ہوئیں اونکا تھیں پانچ او چھوٹو
کے درمیان ہے۔ ایسی ہی چھاگڑا سوقت ماقع ہوئی جبکہ لریسا کو خالی کر دیکھا
ملکہ دیکھیا۔ راسکا سفیر فکر اور ارق بھی ہیں لکھا گیا۔ سوقت
بیکوڑوں نے فرمالہ اور تولو چاکر بنا دی۔ ترکوں کو خود حیرت ہوئی کہ دن
بین رقباء کے کیون فرار ہو گیا۔ «

یونانی کریں اسمولن کی

اگر یونانی ان معکروں میں گھیرا سجا تے تو نیجے جنگ کیا ہو نا ہے
اسکا جواب گو سهل نہیں ہے تاہم صورت معلمات پر اور نقشہ مقامات جنگ اور حشد میں طلاق
سے جو رئے ماہراں فن جنگ نے قائم کی ہو وہ یہ چیز کہ اگرچہ ادھم پاشا نے علی ترک شہنشاہ
اُس سو نظر نقشہ جنگ جھایا تھا اور وہ بے انتہا خبرداری اور خبرگزاری کے ساتھ اپنائا تھا
کام انجام دیتے تھے۔ گرو نیونکے پاں بھی شکر اور فوجی تھی اگرچہ تو ویہ
اور بہت عوادش کی کوئی تھی بلکہ وہ نہایت محتوظ کوہ ہستانی سور چون اور زاقابل گذار
درود میں سنگی اور آہنی اگرکوں اور پیشون کے سچھے پناہ گزی تھے اونکا ایک
گولہ ترکوں کے پھاپس گوں کا جواب رکھتا تھا۔ مگر مخفی قدرتی پُشٹے اور مصنوعی اگرکو
غیرہ محصلہ اور کی پیشیدھی کو نہیں روک سکتے تھے۔

تھیں سے ڈبلیو ٹکر کوں کی بائیں تو پین دو ہزار پاؤ سے اور تین ہزار سوار تھے اور
اویس کے مقابلہ میں یونانیوں کی ۳۰ تو پین ۸ ہزار پاؤ سے اور پانچ ہزار سوار موجود تھے
اگر اونپر ترکوں کا اس قدر عرب نچاگیا ہوتا تو شکست کہاتے میکن نہ اس قدر جلد کہ چاروں

میں ورہ مونا سے نکال باہر کر دے گئے۔ درنا و من اگر دم خلیفے پائے تھے کہ مایوسی نے
وہاں بھی نہ فہرستے دیا اور لوگوں میں اسکی طرف بدل گئے پر جھوکر دیا۔ پھر اب ایک ایسا
زبردست اور صفت نکلے سب مقاماتھا کا ایک دت کے سخت محاصرہ کے بعد ادھر ہاپنکے قابوں
آسکتا۔ لیکن بغیر اس کے کہ مانع اور مقاویت کی غرض سے ایک گولی بھی چلانی جاتی
تھی۔ یعنی فوج منتشر اور پڑیاں ہو کر عالم و وہیں میں آریا سے مخوض مقاماتھی جھوکر دیا
کھڑی ہوئی اور ترک ایسا نی آدمی تھی کہ اسکے ہاتھ میں ہاگڑا کھل فوج کے حق میں جہاں
شہرت ہوئی اس لئے کہ اوسکا دویزن کرنیل اسمولنسکی کے تحت جو جانب حرب میں تھا
اپنکے ورہ ریویسی ہیں نہایاں کارروائیاں کر رہا۔ اگر قلب شکر جو اس کو بجا لگایا تو
بھی ترکوں کے مقابل میں استحصال کرتا تو وہ دویزن ورہ موناکی طرف میں کہا تا ہوا
چاہ پوچھتا۔ اور ترکوں کی پیشیدہ می کونہ صرف عارضی طور پر دکھی دیتا بلکہ انکو خطرہ
میں ڈال سکتا۔ اور کم سے کم الگاس دویزن کو اپنی جگہ فہرستے کی حملت ملکی تھی
فوج کے لئے کچھ کم دقت نہ تھی لیکن جبکہ ہی کہ گولوں اور گولوں کی بارہ سے یعنی
قلب شکر پچھے ہٹنے لگا تو اونکے نقشہ جنگ کی صورت ہی بدلتی اور اس اسمولنسکی والے
دویزن کو لا محال اُن بھگوڑوں سے بچا کر پہنچا کی فکر پڑی۔

کرنیل اسمولنسکی بظاہر ایک بہادر اور لایق جنرل معلوم ہوا تھا۔ اول مرتبہ جب انکو
حکم ہاگشت دیا گی اونھوں نے اسکی کچھ پردازی کی لیکن دوسرا مرتبہ کے ناکیدی کھینچ
رہا گر واپس نہ کر سکے اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ ایک عمدہ موقع نک اپنائی۔ میلہ
چونکہ بھل گئے والا قلب شکر خود شاہزادہ ولیم کے زیر کمان تھا اس لئے ظاہر ہو کر دیکھ
ویکھا دیکھی اونکے دویزن کے بھی ماؤن اونکھڑا کوئی تھبب نہ تھا لیکن کرنیل مذکور نے
بڑی دلائی سے اسکو بھاگنے سے روک لیا۔

فتح ٹرناو۔ کپتان عثمان بے کام۔ اور مال غنیمت
 ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۴ء کو سرکاری طور پر کپتان عثمان بے ایڈیکٹاگ مارشل ایمپریشنز کا مسنون کام تار دیا۔

”دشمن کو نشاط پاشا کے ڈوبزن نے سخت تسلکہ میں ڈال دیا ہے جو سواہیاں سے ٹھوڑا مقابلہ کر کے بھاگے۔ اور جبوقت بھائی مذکور پر ترک چینہ اپر اسے لگا تو اونکے پاؤں ٹرناو سے بھی اوکھڑ گئے۔ کچھ نے جسمی حصار اور کچھ نے لاریسے جاگرہ دم دیا۔“

پانچ بجے نشاط پاشا نے ایڈونس مارچ (راگے کی طرف کوئی) تروع کیا اور جس دی پاشا کا ڈوبزن اور فوج کا سینہ بلاکی فرماتے شہر میں داخل ہوا۔ قلبہ کو بالکل دیران پایا۔ بخوبی دبوسے انہیں کے اور کوئی باتی نہ تھا۔ اشیاء سے تجارتی۔ سامان فرخو رینگ۔ میز۔ گری۔ وغیرہ کے علاوہ کچھ توہین۔ رایفل۔ بنزوین اور بت سامان جنگ فولک اشیا۔ اور کچھ شکر سلطانی کے یادو آتے بعض یونانی بھی گرفتار ہوتے جنکو لا اسوٹا یہ بھیجا گیا۔ ایک ایک ساہی ہیں کچھ سامان غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی جان کو فرق سلطان پر سے نہ کرنے کو تلاہو ہے۔

سوار و خا دستہ لاریسے کے گرد و غار میں پہنچ گیا ہے۔ حمالک اجنبيہ کے بوگ (نامہ نگار) جو ترکی عساکر کے ہمراہ ہیں وہ ترکون کی فوجی قابلیت اور تعلیمی تربیت کے بدلی ملک ہیں بغرض حفظ ان ٹرناو کے اطراف میں

کچھ فوج پہلادی کی ہے اور بازاروں میں فوجی سواروں کی گشت ہتی ہے
تمہید الہی سے کامل مہید ہے کہ کل صبح ہم کو اس سے بھی زیادہ
کامیابی نصیب ہوگی۔“

فتحِ سرما و چنسلِ حافظی پاشا کا تار

۲۴۵۔ اپریل کو جزلِ موصوف نے اس طبع تاریخ کا:

جنگ دیروزہ (۲۷۔ اپریل) کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوبارہ قلعہ بشپور قبیہ
ہو گیا۔ یونانی فوج نے راہ گزرا غتخار کی ادا و کنکے میں سو عقوتوں اور ۲۱۹
مجروح ہوئے۔ ۳۰ یونانی لفڑا کئے گئے۔ ہمارے لشکر کے اہم
ہمارے گئے اور ۳۰ ہمی ہوتے۔ دو گھوڑے مجروح اور دو کامیاب
یونانی سالار کا گھوڑا کشی العداد گراس ریفل۔ بہت کچھ سامان جنگ
اور دیگر اشیا ہمارے باختہ آئیں۔

ڈمسہ دار فسران یونانی متعینہ سرحد

کما نذر اعلیٰ ڈیوک آف اسارتھا دی یہ تھت یونان و کما نذر خاص قلعہ بشپور متعینہ
درہ ہونا۔ کرنیل اسمونسکی کما نذر ڈویزن متعینہ ڈھانی۔
کرنیل ڈمو لویو متعینہ بونازی اور ترناو۔ کرنیل ماسٹراف متعینہ مائی۔
کرنیل میناس کما نذر افواج یونان متعینہ اسٹافا ذسرحد آپا رس۔
کرنیل و ساس کما نذر افواج متعینہ کربت۔

ذمہ دار افسران ترکی متعینیہ صحد جنگ یونان کے لئے ترکی فوج کی تقسیم

عساکر غنا نیز کی تقسیم از جنگ نہایت دُورانیتی کے سلسلہ کی گئی تھی۔

(۱) اول متعینیہ صوبہ ایسا پارکی کی قوت چاہیں رجت۔ پیادہ و سوار و توپخانہ۔ فرض منصیبی صرف دا فست دُکن رکھا گیا۔ اور یونان میں داخلت کا خذیلہ نہیں دیا گیا تھا۔

(۲) دوسرے حصہ صوبہ تخلیقیں سرگرم پکار بہنسے کے لئے مستعد ہوا۔ زیر کمان

پہ سالار ماشیں ادھم پاشا عیرانگر۔ اس حصہ کی تقسیم چھپ ڈویزیونیں گئیں۔

(۳) اول ٹو دویزن۔ ہیدئوگارڈ و مسک جو لاسونہ سے، اسیل کے فاصلہ پر بجا ب

جنوب مغربی اضعیت۔ کمانڈر جنرل حاجی خبی پاشا۔ اس ڈویزن کے دو بrigades

کئے گئے۔ میں باغتی ظاہر پاشا۔ اور سیار زیر کمان جلالی پاشا نعماد شکریہ

پیادہ ۱۰ ہزار۔ سوار سولہ سو۔ توپ سیڑائی ۱۶ اضرب۔ توپ کوہی اضرب۔

جانوران پار برداری۔ ۲۶۲۸

(۴) دوسری دویزن ہیدئوگارڈ ایکبا۔ کمانڈر جنرل نشاط پاشا اتحت کمانیز۔

۱۔ محمد پاشا۔ ۲۔ عیاد الغزیز پاشا۔ بیهود جنرل جلال پاشا۔ آیومنٹ جنرل

علی فوزی پاشا۔ ایک دستہ فوج کے کمانیز بریگیڈیور خفیظ پاشا (جنگ کریمی

میں شہید ہوتے) شمارشکر شریگیڈیور نمبر۔

(۵) تیسرا ٹو دویزن ہیدئوگارڈ لاسونا سکانڈر جنرل عسیح پاشا اتحت کمانیز۔

شیخ کرد امداد حسن خیری پاشا که حضرت تری



(منقول از ترجمه اینجا)

بر گیشہ نمبرا۔ طاہر اپا شاہ نمبرا۔ میر علائی اسحاق بے قوت بر بر بر گیشہ نمبرا
 (۴) پوچھا دو زین۔ ہمیشہ کوارٹ لاسونا۔ کما نڈر۔ جنرل حیدر اپا شاہ ماتحت کما نیز
 بر گیشہ مین۔ غیرهم اپا۔ بسا۔ میر علائی رسمیت ہیکا۔ شمارشکار میں بر گیشہ نمبرا
 (۵) پانچواں دو زین۔ ہمیشہ کوارٹر۔ دش خاطر کامانڈر جنرل خنی پا شا۔ ماتحت کما
 کما نیز حصہ مین۔ جنرل شکری پا شا حصہ یا۔ اسلام ہیکا۔ طلاقت۔ پیدل باہ
 ہزار لو سو۔ سوار ۲۰ سو۔ میانی تواب پ ۲۰ ضرب۔ کوئی تواب پ ضرب۔ اس بر گیشہ

میں پوری لعدا نہ کش نہیں اور بخیر و نیکی شاف ہے۔

ر ۶) چھٹا بر گیشہ۔ ہمیشہ کوارٹر۔ لا فقاریہ۔ کما نڈر جنرل خنی پا شا۔ ماتحت کما نیز ان بڑے
 اول۔ حسن تھین پا شا بر گیشہ و دو صہ۔ خنی پا شا۔ شماں کر بر بر بر گیشہ نمبرا۔
 علاوه بر ۳ چار رسالے سوار دیکھی رسالہ ۲۰ سو سوار۔ آٹھ بارہی نو سخانہ۔ فی باڑی ۳ توپ
 امداد کئے ہمراہ تین۔ اسکے کما نڈر میر علائی شوکت بے مقدار کئے گئے۔
 تو پنجاہ جنگلی کے سپہ سالار ایک مرد نکیل و قوی سیکل رضا پا شا بے جو نہایت بخشنہ کا شخص
 مشہور ہیں۔ امیر السجر حسن پا شا وزیر حربیہ۔

اسٹاف ماشیل جنرل اور حمما پا شا

ماشیل مدد ح کے اسٹاف مین عمر شیدی پا شا۔ میر علائی سیف اللہ بے۔ ناویز بے۔
 نابت بے۔ انوبے۔ کاظم بے۔ حسن حمیدی بے۔ شوکت بے۔ تھے اور علاوه انکے چند
 نامزدگاران انجارا افسان تاریقی و کسریت و اخلاقان دیکھانہ دیکھنا وغیرہ شامل تھے۔

افسان افواج

جلہ افسر اتو قسطنطینیہ کے کالج حربیہ کی تعمیر پا شے ہوئے ہیں یا برلن کے کامیون ہیں اسما

امتحانات جنگی پاس کیا ہو۔ اپنیں سے اکثر وہ ہیں جنہوں نے جمنی فوج پر افسری کی ہی اور ہر کم رکھ مانچ زبانیں جانتا ہو۔ یا تو عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ جمنی اور فرانشی۔ یا عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ جمنی اور روسی۔ یا عربی۔ ترکی۔ فرانشی۔ اور روسی اور فارسی۔

فتح لریا اور ولیعہد بہادر کی فراری

۲۵۔ اپریل ۱۷۹۶ء روزِ کشیدہ

بچپن جنگ کے بعد یونانیوں نے ترکوں کے اقبال سے لے کر شہر کو عربی جو نہایت محفوظ دا اور قلعہ بند موڑ پھا چھوڑ دیا۔ میدان میں برا بر اونچی سنگیں اور آہنی پناہیں اور اڑکنے بنے تھے اونچوں پر جھوڑ گئے۔ درحقیقت ترکوں کے بڑھتے ہی اونچی نماں لا سنیں وہیں بائیں پسپا ہو کر بھاگ لکھری ہوئیں اولین ناب معاویت بالکل رہی۔ ترک بلا خواستہ بڑھتے ہیں۔ بندوقیں۔ تلواریں۔ سنگیں۔ پیٹیاں۔ گولے۔ کارتوں اور پھر سم کھاساں جنگ لریاں میں پر جا بجا پہیلا ہوا تھا۔ ہماں کا کوئی بعض ساپہوپ نے نہیں بوٹا تک پہنچ کر تھے اس لئے کہ ادنیٰ وجہ سے بدل گئے ہیں دفت ہوتی تھی۔ علاوہ ہرین بعض عجیب لاشیں نہایت ذہیں اور زبون حالت میں پڑی تھیں جنکے دیکھنے سے عربت ہوتی تھی۔ غرض تین روزہ کم ان لڑائی کے بعد ترکی فوج لریا کی طرف پڑی اور داخلی سے پیشہ شہر کے قلعوں رگولہ باری کی گئی تاکہ دشمن کی موجودگی اور غیر موجودگی کا علم سوکے۔ لیکن اوس کا کچھ چواب نہ ملا۔ تو منظر اور منصور شہر میں داخل ہوئے۔ دو اسکو اور ان آنکے بڑھ اور ایک بربر گولے چلامار ہاتا آنکہ داخلہ تکیں کو ہو سکیں اور ادھر اپنے آپی اور اپنے اولوں فوج کی قابلیت اور ثابت قدمی کی دہلی یورپ پر ہمیں بمحادی۔ شہر لریا پر یعنی مراجحت کے قبضہ ہوتا تک جزیرے کے خرم اور اصلیطاً اور تھجباً انگریز خاموش انتظام کا عمل پر

دلالت کرتا ہے۔ کل کارروائی میں اولہ تا آخرہ اسقدر عجالت۔ صفائی۔ اور خوبصورتی سے کی گئی کہ یونان کو سخت نہیں ہوئی اور مقابلہ فائدہ کے اپنا نہایت خفیف نقصان ہوا اور جو نقشہ مقامات جنگ کے تیار کئے گئے اور جن جھوٹوں اور جنگی قاحدوں اور ملٹری صنایع بونکا بر تاؤ کیا گیا وہ تمام یوپی ماہر ان فن جنگ کے پسند آیا اور ایک بھی اولین کام ادنی سے اولیٰ نفس ادھم پاشا کی عاقلانہ تدبیر میں نہ کال سکا۔

جب ایک ساتھ یہ خلل کیا جاوے کہ حملہ اور فوج کے پڑے دُوزیوں کے حلول اور رک اشتظام۔ سامانِ جنگ کی فراہی کا افسوس۔ مدافعت اور فراہمت کا بندوبست۔ سب کچھ ایک ہی شخص کے ہاتھ میں تھا اور وہ یہی دورانیشی اور خوش بیانی سے ایسی طریقی ذمہ داری کے باگران کو کامیابی سے عملیں لایا تو معلوم ہوتا ہے کہ مشاہیر عہد میں ادھم پاشا کس طریقے سے عوام کا آدمی ہے اور اس کے ہمصر کیا نہ ران افونج یوپ کسر عنات کی نگاہ سے اونچو دکھتے ہوئے۔

بخارا کے ذکر میں بیان ہو چکا ہے کہ یونانیوں نے فوج کے داخلے سے پیشتری شہر کو چھوڑ دیا اور وہ خود زدہ ہو کر نہایت ابتری اور بے ترسی بی کے ساتھ پہلے ہی بھاگ چکے تھے اور اب اونکا گھیریںنا اور یا لاقائب کرنا ترکی اور المغری سے بالکل عبید تھا اس لئے کہ ادنیٰ حد رجہ کی بزولی نے ترکوں کو اپنے رحکم کرنے پر محجور کیا۔ توپیں۔ بندوقیں لایا چکر۔ میگر میں۔ اسکت۔ بسکت۔ سارذن۔ اور براہڈی کے پڑے پڑے ذمہ دار تھے۔ اس کثرت سے پائی گئی کہ ایک ترکی افسر نے از راہ سخراجہما کا معلوم ہوتا ہے کہ یونانیوں کی زندگی کے ساتھی کا استعمال پانی سے بھی زیادہ لایا ہے، چوراں میں دلیعہ بہادر دیوگ آف اسپاٹا سامنہ کی دوپہر کو (وہ بچے دنکے) فوج کے داخلے سے ایک روز پہلے ہی سخت خوف زدہ ہو کر ایسے بھاگے کہ بخوبی دھرکا ہی

پارچہ سے پوشدگی اور شاپی بوٹ کے جو سے بھی چھوڑ گئے لیکن سامانِ عشرت سب
ہمراه لیا۔ مل کاڑوں میں سے عمر بن احمد پسے نکالے گئے اور زندہ بلط اور غابیان
کتاب بنا نئے کئے بھری گئیں رئیے بغیر شراب کا کچھ نصف ہمین) خوف پختا
کہ ترکی رسالہ انکو مگر قدر کر لے اور واقعی اگر دہ کھشٹ کی بھی دیر کرتے تو رسالہ دون کے
سر پر ہونی ہی چکا ہتا۔ اور یہی بڑا مدعا تھا جیکے نہ حصل ہو سکا اور صحراء پاٹ کو فہوس رہا۔
ریل کا مامشوک سامانِ لمحیٰ انجمن اور کاڈیاں اور شیلے سب وہ لوگوں کو معتبر نہ کام بردا
کر سکے گے اور ترکی رسالہ اونچوں نہ روکے سکتا۔

پوناپون نے آرسیک سelman بھنی ترک باشندوں سے اپنا سخت بڑنا و کڑنا شروع
کیا کہ وہ بچا سے ہفتون بیٹھے سے طرسے باہر نہ سکتے تھے۔ اور اکثر وہ کو جان اسکے
خود ہو گیا تھا۔ فہوس ہو گئے تو کونکا اپنے مغلوب تھوڑے سے یہ سلوک اور پوناپون کا اپنے
سلمان دعا یا سے یہ بڑا ہو۔ بھلگنے سے یہ سے اونٹوں نے دو کافون کو لوٹ لیا
اور دوسو بھرم چوپید خانہ میں مخفید تھے از اذ کر ترک سکے گئے اور وہ بہردار بھاشون کو ہتھیار کو
جھوکنے شہر کو آگ لکھا دینا چاہا اور بے تنبیہ سے تو بیان چلائیں اور طرح طرح کے
فتنه و فساد برپا کرنے کی دلکشی۔

پوناپی ساہیوں نے شہر کی سelman رعایا پر گولی چلانی جو اونچوں کا ناہما دیکھنے کی عرض
سے ایک جگہ سچ ہو گئی تھی لیکن ترکوں کے پوچھنے ہی یہ تمام بد نظری کا فوری ہمی اور ان
بھادر ساہیوں نے شہر کے بھیہی باشندوں سے وہ انسانیت کا بڑنا و کیا جس نے مہابت
کر دیا کہ تسلی فتن لیا میں دوستوں کے بیان میں دھمل ہوئی نہ کہ فتحنندی کے نہیں
جیسا کہ علم قادیہ کے محافظ سے ہونا چاہئے تھا۔

ترکی ساہی ہر ایک باندار کی مٹور پر ہر بڑی دوکان اور مکان کے سامنے ہر گروہ گھم

اور دیگر معابر کے ردہ و معین کو سکھنے ناکر بھائیتے والے جیسے اپنی چیزوں جہان جھوٹ
لگتے ہیں اور جو محفوظ ہیں۔ عادم و یانیون کے جو جانشین غرب کے نشانے اپنی قسم کا
تعزیز نہیں کیا گیا اور حب طور پر خوبصورت لگتی تو اُسی بعز بزاروں میں چلت پھرت شروع
ہو گئی۔

تلی فوج کا داخلہ شہر میں اور اُنکا حصر مقدم

وہ پہلی مرتبہ تیکا ہراول۔ رسالہ شہر میں داخل ہوا تھا لیکن ہی کی ہر کمی شہر
کو پہلی فوج جی سی شہر کے دروازوں پر آپنے اُسوقت کا نظارہ فابیں یو نہا۔

سلطان باشندے سلطانی فوج اور سلطانی کو دیا ہیں دیستے ہوئے سپاہ سے لئے کو
باہر نکل آئے اور اس قدر انہا مسرت کیا کہ اُس جوش کی اظہر شاہزادہ نادر ہی مل ناگی۔

ایک دوسرے کا بڑھ بڑھ کر سلام کرنا اور پہلے تاک سے اتحاد نہ کر جب
سے کھلے لگا۔ گریہ شادی پر پا ہونا۔ ایک دوسرا کے چھرہ پر پسہ دینا اس شدید
سے جاری خلا کو دیکھنے والوں کے دو نیز اسکا لگرا اثر بیٹھتا ہے۔ باشندوں نے کسی کمی کو
والے کو بلا پیار کئے نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ ایک لائق نامہ نگار انگریزی کے جی دنوں
رخا رچوم لئے گئے کیونکہ اسکے سر پر تسلی لوپی تھی اور ابتداء سے نالات جمک تلمیذہ
کرنے کئے اس نے تلی ہی فوج میں رہنا پسند کیا تھا۔ اسکے بعد قوہ خاون
میں بلا قیمت کافی پالائی گئی۔

اس خوشی کے ساتھ ہی ان جنگجو بغاوتوں میں حریت آمیز خصما اور کسی قدر باؤ کی ٹیکی
نظر آئی تھی اس نے کہ ہوتا نیون کے جاگ جلنے سے اونکو ایک بڑی لڑائی کا موڑ
نہ ملا جسکے لئے وہ سنداد طیار ہو کر آئے تھے پس لڑائی نہ نے پر باؤ کی چھاتا
سے فوجیں اعلیٰ درجہ کا حوصلہ اور بہت موجود ہوئے کا ثبوت ملتا تھا۔ ادھر پہنچا

لے کر ایک ادنی سپاہی تک بھی کہتا ہوا کہ یونا نیون نے رانی کچھ بھاگ جانے ہی کے
واسطے چھپری پھی۔

شہرینِ داخل ہونیکے بعد ترکون کا حُسْنِ انتظام

کوئی امر اس سے زیادہ حیرت انگیز نہیں ہو سکتا کہ ایک فتحن فوج کے درمیان با وجہ
مالِ خوبیت کے جایا نظر آئنے کے قامِ دودان جنگ میں کیونکہ کامل طور پر انتظام رکاوہ
کیونکہ عفو صد ملک اور مخلوب شمن کے ساتھ اسقد ضبط اور شخص کا برنا اور ہو سکا اور
بڑے دل ان لوگوں کے ہیں جنہیں فتح و خطر کا کوئی نشہ نہ پیدا ہو سکا۔ مخالف اور موافق ہر جا
سے یہ امرِ مسلم الشہوت ہو چکا ہو کہ ترکون کی طرف اول سے آخر تک کہیں نفس پر ہر گز ہر کو
کوئی کم کی زیادتی نہیں ہوتی۔ ولایت کے نامہ نگار جائیا شہرین گشت لگاتے پھرے
اوٹھو کیسے نظری جیرو تعدادی کی نسلی۔

عمرز ناس نگارِ دُلی میں بُرے ہے کہ دنیا کی کوئی فتح انتظامِ معاشرہ میں ہیں ترکون
برتری نہیں حاصل کر سکتی حقیقت کہ دُلبی میں ایک انگریزی مجمع کیمیں زیادہ تباہ اور ناقابل
انتظام ہوتا ہے۔

اگر کمین کسی ترکی سپاہی سے کوئی نامناسب حرکت خلوہ میں آئی تھی تو افسر نہیں تھا
سمخت سے او سکو روکتے۔ چنانچہ دو سپاہی جو ایک مکان میں آگ لگاتے ہوئے پکے
گئے تھے کوئی کوئی سے اُڑا دیتے کا حکم دیا۔ اگر بعد کو فتویٰ مت
دوسری میڑ سے تبدیل ہوا۔ میں سپاہی چھوٹے چھوٹے جرمون کی وجہ سے کوڈوں
ستے پواسے گئے۔ شہرِ بھرین ہر طرح سے امن رہی۔ ذخائر رسد بھروسے تھے اور
کوئی کمی واقع نہیں۔ لوگ جلد اپنی دکانیں کھو لنسے گے۔ یونا نیون میں ترکی ٹوپی

کی بُری اُنگ ہو گئی اور کسی سپاہی کی طرف کے کسی فرم کی چھیر جھوار کہیں نہ سنی گئی۔
جقدر روس پہ سرکاری بنک خیڑہ کا ترکون کے ہاتھ لگا وہ مغل مسند و قون میں شریہ
کر کے پہ میں دیدا گیا۔

تُرکون کے داخلہ لریا سے پہلے یونانیوں کی نالائق حرکات اپنی رعایا سے

تمدن اپنی مخلوق کو کقدر جماد اطبائع عطا فرمائی ہیں کسی وہ حوصلہ دیا ہے کہ وہ بد
کے عرض نہیں اور ظلم کے چسلے حکم کرتا ہے اور کسی ہیں کہیں پن موجود ہے۔ کہ وہ نیکی کا حضور
بُدی کر کے نکالتا ہے اور خود اپنے ہی دوستوں پر ظلم و زیادتی کر کے جویں حصہ اکرتا ہے۔ جو حکم کہ
ترک (الگرڈہ) نے عالی طرف اور حوصلہ و نہوتے کرتے وہ خود یونانیوں نے اپنی رعایا
اپنی خیرخواہ قوم کے ساخت کر دیکھا ہے۔ فتح لریا سے تین روز پہلے سے بازاروں اور
مکانات کی توٹ ارشق کر دی۔ اور بعض نے یہاں تک پہنچا کیا کہ عورات کی عفت
و عصمت تک خود میں پُر گئی۔ بلا خجال ہم نہیں وہم شری وہ آپس میں کئے مرستے تھے
جب اپنے عیالی یونان سے یہ پرتاؤ ہنا تو ہر شخص صور کر سکتا ہے کہ سلمان ہما ہے
جو اکثر مزک تھے کیا سلوک کرنے ہوئے جنہوں نے سلطان کے فقدم سے خصلی بھل جاتے
کے بعد وہیں سکونت اختیار کر لی تھی اسکی کیفیت خود عیالی اخباروں کے یعنی منصبہ سرکاریا
نے لکھی کہ ان بیچاروں کا بازاروں اور شہروں کے ہاستو پر جلن پا پھر نابند کر دیا گی اسکے
سرپر ترکی ٹوپی دیکھنے فوراً امار لیتے اور نشاد کرنا شروع کر دیتے اور یونانیوں کو ہونے
میں لئتے اعداد تھا اپنا بامی برداشت مشرج طور پر حالات ہیق میں اس جگہ لکھا جا چکا
ہے جن یونانی لریا کے شیشیں سے دو لوگوںہاگے ہیں اور اپنی اپنی خاطر عروزان نے

چھتی ہوئی عورتوں اور چوپان کو ٹانگیں کپچ کنچ کر گئی ڑوں میں سے نکال جیسا کہ ہے۔ سترتوں ستر فیٹ میں گولی پلی ہے۔ اور اس جگہ اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

ترک سپاہی

ولاپتکے مانگ پوٹ کے نامہ بخارے خاص ایک تاریک سپاہی کی صرف تحریر میں روانہ کیا اُس سے لکھا کہ :-

”وہ ایک شخص عالی طرف اور عالیت ان ہے۔ حکم بجا نہ پر بغیر جوں پڑے کے اور بغیر ایک فرد بھر غرف دہڑاں کے وہ اگے بڑھتا ہے۔ رفانہ میں تیزی نہیں ہے تیکن عنم باخوم ہر ہر قدم سے سپتا ہے وہ لکھتا ہے کہ میں میدان میں زخمی اور قرب المگ سپاہی دیکھ گئی کے مین سے اُن تک کی آواز نہیں۔ تربیت کا سوال کرنا حافظ ہے۔ کوئی قوم بے تشبیہ کے ساتھ فتح نہیں ہو سکتی انہوں نے اپنے قیدوں کو (حوالیخ سوزا ساتھ) چھوٹا کر نہیں۔ بلکہ نہایت حافظت سے ہمیڈ کوارٹر کو بیجپے چڑھنے لگے اور

ہے کہ بھی مصافت صحیح دسلامت چھوڑ دتے جائیں گے۔

”پی میل کے لاٹ نامہ کار مسٹری۔ ڈبلیو سٹیویوس کا او ہم پشا

کو من سارکا د دینا

۲۵۔ اپریل بقدری شنبہ کی صبح کو مشرموں کو ادھم پاشا سے ملاقات کرنے کے اذون پاشا کو ایک بیانی خبرہ میں مقیم پایا۔ قریب پوچھ کر انہوں نے مخاطب ہو کر کہا کہ :-
”قارروائی تمام شد“ اور کسی طرح سے اس لامانی کامیابی پر انہوں نے خود بیاہ کے

انفاظ استعمال نہیں کئے۔ اور فرنیسی بیان ہیں کہ میری بھوئیں یونانیوں کا سطح یعنی گناہ کی طرح آئائیں۔ خندوکشا اسی وجہ سے جو قدر تھی تھوڑے محفوظ اور مامون تھا اور جس کے مضبوط لگنے میں انہوں نے بہت سادقت اور لا اعداد و رہ پڑھ کیا تھا۔ اور صدر پاشا نے کہا کہ ہم اپنے پاہستے ہیں اور اب چیز کی کسے تباہ ہوئے تھے یونانیں آتا کہ انہوں نے راہ گز کیوں اختیار کی۔ مجھے اس ات سکائیخ ہوتا ہی کاش وہ چھٹے اور ریکتے تاکہ سن اوٹکو کامل چور پر شہاد اور بر باؤ کو دینا۔

ذمہ نگار ہمیوف لکھتے ہیں کہ ادھم پاشا کے لئے یہ ایک بڑی لمبی چوری تقریبی کیونکہ وہ کام کرنے والوں میں نہیں والا۔ آئندوں نے یونانیوں کے چیزیں کے لئے جو جان بچایا تھا اوس سے اونچا بچکنے لگا۔ اور سکھل یرشان لگزا اور انہوں نے نہایت سمات اور سہولت سے اپنی اربیانی اور سوچی جھنڈوں کی خشکایت کی کہ وہ کوچ کرتے وقت گانے کی بد عادت کی وجہ تھی ہوئے ہیں۔ پس جب حسب المکاومہ چھپنے والے ایک گانے کی طرف کوچ کیا جس سے یہ منظر ہوا کہ وہ یونانی فوج کے ھتپ میں ہو چکا اور ٹھپھے سے اونکی گیر راہ فرازندہ دکر دین تو وہ حسب العادت زور سے کاٹے ہوئے گزرے۔ اور ایک یونانی پادری نے اونکی آوارش لی اور افسوس کو عین وقت پر خبر دی۔ ورنہ وصید صاحب (ذیوں آف اپارٹمن) اس وقت ہمارے ساتھ کہا آئندوں فرماتے ہوئے (یعنی ہمارے قیدی ہوئے) یہ کہکشاں اے مددو ج نے ناسفے سر ٹالیا اور ہم چلتے آتے ॥

۲۶۔ اپریل کی لا روائی اور ہریدیا طائفی فوج

اور یونچانہ کا دخلہ اریمان

گریل سیف اللہ سے کئے تاریخ سے معصوم ہوا کہ پیر کے روز صحیح کو دو باری تو نجات کی
سرناؤسے رہیا کور دامہ ہیں۔ جبوت یہ فتح لادیس ہوئی اور پر بر بر ہم منٹ تک
چھٹے خاصایسے اُن فیدوں نے جنکو یونانی فراہ ہونے سے پہلے رہا کر گئے تھے فیکے۔
باوجود اسکے سپاہ شہر میں داخل ہو گئی۔ قصہ کے سلمان اور تھوڑے باشندوں نے
خیر مقدم کیا اور سب اکپار دینے ہوئے مارے خوشی کے اونچی آنکھوں میں سے آنسو جاہی
ہو گئے۔ اسکے بعد سلطان۔ حصاری۔ اور یودھیوں نے مکر محل کناک کے چوں میں سلطان
کی درازی خدا و اقبال کی دعائی اور مجھے نے تین مرتبہ زور سے لغزو لگا کر کہا کہ

” خدا ہر اپنی عجیبی سلطان کو دیر تک نہ نہ وسلامت رکھو ”

حتیٰ پاشا کا ڈویزن فوج ہراوں میں شامل ہو گیا اور نشاط پاشا کا ڈویزن گرد و فوج ڈراو
پر قبضہ کرنے میں مصروف ہے۔

ماشل اوصھم پاشا کا تاریخ

روز یکشنبہ ۲۵۔ اپریل کو ماشل موصوف نے اباب عالی کوتار دیا کہ فتح ہراوں نے باظنا
الٹی باقبال سلطانی ترسایں قبضہ کر لیا ہے۔

ماشل اوصھم پاشا اور اوٹکے صاحبوں پر عاصلطانی

۲۶۔ اپریل کی نشانات ذیل سیپ سالا را دیا کئے رثاف کو اونچی سرکار میں تاریخ سے بین
الفا واعظ افراد ہے گئے۔ الائسویہ شکر ہایوں کے کامڈرخپی۔ ماشل اوصھم
پاشا کو بوجہ اونچی بھادری۔ غیرہ مددی۔ عاقلانہ خدمات اور صرافت شماری کے
لئے ڈویزن کے کامڈر جنرل خیری پاشا اور دوسرے ڈویزن کے جنرل

نشاط پاشا اور تیسرے دو زین کے کماز در جنگل محمد وح پاشا اور چھٹے
دو زین کے کماز در جنگل حسید رپاشا اور پانچوں دو زین کے کماز در جنگل تھیں پا
اور چھٹے دو زین کے کماز در جنگل حسیدی پاشا کو مرصع زمان عثمانی عطا فرمائے گئے ۴

پسالار احمد پاشا کا دخشم نہ لے لیں

۷۲۔ اپریل ۱۸۷۹ء میں روز سکشنس بک غربیہ ترکی فوج سواپنے ہر دفعہ پسالار کے بھائیہ
لے رہا میں داخل ہوئی۔ خاموشی اور غل نہ رنجانے کی اس خدمت کا کیا تھی کہیے پرست
و اخلاق کے وقت میں کسی کسم کا انعام رجوع خود شہنشہ نہیں کیا گی۔ نہ ہر سے کے نفرے بلند
ہوئے اور نہ چیز زد سے حیرے۔ یعنی اتنا ہے اگر کب کاف پاشا جو مکاؤں
پسالار کے آگے آگے تھے جو قوت شہر کے نزدیک بیل پر سے لگزے لگے مسلمان
باشندوں نے غل مچایا کہ خبردار میں کے بچے سنگ ہو۔ لیکن ان پر رجوع بہادروں کی وجہ
ابے کم زد ایڈنیونی طرف کب مبتدل ہو سکتی تھی۔ لگھوڑے بڑا کر خطرناک تیزی سے
آن کی آن ہیں شہر میں داخل ہو گئے۔

گرگپ کاف پاشا نے پی پر غمانی پسالار کو مبارکبادی۔ مسلمان رعایتے بڑے
تپاک سے شہر کے باہر خریقہ مر کیا اور جو قوت ترکی سپاہ شہر کے بازاروں میں سے
لگزی قوبہ نے نہایت ادب آدب سے سلام کیتے اتھ اور تھاتے لیکن کسی صلح غل
شور نہ ہوتے پایا اور ہر ایک طرف پر ۶ ب خاموشی خلاصی ہو گئی۔

اوصرہ بارا محکمناک کے چوکیں لگھوڑے پر سے اوڑے اور زرم آفان سے نہ مسدود رک
فوج اور سپاہ کو اونچی کامیابی پر مبارکبادی۔ محل کناؤن وہ محل تھا جس میں کراون پرنس نے
ڈیوک آف اسپاڑا قیام نہ پریتھے اور اس نے میں نہ کمرے شاہزادہ طبیعت سے

آہ استہ اور سامان خود ری سے مکمل تھے۔ سپردن اور الما یون میں عیش و عشرت کے سامان مہیا اور موجود یا سے گئے۔ برلنڈی اور دیگر اقسام کی شہربن کمپنیز جو ہوتی ہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ یونانی اولنی سے لیکر اعلیٰ تک ہر سے شرابی اور سخوار عیاش بیش ہیں۔ سینکھانون میں شراب پینا اور شیخی جگہ ازنا افسوس نکاشا ہے اور اس نے سپاہی، افغان افغان پر اعتماد نہیں کرتے۔ بخلاف اسکے تک سپاہ اور افسوس میں باپ بیٹے کا سامنا ہے۔

سیف اللہ بے ای روز پاٹشاہی نے گئے جس عمدہ کے وہ ہر صبح منح نہیں اسے کہ جن جن ملک کا لایچا ہیں اور ہخون نے حصہ لیا آئیں نہایت پود و جباد اور سرگرمی کے ساتھ شرکت کی اور جانبازی پر ہمیشہ تک رسے اور اعلیٰ درجہ کے فوجی جو ہر دھکالتے ہے۔ ۲۸۔ اپریل کو رہا ریس کے گورنمنٹ کے گورنمنٹ کے گئے۔

شہنشاہ چڑھن نے ادھم پاشا کو مبارکباد کا تاریخ دیا کہ اور ہخون نے نہایت ہیداب سے جنگ کی۔ فراز شدہ لوگ اس آنسے شروع ہو گئے اور کاروبار باناری ہیں جو کئی روز سے سرو چڑھا اگر میں آئی شروع ہو گئی۔

شہر کے خالی ہوش لیپر نامی پر زبردست پرو مقرر تھا۔ چند قبوہ خانے پرستہ سابق قائم ہو گئے۔ تک سپاہیوں نے جو نہایت سادہ فراز اور خوش خیز ہیں ساہیانہ زندگی ہائی طور پر چھوڑ کر شہر ویچاڑھ پھر سنبھلنے لگے۔ سکشیل کے سوارشیل بیاس کو اشندو کے قلعوں میں ایک ناشربن کے ہنکی وردیاں میدان جنگ ہیں میں یا خلکہ مالہ ہو گئی تھیں اور ہخون نے یوانی کا رخانہ کی ٹری ہوئی وردیاں ہیں میں لیکن ڈوبنی پر وہ اپنے ہی آلات حرب سے مسلح ہو جاتے تھے۔

مالِ تعزیت اور رعایا کے اس باب کا انتظام

قلم کے (اہم سخنیں) سارے ہی پانچ اپنی توپون کے علاوہ ایک بھے و پھر کے لیا رہ توپن
شکر پر ملین اور ہر قسم کا غصہ المقدار سامان جنگ اور کے ساتھ باخت آیا۔ لا رسیہ کے سول
گورنر نے انتظام کر دیا کہ عام لوگوں کا ماں جیکو وہ حسیرہ میں چھوڑ گئے تھے بخاطت نہام
یکجا کر کے اونچی اونچی کے وقت وہا بیا جائے۔

ریلوے اٹیشن کے پیٹ فاٹم پر صدماسن اس باب سازو سامان اور دراورنکے ذخیرہ
پرے پائے ہیں اٹیشن کی خاطر پر تعین کی گئیں تارکا سملیہ وبارہ فایبر جا۔
ترکون نے یونانی تارکو نعمان ہمین ہو شہما بھا۔ وٹ لکھوٹ کی رک کا سخت بھا
انتظام تھا۔ بھانٹک کر خواک اور سلوپی سیاہی نصرف ہمین کر سکتے تھے جس کو
یورپی نامزگاروں نے جی کہا کہ یہ سختی نامناسب تھی لیکن وہ شاید اس سے لا علمنہ
کہ مشنی فراخدا اس شعر پر عمل کرتے ہیں ہے سرہنپہشا پار فتن پریں چو پر شد
ن شاید گرفتن ہیں۔ (سعدی) اور چھپا شکستے من دی کر دی کر عایا بلا خلاف اپنے
خرون کو داپ آوے۔ اونکو فوج یونان سے تعریض ہے۔ رعا یا سے کوئی مخالفت نہیں
اور اسپر اتنا اعتبار کیا گی کہ گاڑیوں پر گاڑیاں عورتوں بچوں اور اس باب سے بھری
ہوئی آنحضرت ہو گئیں۔ باندرا کمل گئے۔ سیخائے بند ہو گئے۔ بیشمار سد کے ذخیرہ
گیوں۔ لکی۔ تاروں اور برائی کی ہمین کی ہمین دستیاب ہمین۔

یونانیوں کی توپوں کو بیکار کر جانے کی علم خشمہ

ولادت کے تاروں نے خبر پسلا دی کہ یونانی جو قوت تاریخ سے پہلے کے تاروں کو توپوں کو

آہنی میون سے بند کر کے بیکار کر گئے تھکن یہ محض نیادِ طبھی اونکو اپی جان سمجھائے کا تو وقت ہی نہ قاود تو پون میں کسوت بیٹھے میخین چڑا کئے۔ یہ وہ خبریں ہیں جو یونانی ذرا لئے سے یورپ میں پہنچی تھیں اور جاول سے آخونک سراسر جھوٹی اور کذب افسوس کی پہنچکیں اور جعل یونانی بھادڑی کا خیال یورپ کے دل سے ناپید ہو گیا ایک طبع اونکی کی اور راست بازی کا ثوق بھی جاتا رہا۔ ان چند توپوں کو گدھوں میں ضرور آؤ دا بابا یا۔ شایدی کے حقیقی مسند کر دینے کے سمجھے گئے ہو گے۔

شہرِ اریا

شہرِ اریا جیسا کہ نقشہ مقابل صفحہ ۶ سے ظاہر ہے صوبہِ عسلی میں سب سے بڑا شہرِ عداوہ قریب دریا سے پیس سینی سلامبر یا ہتھاک جو تسلی کا سے بڑا رہا۔ مرجدِ ترکی سے اس شہر کا فاصلہ دس میں اور مرناو سے بھی دس میں کچھ زیادہ ہے۔ عسلی کی سیون کا صدر مقام ہے۔ بیان سے میں طرف کو لمبیں جانی ہیں۔ جانب شمالِ عشقی دامہ دوہماں پس تک جو سندھ سے مل جائی ہے۔ دوسری لین جانبِ جنوبِ مغرب و میمنونیا و وولو کا تھا۔ قیصری جانبِ جنوبِ مغرب جاتی ہے جو فارسالہ۔ تریقالہ یلوے کو قلع کرنی ہوئی ڈوموکو۔ لامیہ غفرہ میں لذر قی ہوئی خاص یونان کے شہروں کو چلی جاتی ہے۔ شہر قلعہ بند مقام ہے اور قریبِ عدار کے میان سرہنگا اور نہایت زیختی ہیں۔ آبادی شہر کی پاس بہادر کے قریب ہے شاہی محل کا نام کنکا ہے جس میں شاہزادہ ولیحمد یونان اکثر مقیم ہوا کرتے تھے۔ شہر میں ۳۰ مسجدیں۔ ۳۰ کلیسا اور ۳۰ یہودیوں کے مسجدیں۔ باشندوں میں سے آدمی سے کچھ زیادہ مسلمان اور براتی ہیں یونانی اور یونوی اور دوسرے کلیسا اونکے پیر و میانی ہیں۔ رومنی وغیرہ کے بیمارگار خانے شہر میں جاتی ہیں۔ قسطنطینیہ میں فتحِ ارباب کی تاریخ

والسُّدُنُ خَيْرُ النَّاصِرِينَ اور اعْدَادُ سُنَّتِيْرِيٍّ يادگار کے نئے تکالیفی -
۱۳۲۰ھ ۱۳۲۰م

فیلڈ مارشل اور حکم پاشا سپری لار افواج قاہرہ سلطانیہ تعمییۃ عمری دو نیاں کی حکم صدر سوانح عمری

اس موقع پر جبکہ مارشل اور حکم پاشا کے کارناموں نے تمام یورپ میں ہل چکاوی ہے
نامنا سب ہے کہ اوپٹکا مختصر حال ناظرین والا تکمیل کے گوش زد ہکیا جائے۔

افریقیہ کی اندر مدنی مشی اقوام اور اسٹریٹیجیک مردم خوار باشد و نکے علاوہ شاید کوئی نئی
قوم اور کوئی ملت ایسی ہوئی جسکی زبان پر اور حکم پاشا کا نام دن ہیں دوچار مرتبہ نہ آتا ہو تو
اور حسنوند انجمنی دنیا میں تو ایسی شہرت کسی شخص کو بوجہ ہیرت انگریز فوجی خدمات کے آسا
نہ میں نہیں ہوئی۔ ابھی تھوڑا عرصہ گذر رہے کہ صین چاپان کی لڑائی بہت بڑے
پہاڑ پر ہوئی تھی لیکن کسی ایک جزیرہ کی بھی اس درجہ تک شہرت نہ ہوچکی تھی جبکہ کامران
کسی شخص کو بخوبی یاد رہا ہو۔ وجہ ہے کہ نیان خواہ کیا ہی لائن دفائق شخص کیوں نہ
جب تک کہ اسکو انہاریاقت کا موقع نہ ملے تک اوسکی شہرت ہونا ناممکن ہے۔ نعموم
کہتے ہیرے کوہ نوئے کہیں بڑے بڑے خاک میں دبے پڑے ہو گئے۔ لیکن جبکہ
وہ آغوش مادر سے باہر آؤ گئے وہ اس کوڑی سے بھی زیادہ پہنچا رہ میں ہے کہ عرض چار
چوار کے دانے تریسے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح اور حکم پاشا جنون نے اپنی ہمارکے پوسے ہاہ بہ
محکمہ جنگی میں گزار دئے اور معمولی موافق پر فوج کی سر کردگی کی لیکن کوئی ایسی شہرت ماضی
نہ کر سکے جو اونکو سعصر ماشیاں نہیں ملت از کروتی اور صالاگ۔ تو درکثار خود اوسکے مقام پر لک
کو علم نہ تھا کہ اور حکم افریقہ اور روزگار جزیرہ اولین موجود ہے حالانکہ انہیں قابلیت بن ہے جو

سوجہ و قصین نیکن پورا موقع نہ ملتے سے وہ سب اونچی ذاتی ہیں تا آنکہ یونان سے رُلائی شروع ہوئی جو اس زمانہ میں جیکہ سلاطین کے دپلو میٹک کارروائی اور اُندرشیل (قانون ایمن الامم) نہایت خوفناک اور سخت گیر خریز ہیں بہت بڑی رُلائی بھی جا سکتی ہے اور اس لئے کم سے کم رکون کو اس جنگ سے اسقدر فائدہ ضرور حاصل ہو جاؤ۔ کہ ایک شیر بلوپا (غمان غازی) کے ہمپلہ دوسرا شیر بلوپا اور فتح یونان اُنکی قوم میں پیدا ہو کر ساری قوم اور قوم بندہ بہب قوم کے لئے باعث خود مبارات کا ہو گیا اور ہم پاشا اور اونکے اتحاد ترک افسون نے وہ مردی اور عز و انجی کا کام کیا ہے اور ایک راستبازی دیا یہ داری اور وفا شعاری کا برتاؤ برناہ کہ جس سے میں برس گزشتہ کے سخت کریم نظر دہیوں کو جو عبد الکریم سے نکحہم افسون نے عامہ ترک اور بھی قیمتی ناموری پر لگا دیتے تھے محظی نہیں ترکیا بلکہ ان کو نمکون کی پاجیا نہ جانتے محض ذاتی ناقابست اور خلقی عجیب ثابت ہوئیں اور یہ کہ جیسے دلیر اور بیاندار ترک سپاہی ہیں ویسے اونکے افسوں " محض خیالی دپکو مسلمان کلا اور اونکا عیش پسند اور مغزور اور طاسی ہونا دھمکوں کے من گھڑت ازام تھے جو صرف اوصم پاشا کی عاقلا نہ تدبیر سے نہش براب کی طرح صفحہ تاریخ سے ہو ہو گئے۔

ادھم پاشا صفویہ میں پیدا ہوئے اسلئے جنگ یونان کے زمانہن اونچی عمر ۵۴ برس کی تھی۔ غازی عثمان پاشا اونکے بیس برس ہر سے گویا جس سوین غازی محمد صاحب نے روم و روس کی جنگیں لازوال شہر مائل کی ہی اسی سن و سال ہیں ادھم پاشا نے جنگ یونان سے ناموری پائی اور یہ ایک عجیب انفاق ہے کہ ترک افسون کی شہرت کے ہم بزر کی عمر نہایت ہی موافق اور سارکے وقت ہوتا ہے۔

اویمہ پاشا حکم کیا۔ میر کے بھائیوں اور بیویوں کے شرکت میں بھی ایک جملہ تھے
آنداز میں اپنے بھائیوں کے ساتھ میر کے بھائیوں کے بھائیوں کے بھائیوں کے ساتھ
اور اپنی بیویوں کے اور اپنے بیویوں کے ساتھ میں ایک جملہ تھے جس کے مذکور ہوئے تھے
نے براہ راست افراد میں ایک جملہ تھا اگر وہ بھائیوں کے ہو تو اپنے بھائیوں کے
جو ایسے افراد تھے اور اس کے نزدیکی قیمت میں بھائیوں کے اسیدا اور ہم پاشا کی قیمت تھے
کہ اس وہ افراد سے پوری تھی جوئی۔

اویمہ پاشا اس کی دوسری ایجاد میں ایک بڑی تعداد کے جملہ تھے۔

۱۸ ستمبر کو ایک دستہ نجی نیز کاران پاشا نے موہوت مقام کشی
سے بھیض کیک پہنچ کی طرف ہے۔ ۲۱۔ اور ۲۲ تاریخ کو اسی دستہ فوج
اور وہی سپاہ میں محنت نہیں معرکہ کرنی ہوئی لیکن اویمہ پاشا خاباب قرار دی
گئے۔ اس کا زندگیوں کے صلیب میں حضرت سلطان المعظوم سے انکو فوج ہر یکاڑا
کا فرد وہ تیر کا اڈی عطا ہوا۔ سی ۲۲۔ ستمبر کو وہی جانشینی کے ساتھ کہ
پاشا میں سروج کو ناکاک میں سفت متعالہ ہوا جس میں وہ شدید طور پر زخمی ہوئے
تاہم جس تھبیک اس معرکہ اور حالتِ تحریم اونہوں نے وہ بہادری کی جو ہر دھکلہ
جس میں ہوئی تھبیک سالہ میں شہرگئی زیادتی ہو گئی۔ ۲۴۔ ستمبر کو اپنی فوج
نہایت خوب سمجھا پڑا میں وہی اور اس پلوٹ کی مشہور خونی کیلئے میں
اویمہ پاشا سچھتے ریکیو یکے کا بیڑ تھے۔ اس ٹرالی میں ٹھان پاشا وہیوں کی
صدی دل فوج کے مددتوموں کو اور اس کے کل خمر جو جانے پڑتے تھے تسلیم کیوں
کوں سیل طاقت باہر کے بیشامہ تھی۔ وہ سیمون کے لئے شکل کی سفون کو
چھرتے ہوئے لھن کئے تھے۔ اور مجھ سے ہو جانے کے باعث وہ سیمون

کے ہاتھ آگئے تھے۔ چنانچہ جو قوت یہ لڑائی نہایت شدود سے سہبی تھی اور اس ہنگامہ رستاخیزین جبکہ تسلیون برس رہی تھے کہ جیسے جھٹپتی لگے یہ اور ادھم پاشا پری جان پر کھیلکرخوبی دادشیاعت سے رہی تھے کہ کیا کیا نہ مانیا نہ جو ادھم پاشا سے مقابلہ کر رہے تھے اطلاع دی کہ لڑائی موقوف ہوا اس نے کہ عثمان پاشا نے صلح کا سفیر رکھ پریا اور ڈادیا ہو۔

اس بیان پر اونہوں نے ہاتھ روک لیا۔ لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ یہ انکو ایک ہزار دہوکہ دیا گیا جسین وہ نادانستہ اگر قابل احترام ہوئے۔ اسوقت عثمان پاشا یہی ہنگامہ آفتاخیزین ۲۳ مگھیٹ کے بھوکے پیاس سے مفتر و مشغول تھے کہ انہیں بجائے علم صلح بلند کرنے کے یہ بھی اطلاع تھی کہ ماخت کا بلکہ تین فوج کے ساتھ کہاں کہاں بیقیم ہیں اور کس کس سے لڑ رہی ہیں۔ رو سیروں کی اُتر فوج سے یہ حال تھا کہ ایک ایک ترک کے مقابلہ میں وہ میں و سیروں کا حساب تھا۔ لیکن غارتی عثمان اس قلت کے ساتھ اپنی کثیر العداد و شہزادوں سے برابر بلکہ بکارہ لڑ رہا تھا۔ اور اس نے اُنکی طرف سے کسی ماحت افسر کو جکا ہوئے کی کوئی سبیل نہ تھی لہذا ادھم پاشا کو اس آسانی سے دھوکہ میں آ جاؤ اور عثمان پاشا سے پیشتر لڑائی بنت کر دخرا کا سخت انسوس اور نہایت تلق ہوا۔

حرکہ لپوں کے بعد ادھم پاشا فوجی عہدوں میں برابر تنی کرتے رہے لیکن یہ ترقیان ایسی آنکھستہ اور فاموشی کے ساتھ عمل میں آئی رہیں بہانٹک کے فیلڈ بائل کے سفر زہری سے متاز ہوئے کہ اسوقت سے لیکر ۲ برس تک جبتک کہ یہ جنگ یونان شروع نہیں۔ کوئی خاص نیک نامی

شہرت الکو حاصل نہ ہو سکی۔ حق کہ یہ خبر گوش نہ عوام ہوئی کہ سلطان المظہم
نے اپنے مقتدیوں جماعت عربی افواج کی سرحدیوں تاں کو روانہ کر دی۔ علاوہ اسکے
اور کثیر القدر اور شکر بیار روانہ چور ہا ہو اور یہ کہ اوس کل پاہ کے سپر سالا
فیاضدارِ اعلیٰ احتمام پاٹا شام قمر کے لگئے ہیں۔ پس اس تقریکے بعد جو کچھ انہوں
نے صرف اپنے ادا کے قابل ہونے والے طبقاتی ورثہ ملتوں۔ مانی۔ حزاو۔ ریسا۔ فارسیا
بلیستیو۔ برادو مسٹریٹیا۔ اور روڈو مکھ سے دنیا کو تماشہ دکھایا اوسکا
سیکھ لے لیا۔ اور ہتھیار ماحصل ہو۔ اصل یون ہولہ یہ تاریخ تمام و کمال نہیں
اُر جہر پاشا کی تاریخ عربی ہو۔ اور ثابت اُنیں عالات پڑیں کہ جو اور بڑے کوئی ہوئے اُن
کل مخفیات کا پڑھنا ہو تو یہ تاریخ جنگ علم دینوں کے تاریخ سے موسم ہو اونکی سلوخ
عمری کی بھیں کہتے نازمی ہو۔

وہر ان غور ماتھیں بمعتریوں پر کے متصف انبیاء و ان کو برا معلوم ہوا کہ اکی سلامتی خذل کی
کارگزاریان اصطیق دیا تھا جو ہم نے شہر ہون سلہنڈ اونہوں نے شہر کو کیا کہ اور ہم پاشایوناں قتل
ہیں اُن کے باپ راؤ عیسانی تھے وہ صغیرہ سنی ہن بطور غلام کے اکی ترکی پاشا کے پاس ہو
وہ رفتہ رفتہ فتوحہ بیان کی تعلیم حاصل کر کے اس مدتبہ کو پہنچے گویا ان اجنبیاں نے ثابت کیا
ہی چو گلوریات اُنہوں نے نہیں۔ اور بوجوہل قبیل اُنہیں موجود ہیں وہ جو اُس عسیوی خون کے
ہیں جو ہیساں نیشن ہیں ہو۔ نہیے اُنکی رکونیں دوڑ رہا ہو۔ لیکن یہ سب فقرہ بتتی تھی۔
اور اُنہیں پہنچان تھیج تھا جو اور ہم پاشائی کی ذات پر لگایا گیا تھا۔

اوہ ہم پاش پشاں بعد اس دوسری پرشل میں۔ اُنکے مو شان اعلیٰ کو زیارت اور
عیدربالت سے کمیطی کا تعاقب ہیں رہا۔ اس معلوم ہوتا ہو کہ اس نا جھٹکی
اوہ سروار ہو مسلمان کی نجیم ہو گا۔ اُنکی سولخ عمری ہو گیون غافل۔ دار ہٹا لے گا۔

پر بیشتر میں سو کل دگوئیں کو اس امر کا نقیض ہو جاتا تھا۔ از راہم ہو گیا اور کوئی کہ
تزوید ہن شہر میں ہو گیا۔ اب خاص تسلیم کرنے والے ہوئے اور مدد اور نیز ہاں تھے
جگہ میں سو سے تعلیم پا کر فارغ ہوئے چل تھے میں باعثیاں اڑی کی پنج ٹھانی
اوہ ہر شاہزادہ کا مست مشترک تھا۔ مکان تھے تسلیم اور قومی جماعتیں ان کے
بیٹھنے کے لئے۔ اسیں کامن فراہم کیا جاتا تھا۔ اور اس کے ادھر کے طبقہ
خوش ہوئے۔ پہلی بیٹھت میں جو جنگی کامیابی کی اونچائی کیا تو خوش ہوا اور
اسکے لئے پہلی بیٹھت کامیاب تھی۔ اور دوسری بیٹھت خوش ہوا اور ایسا کہ
کیفیت ہو کہ سایی طالی میں کسی موقع پر کہی حکم اُنہوں نے ایسا ہیں
وہ جس پر سایا میں پورپ کے تحریر کا خصل کسی قسم کی تحریر ہی کر سکتے ہا اور سو
بہتر طریقہ بلاسکتے ہوں طریقے سے اونہوں نے جگہ کا رروایتوں پر یقینی کی۔

جمہ کی روانی کی دلیلیت زبانی سطحی و ملحوظہ نامہ نگار اخبار و ملی میل

سطحی۔ دلیلیو۔ اسیوں نے میل کے لائق دشمنوں اس شکار میں جو اپنی اخبار کی طرف سے
جنگ کے حالات فلمبند کرنے کی غرض سے موت پر پہنچے۔ اسی دلیل مصلحتوں نے امام پیر
نے آدم پاشکے شکار کے ساتھ رہنا پر بنت ڈیوک اس پارٹا کے ہماری کے ہمراہ ہے
انہوں نے بذات خود اُس روانی کی چشم دیکھیت کو جائز رہا۔ سیپشتہ ۲۴۔ اپنی کو
جمہ کے دن ہوئی تھی ایسے پر اڑا لفاظ میں لکھا تھا کہ جنہیں عبارت کو تائیں میں نہیں
ہدایت لطف خیز معلوم ہوا۔ یہ کیفیت انہوں نے ایمانداری کے ساتھ اور صرفت شایع کی جائی تھی

نوج لر ساین داخل ہو گئی اس نے کسی نہ نکلار پر بھر کر میں موقع جنگ پر کم اندرون کی جاتا اور بیوچ کی حرکات و مکرات کا اعلان کرنے سے خود نجیب ہوا ہے اور بیوچ میون پر اس کیستے اور نقشہ بھرتے جنگ کے خوبی سے سخت ترین نقدان تھا اور یونے کا بیشہ ہو سکتا ہے اس نے لائی ناسد بھر خود صیادوں کے لئے اس اور دوسرے میخبوں کی نگرانی کیا اور نقشہ بھرتے بھولی ہے۔ پر اس کے بعد کی تعداد زیاد ہے اور گلکار اور جنگ کی وجہ کی وجہ اس نے کے خاص طور پر کم اندرون کی وجہ بھرتے ساختہ اس نے بیوچ کے سارے اور بھر بھی کیا سکتے ہے اور جنگ کی وجہ سے اسی وجہ پر اسی وجہ پر اسی وجہ پر اسی کوئی حکایت نہ کھاتے بچا کسی کی وجہ کی وجہ۔ کسی بھائی کی وجہ سے نکھلے تھے میں۔ وہ بھاگ ہیں رہ گئیں فرض اُنکے لئے بھر بھی پھر کی وجہ کی وجہ جو اپنے سکتے۔ لیکن میرزا جنگ کی فوج کے ساتھ تھے اُس سے زیادہ ہٹھیاں کسکو بوسکتا تھا۔ وہ بے نہیں نہیں سے ہر کا کہ ناشہ دیکھا کر تھے۔ اس پرستی اپنے اس سے بیٹھے رہنے کا کہا تھا۔ یون تو اور ذلیع سمجھاں کی خوبی تھیں لیکن جو والات ہوں وہوں نے کچھ ہان جھکا نہ بیظا ہر علیح قوم رکب، کے ملہیہ کے خلاف جو جو اس پر پہنچے اور بیقہہ اور اسے اور اوس کے زوال اور نیست و نابود ہونے کے وقت لا انتہا کرنے والے مشہور ہوں اول کے مسلسل کسی بھی عبارت کا تکلیما جو ترکون سکھنے میں ثابت ہو نہیں ہی اصطاف اور قابلِ اطمینان ہو سکتا ہے۔ میرزا جو میں نے کہا تھا:-

اُب جو کہ ترکی نوج لر ساین داخل ہو گئی ہے۔ یہ میں ہو کہ لذتستہ و معنکی گامہ والی پرفاحت ہی ان کو بکار است جس کے فردیہات مائی اور ڈالبر کے دریاں فیصل گئی۔ وہ شانی شروع ہوئی۔ کوہستانی سارے کے جو ہرے سارے بھیلا ہو تھا کیا کیپ وناون اور بون کی آواز آئی اور پھر غلظت سفیر ہیں۔

ابری طرح اٹھا۔ اور بھروسی فادن کی ہمیب آوازی اور ہوشمن کاغذ نہ سوادھا
اوسمیں جھوٹی جھوٹی شکلیں توپون کے چڑھے تیرے سیاہ نشانوں کے گرد
تھک رنگرائیں۔ ہر ایک دن کی آواز کے ساتھ شن کی آواز آئی تھی۔ اور بھی
اس گنج کی گونج کی آواز حتم نہ پھاٹھی کہ یونانی صفوتوں بھر کے گوئے چنگیں
کڑا کا گوش زد ہوتا ہا پھر وہی سلس فادن کی آواز آئی تیرتی میکی ہمیب
صل اکانونکو گنگ کے دیتی تھی۔ توپون ہٹے طکے غصے ایک ٹھیک گھیسا
تھا۔ وہ رسمی بھی لمحی ایک نقطہ سیاہ کی طرح کوئی شخص آہستہ ہاستہ ہماری چان
آما پڑو گھیاں دیتا تھا کیونکی تو پسند کا فخری سپاہی ہوتا تھا۔

یونانی ساری طرف کی گولہ ساری کالبو اسٹے کے رہتے تھے۔ اور دونوں قلعے اور
کی آواز کا ملکر میقا ایک پھلتاں برق کے طوفان سے مشاہد تھا۔ یونانی توپی
اچھی طرح گولہین پھیلتے تھے۔ ان کے بھر کے گولے یا تو ہماری توپون کے
اور پسے گز جاتے تھے یا ایک طرف تھوڑے فاصاہی پر گرچھ پ جاتے تھے
ایک گولہ نہایت تا پسندیدہ طریق سے ہماری قرب پھٹا جب وہ گرا تو
چند لمحہ تک زین میں ڈلا رہا۔ لیکن ہم پوس طور پر پہنچتے ہیں پس سے تھکلہ من بوہ
کی بارود کی سقدر خراب ہو کہ وہ ایسی ٹڑی ہمیب آوازی پہنچ کر تھوڑی دیر کے
لئے میری جنگ کی بھی کرکی ہو گئی۔ سامنے توپون کو چلتے چلتے بہت بڑ
گز گیا اور جھوٹی جھوٹی شکلیں خاک اور دہون میں ہنچ گئی ہیں۔ گولوں کے چلتے
اوہم کے گوئے پھٹتے کی برادر آواز آئی تھی۔ مگر فتحہ یونانی توپسند کی شش
نشان کم ہوتی گئی۔ اور ہماری پیادہ بیچ ایک آخری حملہ کرنے کے لئے تباہ
ہو گئی۔ ہماری توپون کی ہتشن میں بیچھے ترقی کرتی گئی۔ ترکی کوئے یونان

فوج کی صفوں پر سینھہ کی طرح بہ میں ہم تھے اور اون دو گاؤن پر جا کر رتے تھے
 جو دو فاصلہ پر واقع تھے چھوٹی ٹکلیں جو ٹکنوں کے سپاہیوں کی طرح
 معلوم ہوئیں دوسریں کے ذریعے سے تباہیاں کھاتے ہوئے نظر میں تھے
 اسکے میں جملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ ترکی نوجہن بجل سمجھنے لگئے اور بھروسہوں کی وجہ
 تو پنجاہ کے ترویک ایک مقام پر جا کر رکھتے ہیں۔ وہاں سے ہنریوں کا
 طرف پہنچا کر اپنے اور فوج کی صفوں اپنی ترکی توہین اور جمال ہمیں سنبھالنے
 چک کر ہی ہن اور سرگرم سپاہی جوش خروش کے نعرے پانڈکر سمجھنے
 نظر اور ہمایت عالیشان معاوہ موتا تھا۔ جما سے سامنی پشت کی طرف ہمہ
 خیل واقع تھا اور اسکی وہی طرف وہ دیواریں سمجھتے ہوئے تھے جبکہ جمل کی
 تباہیاں کلیکی ہیں سرپرست خیل کے تختہ نہ درد، پر جا بجا نیلے دوسروں کے طارے
 لکھتے ہوئے اب کی طرح پھیلے ہوئے تھے۔ یہ دہلوں اُن بندوقوں کی باریکوں پر
 تھا جو یونانی پیڈل قوچ مارتے تھیں۔ سی خواہیں ایک کانون کے سبقے ہیں
 شعلہ لبند ہوتے نظر تھے۔ یونانی فوج کے تنسیہیں ایک دفعہ مکالمہ تھے
 وہوپ میں بھوپی چک رہا تھا۔ اور سبز گھار کے مقامیں ہمایت خون منظر بڑھا
 اس کے مقابلہ ایک سفیہ میاد صاف نظر رہا تھا۔ اس مکان اور یہاں کے گرد و
 لیوان سپاہی جو نیلوں کی طرح رینگتے معلوم ہوتے تھے۔ اور یہاں پیشیدہ
 کرنے والی سپاہ (ترک)، ہمایت تیرزی سے بندوقیں مار رہی تھے۔ پہاڑ قادر
 انداز نشاپی کھلے میلان بھیل گئے تھے۔ اور اون کے عقبیں باہم دو نصیحت
 ایستاد ہوئے تھیں اور اسی خوبصورتی سے ایڈواس پاچ کرہی تھیں جب
 سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مشین یا جو انہوں نے باقاعدہ قدم لیا جائے جو نجات

اپنے اوکسی قسم کا اندر میشہ ان سپاہیوں کے نزدیک تاک پہنچتا تھا وہ چھپے پھینکتے
 اور بھائیوں کا دہوان اب غلیظی کی طرح اُنکے لئے آگے چلتا ہوا آتا۔ اور گروگرو
 پاؤں کی رومنے سے ناک اُخربی ہی سٹکے چھپے کر فراہمیوں کا سلسہ تھا جو کبھی
 علیحدہ ہو جاتے تھے اور کبھی دو تین اکتوبر ہو کر جانے لئے تھے بعض وقت بم
 کا گولہ بھٹ جانے سے بعض شکلیں آگے بڑھتے ہیں لگج جاتی تھیں بلکہ اُنکی سے
 چھپے آجائی تھیں ہونا کا سرکم تھا یہ خنگ کہ تھیں۔ اور یہ دیوں کی قتل
 خوبیزی کا خیل تھا جو میری پیش نظر تھا۔ ہم آگے بڑھتے تھیں کتو تھے اور میشہ
 بڑھتے ہیں جاتے تھے وہ چھوٹیاں جو مذکورہ بالآخر کے کوئی جمع تھیں آگے چھپے
 لکھنے کرنے کی لفڑی تھے لگتے ہیں مگر حقیقتاً اون کے پاؤں مجھے ہوئے تھے
 ہندو تون کی آواز میان میں تسلی کرتی جاتی تھی۔ اور وہ تی شعلے وہی دیوت
 دہی تاک اور دی چھوٹی چھپوں تھیں اُن شکلیں سمجھے کیطیں وکھانی دیکھانی تھیں
 رفتہ رفتہ ہمارے ساری سپاہی گروہتے ہوئے اوس سرسری چھوٹی پہاڑی کی
 دہن کا سما جا پڑے پئے تھے یہ سڑاں دلخوش تھا۔ اواب وہ اس سڑاں سے بہت
 متصل ہوئے اوسی خوبیوں کے ساتھ چھیسے کوئی اُن پہاڑی پر چڑھا جیا
 اور اون چھوٹیوں ریونا گیوں ہمیں ایں بھیں اور بڑھوائی کے آئے پائے جائیں
 کیمپی اور ہر دہر ہماگتے ہیں اور کبھی ہیچے کوہنگتے ہوئے نظر تھے اور آخر کاراہ
 گریز افتخار کی۔ اب ہمارا فضدیلانی مرکز پر ہو چکا تھا۔ اونکیں کوئی لٹکانی شروع
 کر تھیں کوئی تامل کرنے کی وجہ نہ تھی پس سرفراز کا حامی خان ہیوں دُولیان خوبیوں
 کو اٹھایا تھا جس سے آگے بڑھیں اور لدھمیا سائیں فوج نظر تھی چھپے مٹا جائیا
 ہم ایک ترک سپاہی کے پاس سو بجکرنے والے جسکی دو لون مانگیں تو ہم نہیں اور وہ

درد سے رساک را تباہی مجھے اسوق جنگ سے بالطبع نفرت معلو ہوئی۔
ہمارا نقصان غیر معمولی طور پر بہت تھوڑا ہوا یعنی صرف ۱۔۰۵ اُدمی لاک
اور ۸۳ رجنی ہوئے ہیں کے بہت ہی کم ایسے تھے جنکے زخم کچھ زیادہ
تھے یونانیوں کی صفوتمیں محتول اور مجرموں سپاہیوں کی تعداد زیاد تھی۔
بعض جلوہ ہمارے تو پختہ کے فیروں کے متأخر ہمایت ہمیست ناک نظر
آتے تھے خیروں کے پرزے پرزے اور گزر تھے۔ ہاتھ پاؤں کٹ لئے علاج
پڑے تھے۔ دریاں جلی ہوئی اور ٹکرے ٹکرے ہو گئی تھیں۔ بندوق کا ہم
ہمایت صفائی اور تیر دستی کار رہا۔ ہمیں سماں یونانی قیدی لفڑا کے چوتھا
ذیل اور بیدلی کی حالت میں پائے گئے لیکن ہماسے آدمیوں کی اونک
ساتھ اچھا برداوکیا ۔

ایختھسیر من ناک لو ٹیکل حالت

وزیر اعظم ایم۔ ڈیلیانی کی معزولی اور وزارت کی بحرانی

۲۷۔ اپریل کے دوپہر سے ایختھسیر دار المکافی یونان میں ہمایت مظہر باز کیفیت تھی۔ یہ بوجہ
پے دسپے ان شکستوں کے ہوئی جو لوٹنا۔ ٹراناؤ۔ مائی۔ اور اسی پر حاصل ہوئیں یونان
و سرہ دار اور غیر ذمہ دار کے خلاف جوش و غل وح رہا تھا وہ اس دفعہ تک پہنچ گیا تھا جکہ ایجمنگ قائم کر شکر
نے کوئی نئے قائم کرنا ممکن تھی کہ کب کیا حادثہ پیش آجائے چنانچہ۔ اپریل کو مخالف دوست
کے تعلقات بہت ہی زیادہ تندید اتیر ہو گئے تھے۔ عوام ان انس کا خیال جمگلیا تھا کہ اخواج یونان
کا شکست پا نا محسوس ہے یعنی بلکہ غیر ممکن ہے۔ اور اس نئے شکستوں کی خبر دن سو اونکو یعنی پہلا

کہ ضرور کچھ ہو کے بارزی کو کام میں لایا گیا ہے۔ اور اس ہی وہ خیال کو ہماں تک ترقی ہوئی کہ اسی سے چو چین بھائیں اونکی نسبت یقین کر لیا گیا لہر یا ناموزون اور تباہ کن کارروائی حکام کی سازش نہیں کیجیے ہے بلکہ مقتولین کی فہرست ناکافی اور بہت ہی قلیل تھی۔ اور اونکی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اسی ٹرانی میں جسمیں اسقدر کم ادمی مارے جاویں بھائیں کیوں مکمل نہ ہو۔ ان خلاف پر موجودہ وزارت اور موجودہ حکام کے خلاف ایک بہت طریقی جماعت پیدا ہو گئی جسمیں یا ناکے پر بڑے بڑے لوگ شرکیت تھے اور ہمون نے یہاں تک شور و غل بیا کہ شاہ یونان کو فیصلہ کرنا پڑا کہ موجودہ وزارت جسکے صدر اعظم ایم ڈلیانی میں معقول کر دیا گئے۔ فیصلہ نامناسب نہیں تھا اسلئے کہ اگر اس وزارت اور اس کے مخالفوں میں موجودگی میں وہ تباہی اور بریادی یونان کو نصیب ہوتی جو تھی وزارت کے بعد جی کہ اونکی مقدار میں لکھی تھی تو سخت ترین برتائیج اندر وہن ملک میں پیدا ہو جاتے اور مخالف یہ فرقہ یہ سمجھا رہا (جیسا کہ اوسکو پہلے سے خیال تھا، کہ ان لوگوں کی سازش نے ملک کا استعمال کر دیا ہے خدا جانے کیا آفتنی پڑا کرتا۔ اور کس درجتک قتل عام اور خورجی ایخسنہ اور دشمنوں کو گلی کوچون میں ہوتی۔ چنانچہ شاہ نے ۲۶ کی دوپہر کو جو شنبہ کا دن تھا ایم ڈلیانی صدر اعظم کو محلہ سے شاہی ہیں طلب کیا۔ اور اونکا اطلاع دی کہ بصواب دیوالات موجودہ بیتفناۓ صلحت محتول اونکے جلسہ وزارت کو مستغفی ہونا لازم ہو۔ نہ محیثی شاہ نے وہ وجہات بیان کیں جنکی بنا پر اونکو طبعہ وزارت کے استفادہ نہیں کی خواہش ہوئی اور کہا کہ اس بارہ میں مجہکو زیادہ سمجھت اور سیاحت کی ضرورت نہیں۔

ایم ڈلیانی نے استفادہ نہیں کیا اور دخالت لی کہ مجہکو شاہی فرمان کے ذریعے سے برخاست کر دیا گیا۔ اور اس فرمان میں کوئی لقطہ ایسا تھوڑس سے کچھ تھا یہ اس امر کا ستر سچ ہو کر میں ہبہ وزارت سے بخشی خاطر کنارہ کش ہوتا ہوں اور یہ کچھ کارروائی شاہ نے کی ہو دہ سوائے طعام کرنا کہ میں نے کسی اور طریق سے منظور کی ہو۔ شاہ ڈاونکو تیر

دلا یا کوئی بات ادمیں اسی نیوگی جس سے عوام یہ باور کر سکیں کہ تاج اور وزارت میں سائل حکمت علی پر کوئی انقیض واقع ہے۔

ایم ڈیلیانی نے اپنے خیال عام طور پر خدا ہر کیا کہ آئندہ گورنمنٹ یونان کے ساتھ بولو جو جھوک کئے جائے پائے کہ وزارت ہی، میرا تعلق ہرگز فنا فنا نہ ہو گا۔ ملکیہ صدی پہنچ سڑک اور فیوقن کے جسکی تعداد جیسے وزرا میں کثیر ہے۔ اپنا اثر و اقتدار کام میں لا کر جدید گورنمنٹ اور جنگ وزیر اور کی حتی المقدور معاونت کروں گا۔ اور سب کو ترغیب دوں گا کہ وہ کسی طرح کی مخالفت نہ کریں۔ اور جدید وزارت کے کاموں میں کوئی وقت نہ کلیں۔ انہوں نے ہمارا ہمیج وہ جالت یونان کی اس قابل ہرگز نہیں کہ کسی قسم کا نزاع پیدا کر کے نازک حالت کو اوپر بھی ناک تر کر دیا چاہے۔ ملکیہ ایسی خطناک حالت میں جو یونان کی قومی تاریخ میں پیش آئی ہے، ہر تنفس کا فتنہ ہے کاس جلسہ وزارت کے ہبکو شاہ اختیار دینا پسند کریں ہر طرح کی استعانت کیجوائے جب ان سے دریافت کیا گیا کہ نئے شاہ کی خواہش پر استفادہ ہے سے کیون انکار کیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ایسا کرنے سے بچاں ہوا کا لیسی حرکت گورنمنٹ کی جانب سے بزدلانہ اور ناابق شاکریا ہو گی۔ کیا معنی کہ ایسی نازک حالت میں استظام امیر سلطنت کو چھوڑ کر عملخواہ جانا میری داشت میں ایک بڑی یحیا اور نامزد ون حرکت معلوم ہوئی۔ گورنمنٹ نے چاہا کہ میں پرستور عہدہ وزارت عظیمی پر فائم رہوں اور اُس کے افعال کے تباہ کو برداشت کروں اور اُسکی حکمت علیوں کا حتی الوس تحفظ کروں لیکن یہیں کہ سکتا کہ شاہ نے کن وجہ سے مجھوں پر کہ میرے جلسہ وزرا کو برخاست کرنا مناسب سمجھا۔ شاید ہر مجھی پر ملک نے زور دا لاسو۔ ایم ڈیلیانی کا خیال آئی و تعلقات کے لحاظ سے بنظر اُس واقعہ کو جسم پار ۹۷ ملک کو پیش آیا تاہم ایت دلچسپ ہے۔ یہ اوس زمانہ میں وزیر جنگ تھے۔ اُسین شاہ نے اُنکو اختیارات چھین لئے تھے لیکن اُنکی مغزولی ارببات پر محصر تھی کہ ایسا نہیں

فوج شاہ کے احکام کی تعیین کرتی ہے ایم ڈلیانی کا حکم بجالاتی ہے۔ فوج نے شاہ کا انتلغ حکم کیا اور تاج محفوظ کر لیا۔

(ایم ڈلیانی کی سخنواری کی ایک وجہ)

اگرچہ ایم ڈلیانی نے ایک نامنگار سے بیان کیا کہ ان کے اور شاہ کے مابین مسائل حکمت علی گئے سبب کوئی اختلاف نہیں ہے مگر بعض اور لوگوں سے اوہنون نے ذکر کیا کہ اوہنون سے ایک تجویز صداحوت کی طریق کے ساتھی کی تجویز کی رو سے یونان دول پورپ کی آن خواہش آئی تعیین کرتا چکر نیل واساس اور یونانی افونج کریٹ کی واپسی پر محصول تھیں۔ برخلاف اسکے شاہ کا مضمون قصیر تھا اور کریٹ والائے کریٹ سے ہرگز طلب نہ کرے اور اس اختلاف کے باعث شاہ نے وزیر اعظم سے فوراً استغفار طلب کر لیا۔

۲۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو مخالف جماعت کے سرغناپان یوان شاہی میں طلب کئے گئے اور شاہ نے انکو اپنے ارادہ کی اطلاع دی اور حکم دیا کہ وہ ایک جدید مجلسہ وزرا مرتبہ بنے ایم رالی جو یونان میں ایک بہرہ بغیر شخص ہیں یعنی وزیر اعظم کے طبق تجویز کئے گئے ہیں کے وقت شاہ نے ایم ڈلیانی کو بولایا۔ اور ان سے درخواست کی کہ جدید وزارت کے فرمان

تقریبہ مستخط کریں

جدید مجلسہ وزراء

جدید مجلسہ وزراء کے تعین سے پہلے لوگوں میں نہایت تقریبی اور اضطراب پایا جاتا تھا مجمع ملے کئی شہر کی کلیوں میں پھر تھے تھے۔ اور مضطرب الحالی اونکی حکمات سے نیپان تھی یعنی یوان کے رو برو جمع ہوا۔ اور اوس نے اون لوگوں کو جو اسی جماعت مخالف کے سفر ہوتے تھے مالک حوالات دریافت کرنا چاہئے اور اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ایم ڈلیانی کا مذکور طلب کئے گئے میکن بجائے اگر املا جو شخص منودا ہوادہ ایم ڈلیانی تھے

اُس سنے ایک اوپنے زینہ پر چڑکہ جو پارلیمنٹ کے مکان کو جاتا تھا یہ بیان کیا کہ گورنمنٹ کی تباہی کے لحاظ سے سابق جاسوس وزیر اور پلیک نے شاہ سے چاہا کہ وہ اپنا ذمہ داد کریں اور عام امن امان کے برقرار رکھنے کی تو شش کریں اور ہدایت کی کہ جماعت ملت کے ممبروں پر بھروسہ رکھتا لا بدی ہو جو اعلیٰ ترین پولیٹکل حقوق کی نگرانی میں مصروف ہوں ان الفاظ پر زور سے نفرہ ہائی خوشی لیند ہوئے، اور جب تھوڑی دیر بعد ایم رالی منودار ہوئے تو پھر ان نفرہ ہائی خوشی کی زرد سے تجدید کی گئی اور اس مجمع نے ان امور سو فرقہ مخالف کی فتحنامہ خیال کی چنانچہ پر جوش لوگوں میں سچھپہ ہزار شخاص نے ایم دیلٹا اور ایم رالی کے مکان تک آگئی شایعیت کی۔ اور یہاں پہنچ کر ایم رالی پھر منودار ہوئے اور یہ مجمع کو محظی کر کے کہا کہ گورنمنٹ نے خود کشی کر لی ہے۔ اور ہمارا ذمہ ہوا میں امان کو قائم کریں اور پتوں وطن کے نئے اسرائیل میں جمع نے اوسی نہایت پر جوش نفرہ لگائے اور اوس کے بعد مندرجہ ہوئے دوسرے روز شاہ نے سرقانیاں فرقہ مخالف کو جدید طبیعتیہ نزد کے تشکیل کے اختیارات عطا فرمائے۔ چنانچہ یہ لوگ براہ راست پارلیمنٹ ہوس کو گئے۔ اور یہاں فوراً ایک جلسہ منعقد کیا ہیں جس کے بعد یہ امر قرار پایا کہ ایک وزیر ام کی فہرست پیارہ ہی تھی ہورین سریراؤ وہ مسپراسکو شاہ کی خدمت میں پیش کرنے لی غرض سے لے گئے۔ شاہ نے انتخاب پسند کیا اور ہر اس قدر تحریم کی کہ ایم تھیوٹاگی جو عنقریب ایضاً من آئیوں کے تھے جلسہ وزیر ام میں شامل کیا ہے بعد مظہوری شاہ مندرجہ فہرست وزیر ام جدید کی شہری کی ایم رالی وزیر اعظم و وزیر بھرپور کریں سما د و وزیر حنگ ایم سمپولو و وزیر بال ایم کرالپولو و وزیر سرشست تعلیم ایم تھیوٹاگی و وزیر صیغہ و افليسہ۔ ایم ٹیلی جارجی نے جدید جلسہ وزیر ام میں داخل ہونے سے انکار کیا اور اعتراض کیا کہ اسیں صرف وہی لوگ شرک کہوتا چاہیں جو پولیٹکل جماعتوں سے علیحدہ ہیں۔ امیر البح کناری اور ایم سولور و پولو نے بھی وزارت کے بیتے قبول کیے

سے انکار کیا اور اس طبع اس جلسہ وزرا میں صرف طریقے کو پست اور است وگ شرکیں ہوئے۔ وزیر اعظم اور وزیر خزانگ فوراً ایک جلسہ میں نشست کر کے فرماں دادا ہو گئے تاکہ میدان جنگ کے نقصان کا ملاحظہ کر کے اوسکی اصلاح کریں۔ کیم سٹی کو جدید چیزیں مدد ربانی وزیر اعظم نے بیان کیا کہ ہماری پہلی کوشش یہ ہو گئی کہ فوجی طاقت کو سنبھالا جاوے۔ اور ازسرنو اسکی آلاتی ہو جسکے بغیر جنگ چاری رخنا یا غت کے ساتھ صلح کرنا غیر ممکن ہو گا۔

جنگ ایپا رس

لوٹ۔ ”چونکہ جنگ ایپا رس“ برادر اندھے سے جاری ہو اور بوجہ مسلمانوں کے میدان مصلی اسوقت کہ تاریخ کے۔ اصلاحی چھپے کے اوسکا کوئی تذکرہ احاطہ تحریر میں نہیں آتا۔ اور زیادہ التوانا مناسب ہے۔ بینو جہ فریضہ فتوحات میدان مصلی کو برلے پنڈے چھوڑ کر ہم صوبہ ایپا رس کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔

صوبہ ایپا رس

یہ صوبہ یورپی روم کے مغرب میں سرحدی تاق سے لمبی واقع ہے اسکا قدیمی نام ایپا رس ہے لیکن فی زمانہ طرکش صوبیات میں جلیتا کے نام سے موسوم ہے جو دراصل ملک الیاذیہ کا جنوبی حصہ ہے اس کے شمال میں رومنیا۔ مرشق میں مقدونیا اور ھسلی۔ جنوب میں آٹھا۔ اور مغرب میں تھجروم واقع ہے۔ پورے صوبہ کا طول شمالاً جنوباً درہ سویل۔ اور عرض شرقاً غرباً زیادہ ۵۰ میل ہے۔ یہ اور یا آٹھا ہر جنگ کی پیشہ مصلی اور ایپا رس کے دریا حصہ تھا۔ اس کے جنوبی کنارہ پر شہر آٹھا واقع ہے جو لوٹانی عالمداری میں شامل ہے۔ دوسرے بڑے دریا ڈیوسا اور جروٹا ہیں جو مرشق سے مغرب کی طرف پر کر بھرا ایک میں گرتے ہیں۔ صوبہ کے عین وسط میں شرقاً غرباً ایک مکمل سلسلہ پہاڑوں کا حائل ہے جو شمالی اور

شرقي حصہ ملک سے افوج کے داخل ہونے میں سترہ ہوتا ہے۔ اس پہاڑ کے شرقی حصے کے جنوب میں چند میل کے فاصلہ سے ایک بڑی جھیل شروع ہوئی ہے جو شما لا جنوب آہ میل کے قریب بولانی ہے۔ جس کا نام جلتیا ہے۔

اس جھیل کے جنوب و مغرب کے کنارے پر برا شہر جاننا واقع ہے۔ جو صوبہ کا صدر مقام ہے اور شہر آٹھ سے جو دوران جنگ میں یونانی فوج کا پہنچ کوا تھا اسکا فاصلہ بھت سبق میل ہے۔ میل ہے مغربی ساحل کے قریب ایک بڑا جزیرہ کافو واقع ہے جو صوبہ پھنسی کے ساتھ یونانی سلطنت سے ملحق کر دیا گیا ہے۔ صوبے کے جنوبی نقطہ اختیام پر اور خلیج آڑا کے دہانہ پر سلطنت المعظم کا ایک زبردست فوجی قلعہ بند مقام پر لوزا ہے جو پوری پوری طرح یونانی فوجی بندگہ واقع خلیج آڑا کی نگہداشت رکھتا ہے آڑا اور جنینا کے درمیان راست پر دو چار چھوٹے چھوٹے قصبے واقع ہیں جیسیں فلیپا ڈس اور قلعہ سپی پیڈیا کا ذکر جنگ ایسا رس میں اکثر آؤ یا فلیپا ڈس آڑا سے ہے میل اور پٹی پیڈیا ۲ میل ہے۔

ایپا رس من حتا

اول سے آخر تک گورنر جنگ میدان میں رہا جسکو درہ ملوک سے گذر کر کون نے فتح کیا تاہم مغربی اصلاح میں ایپا رس کی لڑائیاں بھی جنین ابتداء یونانیوں کو کسی قدر کا میابی رہی نظر انداز کرنے کے لائق نہیں بلکہ ایک حافظ سے وہ سب سو زیادہ ضروری حصہ جنگ کا ہوا سے کہ جب تک رکون نے ملوک کے راستے سے مغلی پر قدم بڑھائے اوسی طرح یونانیوں نے آڑا کی راہ سے ایپا رس میں پیش قدمی کی اور اگر اوسکا مستقل کامیابی ان اصلاح میں اسی طرح آخر تک بھی جب تک کہ ادل میں ہوئی تو وہ مغلی کے بڑا قلعہ زین پر تک عذر ایپا رس میں قابض ہو کر مغلی کا نعم البیل حمل کر لیتا ایکن اور نایاں جنگی قوت اور تباہی اس فی مقول سے جو ترکی افسرون نے میلین جنگ ہیں تین صرف

یونانی ایپاٹس کو خالی کر کے بھاگے ملکہ اونکا نقصان جان مال بھی بہت زیادہ ہوا صوبہ ایپاٹس میں آٹھا کی طرف سے ٹھہنٹے کی وجہ ہتھی کہ یونانیوں کو اس طرف کوئی روک نہ سکتی اور انکی فوجیں تیس ہزار خود آٹھا میں جمع تھیں اور اونکا سفری ٹیرہ جہاڑات ہر وقت تمازہ افراہ کے لئے اور ترکی قلعیات ساحل سمندر کے اوڑا دینے کے لئے بھی وجہہ مستعد اور تیار تھا۔ برخلاف اسکے ترکی ہیڈ کوارٹر فوجی جس مقام پر تھا اس کے اور ایپاٹس کے درمیان میں نہایت دشوارگزار پہاڑوں کے سلسلے اور نامہو اوقطعات زین میں اندر مشکل اور خارجیں واقع تھیں مزید برآں فاصلہ بھی اس قدر تھا کہ فوجی اور ہفتون کے اندر مشکل سے آسکتی تھی یہ ترکوں کے سرداروں کی نہایت ہی عالمانہ اور کامل تدبیریں تھیں جنکی قدرت انتظام سے کافی تعداد افواج قاہرہ کے موعہ سامان حرب و رسیں وقت پر پہنچنے اور اوسی وقت تو یونانیوں کو شکست پر شکست اور ہر بیت پر ہر بیت حلتوں کی۔

ہادپریل کی صبح کو ترکوں کی طرف سے نہایت تیری کے ساتھ جنگ شروع ہوئی۔ بیچھے کے قلعہ پر یوز اس سبب ٹیرہ جہاڑات پر گولہ باری شروع ہوئی اور یونانی جہاڑا مقدونیہ نام جاگیر دہ خلیج احریش کے تنگ دہانے سے گذر رہا تھا لگوں نے اوسکو غرق کر دیا۔ کپتان رخنی ہوا اور ملاح پر کریمچکے قلعہ سے یونانی جنگی مقام ائمہ پر بھی گئے بر سائے گئے۔ لیکن ٹیرہ کے یونانیوں نے بھی تیری کے ساتھ کام دیا جس سے ترکوں کا کسی قدر نقصان ہوا۔ پختہ نکرا یونانی سے شاہی روپ کار جاری ہوئی جسکی رو سے مغربی ڈویزن کے ٹیرہ جہاڑات یونان کو تکلیعہ پر یوز پر گولہ باری کا حکم ملا اور جہاڑا مقدونیہ کے ڈویجن نے جو راستہ بنایا گیا تھا اوسکو ڈوانا میٹ سے اٹکا رہا صاف کرنکی تجویز ہوئی۔ تیر جنگی جہاڑا اس پڑ مٹی کو حکم ملائے دہ بھی پٹریوں سے پر یوز اکو جائے۔

غرض آغاز جنگ پر ہی تمام سرحد اس سر سے اُس سر تک مغرب میں پر یوز را

و سلطنت اور یونانی اور مشرق میں کرانیا تک سیدن کا راز انگلی۔ اور سب طرح ترکوں سے نہیں
تام قوت کر لینا کے متصل دردہ طوفا پر جمع کی ایسی طرح مقامی فواید کے لحاظ اور اپارس پر پاسانی
متصرف ہونے کے خوش آئند خیال سے یونان نے اپنی پوی پوری طاقت کا اجتناب آٹا پر کی
یقابا لدھڑکی سے یونان کو اپارس میں کامیابی نہایت آسان تھی۔ اگر آذالزکر قوم میں کچھ بھی جنگی
قوت ہوتی اسلئے کہا میں اپارس اور یونان کے کوئی کوہستانی سرحد جو تو جبکشی میں سدا رہ
ہوتی حائل تھی۔ بجز ایک دیبا کے جواہیک، ہی ہی اور کوئی حدفاصل نہیں۔ یونانی فوج یا امراء
حامتیاں تک جا سکتی تھی مسلسلے کے ترکی فوج نہیں اول میں سے کوئی دستہ اس صوبیں مصروف کا رہ
نہ تھا۔ زیادہ تر و نیف فوج کا کچھ حصہ بھیجا گیا تھا۔ دوسرے یہ کہ یوچہ بعد مسافت اور نہوں سے ریل
اور حامل ہونے نہایت بچبڑہ اور شوارلگزار پارہی سلسکوں تک فوجی صدر مقاصوں سے کیا کیا مفرغی
اور رسک کا آنا آسان نہماں لوار اینہن جو ہات پر مظظر کر کے وزارت یونان کی فیصلہ کر دیا تھا اکابر ترکوں نے حقی
میں سے کوئی احتقداری تو ہم اس سے وہ چند ایسا ارس ہیں ہیں کے تیر سے یونانیوں کے خیزی طلبیں امریکی
تحالکہ ترکی افغان تھیں ایسا ارس بوصفت خطاہی جنگ کا حکم تھا اور پیش قدمی کی جا تھی نہ بھی تھی جو زبر
کوئی شاہزادہ رضا در حکمت ہوگی۔ غالباً اس لئے ایسا حکم دیا گیا ہو گا لیکن فوج جو پروردہ میں ہر اکثر
آڑا پر جمع ہوئی تھی بوجہہ موجود ہونے تک افغان مقابلہ کی اپنی جگہ سے نہیں سکے اور ایک دن
کے لئے بھی وہ آڑا کوہہ جھوٹے سکے۔ اور یہ اُسی صورت میں ممکن ہوا جیکہ ترکی فوج برابر آٹا کے مقابل
وقتی ہوئی رہی۔ اور نہ آگے بڑھی اور نہ اس فوج یونانی کو بڑھنے دیا۔

یونانی بھری طاقت کے بھروسہ پر منحصرنے کی کی دل خوشنامیدن

یونان کی بھری قوت جسکی اسقدر تعریف دو تھیں ہوتی تھی بالآخر اس شعر کے مصداق ہے

بہت شوستھے پہلوں دل کا ڈ جو صیرہ تو ایک قطرہ خون عکلا
جنگ سے پیشہ ادا کے مابعد یمانی جہان ون کی طاقت اور عس کے کپتاون کی جنگی لیات
کی دہ پکار تھی کہ جسکی کمہ نہ تھا بھین۔ کوئی صاحب الراستے تجویز کرنا تھا کہ ادھر سکی میں ترکی
فوج ڈھنی اور خود کو یونانی طور پر کرنے کرم خودہ عثمانی جہازات کو تباہ کر کے دل کا بخارات
کوئی اس خیال سے خوش تھا کہ اب کوئی دم میں خبر آتی ہو کہ ساحل لیوانٹ سے لیکر ساحل سمجھ
اسود تک کے تمام بنا در اور ساحلی فوجیات سما رہوئے جا رہیں۔ کوئی حضرت یہ صلاح بتا
تھے کہ سب سے اول اسرائیلیاں بڑھ سے دہانہ ڈارڈنیز کو عبور کر کے قسطنطینیہ پر گولہ باری
کرنا لازم ہے تاکہ سلطان دیا وکھا کریں اُستینیون کی طرح فوراً صلح پر آمد ہو جائیں اور یونان میں
انتی اپنی خواہشات کی تکمیل کروے۔ اور اگر اسین کمہ وقت ہو تو تم سے کہ اتنا تو کرسے کہ بندگی
ڈیڑھی غلچ کو جہان سے بیجانب مشرق قسطنطینیہ کو اور بیجانب مغرب ایڈریانوپل کے راستہ
اور سیلوانی کا کوریلوی لامن جاری ہیں گولہ باری سے تباہ کر دیا جاوے اسلو کہ دیڑھی غلچ وہ
ضد ری مقام ہو جیا ہو کر ہم سے زیادہ فوجیں گزری ہیں۔ اور جہاں پانچ غیر ملکی جہاز وقت
مقرر ہے اور جل قمیں۔ پس اس بندگاہ کے ضیار ہو جائیے تکی فوج معینہ بھسلی بھی
تباه ہو سکتی ہے۔ اس نئے کہ اوس کے لئے رس قسطنطینیہ سے صرف اسی راستہ ہو کر آتی ہے اور یونانی
بڑھ کے خون سو براد تری نہیں بھی جاتی۔ غرض تمام پورپ اور مخالفین میں کے لئے جو امر سکیں ہیں تھا وہ
زیادہ ہی بھری وقت تھی۔ اور یونان نے ان اصول پر کار بند ہوتی کوشش بھی کی۔ لیکن اسکے چند جا
کیونکر اتنا کو ڈارڈنیز میں گزرنے کی جڑات کر سکتے تھے جسکے کارون پر عالیشان قلعہ کا یہ بھر فال مہمید
قلعہ محیدیہ۔ قلعہ تقارہ قلعہ سلطانیہ۔ قوم قلعہ۔ سید الجہر۔ ارخانیہ۔ اور قلعہ طغز۔
وغیرہ ہوں، جنکی قلعہ شکن اور قیامت خیر تلوپن کے نالوں کے قطر دش دش۔ اور چڑھ دھوڑہ
اپنے کے ہوں جبکا ایک گولہ سوا گز کے محیط کا ایک آہنی جہاز کو غرق کر سکتا ہے۔ بیچارہ یونانی

پرہ تو سچل صدما توپون کے دس توپون کے فریکا بھی محمل نہ ہو سکتا تھا اور جب وہ در دنیا لی
تین بھی گزرنے کا خیال نہ کر سکتا تھا تو طاہر ہو کر محفوظ قسطنطینیہ توہاں سے فاصلہ بعید تر
واقع ہے۔ علی ہذا القیاس فیکھی غاصج گو سمندر کے کنارہ واقع ہو لیکن وہ بدلے ریل فوجی ہے
کوارٹر ایڈیشن پول سے صرف ۴۲ میل کے فاصلہ پر ہو جہاں اسی ہزار گل فوج ہمیشہ تیار رہی ہے
علاوہ برین ڈیڑھی غاصج سے سلونیکا یا قسطنطینیہ کو سمندر کے کنارہ کنارہ ریل نہیں جاتی ہے
بلکہ ترکی دورانیش عالمون نے ڈیڑھی غاصج سے شمال کی طرف فاصلہ دیکھ ساحل سمندر سے
دور لیجا کر لیں تکالی ہے۔ پس بند بند کور پریان کا قابو حاصل کرنا اوپر چل کے اندر ونی
جانب فوج اوتار کر لیجانا اس کے حق میں کامل بربادی بخش تھا چنانچہ۔ اپریل سے پہلی
جو ایک گروہ یونانیوں کا جہاڑ سے اتر کر قسطنطینیہ سلونیکا ریلوی کی پڑی اور کھاڑی نے میں مضرہ
تحما بے اہنہاڑک پا کر پا ہوا اور چھپراں حرکت کی تجدید نیکی۔ یہ گروہ جزیرہ تھیاں کے مقابل
ساحل پر اترا تھا۔

لوقت ۴: ایک نرنسی اخبار کے ذریعہ سے جوانوں مالک دنیا کی تعداد سے کامل و افاقت رکھتا ہے
حسب ذیل شار دیا جاتا ہے۔

انظام فوجی کے لئے سلطنت خلیٰ سات حصوں پر تقسیم کی گئی ہے اور اونکے ہر یہ دو اور چھ قسطنطینیہ۔
اوہریا نول۔ ازنجیان۔ دشن۔ یقداد۔ موہاڑ۔ اوسھا۔ اوسھا میں ہیں۔ اردو کی علیٰ تین قسم کی فوجی کو
مرکب ہے۔ نظام رویت۔ سخط ادا۔ اسینا ۲ سے نیکراہ سال تک جو ان ہیں۔ گویا ہر آدمی کو بیس سال تک
فوجی ملازمت ہیلٹا پڑتی ہے۔ رنگوٹ دو قسم کے ہوتے ہیں قسم اول چھ برس دچار برس زیر حکم درود پر
دیزو، نظام آٹھ سال دچار برس دل زیر حکم اور چار برس ددم دین، اور جو سال سختقلم میں سلطہ
کل بیس سال رہنا پڑتا ہے۔ قسم دم میں وہ جو ان بھری ہیں جو قسم اول کے نہیں رکھتے اور اس
بھری کو ترتیب شانی نہیں یہ لوگ ملازمت کے بیس سال چھ سے نو ہیں نہیں بلکہ باگون میں رکھو
یکھٹے ہیں۔ اور چھ برس صرف ایک ہیئتے اپنی طرفون میں بھی قوا عدکا کر لئے ہیں۔ فوج نظام
حسب سور۔ فتنستان۔ لپینیوں۔ جنیتوں۔ طالبین۔ یگید۔ اور ڈویرنون پر تقسیم ہے جن

یونانی بیرون کی تاریخی بایس محض سیاست سے صاف روشن ہو کہ ڈارڈیلز اور دیوبھی غار کو چھوڑکر
اُن صدھارا چھوٹے طبرے ترکی جزیروں میں سمجھی ایک پرانا تھا نہ وال سکا جو بحر اچھیں تین
بھروسے چڑھتے ہیں اور بخراں کے کمتری ساحل پر کیڑیا کے مقابل چھانلا کر کچھہ سامان رسد
انشایع کر دیا۔ اور پلانا موتا۔ اول فتوحی خواری قصبو شرحدہ کیا سقلپر پر یونانی غیر مفید گولہ باری کمپہ
اوپر کرتا رہا ایک مصری آگیوٹ کو گرفتار کیا۔ اور سر ایشیہ یا لیست کو پکڑ لیا۔ حوصلہ ان کی
جاہانگردی دار رائے جاتے ہیں۔ اور کوئی کارروائی بھری اس سے ایسی نہیں نہیں آئی جو قابل
رسیان ہو۔ آئندہ مہری حکم لیکر یہ بیرونی دار سلطنت اخھر سے ضرور روانہ ہوا تھا لیکن اوس پر

۲۹ جنہیں من کو سارے ایک میں ہم ٹالیں ہیں۔ لیکن کچھہ یہے پہی ہر جس میں صرف تین ٹالیں ہیں
ہفتھا میں ۲۹ لپیاں انجینیوں کی ہیں جنہیں ۴۰۰ ہے۔ آدمی ہیں۔ ایک جنہیں الی بھائیتے والیں
کی اور پندرہ ٹالیں رانیں کئے ہیں ہیں۔ طالبیں میں ۱۷ ٹالیں ہیں کوچہ فوج معاوظ کریں کی طبق حصہ

اول و دوم و پنجم رسمی قسطنطینی اڈیا نو پل وغیرہ، سے بھرتی ہوتی ہیں۔
ہر ٹالی میں نو قلعہ جنگل ۹۲۷ جوان اور ۵۰ طوفڑے ہوتے ہیں۔ کو یہر جنہیں میں ۲۴۳ آدمی
اور ۴۰ کھڑکے دو جنوبی خاک بریکیڈ ہوتا ہے دو بریکیڈ سادا ایک ٹالیں رانیں کے دو تریں
کھلانا ہے۔ ادو دو ڈوزن ملاریں اور دبنا ہو۔ پہل فوج تھری لی باڑی بندوق سے سلحہ ہے
معین جنہیں کو ماستنگ نالی والی بھی دی لئی ہے۔ علاوہ اس کے دلکھ میں ہزار کشادہ پاؤں
سلخانہ میں موجود ہیں (ادا بھی لئی کوئین دی لئی) فوج روایت ۸۸ جنوبی پر تقسیم ہے۔ اور اس کی
ترتیب نظام ہی کی طرح ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ تمام میں ہر ٹالی میں میں ۹۲۲ اور روزیعت میں
۱۲۰۰ آدمی ہوتے ہیں۔ رسالو ڈن ہیں۔ علاوہ اس کے ایک فوج سوا چنان
گروں کی طوری کی گئی ہے۔ اجنسیڈی کہلاتی ہے۔ وہ اچھوٹوں کے لئے ہیں۔ ادا ذکر سدار
بھی اپنی ہیں۔ سرکار طالی و صرف ہتھیار مہیا کرنے پڑتے ہیں۔ تو پختاں میں انتظام
۳۹۱۹ تھا کے موافق ۸۶۲۔ آدمی۔ اور ۱۲۵۶ تھیں میں یہ سب ہمہ ایسا ہی ۱۲ چھاری رجھات
میں تقسیم ہیں۔ کل فوج قاہرہ کی تعداد اس طبق سی جنیں ایسی۔

منزلہ	نام فوج	کامل قواعدان	کم قواعدان	کم دیش قواعدان
۵۳۰۰۰	نقاطم	۲۵۰۰۰	۱۳۰۰۰	۱۵۰۰۰
۴۰۰۰۰	روایت	۳۲۰۰۰	۲۸۰۰۰	۲۰۰۰۰
۳۶۰۰۰	مسقط	۱۹۰۰۰	۱۵۰۰۰	۱۰۰۰۰

شاہی حکم کا اسوقت تک کچھ جال نہ کھلا کر آیا اسی من قسطنطینیہ سے یعنی کا حکم تھا یا سلوویکا پر
قابل ہو جانے کی ہدایت تھی۔ چنانچہ اول لذکر توہ طرح ناقابل قبح اور دشوار گذا رہاست
پر واقع ہے اور سلوویکا ازاد بندگاہ ہے۔ جیسا تجارتی تعلق تمام دول یورپ سے ہے اور
چونکا اوسکے نقصان پہنچانے سے غیر ملک کی تجارت کا ہون کو بھی نقصان پہنچتا تھا اسی
سلوویکا پر بھی گولباری نہوںکی۔ غرض سولے مذکورہ بالا کا ناموں کے اور درمیں گاؤں
اٹرا دینے کے دوران جنگ میں سارا بیڑہ بیٹیں میل درمیں چاروں طرف گھومنا پھرا اول کی
موقع بھی اسکو اپنے نام اور چھلتے کا نام۔

سلطانی بیر چہازائی کا روانی

گویورپ بھر میں سلطانی چہازو توکو بیظظر حقارت دیکھا جاتا تھا۔ اس کے متعلق طرحتی کے
تسخیح آئینہ میں گھڑت خبریں شایع ہوئی تھیں لیکن بالآخر معلوم ہوا کہ وہ ترکی کے حق میں ہی
کچھ کار آمد ثابت ہوا۔ حالانکہ یورپ میں شھنشہ بازاری بھروسہ پر رہے کہ سارا عثمانی بیرہ چہمازو
اور اپنا سے ڈارڈنیز میں محفوظ پڑا ہے اور اس کے کہتا ہوئے تو ٹسٹن یا یونان کے چہماز میں
چلاتے کے قابل نہیں ہیں۔ گو درحقیقت ایسے ناکارہ چند چہاز ضرور تھے کہ قلعیات ڈارڈ
نیز کی پناہ میں لٹکر زد رہے۔ تاہم مابقی بیرہ کے ایک بہت بڑے حصے نے وہ کام کیا کہ یہ رہ
سلطنت ایسی سرعت سے اس اہم کام سر انجام نہیں دیکھتی یعنی تمام دیفت فوج کو جو کثیر مدد
میں ایشیا کے کوچک اور انا طلبی سے طلب کی گئی تھی اہمیت چہمازوں نے ایک بندگاہ کو
دوسرے بندگاہ کو منتقل کیا۔ اور بھراونکے لئے لاٹھوں میں سامان رسدا اور سامان حفظ
سلوویکا کے ایشیقی ہر چہار طرف سے لے جا کر ڈھونڈا۔ اور اس آمد و فتح میں وہ وہ

احمدیا طین اور حفاظتی کام عمل میں لائے گئے کہ یونانی طبیرہ جہاڑ تو درکار کسی کشتی کو بھی معرض خطرہ میں نہ ڈال سکا۔ عثمانی بیرون کے سب جہاڑ پر انسنے ہیں ہیں۔ اور جو قابل مرست ہیں انکی درستی نہایت چاکیدستی سے عمل میں لائی گئی۔ چنانچہ آہن پوش جہاڑ تھیں میں ابھی حصہ میں تیار ہو کر قسطنطینیہ میں داخل ہوا۔ اسکا فرمان ۷۰۰ میں یعنی ۹۰۰ء میں ہوا۔ اسپر علاوہ جنہیں جلد چلنے والی سیستی تو پولن کے دولت میں سو سچے قطروں کی اور دو کرب تو پین ۹۰۶ء۔ اپنے قطر کی چیزی ہیں۔ اجنبیوں کی طاقت چھٹہ ہزارہ سو گھوڑوں کی ہو اور رفتار تھے گھنٹے ۱۲ نماں یعنی ۱۵ میل ہو ڈنٹ = ۱۵ ا میل، دو سو گھنٹے ہی چنانچہ جہاڑ جسین عثمانی امیر البحار جوفی الحال حسن و می پاشا میں، مقیم رہیں مسعودی ۸۰۰ ہو گھنٹے میں مکل ہو تھا۔ اسکا وزن ۹۱۰ میں یعنی ۷۰۰ میل سے طباہ ہو چکرہ اپنے دس سو چھٹی کے قطر کے موہنہ کی چیزی ہتھی میں۔ تیسرا ہن پوش گھنٹے اور چھٹا غزری۔ ہر ایک وزن میں ۶۰۰ میں ہیں گھنٹے میں آتا رہے گئے۔ لیکن بعد میں تھوڑا عرصہ لداں کی تجدید کیلئے۔ بخوبی دنی ۲۰۸۵ میں ۷۰۰ میں اوتا را گیا۔

ہر رہا ہن پوش اگن بوت دنی ۳۰ میں سو ٹن گھنٹے میں آتا را گیا۔ تھا یا داک کا جہاڑ ۹۵ میں اوتا را گیا۔ ازتیسلع جہاڑ ناپرداری۔ پنگ وریا۔ تار پیڑا و لوپا۔ جہاڑ ناپرداری ۹۰ میں اوتا را گیا۔ اجیتا پیڑا کشی وزنی۔ ۹۰ میں جہاڑ پیڑا و کشتیاں ہر ایک دنی ۸۵۔ ۸۰ میں ہیں۔ علاوہ این کے دیگر تار پیڑا و کشتیاں ہر وقت تیار ہی ہیں کہ جہاڑ ضرورت ہو۔ تیاری بخش تابیخ پیدا کرنے کو موجود ہیں۔ تجارتی اور داک کے جہاڑات اسی علاوہ ہیں۔ بیڑا کو روانگی۔ آخری ہفتہ پارچ میں جب یہ بیڑہ گولڈن ہارن سو روائہ ہوتا اس وقت لاکھوں تماشائی کنارہ دریا۔ چھتوں اور پلوں پر جمع تھے۔ روپی سفیر ایم ٹیلیڈ وو اور فرانسیسی سفیر ایم کمیس۔ حسن پاشا ذیر بحیرہ کے ہمراہ روائی لما خٹک کرنے گئے۔

ادا علیحضرت امیر المؤمنین نے قصر لمیز کو شک کے بالاخانہ سے اس نظارہ کو

معاشرہ فرمایا۔ کریٹ کے سمندر دن میں ایک ترکی آہن پوش نے شروع مارچ میں ایک یونانی جہاز آؤ قیا کو گرفتار کیا جو بعد کو تصویب پاشا والی بروڈت کی تحریک میں رہا۔ باچ کے تیسرے ہفتہ میں تسلی جہاز علی الدین نے ایک دوسرے یونانی جہاز موسوہ ہیرام کو سخت حملہ کرائی کے بعد میں ۵۰ یونانی اورہ ترک قتل ہوئے گرفتار کر کے جرمی جہاز کو حوال کر دیا۔

اس جہاز پر یونانی پالیسٹ کا نائب می محلبیں ایک ممبر اور سالم یونانی مجاہدین علاوہ سامان حرب کے سوار تھے۔

دوران جنگ میں بھری جنگ کے نہیں البتہ اسقدر ضرور ثابت ہوا کہ عثمانی بڑھا اوقتوں اسلئے تیار نہ تھا کہ وہ یونانی زندگان ہوں اور ساحلوں کو حملہ کر کے تباہ کر دالتا۔

اور خود پیش قدیمی کر کے یونانی بڑھ کو دارالقتا کا راستہ دکھلاتا۔ تاہم یہی معلوم ہو گیا کہ اسیں اپنی اور اپنے ملک کی حفاظت کرنے کی طاقت ضرور ہے اور چونکہ بڑھ کے حملہ اور پہنچنے جنپی امور مانع تھے۔

دمشقاً ترکی بڑی فوج کی پوری کاسیابی کا نہ ہوا اور اوس کے بھری جملہ کی ضرورت کا مفہود ہوتا اور دول پورپ کے متحده بڑھ جہازات کا سوا حل کریٹ پر موجود ہونا، اس لئے یہی کہا نہیں جاسکتا کہ ترکی جہازات حلکی طاقت رکھتے تھے یا ذرا رکھتے تھے۔

حضرت سلطان المعظم کو یونانیوں کا تباہ بر باد کرنا الگ منظور ہوتا تو وہ ایسا کرتے کہ وہ بڑی فوجیں مکونیست و نابود کر تی ہوتیں۔ ۱۔ دہر جہازوں کی اشتباہی سے سامن قلعہ اور زندگاہ پا رہس۔ اور ایمپیریٹ کو ڈھیر کرایا جاتا۔ لیکن مشاہ سلطانی ہرگز یہ نہ تھا اسلامی کو جو کچھ ترجم ادھم پادشاہ نے نہایت درجہ کی انسانیت سے ہمچن پڑا پیر کیا وہ مشاہ سلطانی کا وحیقیقت پر تو تھا۔ ورنہ اونکو کون امر مانع تھا کہ مفتونہ شہزادوں میں ایک رعیت کا بھی

قل نہوتے دیا۔ اور بھائیتی ہوئی فوجون کا ایک جگہ بھی تعاقب نہ کیا۔ اور اگر وہ ایسا کوئی تو پر امر نیزینی تھا کہ یونانی فوج آرٹا اور لریا کے میدانوں میں چیل کوؤں کا شکار بھی ہوتی اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ترکی بڑیرہ بعد جنگِ ردم دروس کے اگر کسی بورپ کی بڑی سلطنت کا مقابلہ ہنین رہا تو وہ ایسا ایسا لذرا بھی نہیں کہ یونانی بڑیرہ بھی الگہ تلاک

حصار ایپارس پر طفین کی فوج کا شمار

شروع مفتہ جنگ میں ترکی اور یونانی افواج کی شمارجنبی میں تھی۔ جو بعد کو زیادہ کروئی گئی۔

ترکی فوجِ الفسطری فوج یعنی پیل ملپن کے ۲۰ ہزار میں۔ میدانی توپخانہ کی بہ بڑیریان یعنی توپخانہ کی ایک بیرونی سوار پیادوں کی رہنمی میں شامل ہیں جیسا کہ نوٹ صفحہ ۱۵ میں مفصل طور پر درج کیا گیا۔ یہ تمام محیثت دو ڈوئین یعنی حصو پر منقسم تھی۔ ایک کام بڑی کو ارشڑ جائیتا۔ اور دوسرے کا لوروس میں تھا۔ کماں در جنگ محلہ افواج ایپارس کے جنگ احکام حفظی پاشا اور نر جنگ محل صوبہ جاتی تھا۔ اول ڈوئین کے کام بڑ سعد الدین پاشا اور دوسرے ڈوئین کے سپہ سال رعنمان پاشا دشیر ملپنا ہنین، اور جاتی تھا کی جندا مری د فوجی پوس، رکنے نہ لانا راستہ پاشا تھے۔

جنگ محل احکام حفظی پاشا والی صوبہ جاتی تھا اور کماں در اچیف افواج ایپارس کا سن جنگ محل کے نزد میں ۲۰ سال کا تھا۔ یہ ایک ہنایت اعلیٰ درجہ کی قابلیت اور بیافت کو پہنچنے تجویہ کا عہدہ دا رہیں۔ کماں در کوئی اور استقلال و سناحت مستعدی و ذکاء و تعلیم شہرور ہیں۔ راستی در استبانی اپنی ضرب الشل ہے۔ موناسطہ میں پیدا ہوئی اور

چنگل مددوچ پاشا



(چنگل) از نیمی اخبار لاهور

By M. Jalal ulddin.

اس نے الیانی قوم من شاک کے جاستہ ہیں۔ عہدہ اونکی خوزنی پر بوسنیا میں پاشا ہو چکو
سردار ہے۔ بلکہ ریا۔ اور اپنی نگرو۔ کی افواج کے پس سالار تھے۔ جس موقع پر انہوں نے
فتوت جنگ میں اعلیٰ درجہ کا اظہار ریاقت کی۔ عہدہ اونکی آنی دڑک پر روسی افواج کا
تحت بخسان کیا۔ مخالفین سلطان کا قول ہوا کہ صدر سلطان کو احمد حفظی پاشا کی قیمت
کا کچھ رشک ہے۔ اور اس نے اونکو دو شرکی ہی خیلی (مشیرزادہ) سے فائز رکنی عبدہ
نہیں دیا ہے۔

سعد الدین پاشا کا نادر اول ڈوٹریں معین اپا روس، ۷۵ سال کی عمر رکھتے ہیں۔ قدر
نامہ کے ہنایت اعلیٰ اور شفہم ترک سمجھے جاتے ہیں۔ صدر صوریہ سلطانیہ میں تعیین ہائی ہے
اور فوج اضافہ میں کام کر چکے ہیں۔

عہدہ اونکی بمقام سلطہ کا نگاہدار بخیرہ پچھے ہیں اور جنگ سردار کی لڑائی میں شرکت
کئے ہوئے ہیں۔ عہدہ اونکی ہدہ تو ملا اور عہدہ اونکے عہدہ جدید فوج سے متاز رکھی
جا نیتا ہو پختہ سے قبل اونکی نسبت بے پرواہ بخیر شہور ہوئی تھی کہ رہا احمد حفظی پاشا
کی جگہ جانشناک کے گورنرا در فوج کے کاٹدا پختہ مقرر ہے۔

عثمان پاشا کا نادر دو شرکی ہو معاشر اپا روس۔ ولایت سیواس میں ۷۶۷ھ میں پیدا
ہوئے اور شرپور نہیں ہیں، راشدہ اونکی حصول تعیین کی غرض سے سینٹ پربرٹ بھجو
گئے اور ایک روسی بیٹی میں دو برس تک کام کیا۔ عہدہ اونکی علی پاشا کے لشکر میان
نگرو دجلیل سود، اسکے ایک دستہ سنت پیدا اور شکریہ اول کے بھیثت کرنل کے کان کی
بچوں میں ہماری لشکر سلیمان پاشا وہ شکریہ ایک میان اپنی فوج کے ہوئے رو سیون سے عقال
لیا اور اسکے حملہ کو درہ شکریہ پر کا سیاپی سے روکا جواہیک پیدا وہی کا کام تھا۔

جب محمد علی پاشا کا تقریب علیاً افواج متعینہ جنوب کوہ بلقان کی کماں دھیپھی پر ہوا تو

عثمان پاشا محمد علی پاشا کے اٹاف کے چیف مقرر ہوئے۔ اور ساتھ ہی برگیڈیر جنرل کے مقرر ہدہ سے سرفراز کئے گئے۔ بعدہ رویون سے صالحت کی لفتوں میں نامہ دیاں کرنے پر معین ہوئے۔ اور بعد اختمام جنگ درجہ اول کے اٹاف میں چیف یعنی صدر اعلیٰ مقرر کئے گئے۔

۱۸۸۵ء میں عثمان پاشا صوبہ ایسا رس کی افوج کے کمانڈر مقرر ہوئے اور ۱۸۹۷ء میں تمام فوج طرابس (ڈرپولی) کے کمانڈر اچیف مقرر کئے گئے۔ جہان سے ۱۸۹۳ء میں انکو واپس طلب کر لیا گیا۔ پاشا سے موصوف روysi اور فرانشیز زبان بولتے ہیں اور جنگ کے زمانہ میں جیتل شافت افسری کے کام میں نہایت مشاق اور تحریک کارہیں۔ وہ ٹرکیہ پر اور راسٹبارا افسر ہیں۔ انکی حبیطی اور خیر خواہی قوم و ملت زبان زد عام ہے۔

یونانی فوج متعینہ ایسا رس کی تعداد

مقام ایسا رس میں یونانی فوج ابتداء جنگیں اسقد تھی۔ پیادہ فوج (۱۲۰۰)، مین ٹبلائیں (۳۰۰)، انھیں (۱۶۰۰)، رسالہ سوار (۴۰۰)، الففری (۵۰۰)، ارادی فوج (۴۰۰)، توپخانہ (۲۵۰۰) اور والٹیر (۳۰۰۰) محلہ ۲۲ ہزار سپاہی اور آٹھے کا حکم ہوتا کہ پوری تعداد میں ہزار ہو جاوے۔ کرتھی میساں اس کل فوج کا کمانڈر اچیفت تھا۔

لورٹ یونان کی تھا قوت۔ یونانی فوج کا شار صھونہمہ کی لوٹ میں وجہ ہو چکا ہے۔ ایسیں فوج نظام سنتی یونگولر سر توب کی تعداد دیکھی۔ بعد ازاں مزید تفضل مندرجہ ذیل میز سے معلوم ہوا کہ یونانی فوج کی بعضی طاقت (رس) فوج محفوظ حفیل ہے۔

پہلی فوج ۵۵ جنگیں ۱۹۲۰ سپاہی ہیں۔ ہارہداری کے گھوڑوں کی ۱۵۵۵ ارسلے تعداد میں دس بیس جنگیں دو ہزار آٹھ سو اسی صورت میں۔ باشیری توپخانہ ۲۹ جنگیں سپاہی ۱۹۲۱ اور ۱۹۲۲ توپ ہیں توپخانے کے گھوڑے ۵۲۶۔ اور فوج پانیز کے سپاہی ۳۹۰۲ اور گھوڑوں ۴۰۰۵ کل فوج کے ہماری دو ہزار دو سو عوٹھوڑیں لشکری پولس چار ہزار دو سو بیان کا غدر کل فوج نظام اور محفوظ کی ۱۹۲۰ سپاہی اور گھوڑوں ۲۰۰۰ بیان۔ بیکار تحریکی پر یونانی ہزار چھاٹی سی ہیں اور ۲۰ ہزار ایکس ان کثرا وفات بیکار تحریکی پر

پُر محالہ کریب میں یونان کی چڑھتی سرکی فو حکمی اور حفظ ماتقدم

لوفٹ چونکہ مغربی صوبہ ایپاہر س کی جنگ کے حالات تلقین کرنے میں جوانہ دار سے ہیں ہوتے چاہیں جنگ کے اصلی وجہ اور ترکی انتظام میثہندی کے اسباب لکھنے لازمی ہیں اس نے ہمیں کچھ دری کے لئے مختصر طور پر وجہ مناصحت فما بین کا تحریر کرنا ہی جو اس تاریخ کے ابتدائی حصت میں چھپ دے گئے تھے۔ اور اس موقع کے لئے محفوظ رکھئے تھے محفض اس خون سے کہ بادا تمہیدی مفتاد میں کا حصہ شروع کتاب میں زیادہ بڑھ جاوے اور اصل حالات جنگ دیر سے ملاحظہ ہونا ماظرین والا تائین کو گران گذرے لگے بغیر وجہ و اسباب جنگ تحریر کئے کوئی جنگی کارنامہ مکمل ہنہیں ہو سکتا اس نے اونکانظر انداز کرنا ایک ناگزیر مر تھا اور یہ موقع اونکی تفصیل کے لئے مخفق ہجھا گیا اور چونکہ جنگ ایپاہر س جنگ بخشنی تو جدا ہوئی رہی ہے اس نے شروع سے اُس کے حالات بیان ہوتے ہیں۔

یونان کی مختصر تاریخ اور ترکی سے اُسکے تعلقات یونان کی تاریخ ۸۹۷ھ میں صلی علیہ السلام سے شروع ہوتی ہے۔ ۸۷۴ھ قم میں یونان کا بڑا شرقی حصہ تباہ کیا جسین شہر اتمہنہ را قبضہ ایک بڑے طوفان سے جوش طوفان نوحؐ کے تھا ایسا تباہ دربارہ ہوا کہ دو یورپ سے قبل وسکی حالت تبدیل ہو سکی۔ ۸۷۵ھ قم میں پیریتھیم یعنی قدیمی سلطنتی تعمیر ہوا۔ ۸۷۶ھ قم سے ایرانیون کے حملے شروع ہو گئے۔ اگست ۸۷۶ھ قم میں ترکیپر نے یونان پر حملہ کیا لیکن اسی وادی تھراپی میں جہان ۸۷۹ھ کی جنگ میں مفوڑ یونان سپاہ نے پناہ لی ہے اور کاملہ روک دیا گیا۔

فتوحات فیلقوس پدر اسکندر اعظم ۸۷۷ھ قم اسکندر اعظم کا آغاز حکومت فتوحات میں مکندا اعظم بریان ۸۷۸ھ قم کے سامنے کے باشندوں کے یونان میں تباہ کیا

ستھنے لیٹنے لگوں نے (انی کے باشندے) فتح کر کے چھوٹے چھوٹے صوبوں میں
یونان کو تقسیم کیا۔ اسی عین اسلامی حکومت ترکی نے زیر حکم سلطان محمد ثانی ایضاً
دیکھ رخصس یونان فتح کے سامنے -

وہیں کی جہنمی ریاست پھر ایضاً اور سوریا کو قبضہ میں کیا...
ستھنے ۱۹۷۶ء

یونان ترکوں کے مقابلہ میں اگلی
ستھنے ۱۹۷۷ء

صوبوں پر سوریا و نیس والوں کے تصرف میں رہا - مابین ۱۹۸۰ء اور ۱۹۸۱ء

رویدوں کی اولاد سے ترکی کے بخلاف آزادی یونان کی سخت کوششیں سامنے آئیں
ماں دیویا اور دیویا کی بغاوت بمقابلہ ترکی فزوں کی گئی جسیں یونانی معاون سخے سامنے آئیں

پہنچادہ الگرینڈ کا اعلان آزادی - پایع ۱۹۸۱ء اوسکا بیانی پر جمک کے مفت بل

میں صلیبی جمیڈ اکھڑا کرنا اور آزادی کے لئے طلبی شروع کرتا اپریل ۱۹۸۲ء

یونانی پوشرائیک کا قسطنطینیہ میں مارا جانا - ۲۳ اپریل ۱۹۸۲ء

آزادی یونان کا اعلان - جنوری ۱۹۸۳ء

سوریہ اور مسلوک ہی کو یونانیوں کا فتح کر لینا - جون نومبر ۱۹۸۳ء

ترکوں کا محاصرہ کا شفہ جنوری ۱۹۸۴ء

جزیرہ سیود (قریب ساحل ایاضلیا) کا محاصرہ اس پر گولہ باری اور باشندہ شکا

قتل عام جوزمانہ حال کی تاریخ میں سب سے بڑا گناہ تھا ہو یعنی جسیں ترکوں کے

باشندہ سے ہزار کس قتل ہوئے - اپریل ۱۹۸۴ء

جزیرہ صنوبر میں قتل عام جولائی ۱۹۸۴ء

کا رخسار میں یونانی قبضہ ستمبر ۱۹۸۴ء

ابراهیم پاشا کا داخلہ اور فتح کرنا بیورنیو اور ٹرپولزا کا فروری تا جون ۱۹۸۵ء

یونان انگلشہر لوگوں کے لئے طلب کرتا ہے جولائی ۱۹۴۵ء
 بریسیم پاشا مسلوگی کو بزور شہر سفر کرتے ہیں ۲۳ اپریل ۱۹۴۵ء
 شہر ہزار پونڈ استعانت یونان کے لئے یونپین جنہے ہوتے ایضاً
 رشید پاشا ایقانیت کو دبارة فتح کرتے ہیں جون ۱۹۴۶ء
 یورپیں ترکی مصری بیرونی تباہی ۲۷ جولائی ۱۹۴۶ء
 عہد نامہ اندن برواققت یونان جپر روس - فرانس اور انگلشہر کے دستخط ہوئے ۶ جولائی ۱۹۴۶ء
 شکون کا سوریا کو خالی کر دینا اکتوبر ۱۹۴۶ء
 مسلوگی کا یونان کو دیا جانا ۱۶ مئی ۱۹۴۶ء
 یونانی جلسہ قومی کا اجتماع اور آغاز جلسہ جولائی ۱۹۴۶ء
 یونان کی آزادی کو بھیب عہد نامہ ایڈریاول کے قبول کرتا ہے ۱۰ ستمبر ۱۹۴۶ء
 بھویجوب ایک گنویش کے اوٹھواؤن بیوریا شاہ یونان مقرر ہوتا ہے ۱۷ مئی ۱۹۴۶ء
 مغلی اور ایسا اُرس میں پر غلات ٹرکی عذر کا ہوتا اور دربار یونان کا اُس سے
 موافق کرنا اور بالآخر ٹرکی اور یونان میں تعلقات کی کشیدگی ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء
 انگلش اور فرانس کا بھری پاہ بھیجکر مندرجہ پا اُرس کا محاصرہ کر دینا اور شاہ کا
 تجویز ارباب تعليقی کخفی کا وعدہ کرنا اور بتدیل وزارت ۲۵ دسمبر ۱۹۴۶ء
 شاہ یونان کا تارہ کش ہو کر پہنچے وطن یوریا کو خاپس چلا جاتا جولائی ۱۹۴۶ء
 شاہ ڈنارک بجٹھے ایڈرمل کناری سے تاج یونان کو شہزادہ ولیم کے لئے
 قبول کرتا ہے جون ۱۹۴۶ء
 یونانی افواج جزرہ کار فور پر دخل کرتے ہیں جون ۱۹۴۶ء
 اخدر کریٹ کے طریقے کے لئے نہایت جوش و خروش کا ہوتا اگست ماہ ستمبر ۱۹۴۶ء

ایضاً۔ یار دیگر معاصرہ بھری ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰
 سقط خلیفین بیتی ڈیک آٹ اسپاٹا۔ دیوبند یونان کی پیدائش ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰
 یونانی جہاز زاویش تر کی جہاز و پنگ کولہ باری کرتا ہے اور بندرگاہ یمن انقلابی ۱۸۷۵ء کے بعد
 تر کی اور یونان میں قطع تعلقی بوجہاس کے کو یونان نئے ہٹھیا رہنے ہو کر کریمہ بن خلیفہ بن دبیرہ
 بعد کو ایک کافر کا سعید ہونا جس میں سلطنتن یورپ کے وکیل ہجوری ۱۸۷۶ء
 میں بیت المقدس جمع ہوئے۔ اونکی صلاح منظور کی گئی۔ اور ڈبلیو ٹک تعلقات
 باہمی از سر ذات نہ کر سکتے ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰
 مجاہد دول عظام پر شرکت انگلستان یونان کو حصلی کا تقریباً ایک صویہ اور
 صویہ ایسا رس کا کچھ حصہ تر کی سے حیراً دلوایا گیا۔ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰
 مزید حرص وہوس سے بغاوت مشرقی رو میلیا کافمہ اور ٹھاکر شکر یونان کا تر کی
 سرحد کو عبور کرنا اور ترکون کے ہاتھ سے سپا صفائیا ہو جانا۔ ۰۰۰

مندرجہ بالا واقعات کی فہرست سے ظاہر ہوا کہ ملک یونان پندرہویں صدی عیسوی کی
 وسط میں سلطنت عثمانیہ کی حدود میں داخل کیا گیا۔ اوس وقت سے لیکر ۱۸۷۷ء تک کافی
 عظیم الشان واقعہ ترکون کے خلاف وقوع میں ہیں ایا۔ سب سے پہلی تاریخ جس میں یونانیوں
 نے آزاد ہونے کے لئے بغاوت کی وہ ۱۸۷۷ء ہے جبکی دوبارہ ۱۸۷۹ء میں ختم ہوئی۔ روس
 اور آخر تیسری بغاوت میں جو ۱۸۷۸ء سے شروع ہو کر ۱۸۷۹ء میں ختم ہوئی۔ روس
 فراش۔ اور انگلستان کی مدد سے یونان آزاد ہو گیا۔ اور ۱۸۷۹ء میں ایک علیحدہ بادشاہ
 بنایا گیا۔ ۱۸۷۹ء میں پہلے بادشاہ کو جس نے ۱۸۷۹ء میں حکومت کی کمی غایج کر کے دول
 شلاش نے ۱۸۷۹ء میں شاہ علی کے والد کو جواب شاہ ڈنمارک ہے یونان کا بادشاہ بنایا

جس نے اپنی جگہ پر دوسرے بیٹے جا جو (شاہ حال) کو یونان کا سلطنت پیر و گردیا۔ اسکو خزانہ یونان سے لاکھ ہزار فرنٹک صرف خاص کے لئے ملتے ہیں اور فرانش وروس اور ایک تیسرا سلطنت کی طرف سے بھی چار چار ہزار لوپڈ سالانہ ملتا ہے۔

یونانیوں کو حسب تقاضائے قدرت انسانی آزاد ہونے کے وقت سے ہی اپنی ریاست کی توسعہ کی خواہش رہی سچنا پچھلے ۹۷ء میں دول عظام نے ریاست ایکٹستان یونان کو مغلیل کا تقریباً کل صوبہ اور صوبہ ایپارس کا کچھ حصہ ترکی سے جبراؤ لوادیا۔ اس سے یونان کی آتش ملیع و حضر اور بھی زیادہ مشتعل ہو گئی۔ اور ۹۸ء میں جب صوبہ بشرقی رو میلیا بغاوت کر کے ملکیہ پر سے ملح مہوگیا تو یونان کو توسعہ صدود کا چھربخ طسو جھا اور ترکی کو ملکیہ پر کے معاملات میں مصروف اور پہلا ہی ساکن و رسمیہ کلکمل کرنے کی طیاری ان شروع کر دیں اور یورپ بھی چکا بیٹھا تاشہ دیکھتا رہا۔ مگر یا بعالیٰ نے پندرہ دن کے اندر لاٹھوں فوج سرحد یونان پر جمع کر دی اور اوس نے تھوڑے ہی دنوں میں یونانی فوج کے اس حصہ کا جو سرحد کو عبور کرایا تھا قلع قلع کر دیا۔ لیکن دول عظام نے پیغ بجاو کر کے رصلاحت کر دی اس کے بعد یونان کو سوائے حال کے پر سرفراز ہونے کی جوڑت نہ پڑی۔ سچنا پچھلے ۹۸ء میں یونانیوں نے اپنی ذاتی اغراض کے پورا کرنے کے لئے آرمینیا کے پروقوت باشندو سے محض کشی اور نکح امی کرائی تھی یہ دیکھ کر اس شورش سے مطلب برآری نہیں ہوئی تو ۹۹ء میں کریٹ کے عیسائیوں نے بغاوت کر دی۔ یہ کئی مہینے ہی اور یونان کی گورنمنٹ نے خود بالکل خاموشی اختیار کی۔ اور بلکہ اپنے ملک کے مجاہدین کے روکنی میں ہی لیکن شروع ۹۹ء کی بغاوت کریٹ پر یونان تباہی وجود اس بے بسطی اور کم باشی کی جو نتیجہ جنگ سے ظاہر ہوئی یہ کاک مقالہ کے لئے آمدہ ہو جاتا اور چند سلطنتوں کے سچھائے پر انکوٹکا سا جواب دیتیا کہ ہم مثل ہمارے عیسائیان کریٹ کی مظلومی پر مہر سکوت

لگائے ہنین بیٹھو رہ سکتے اور خود اپنی بھر بی فوج یا تھی کرنیں وساس کے کریت یعنی ہر جد کو نہست عثمانیہ میں اور اتنا صاف ثابت کر رہا ہے کہ اُس کو اصولیے اپنی جمیعت کے ہوتین دیگر عیسائی گورنمنٹوں کے مالی اور فوجی امداد کا بھروسہ ضرور تھا۔ جنہوں نے بغا، بخچر چند والی طریقہ رہا جانے کی اجازت دی دیئے کی اور کسی طرح کا سلوک اور لکھ پوتا نہ کی اور ترکی فوجی عظمت دیکھ کر دو ہی درس سے تماشا دیکھنا پڑا۔ اور ہر چند کہ شاہ یونان کے قریبی عزیز دا قارب میں سے چند بادشاہ اور شہزادے موجود تھے لیکن خلاف در انتہی اونکو سلطنت عثمانیہ سے پہنچنے پہنچنے والے پولیٹک تعلقات توڑو ہوئی کوئی وجہ بخچی اور اس نے ہنایت سخیدگی اور ہوشیاری کے ساتھہ تمام فیملکی امراء بادشاہ اور شہزادے جنکو گورنمنٹ کا جزو بھیجا کا اور صاف علیحدہ رہے۔ اور بجز اس کے کہ معاملات صلح اور شرایط صلح میں ترمی کی خواہشات پیش کی گئیں کوئی ظاہری طور پر امداد لوٹانا کا سچی ہے کوئی پہلو اختیار نہ کیا جس رویہ سے تمام دنیلکے سلمان فتنے کے مشکوں میں۔

جزیرہ کریٹ کا تحریر تاریخ حوالہ اصل بانی چنگ ہوا

یہ طراز کی جزیرہ جزیرہ و میں یونان کے جنوبی ساحل کے تصلی اور راس میلیا سے بجانب جنوب و مشرق۔ الحمدہ میں کے مقام پر واقع ہے اوس کا قدیم نام اگریتھے جہوز نام تھا میں اپنی سو شہروں۔ کوہ اوا اور امیک بھول بھلیان کی وجہ سے ہنایت شہروں رہ چکا ہوتی تباہ وہ گلیتیل یا کے نام سے موسم ہے جس نام کا شہزادہ نگا صدر مقام ہی ہے۔ عربی میں سکو جزیرہ وہ قریطہ یا قریطہ کہتے ہیں۔ رویہ میں اول مرتبہ ۱۵۷۳ء میں اسکو قبضہ کیا تھا جسے اہل عرب سے ۱۵۷۴ء میں چھین لیا۔ سال ۱۵۷۶ء میں وہ چھر زونا نوں کے قبضہ

میں گیا۔ اور اگست ۱۸۷۶ء میں وینس کی جہزوی سلطنت کے خروخت کیا گیا۔^{۱۸۷۶ء}
 میں بہت بڑا عذر فرما کیا گیا۔ ۱۸۷۶ء میں ترکون نے اسکا محاصرہ کیا اور بعد ۲۳ برس کی محنت
 شاقد اور متواتر محاصروں کے حبیبین ۲ لاکھ سے زیادہ آدمی تباہ ہوئے۔^{۱۸۷۹ء} میں پورا
 جزیرہ فتح کیا۔ ۱۸۷۹ء سے ۱۸۸۰ء تک وہ نہایت ناٹک حالت میں رہا اور پہلے دو پہلے
 لڑائیوں سے تباہ و بر باد ہوا۔ ۱۸۸۰ء میں مصری پاشا کے حوالہ کیا گیا۔ لیکن اب بس بعد وہ
 پھر براہ راست ترکی سلطنت میں رہ لیا گیا۔ اسی سال بناؤن ہوئیں جو ۱۸۸۱ء میں فرد کی
 گئیں۔ ۲۱ جولائی ۱۸۷۹ء کو عیسائیوں کا قتل عام بوجس نقصان کا معاوضہ جوں ۱۸۷۹ء
 میں چاہا گیا۔ ۲۱ اگست ۱۸۷۹ء کو کریٹ کے عیسائیوں نے ایک سپلیٹ نامہ مقدس ملکہ
 قابیم کی۔ ستمبر ۱۸۷۹ء کو قریطی لوگوں نے عام جلسہ کر کے ترکی حکومت سے انکار کیا اور
 کریٹ کی یونانی یاد شاہیت سے الحاق کا اعلان کیا۔ اسپر جنگ کی نوبت پہنچی اور اگست ۱۸۷۹ء
 کو افواج ترکی صیفی پاشا کے بزرگمان کی گئی۔ ستمبر اور اکتوبر سنہ المیہ ۱۸۷۹ء میں
 لڑائیوں میں یونانی فتح میں نظر آئے۔ اکتوبر کے مہینے میں یونانی سلطنت کا ایک جہاز والیہ
 اور سامان حرب کو کیدیا ہو چکا رہا۔ ۲۲ نومبر ۱۸۷۹ء کو یونانیوں کا مقاہ ارتقی میں محدود
 لیکن خود مخصوصوں کے اسلکو اڑا دینے سے طرفیں کا نقصان غیظہ ہوا۔ ۲۳ نومبر ۱۸۷۹ء
 کو اسٹریا جرنی۔ اتلی۔ اور سوئز ریڈنگ کی سلطنتوں کی طرف سے گینڈا چھوڑ دینے کے
 لئے سلطان کی خدمتیں متفقہ یادداشت بھی گئی جو ۲۴ نومبر کو نامنطر کی گئی۔ ۲۱ جون ۱۸۸۰ء
 کو بیس کی سرکردگی سے پھر ایک متفقہ یادداشت لڑائی مینڈ کر دینے کے لئے باعی میں پڑی
 کی گئی۔ جولائی میں برابر غیر مفصلہ لڑائیں جاری رہیں اور ۱۹۔ اگست ۱۸۷۹ء کو ترکی
 جہاز عز الدین نے یونانی جہاز اندی کو جو یونانی والیہ لائے اور جزیرہ سے عورتوں
 اور بچوں کو لے جانے میں مصروف تھا۔ بالکل تباہ کر دیا۔ ۲۲ ستمبر کو ڈیلی گیلوں نے

وزیر اعظم سے ملاقاتی اور اسی مہینے کی ۲۰۔ کو وزیر اعظم کے پیوں پختے سے عذر فرمادیا
اسن کا اعلان اور ترسیم قوانین کا وعدہ کیا گیا۔ نمبرمن کامیابی کے ساتھ یونانی لوگ
جزیرہ کا محاصرہ کرنے لگے۔ اور ترک جنگ عمر پاشا جزیرہ کے کانٹرنے پتھے عہدہ سے
استفادہ کیا۔ چنانچہ فردری ۱۷۸۹ء میں جنگ ازسرتوانہ ہو گئی۔ ۱۷۸۹ء میں ۲۶ ہزار پاچ سو یونانی
جزیرہ کے مقابل اور ترے لیکن بعد چند دست بدرست محاربون کے جن میں اون کے ۵۰۰۰
ماری گئے سب نے اطاعت قبول کری۔ اور یہ سب ۲۶ دسمبر کو یونان و پس ہمیجید سے گئے۔
۸۔ پارچ ۱۷۹۰ء کو نیا ترک گورنر عمر آفندی داخل جزیرہ ہوا اور محاصرہ موقوف ہوا کامیم ہوا۔
اس مختصر تاریخ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آرٹیلریون کی طرح یہاں کے باشندے بھی جو ایک
چھار مسلمانوں کو چھوڑ کر باتی میں چوختائی یونانی عیسائی یعنی ہمیشہ اپنی شہنشاہی سلطنت کو
بنادوت پر آمادہ رہتے ہیں اور مشکل سے کوئی سال خالی جاتا ہے جس میں کوئی نہ کوئی حیاد ہو
کر کے علم بنادوت بلند نہ کرنے ہوں اور اپنی کثرت تعداد کی وجہ سے کوئی دن ایسا نہیں
کرتا کہ اپنے ہم وطن مسلمان باشندوں کے اسنے عافیت میں خلل انداز ہوتے ہوں جو تاریخ
اس صدی میں آٹھویں مرتبہ شروع سال ۱۷۹۰ء سے پھر وہ ہی پیغمبر جنگروں اور گیوں
نتمام ہونے والی مفسدہ پردازیوں اور بنادوت کا زور مثوب سے آغاز ہو گیا۔ ان فسادوں نے
اوکی عرصہ ہمیشہ یہی ہے کہ سلطنت ترک کو محبوک کر کے اور سلاطین بورپے کے زور دلوں کر جزیرہ
کریٹ کا الحاق کرنی کسی طرح یونان سے ہو جاوے ہو اوکی قومی سلطنت ہے۔
جزیرہ کریٹ کا جغرافی تذکرہ۔ یہ جزیرہ ۳۵ درجے اور ۲۵ درجہ بہ دفیقہ عقل البیان
شمالی کے دریان اور ۲۳ درجہ بہ دفیقہ طول البلد شرقی سے لیکر ۲۶ درجہ بہ دفیقہ تک
پھیلایا ہے۔ اور اس سے صول گل جزیرہ کا ۱۶ میل اور عرض زیادہ سے زیادہ چوڑے مقام
پر ہے اور تنگ سے تنگ جگہ ۱۵ یا ۱۷ میل ہے۔ رقبہ ۱۰ میل مربع کے قریب ہے تریتین

ساحل ایشیا سے کوچک سے جزیرہ کے صدر مقام کینڈیا کا فاصلہ ۲۰ میل اور تھیس زدہ سلطنت
یونان سے، اس کے ایک بندگاہ کینیا کا فاصلہ، اسیں ہے قسطنطینیہ سے سمندر کے
راس تھیک پانچ میل اور اسکندریہ بندگاہ مصر سے ۵۰ میل کی دوری پر ہے اور بجر
ردم کا انگریزی نوجی سیشن یعنی جزیرہ مالٹا کو کریٹ کے غربی ساحل سے بخط ستقیم چار سو میل کا
فاصلہ ہے۔ صدر مقام جزیرہ کا شہر کلیٹ یا ہے جو شمالی ساحل پر واقع ہے۔ دوسرے شہر ہو شہر اور
قبیلے کینیا۔ ریڈیو، قطریہ، سلیمانیہ، اسپانیا، تگا، سیشل، سیموس۔ اسفیکیا۔ اور تیرپیتی
ہیں۔ بل جزیرہ میں شرقاً اگر ایک کوہستانی سلسلہ پھیلا ہوا ہے جسکے عصب اپنی جوڑی و سطح
جزیرہ کے قریب کوہ اٹھا کے نام سے شہر چلی آئی ہے۔ نہیں نہ خیز اور چھوٹی نیلوں کی کثہ
سے خوب شاداب ہے۔ نارنگی۔ انگور یونان کے درختوں کی کثرت سے تمام جزیرہ ہبابت
خوشنما معلوم ہوتا ہے۔

جزیرہ میں صوبوں میں منقسم ہے یعنی غربی حصہ کینیا اور سیانی ریڈی مواد و شرقی
کینیڈیا کا صوبہ ہے۔ ان سب پر ایک ترکی گورنر ایک فوجی کمانڈ باب عالی کی طرف کو
معین رہتا ہے۔ عمومی تعداد فوج کی جو یہاں ستھیم رکھتی ہے ۱۵۰۰۰ ہزار ہے۔ اس جزیرہ کو
پہاڑوں میں بہت سے دریے اور گھاٹیاں اور گوچھائیں ایسی ہیں جو قدیمی واقعات کو نمائی دیں
یاد میں اپنکی تازہ رکھتے ہیں۔ خاص خاص پیداوار اور تجارتی اشتیاء یہاں کی روغن و اغذیہ
شیل۔ ریشم۔ شراب۔ صفائیات۔ ادن۔ نارنگی۔ لیموں۔ شہد۔ اور موسم اسی
با دام ہیں۔ باقی ہنام یونانی مجمع الجزائر کے باشندوں سے کریٹ کے باشندے زیادہ ہو
تھے اور طاقتور ہوتے ہیں۔ لیکن ذہن و ذکاد میں یونانیوں کے ہم پر کمال کی
بہت ہی کم ہیں۔

آبادی جزیرہ کی ۳ لاکھ کے فرب ہے جس میں ایک حصہ سے زاید مسلمان اور

کم لوٹانی عیسائی ہیں۔

فروری کے ۹ مئی میں مقدس پردازی کی زور شور اور یونانی ملکی اتحاد

اہل کریم جب شروع سال ہیں بحمد و سلطنت اذرا زبان کرتے کرتے مسلمانوں کی جانش مال کا سخت نقصان کرنے لگے تو عنان صبر و تحمل اونکے ہاتھ سے بھی چھوٹلئی اور اپنے دشمن پرستی کو وہ بھی ترکی پر نہ کی جواب دیتے لگے۔ سلاطین عظام کے جنگی چیزیں اس نے امن قائم کرنے کی عزم سے سواحل کریم کو مخصوص کر لیا۔ سچتا نچہ فروری کے شروع میں باہمی خانہ جنگیوں میں ایک عیسائی جمع اور چار سلماں ہلاک ہوئے اسپر سلح مسلمانوں کی جماعت نے کثیر العقاد حیساں یونانیوں پر تک نیچا دکھایا کہ وہ غیر طاقتون کے چہاڑوں پر جا جا کر پناہ لینے لگے۔ اور ہمیں محارب یونانیوں جب مکانات کے منہدم ہوئے اور میں عیسائیوں کے قتل ہلاکت کی خبر شہر ہو ہوئی تو یونانی گورنمنٹ نے جنگی چیزوں کی رو انگی کا حکم جاری کیا۔ اور بد امنی دکی یہ کہ انگریزی فرانسیسی۔ اور اطالبین جنگی چیزوں کی سپاہیوں نے کیمپیا کے بازاروں میں پہرا دیتا شروع کر دیا۔ اسپر بھی عیسائی برابر غیر ملکی جنگی چیزوں پر جا کے چھپتے رہے تمام جزویہ میں آتش عناد مشتعل ہونا شروع ہو گئی۔ یونان میں پہلک جلسے متفق ہو کر گورنمنٹ پر فوج دلانے لگے کہ وہ فی الفور جزیرہ کو اپنی سلطنت سے بحق کرے۔

۱۲۔ فروری کو یونانی گورنمنٹ نے لارڈ سالسبری وزیر اعظم انگلستان کو ایک یاد روانی کی جس میں یہ درخواست تھی کہ کریم میں تکی سپاہ کو داخل ہونے سے روکا جاوے دوئے خود یونان اس کے رد کرنے میں اسقدر کوشش کریں گا جہا تک اُس کا مقصود

یہ یادداشتِ نہایت ہی تحدِ آمینہ تھی۔ لہذا اور سلاطین نے قصد کر لیا کہ یونان کو کریٹ میں فساد بڑھانے سے باز رکھنے۔ اور یا یونان کو بھی خاموش کرنے کی کوشش کر لیں گے۔ یونانی امیر الجھنے اطلاع دی کہ کینیا پر گولہ باری کرنے سے مہ گھنٹہ پیشہ غیر ملکی جنگی جہاز و نکو مطلع کیا جاویگا۔

عیاسیٰ میون تاریخون میں ایک عجمی عوامی ترکی جہاز کو جو کنیڈیا سے روانہ ہوا تھا یونانی جنگی جہاز نے گھیر کر اوس پر گولے مارنے شروع کیے جس سے مجبوہ ہو کر وہ پھر کنیڈیا کو واپس آگیا۔ عیاسیٰ میون نے قلعہ کینیا پر گولہ باری کی وجہ پر قسطنطینیہ کے سفارتمدول نے سلاطین کو شہزادیا کہ سلما نون کے حفاظت کی غرض سے کینیا۔ سپاٹھو۔ اور کینڈیا پر قبضہ کرنا لازم ہو اتھریزی جنگی جہاز ڈس ریا۔ ہمار برا در بیمیں۔ اور ایک تاریخ و پیر منے والی کشی میں یہ آفرینشِ مالٹا سے کریٹ کو روانہ ہوئی۔

۱۸۔ فروری کو یونان کے تین جہاز فوج سے بھرے ہوئے کریٹ کو روانہ ہوئے۔ اور اسی تاریخ کو پیر شرکووس شاہزادہ ولیعہد کے چھوٹے بھائی نے جو لوچانس کے سپالدر میں بھسلی کی طرف کوچ کیا۔ سلاطین کے جواب طلب کرنے پر گولہ نہست یونان نے جواب دیا کہ جو کارروانی دہ کریٹ کے معاملہ میں کر رہی ہو دہ اوسکی خود دہ دار ہے۔ کینیا پر عیسیوی گولہ باری ہونے سے تمام سفیر معاہل دعیال جنگی جہاز و پیر پناہ گزین ہو گئے۔ ۱۹ فروری کو تارا مده لندن سے ظاہر ہوا کہ سلیمانیہ کے قریب ۲۰۰۰ مسلمان جن میں میں عورتیں اور ۱۵ ۲۰ ایسے تھے عیاسیوں کے ہاتھ سے قتل کئے گئے۔ اسی عرصہ میں یونانی فوج نے فردری کو پیش قدمی کر کے ایک ترکی قلعہ کو چھین کر ۲۵ ترک قید کر لے اور ترکی فوج کو محروم کینیا کو واپس آتا پڑا۔ ۲۱ فروری کو تمام دن شہنشاہ ولیم جرسن نے سفارت خانوں

اور مجلس وزراء معااملہ کریٹ کے مشورہ میں گزارا اور اسی طرح ایک ہنوتا وزیر فراست نے تو
تیار مقدمہ کریٹ کے مشورہ میں سفر اردوں کے ساتھ گذاری۔

شاہ یونان کا ایڈیٹ چانگ کرنیل واساس فو اج یونانی مستحیہ کریٹ کا پہاڑا کیا
گیا اس۔ سخنگشیا کے قیضہ کی اہل کریٹ کو اطلاع دی۔ اور گورنمنٹ یونان نے دوسرے
سلطین کی صلاح کی مطلق پرواہ نہ کی۔ بلکہ اونکی دہکیوں کو بھی اس کا ان سنا اور اس کا ن
اوڑا دیا۔ آغاز ماہ پیغ میں۔ سلطین نے ایک ستفہ یادداشت دولت چنانیہ میں پیش کی اور
اسکی ایک نقل گورنمنٹ یونان کو بھی روانہ کی گئی اور میں درج تھا کہ کریٹ آئندہ سے سلطان
درکی کے زیر نگرانی ایک خود مختار دولت لفظوں کیجا گئے۔ اور یونانی سپاہ چھپے دن کے اندر
کریٹ کو غالی کر دے۔ ورنہ یونان سے نہایت سختی کا برتاباد ہو گا۔

معاملہ کریٹ میں یونان کا جوش خروش اور مگر طاقتمنگی دست اندازی

تمام یونانی اخبار گورنمنٹ کو راستے دینی لگئے کہ کریٹ کے معااملہ میں ہرگز دوسرے سلطین
کی تحریز نہ منتظر ہو اور اوقت سپاہی سے لیکر اعلیٰ درجہ کے ہمدردہ دار تک کوئی جوش تھا
کہ یونان سے مزید ملکی فوج کے نصیبے جانتے پر ذیر چنگ نے اپنی خدمت سے استغفار
دیدیا اور ایتحیز کے پری پادری نے اُنکے بیٹے آف کنٹر ہری کو نکلایا کہ عینی پیغ
نام پر کریٹ کے عیسائیوں کے لئے ہر ملک سے امداد طلب کیجا گئے۔ دیکن اُنکے
بیٹپا موصوف نے اوپر توجہ نہ فرمائی اور میکنٹر مارپ بیٹا اٹالین جمیر کا ایک ڈپٹی اپنے
ملک کے والیلیکر کریٹ جانتے کے لئے ایتحیز میں وارد ہو گیا۔ ۲۰ پیغ کو ایتحیز میں

جوش دخوش کی کچھ انہما نہیں۔ اور اسی تاریخ کی شام کو ایک مجمع کثیر جنگ جنگ کو
نفرے سارتا ہوا ایوان شاہی کے احاطہ میں ٹھس آیا۔ ولیعہد صاحب نتے بالا خاتم کی ھوڑ
سے اوپنی طرف مخاطب ہو کر بادشاہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور فصیحت کی کہہ رکام خوشی اور
اس سلسلے سے کرنا لازم ہے۔ بجائے مستقفلی دزیر جنگ کے دوسرے شخص وزیر صدر ہوا جس نے
فوج کے قائم افسروں کو بہپر دجوہ مستعد اور تیار ہونے کی ہدایت کی اور نہایت سرگرمی
سے تو پختہ کی بھرپور سرحدوں کی طرف روانہ کرنے میں مصروف ہوا۔ اور لندن کے ہم پانچ
کے تارے سے واضح ہوا کہ ہاؤس آف کامنز کے چند ممبروں نے جنین سرچارس ڈبلی
او سر ہر برٹ گلیڈستون شریک تھے شاہ یونان کو ایک تار وانڈ کیا جس میں اوپنی بحید
تعریف کی گئی۔ کیونکہ انہوں نے کریٹ کو مہدیب بنانے اور وہاں امن قائم کرنے میں
بہت سی کی۔ یہہ تا محض پرائیوٹ ریالیٹی ٹیکسٹ سو تھا ذکر الحشیش سرکاری مہربانی پر الہیت
۔ پارچ کو یونان نے گورنمنٹ عثمانی کو یادداشت بھیجی کہ اگر وہ ترکی فوج کو مقدمہ نیا
سے ہٹلے تو یونان بھی اپنی فوج وہاں سے واپس بلانے کے لئے تیار ہو۔ اسی تاریخ
کو باب عالی سے سلاطین کی یادداشت کا جواب دیا کہ اسکو اکثر تباویز اصلاح مقبول ہیں
لیکن آزادی کریٹ کے معاملہ میں بحث کی ضرورت ہے۔ اس کے دوسرے رو ڈھلوم ہوا
کہ سلطین خظام کے امیر المحسون نے تجویز کیا ہو کہ ہ پاڈاشن کلمہ درازی یونان اور پر
سختی واجب ہے اور اس لئے ہندگاہ پا یس (دیکھہ تھیسیز کا ہندگاہ ہے) اور کریٹ
کی آمدورفت چھاڑات ہندگر دیکھا دے۔ اور جو یونانی چھاڑ تعمیل حکم نہ کریں اونکو گرفتار
کیا جاوے لیکن ایمہ ہٹوٹا وزیر فرانس نے اس سے اختلاف کیا۔
اور کہا کہ جب تک حمیر آٹ ڈیپوٹیز میں مشورہ ڈکر لیجہاوسے گاہب تک یونان پر
کوئی سختی روانہ کھلی جا سکی۔

سلاطین کی یاد اپریونی گورنمنٹ کا جواب اور سلاطین کی علمی سنت اندازی

۹۔ پارچ کا تازہ ظہر ہوا کہ یونانی گورنمنٹ نے جواب سلاطین کو دیا وہ یہ تھا کہ فقط کریٹ کے خود مختار بنانے سے موجودہ مشکلات کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے سبب یونانی جوش اور بغاوت ہرگز کم نہ ہوگی۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ جزیرہ گورنمنٹ یونان کو دیدیا جاوے اور فوج کے واپس ملنے کی نسبت یہ جواب ہے کہ یونان ایسا کر کے دہان کے میسانیوں کو ملن کے اضیاء میں دیدیا ہے گر نہیں چاہتا۔ ہان بھری فوج اور بڑیہ جہاڑ کا حصہ کسی قدر واپس لیا جا سکتا ہے اور یہ امر کہ کریٹ میں کس طرح کی گورنمنٹ قائم ہو وہیں کے باشد و پر جھوٹ دینا پڑے اس تحدیانہ جواب سے لگ ریٹ برٹن کو شفی حاصل نہیں اس لئے کہ یونان فوج کے کوئی میں سب سے برابر عیسائی اور مسلمانین کی کشت و خون جاری ہنگامہ کا احتمال تھا۔

۱۰۔ پارچ کو خبری کروں کی گورنمنٹ نے ایک سرکار سلاطین نظام کے نام چاری کھیشن بخوبی لگنی کہ چھوٹی سلطنتوں میں سے ہر ایک فرماً دو ذرہ زار اومی کریٹ میں اوتار کر جزیرہ کا قبضہ حاصل کریں تاکہ یونان اپنی فوچن طلب کرنے پر محجوہ ہو۔ جرسن اور اسٹریانے خود اخوان کے بھیجنے سے اختلاف کیا اور جلد سلاطین کے مشورہ سے یہ امر طبع پایا کہ یونان یاد دکا کوئی جواب نہیں۔ بلکہ یونان و کریٹ کا بھری راستہ فوراً بند کروں تاکہ آمدورفت یونانی جہانات کی سدود ہو جاوے۔ یونان نے ایک اور یادداشت نافذی جیسی تحریک کی بھی۔ کہ کریٹ میں اس پھیلانے کا کام یونانی فوجوں سے لیا جاوے اور یوپی طاقتیں ہیں

اُنکا ہاتھہ بٹانے اور یہ بھی تجویز کیا کہ امن فلیم بوسنے کے بعد جب تک اہل کریٹ کی رائے
صحیح نہ سعلوم ہو کہ آئندہ انتظام حکومت کی بابتہ اونکی کیا مرضی ہے اوس وقت تک ترکی طور
اعلیٰ حکومت کے جزیرہ کی سرپرست ہو۔

آخرِ حقیقتہ پر حیر میں علیساً یہو کی مسلمان اور سخت یادی اور قسطنطینیہ میں کونکارو شکو تری

۲۷ - اور ۲۸ - پارچ کو دن بھر کیتیا کے گرد و نواحیں نہایت خوبی ہوتی رہی اور
مسلمان مرد بخچے اور عورتیں ملا جنمولی کی طرح کامیاب ہو گئے۔ اکثر مقامات پر باعث نجاح افضل ہو گیا
یہاں تک کہ قلعہ ملک کو بھی جیسیں کر خاک سیاہ کردا لگا حالانکہ اس سمت تک بھی جہاڑو کو
کولہ باری ہوتی رہی اطلاء عین لوگ سیطح خلود ستمبر سے بازن آئے۔ اہون سے موجودہ میں استدراگون کو حج
کا مقابلہ کی خوب شکار کیا اور یہاں بھی پہلی مقامات مل دیا اور غیرہ میں ترکوں کو جاری و نظر سے
ٹھیک رہا۔ نے میں مشغول ہوئے جسپہ دوبارہ جملی جہاز و شسوگوں کی ضرورت درپیش ہوئی ہیو
دوسرے مفسدہ میں قریب ہلاک ہوئے۔ اب ان مسلمانوں کے پیغمبر کشت و خون نے تمام ایشائیوں کو جاہ
اور لورپی رو رک کے ترکوں کو بھر کا دیا۔ اونکی لگ جمیت جوش میں اکی اور یہ جوش اونکا لپھنہ جاہنہتا
اٹھوں نے ایک عرصہ میں تک دنیا کو اپنا صیرہ و محل خوب نمایاں طور پر دکھلایا۔ چنانچہ ان یو
میں یونانیوں کے خلاف قسطنطینیہ میں ایک آتش غصہ و غصب شتعل ہوئی۔ سندن سے ۲۹ کی آنکی
رات کے وقت اطلاء عین تاربر قیان روا د کرنکی ضرورت پڑی کہ قسطنطینیہ میں ترکوں کو بھیج جوش یہ
اور وہاں کی حالت نہایت ناگز ہو رہی سے۔ یونانی بوج خون قتل ہمیار بندہ ہے میں اس
تاریخ کو غیر ملکی جہازوں نے پھر یونان پر گول اندزی کی جو خلیج سوڈا کے ساتھے قلعہ ملک
کے نیچے کو مورپہ بندی میں مصروف تھے۔ اسی روز جزیرہ غازی میں جو

کرتے کے جنوب میں واقع ہے یونانیوں نے ترکوں پر دماکر کے انکے بہت سے آدمی فتح دہار کر دیے۔ اور بعض مفسدین نے ایک انگریزی دو خانی کشتی پر بھی لوٹے یا بر بہر۔ پارچ کو ممالک اجنبیہ کے امیر الجہاد نے سلاطین سے درخواست کی کہ ہر ایک سلطنت فوراً ایک ایک زاید لپٹن کریٹ کو بھیجی تاکہ جدید قیوضہ حصہ شہر مفسدین کی حملہ اوری سے محفوظ رکھا جاوے۔ ۲۱ کو مفسدوں نے دو روز کی جنگ کے بعد قلعہ سپنا نوکا فتح کر لیا اور ایک ترکی جہاز جس میں سامان حرب تھا غرق کر دیا اور قلعہ نیزین دا قلعہ خلیج سودا پر جملہ کیا جسکے ذریعہ قلعہ پر قبضہ رکھنے کے لئے بڑہ جہازات نے باغیوں پر گولہ باری کی اور کچھ مجموعی فوج تسلی طرف بھی گئی۔

اپریل کی کارروائی متعلقہ کریٹ

- ۱۔ اپریل کو سربراہ بیٹایہ نے ایک نزدیکیہاڑی توپخانہ اور اپا توپچی کریٹ کو روشن کئے۔
- ۲۔ اپریل کو دہنہ رہا شی نہ رہ قون نے کینیا سے نکلا ایک دڑھ میں باغیوں سے مقابلہ کیا تھا اور نقصان غیرمودھیا۔ ترکی گورنر اور اطالبین افسروں نے بندگی بند کر لی۔ اور باشی یا ذوق کو کینیا میں داپس لیجا کر اؤنسکی تھیار لکھا ہے۔ ۳۔ اپریل کو کینیا کے امیر الجہاد کو حکم ہوا کہ یونان کی جانب نہ نیا تی ہو جائے وہی سے وہ سب ملکہ نیڈر لگاہ پالمرس (ایتھریہ کا بندگاہ) کو بند کر دیں۔
- اسی عرصہ میں سرحد تھیں تک نوجون سے لبریز ہو گئی اور جنگ کے لئے ترکی عساکر میں اسقدر جوش پھیل دیا کہ لوگ اشارہ ہوتے ہی وہ یونان کو دہنوں دہار کر دیں۔
- کوہتاںید و شورہ ٹونمنٹ روس کے تمامی سلاطین نے دولت عثمانیہ اور شاہ یونان کو اعلیاء دی کہ نیا دی کرنے والوں میں جو کوئی بھی فتحیاب ہوگا

او سکون قلعہ نہ ملتے دیا جائیں گا۔ اسی تابع نکو ایجمنٹوں جو شرک اور خا لوگ
جنوں جو فوج نفرہ ہے جنگ مارتے پھر تے بھی جتنی کہ سلاطین کی امک اور یاد دشمنی
جو ہفتہ اول کے اختتام پر یونان کو بھی لئی کوئی توجہ ایجمنٹوں نہیں کی گئی
ولیش فتوزیلر اسی فور تھے کہ بغیر فوج انظیمنڈ کی طرف سے اور نہیں کی
پہاڑ دس کی طرف سے کہیتے ہیں داخل ہوئی جہاں برابر و رورہ جنگ جاری ہئی
۹۔ اپریل کو با غیاب کریں نے کسموں کا معاہدہ شروع کیا۔ اور بھری سپہ سالاروں کو مسلح
کیا کہ اگر وہ اوپر گولہ باری کریں گے تو او سکا جواب تسلی بر تکی دیا جاویگا

اسی تابع کو مسلح یونانی بیقا عده گروہوں کے ۱۲ ایکڑ آدمیوں نے ترکی سرحد پر پہنچا
لکھا یا کے فریب عبور کیا اور جنکو خیل میں گھیر کر تکون نے شکست فاش دی دس
سرحد کی کارروائیوں کا مفصل حال مسلسل طور پر ابتدائی میں لکھا جا پت اس جملہ پر
کہیت اور اپا ارس کے سورکون کی تفصیل بخیر لکھا ہی ہے۔

۱۰۔ اپریل کو با غیون نے غیر ملکی جہاڑ چھین پاہ گزین سلطان بھی سوار تھے گول باری کی
اور او سکا جواب جہاں سے دیا گیا۔ سلطان المظہر نے کہیت کے سعادی میں صفائح
دیر ہونے سے جو نقصانات عظیم واقع ہو رہے تھے سلاطین عظام سے اُنکی شکایت
کی اور ۱۱۔ اپریل کو بھر دنائلی مسلسل خوزری کے انہوں ناک نتیج پر انہوں نویہ کیا
با عادہ ترک اور یونان میں اعلان جنگ ہو گیا۔ سلاطین میں بنادیوں میں اور
بھری راستوں کے بذکر دینے کی کامل تحریر ہوئی۔ اٹلی سے بھی امک ببری وغیرہ
اور دلیلین کیا نہیں پوچھنیں

۱۲۔ اپریل۔ کرنل داس اس سپہ سالارا فوج یونان ضم کریں نے ایسا بھر دن سے
اسفار کیا کہ سلاطین دولت عثمانی کے موافق میں یا مخالف کیونکہ اوس نے

کہا کہ ترکون پر حملہ کرنے کا حکم ہو گا۔ ان تاریخوں میں سرحد پر ہنایت تیری سے جنگ ہائی تھی اور ترک میان حصسلی میں ٹڑہ آئے تھے۔ شاہی خاندان کی دہ نازک حالت ہوئی کہ ایک جہاڑا اس نے ہر وقت تیار رہتا تھا کہ ضرورت کے وقت فوراً اپنے شاہی ساڑوں کو غالباً ڈنارک میں اٹا رکھے جہاں خود شاہ جیماج کے بوڑھے والد من امان سے سریر حکومت پر جلوہ گھین۔ مٹنا اور رسیا کی ہمیت سے کرنیل داسائیں کا بھی دمہنیں رہا وہ چاہتا تھا کہ تحصلی کا پدر لکھ ریٹ کے بے گناہ اور غیر مسلح مسلمانوں کا خون بہا کرنا کے ادراستی نے اُس نے امیر الیحودن سے دریافت کیا کہ سلطان کا تعزیز ترکی سے کیا ہے۔

۲۹۔ کے تاریخ سے معلوم ہوا کہ سلطانین نے تجویز کیا کہ کرنیل واساس یونانی فوج کو کریٹ سے واپس نے آؤ سے اور گورنمنٹ یونان ایسا کرنے میں تاہل کرے تو کوئی بادا جنگ میں داخل نہ سے اور کیکنیل واساس کو واپس بلایا۔ اب ابت کردیکا کہ یونان سلطانین کی اطاعت سے باہر نہیں ہے۔ علی ہزار شاہ جہمن نے سخت شرط کی کہ عجیب کی یونانیوں سے کریٹ نہ خالی ہو جاویگات تک وہ جنگ کے معاملہ میں ہرگز داخل نہیں اور بالآخر تحصلی میں شکست ھا کر یونان کو ہنایت مجبوری اور شرمندگی کے ساتھ بھیل واساس کو مدد فوج کے کریٹ سے واپس بلانا پڑا۔ چنانچہ ۹ مئی کے تاریخ سے معلوم ہوا کہ وہ ایچیزی میں لوٹ کر گیا۔ اور گورنمنٹ یونان نے سلطانین کو اطلاع دی کہ فوجتہ کل یونانی اقوام کریٹ سے واپس کر لی جائیں۔ اور اسی طاہر کی لجنگ تک یونان کے تصرفی کرنے میں وہ جلدید دینیگے لیکن سلطانین کو اس رفتہ رفتہ تصرفی نہیں ہوئی سلطان المقطعم نے جو کریٹ کو خود مختار کر دینے کا وعدہ کیا تھا وہ با وجود فوج تحصلی کے بچت رشراط اُپر قائم رہے۔

۱۴۔ مئی سلاطین کی تجویز پر زنان نے کامل اطاعت کا اعلان کیا اور شرایط مجوزہ جرمی کے بوجب زنان کو ایک نوٹ دیا گیا جسکو اس نے بالآخر دکاست منتظر رکھا۔ اسی تاریخ کو کریٹ سے زنانی شکر واپس ہوتا شروع ہو گئے۔ اور ۲۴۔ مئی تک تمام بفیونان سپا ہمیون سے جزیرہ بالکل خالی ہو گیا۔

واقعات مدرجہ بالاسے صاف ظاہر ہے کہ بنیان محاصلت جزیرہ کریٹ ہوا اور چونکہ بوجہ ذات چند وہ چند سلطان المظہم کو یونان کی چیام اضحت کا پہلے سے ایڑیتھا اس نے سامان جنگ کے سحر کرنیں آئیں اُنہوں نے وہ عاقلانہ تدبیر قبل از جنگ، خصیار فرمائی جس سے بہتر ناملن سکی اور اس احسن طریقے سے جنگ کی تیاریاں ہوئیں کہ باوجود موجودی لا تعداد سفاراء دول خارجہ کے جو سلطنت کے ہر طرف سے شہر میں مقیم رہتے ہیں سلاطین یورپ اور پلکس کو کوئی خاص توجہ کرنیکریافت نہ آئی اُسوقت تک کہ درہ موتا کے مقابل طیل خاگ نزع یا۔ زنان نے اول میشیدمی کی اس نین توکوئی شکر نہیں۔ کیونکہ کریٹ میں لرنسیل و اساس کا داخل ہوتا غذیم کی فوج کا تکی حصہ میں داخل ہوتا تھا تسلی کی طرف ابھی کوئی چھپر چھپر نہ ہوتے پانی اختی اور اسی بنابر عالم جنگ کا باضابطہ عمل میں لانا اختیار کیا گیا۔ حالانکہ جنگ اپریل کے دوسرے ہفتہ میں شروع ہوئی البتہ زنانی چھاز فوبین لیکر ۱۵۔ فرودی سے کریٹ کی جانب چل پڑے تھے جنہوں نے جزیرہ میں داخل ہو کر اور باقیوں کے ساتھ مکر مسلمانوں پر چڑھتیاں کیں وہ نالغتہ ہے میں اُنہوں نے جزیرہ کے تمام اندر وی آباد مقاموں کے سامنے اون کو سریع کر کے قلعوں پر تسلط کر لیا اُنکی تمام جامد اہل واسیاب کو لوٹ لیا۔ باغات اور لاکھوں زیتون کے درختوں کو کاث وال۔ اسی ترکوں کو سوائے ساحلی شہروں کے اد کہیں پاہ لینے کا طکانا تھا۔ چنانچہ ٹلچ کو ایک ساحلی قلعہ پر بھی جہاں کون نے اپنی لمبھوکیا تھا حل کیا۔ غیر ملکی جہاں کچھہ عرصہ تک ساکت رہتے ہیں ایسا تک کہ زنانی قلعہ میں داخل ہو گئے۔ اور تمام بحصورت کون کو قتل کر دا۔

تب اسٹریلیا کے ایک جہاز نے چھٹو طلاڑ طلمہ میکہ کر گولہ باری شروع کر دی جس سے تھوڑے عرصہ میں قلعہ مسماں ہو گیا۔ اور تمام یونانی بھی جنر مدد دی چند لوگوں کے اوسمی جگہ ہلاک ہو گئے تھے جسی مقصویں کی تقداً و تعلیل تھی نیز آسٹریلیا کے ایک جنگلی جہاز نے دو یونانی باربرا داری کے جہازوں کو جو سامان حرب اور خفیہ سباب یونان سے کریٹ کو لا رہی تھے گرفنا کر لیا۔

اندر دن جزیرہ میں بعد ایک قبلِ عام کے صرف سو سو سوتھ ک باقی بچے تھے اور انہوں نے ایک قلعہ میں پناہ لی بھی یونانیوں کے دستِ قظم سے نبچے اور سب ہلاک کر دیا تو باوجود اس کے کہ سلطان نے اپنی مسلمان رعایا میں اسن قائم رطخنے کی غرض سے کریٹ کی خبروں کو مشہر نہ ہونے دیا تاہم رفتہ ان مظالم کی خبروں نے مختلف ذرا برع سے اتنا پائی مسلمانوں کی جوش ہمدردی اور غصہ کا کچھ مٹھکانا نہ ہا۔ تا انکہ مسلمان سلطان کی نرمی اور سہولت پر غم کھانے اور افسوس کرنے لگے حتیٰ کہ اگر بخت یونانیوں کو کافی سزا دی کی جڑات نہ دکھائی جاتی تو کچھ بعید نہ تھا۔ کہ سلطان کا تاج و تخت تو درکنا مسلمانوں کے ہاتھ سے شاید وہ قیمتی جان بھی جو نی زانہ بالیں کر دی مسلمانوں کی جان ہے معرف خطر میں پڑ جاتی۔ جوش حیثیت کا کچھ مٹھکانا نہ ہا بلکہ عام خیال ہے پیدا ہو گیا تھا کہ اگر اسی طرح مسلمانوں کا قتل اور اونکی تباہی اور جزیرہ سے بچ کسی رہی تو افواج عثمانیہ شاید خود عنہ اغتیا اپنی ما تھیں لیکر میسا نیوں سے بدلہ لینا شروع کر دیں گے۔ (افواج مقیر کشہ جو اول سے اخترک یاد جو کشت و خون رعایا۔ کے دستِ اندازی نہ کی وہ سلطانین کے رو کئے سے ہوئی لیونکہ وہ انکی امن قائم کرنے کا ذمہ خود شاہان یورپ نے لے دیا تھا اس لئے کہ ترکی فوجوں کی دستِ اندازی سے شاید نہیں رنگ چڑھ کر بغاوت کو اور ترقی نہ ہو اگر عثمانی فوج اس خلافی طور پر ہے دستِ پلکر دی جاتی تو اس قدر طول نہ مکننا اور کم سے کم مسلمان تو اس افسوس کی حالت سے تباہ و برباد نہ ہوتے) لیکن خدا کے

فصل سے ایسا نہ ہوئے پا بالکل سماں نون کے غظیم اشان باہ شاہنش ان ظالمون کی نزدیکی اور سماں نون کے خون کے بدل لینے کی ذرداری با وجود ۲۳ دن توں میں چھٹے ہوئے اپنی ہی سملی جیسا کہ مگر شایان تھا۔ اور شاہ اپریل اور ستمبھر میں کیا جو کچھ ہے۔ اور ایں عالم نے سن اجو کچھ سنا۔ مختصر پر کہ ایک ماہ کی کارروائی نے اسلام کو حضیض ملت سے ادھ مسٹر پر پہنچا دیا۔ الفرعون کریث کے متعلق ضروری واقعات جبقدہ قلمبند ہوئے وہ اس غیر وقار کے نئے کافی میں کہ جنگ کے دھوکات بخوبی سمجھتے آ جاویں بغیر حالات اور حادثات بعد اذ اختتام جنگ اپنے موقع پر درج کئے جاویں گے۔ لہذا عمر پھر جنگ ایپا اس کے ابتداء مغاربات لکھنا شروع کرتے ہیں جنی تبید بیان ہو چکی ہے۔ اور جب تک کہ اس سوہ کی ۲۰۔ اپریل تک کی کارروائی میں گئے تحصلی کی طرف روعہ نکریں گے تاکہ آئندہ سے مقامات کے حالات لئے بُلے چلے جاویں۔

یونانی فوج کا داخلہ ایپا اس میں

۱۶۔ اپریل ۱۷۹۸ء سے قبل ایپا اس میں تک افواج کا طرز عمل صرف مانگان رہا اور جنگ اس رحیسلی پر ڈہ چند روز تک یونانیوں کی شرارت کا محل کرتے رہے اسی طرح آج کے مقابل بھی جو اوراج تک موجود تھیں وہ یونانیوں کی جمیٹھہ چھاڑ پر سبھر کرنی ہیں۔ حتیٰ کہ اعتمادی سلطانی حلہ بچائیں اور نہ حملہ کرنے کے پہنچ گئے۔ چنانچہ اس سرحد تحصلی کے سرحد اپریل کو بھی یونانی ارٹلیوری پر میون نے عبور کر کے گریونیا پر حلہ کیا جائے سادھائی کے والیں پر بھی شامل تھے ان سب کی مجموعی تعداد ۲ بیڑا کے قریب تھی۔ سرحد تکی میں داخل ہوئے کے بعد انکی خوب خاطرداری کی گئی۔ یعنی سلطانی ایمانیہ فوج کے کمائی مدرسے کو دیکھ کر حکم دیا۔ ایسے بزرگوں پر شاہی کارتوس کے ذخاءز صرفت کرنے کی ضرورت

نہیں ہے بلکہ ان کا کام سر دو ہے سے لینا چاہئے یعنی تلوار اور سنگیں سے انکی مزاج پر سی کر لینا کافی ہوگا لپس الباں فوج کی طرف سے ایک فیر بہو بلکہ ان بہادر ون نے پڑھتے میں مجاہرین یونانی کو سنگینوں پر ٹکھرائکرے ٹکرے کروالا چنانچہ دوہزار میں سے بیشتر تا ۲۰۰۰ تین سو آدمی جان پجا کر بھل گئے۔ اور باقی سب دین کھیت رہے۔ اس کے بعد باقاعدہ فوجوں میں زور شو سے لڑائی ہوتا شروع ہوئی۔ ۱۔ اپریل کی صبح کو ہبجکے وقت قلعہ پر یونانی بیڑہ پر گول باری ہیں جس کے صدر سے یونانی چہاز مقدونیہ خلیج امیریا کو تنگ دہانہ میں غرق ہو گیا۔ نیز قلعہ مذکور سے یونانی جنگی مقام نیم پر گولے بر سارے گئے جسکا جواب بیڑہ کی توپوں سے نہایت چاکیدستی سے دیا گیا۔ اور ترکون کا اس سے کسی قدر لفظان ہوا۔ یعنی مخلصہ توپخانوں کے دو چھوٹے توپیجاتے کچھ عرصہ کے لئے ہند کرنا پڑتے حالانکہ میسر اڑرا توپخانہ کی سی طرح خاموش ہو سکا۔ گورنمنٹ یونان نے مغربی حصہ کے بیڑہ چہارتا کو حکم دیا کہ وہ قلعہ پر یونان پر گول باری کرے اور ایک معقول عقد انشکر کی سند کے کنادے بیڑہ کو جزیرہ کارفو کے مقابل۔ سارا نامہ پر چہاز سے اور تری اور اوس مقام پر جو کچھ ترکی سماں رسخ تصریح مجمع تھا اسکو اور طلاقتے اور جلا دینے میں کامیابی حاصل کی اور یونانی فوج بر تی کے ایک پہلو کو اپنے زور میں رکھا جو کرنیل مانا س کے زیر کمان جانیتا پر بیڑہ بیٹھی کرنیل نہایت تیزی سے حل آؤ دیا اور ترکون کو ایک اگر مقام قلیپا ڈیز سے مٹا دیا اور جنکو آگے بڑ کھر مقام اسٹرلینیا بھی خالی کر دیا ٹپڑا۔ جس کو کرنیل مانا س نے اپنا فوجی ہمیدگو اور طرق ردار دیا۔ دوسرا گروہ یونانیوں کا قلعہ پی پر دیے کے مقابل موجود ہوا۔ یہ مقام اوس جگہ واقع ہے جہاں جانیتا کی سڑک آٹا اور پر یونان کی طرف پھنستی ہے لیکن بقول ایک انگلیزی اخبار کے ”ترکی سپاہیوں کا دل دگروہ تمام فن چنگ کے کھانا سے بر تر اور اعلیٰ ہے“، انہوں نے اس حملہ اور فوج کا نہایت شجاعت سے

مقابلہ کی اور بھی آہی درجی نہ ہوئے پائی تھی کہ انہوں نے شکست فاش کھائی اور پھر انہی ملاقات آرٹیٹری مراجعت کرتا چڑی۔ اس عرصہ میں تسلیمکاروں کو حارہی تھی راستہ ہی سے ایسا رس کی طرف ٹھہر لئی جہاں لکھ کی زیادہ تصرف دت عھی ۱۸۔ اپریل ۱۹۰۶ کے ٹیرو جہازات نے قلعہ پر یوز اور اون قلعہات پر نہایت زور شور سے گول باری کی جو دہشت خیج اور پشاپرواچ ہیں اور یہی ایک بڑی کارروائی تھی جو تمام دوران جنگ میں یونانی بھری طاقت سے نہ ہو پیدا ہوئی۔ اس جہازی کیکے جواب میں قلعہ پر یوز راستے نہایت وسیع شکن یا کہ اور نام جہازوں میں ایک کھلبی ڈالدی۔ ٹیرو جہازات کو آخر کار توپوں کے رد سے ڈر پڑ جانا پڑا اور وہ آہن پوش جہاز جو گول کھا کر بنصل سکا تھا بھری سے خلیج کے نگ باہ کے پیوں من دو با جسکی وجہ سے دیگر جہازات کی آمد و رفت میں بڑا خلل واقع ہو گیا تھا اس نے گورنمنٹ یونان سے ٹکر ہوا کہ ڈائٹریٹ کے ذریعے سے اور اکر راستہ صاف کیا جا دی۔ اس بھری حل کی کیفیت خود جزیرہ حضطی پاشا کے تارے سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔ جو انہوں نے ۱۹۰۶ کو حضور سلطانی میں زوان کیا۔

۱۹ اپریل جنرل حفظی پاشا کا تلقین پر یوزا کی گولہ باری کے احوال میں

جنرل مدرس الحصہ راسطہ و ایام کو تاریخ کو تاریخ ہے میں کہ ۱۔

ان ۱۳ جہازوں میں خمین سے ، نئے نیا مواد اور باتی ، نئے خلیج قارہ اور کیطوف آگر شہر پر یوز اپریل کی تھا جنکا حال اول عرض کیا گیا ہے جب پر یوزا کے قلعہ سے گولہ باری کی کسی توحیدیہ اور بعد میں وہندوں کی توپوں میں کو

ہائیٹی بیٹر والی توپوں کے تین سخت گولون سنتے دو جہاں زون کو نقصان پہنچایا
مگر یہ تھیں تھوڑا کاک نقصان کی مقدار سقدر ہی مگر اسکی وجہ سے یونانی ہیرہ
ہٹ کر چلا گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس پام گھنٹوں کی سخت جنگ میں ہمارا بچہ نقصان بیٹھا
اسی بھروسی جمالی خبر کو اخبا رسیح نے اس طرح لکھا کہ:-

شہر پیورا اور قلعیات پر پیورا اور سر کی متوجوں اور جلا حسین کی عرض سے یونانی
ہیرہ نے جس میں ۔ آہن پوش اور یمنی چوبی تھے دوسو گز کا فاصٹ پرین
رٹھکر دا سکوا دن مرتب کئے جنکے اگوے بقصیل فیں سطح اگر لیکے کلخ
حسیدیہ سوریہ سے خارج اطراف پر ایک اور اوس کے اندر دو۔ رینی قاعده کے پر
اطراف پر تین اور اندر ولی حصہ میں ہگرے لگے۔ لیکن کوئی نقصان نہ پہنچا کر
ایک یونانی آہن پوش جہاڑ جیکے حسیدیہ سوریہ کے مقابلہ لگزدہا بتا تو اس کے
اگلے حصہ میں ۵ ایشی بیٹر والی توپ کا ایک کورٹ گورہ بالا سوریہ سے اور اوس کے
پھملے حصہ میں ایک گولہ رینی قلعہ کے نوپ سے اکر لٹا جس کے سبب جہاڑ لکھ
طرف کو چک گی۔ اور ایک دوسرے آہنی جہاڑ کے اندر ایک گولہ پھٹا جسکے سبب
ہیرہ کو ہٹ جاتا پڑا اور صلاوہ اس کے واطی سوریہ اور خضر قلعہ پر ۵ اور گیا
سینٹی بیٹر والی توپوں کے گولون سنتے ایک چوبی جہاڑ کو بالکل بیکا کرو جسکو
دو آہنی جہاڑ گھسیت کر سکتے۔ اور یونانی ہیرہ بچہ نقصان اور ٹھانے کے
کچھ اور یہہ نہ آیا۔

پیورا کی گولہ باری یونانیوں نے ۲۱۔ اپریل ۱۸۹۷ء کو بالکل موقوت کر دی جس کا جاری رکھنا ان
کے نس کی بات نہی تھی۔ کیونکہ قلعہ کے استحکام کے باعث بچہ گولہ و بارود ضایع ہوتے
کے اور کوئی فائدہ متری پتا معلوم نہ تھا تھا

ترکی فوج متعینہ ایسا پرس کی گیفت

لپتان نام من صاحب ولایت کے ایک امہوار رسالہ میں ترکی فوج کی موجودہ حالت کا شہادت
کی حالت سے بالوضاحت مقابلہ کرنے میں جملی تحریر بعد اس الفضل علامہ شہادت بہ
اکائیں کہ ایسا بناست کہ اس دوقت مہستی ہے۔ صاحب موصوف نے وہ رسی ہوئے اور سوت کی وجہ
حالت پر بیک رسالہ شیاع کیا تھا جیسیں اونہوں نے یقین کے ساتھ تحریر کیا تاکہ ترکی فوج
آن اصلاحات کے لفظ جو بالی جلیں میں کی نگرانی میں جسکے پر مجلس خود علیحدہ امداد میں
ہیں اور جو بر بذریعہ کو شد میں اجلاس کرتی رہتی ہو تو اس کی الگی میں کسی نہیں رکاوی میں خواہ ادا کر
مغایل کوئی ہوا اسی شجاعت و اذکار آزموں کی کاپور اثبوت دیگی وہ اب سماں پر درم دیوان اکیونگ تحریر
خوش ہوئے اکا بیان بالکل درست ثابت ہوا۔ لپتان مددوں اس جنگ میں ترکی فوج
مفہومی صورہ ایسا پرس کے ہمیزہ کوادر کے ساتھ تھے اور اونہوں نے صوبہ ذکور کی لڑائیوں اور
محابوں کے حالات ہمایت شیع و بیتل کے ساتھ تحریر فرمائے ہیں جس میں اونہوں نے ترکی
خویجی رقی کا ذکر کیا ہے جو اس کو پچھلے میں یہ میں حاصل ہوئی ہو۔ میشنداع کی ترکی فوج
کی تسبیت تحریر فرمائے ہیں۔

محاربہ درم دروس میں ترکی فوج کے اہم نفس و تحکماں کا اسمیں

نام و نشان تک شدھا۔ اور افسر بالکل ناقابل اور جائی تھے محاذ ایسا

(پرسالہ افواج آر میں) کے ساتھ کوئی اضافہ نہ تھا اور نہ کوئی افسر ایسا

انکے ساتھ تھا جو دشمن کی جمعیت اور نلک کی قدر کی گیفت کو معاف نہ کرے

کی تابیت کھاتا ہے۔ بہت تھوڑے افسر نقشہ کو پڑھ سکتے تھے اور نقشہ بھی

بہت تھوڑے تھے۔ اور جس تھے وہ بھی اسٹریا کے چھپے ہوئے پہنچا

جنگ میں ناپروتی سے کوئی کام نہ لیا گیا تھا۔ کب سے فاصلہ پڑکر
 اور پھر سے بٹھا نتے وہ جانتے ہی نہ تھے۔ ڈوینون برگزیدہ ان اور جنگیوں
 کے کمانڈر اپنی اپنی فوجوں سے کام لینے اور اونٹوں قومی تعلق حکم
 کرانے کے فن سے نا آشنا تھے۔ اور کمپون بے صاف رکھنے کے لئے
 کوئی کوشش نہ کی جاتی تھی۔ میران جنگ کے لئے تقریباً کوئی پیشہ
 موجود نہ تھا۔ اور مجرموں سپاہیوں کے اعضاً قسطنطینیہ سے منتظری
 ملنے سے پہلے قلعہ ہین کے جا سکتے تھے۔ میران جنگ وحی جانے وال
 فال تھا اور کسری کا انتظار کہیں دھکائی اسیں دیتا تھا۔
 کل نقشہ بلالہ ہو۔ ڈوینون کے کمانڈر ہشان پاشا اور سرپا شاریہ
 دونوں افسریوں کی فوج پر امور نہیں چیکا مارشل اور محماش اسکو
 کوئی تعلق نہ تھا اور جو اعلیٰ تعلیم رائیہ اور علمی و علمی دونوں طرح کو فرستگی میں
 پورے ماہر تھے اسٹان افسری سے چالاک اور ذمہ دار کوئی فوجیں اونٹوں
 بہترین کھائی دیتے تھے۔ فوج ایسا ایرس کے دونوں ڈفروں کے عالی
 اسٹان افسریوں اور اسد د صالح نے کسی پرس جسمی فوجیں رہ چکے تھے
 اور توپی کی چوٹی سے لیکر یوں کی ٹیکری تک پہنچوڑنے والی سپاہیوں
 کا شاہراہ تھا۔ تمام جنگیوں کے افراد اور اسٹان افسریوں کو ملک کے نہایت
 درست نئے تقسیم کئے تھے جو..... کے پیات پر تھے ڈوینون کی
 کمانڈوں کے پاس اس نقشہ کے علاوہ ایک ایک نہایت ہی نقشہ
 زمین کے پیات پر تھا۔ آن سے عمده فوجیوں کی بھی بندوقیں
 ملکی تاریخوں کے ہمراہ تھیں۔ اور کوئی عساکری باعثی اگر تاریخوں کا کاش جائے

تختہ تام مکملہ ذکور نہایت قابل تعریف درست اور سرعت سے کام دینا رہ
 بکٹ اور دو کے پھرہ کے فراخیں کو نظام فوصلیں بخوبی بھیجنیں اور جو موہر
 مذکور کے تینوں برگیزین کے ساتھ صفائی پاکنی میں اپنی آپ ہی
 نظر رکھے اوسیون اور ٹھوڑان کے لئے پانی پر کالک الگ اسٹھام تھا
 پا خانے نہایت احتیاط سے بنائے کئے تھے اور پھر ورز صاف کیسے جائز
 سیدانی فوجی ہسپتال ہے ایک فوڈ شرک کے ہمیڈ کوارٹر میں موجود تھے اسکے
 بمقام پیوز اسٹرن یقظان علمی اوس۔ ایک برقاصل میلہ کا اور پا رخ جاندہ میں
 ان سب میں بالخصوص دو ہزار ہزار اور مجرد ج سماں لئے تھے مگر حوصلی کا مقام
 ہو کر طبعی والکڑوں پر بیماروں کی چندان بھیرانہ پڑی قطع اعضا، اگر تو
 قسطنطینیہ سے اجازت سنگوت سنگی کوئی خود دستیں نہیں تھی۔ پا ہسپتال
 کے علی طبعی افسر کی رائے پر سحر تھا جانشناکے میڈکوار ٹرک فوجی خزانہ بھولہ
 تھا اور عثمان پاشا ہر وقت نہ فقط اون دینہ ان دونوں کو جنکی حاذر بار برداری
 واسطے لئے جائے تھے کر دی سکتے ہی بلکہ فوج کے لئے جو بھبھکری
 خردی جانی تھیں انکی نیمت فی الغور ادا کر دیئے تھے۔ سپاہی بھی تردد پر
 نالی نہیں تھے تھے انکی بھی تھواہ برداشتی تھی تھی۔ اور گواہیں باغیوالوں
 مار کے عادی ہوتے ہیں مگر دم آری را دو ماں کے پیاسی نہایت احتیاط
 والترام کے ساتھ ہر ایک چیز کی جعلی اور یعنی خروست ہونی تھی نیمت، دائرہ
 تھے۔ میں کے آخر میں جانشنا سے اگے بڑھنے کے وقت فوجیں باہر باری
 کا اسٹھام نہایت مکمل تھا۔ ہر ایک ملٹن کے ساتھ دو یا یوں چھوٹیں تھیں
 اور مقامات ہمیشہ پوچھنا۔ نلیپا افیز۔ نرسو صون۔ بکاروں ان بسزو اور جانپلیں

ذیوق ایم کردے گئے تھے۔
اس کے بعد کپتان نارمن تحریر فرماتے ہیں کہ۔

گورنمنٹ غما نیشن نے اس محابیہ میں عتمانیہ فوج کا ہبہ رین و فا بلرین حصہ
نہیں بھجا تھا۔ چار صوبوں کے سوا اور کوئی محبت باقاعدہ فوج نظامی کی
سلطانی معظمہ نے سیدان جنگ کو روشنہ نہ کی۔ یہ سیدان الیٰ روایت فوج
جیسا ہے نظام فوج اپنی اپنی چھار ہزاروں کی بارگوں ہی میں قیصر ہی تھی
اکسر دو یا یا بلگیر یا بھی یونان کے ساتھ شامل ہو جلتے (گویندیک یونان
صوبہ پقدونیا کا دعویٰ یا ہے۔ یہ دونوں قومیں اُسکی بجائے زیادہ تر سلطان کی
طرف اپنی اتوڑی کو اسکی کچھ بروادہ ہوئی۔ اس نے ان دونوں ملکوں کی
سرحد پر نزول پڑالا تھی میں سے ۱۷۳۴ء میں نظام فوج ڈال لکھی تھی جو سب کی سب
ماں سریزین رالفلوں سے مسلح تھیں۔ اور گوابیں عالی کوان دونوں ملکوں کی
ساقت زندگی کا یعنی تھا۔ لکھ لئے یونان ایسے حقوق نہیں کے مقابلہ پر نظام
فوج رواثت لئی احتیاج تھی۔

پس ٹرکی نے ثابت کر دیا کہ وہ یونان اپسے ملکوں کو صرف بائیں ہاتھ کی ضرور
سے تباہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ روایت اور نظام کی ہی نسبت ہے جو ہندستا
گورہ فوج کو پلائیں کے زنگرگڑ سے ہے۔ (سنقول از کیل،

چاپنٹا کے قریب لڑائی

۲۴۔ اپریل کو چاپنٹا سے کچھ فاصلہ پر اس یونانی فوج سے جو پرا برادریوں ایسا رس
ہیں جن طبقتی ہیں اُن کی ترکون نے ٹری بھادری سے مقابلہ کیا جس کا نتیجہ صرف یہ ہیں

ہوا کہ یونانیوں کے قدم آگئے بڑھنے سے رک نئے ملکہ انگلیساً سی شکست ناچلی اُسیں میں پانچ سو کے قریب قتل و ختمی اور قید ہوئے۔ اور زکون کی طرف سے کل ۱۸۷۱ء۔ آدمی قتل اور ختمی ہوئے۔ اس سور کے یونانی تجسس پسا ہو کر پیچے کو لوٹ پڑی یہاں تک کہ قلعہ پنڈیت پیدا ہو رہا۔ جہاں دوبارہ خونزیری کے ساتھ سور کا رکنی ہوئی۔ یہ مقام آٹا اور یا نتا کے درمیان داعع سے۔

پینٹی پیکٹر دروس اسخت محکمہ اور یونانی ہفت

پہلی مرتبہ یونانیوں نے ترکوں کو پینٹی پیکٹر سے ہٹا دیا تھا۔ لیکن اس مقام پر ۲۳ اپریل کی شام سے پچالیک یونانی پیٹن نزد دست دستہ فوج ترکی سے مصروف کارزار رہی جیسے قبل الذکر کے ڈیر حصہ سوادی ہلاک ہوئے تاہم اوس روز تجوہ کا فیصلہ ہو سکا کہ بالآخر میں ان کس کے باختہ ہا۔ اس کے بعد پھر دونوں فوجوں میں ٹرا بھاری مقابلہ ہوا اس میں یونانیوں کو سخت ہریت ہوئی اور اس طبقہ سے شکست ہوا کہ یونانی سپاہ ایسے دیوانہ ہی کے ساتھ فرار ہوئی کہ جایجا خود پسند شہروں کو لوٹتی ہوئی پیچھے ہی چاگئی۔ اور چونکہ ترک پیچے سے تعاقب رہے اس نے اونکو گر کر دم لینے کا کہیں موقع نہ ملا حتیٰ کہ دریائے آرٹا کو عبور کر کر اپنے محفوظ مقام شہر آٹا میں جا کر پناہ لگیں ہوئے۔ افسروں نے ہمیشہ اکوشش کی کو جھاگڑی کر کے اپنے دشمنوں سے مرواتے وار مقابلہ کریں۔ لیکن سپاہی کب کسی کی سنتے تھے۔ چنانچہ ہر طرف سے لکھنکھر آٹا پر یونانیوں کی تعداد میں ہزار سے تجاوز ہو گئی۔ اور مجموعی تعداد ترکوں کی اوس کے مقابلہ میں ہزار سے بھی کم تھی۔ دونوں سپاہوں کے درمیان صرف دریائے آٹا حائل تھا۔ اگر یونانی ٹھرپر پہنچ کر بھی ذرا حوصلہ کو کہا مفرماتے تو ظاہر ہے کہ اُن کے صرف اُن سے تعداد میں دو ثلث سو بھی کم تھے۔ لیکن باوجود

افسر ون کے بیلاتے چلائتے - دھکاتے - ڈراتے چھینتے - اور چلاستہ کے کسی سا ہی نے آئکے ارادون کی تائیدیہ کی ہو کری روتک مقابلہ کا ارادہ مک نہ کیا۔
یورپی والیہ ون کا یہ حال تھا کہ جا بجا پہاڑوں کے محظوظ مقامات میں مسلک گزین بھی اور باطنیان تمام وجہیں اتنا کو کے سکریٹ بنا کر پیار ہے تھے اور اندر حصہ اوجائے جو کوئی نظر آجائے تو تک سمجھکر نشانہ موت بنادیتے تھے - حالانکہ وہ شخص یونانی لباس میں ہوتا تھا وہ خیال کرتے تھے کہ ترک دیکراونکی فرب آنا جاہستا ہے یعنی گپتیہ سے یونانیہ کی فراری بعینہ لرسا کی مانند بھی - دجہ بھی کہ افسرون کی نالائیقی اور سپاہ کی بزُولی اور ٹھہرائی سے نظام اور سپلائی قائم نہ رہ سکا۔

غیتیجہ خنگ پیٹی پکاڑیہ

اس لڑائی کا نتیجہ ۲۹ اپریل یوم جمعہ کو ظاہر ہوا جس میں پانچ ہزار نی مقتول و مجرم ہوئے والیہ ون میں انگریز والیہ ٹکمیت ہیرس کے رحمی ہونے کا افتوساک و قصہ پڑا آیا جو انہیں ہیرس کا تھیجہ ہے - بعد کو معلوم ہوا کہ ہیرس والیہ ٹکمیت لکھنا مرد نہ کر سکتا جو ترکوں کی قیمت کچھ برصدد ہے - ترک تعاقب کرتے کرتے آڑلکے سامنے جا پہنچے اور اس کے ذب و جوار کے گاؤں قصیرین کر لئے - علاوہ اسی کے دوسرا لڑائیوں میں لپتان برج رجوان میں گولی لکھنے سے مجرم ہوئے جبکہ روڈلنا کی گلیں اور پاک صاحبان بھی رحمی ہو کر اس تھیز کو دا پس گئے -

آڑلہ مخانہ الفاظ شاہی گورنمنٹ سے

پیٹی گپتیہ سے فراری اور تھسلی کی پہم شکستون سے گورنمنٹ کو رہایتے اپنا دشمن

قصو در کے مخالفت کا اعلما شروع کیا۔ چنانچہ ۵۰۔ اپنی یوم کی شب کو جب پادری صاحب نے
پادشاہ اور خاندان شاہی کے لئے دعائیں تو لوگوں میں سخت مخالفت ہو جس پیدا ہوا۔
اور گرجا کے قریب میں جو شاہی محنت تھا دہقانوں نے اسکو لوٹ لیا اور طرح طرح کی
خنگی اور ناراضی کا اعلما کرتے چھڑے۔ باشندے شب روزہ نایت بے چینی اور
اضطراب سے بازاروں اور گلی کوچون میں بھرتے ہتھے۔ نواف سے اونکے چہرے
منغیر اور عواس پریان تھے کبھی ان فوجوں کے خیز قدم کی غض سے ریل آئین باہم ہندے
پر دوڑے جاتے تھے جو بذریعہ ریل پا بولیہ ہباز اُس نظام پر اترتے تھے اور کبھی باہم
جل منعقد کر کے واقعات جنگ پر بیطح نکتہ چینیاں کر کے غیض و غضب کا اعلما کرتے اور بگاہ
سے لیکر فوجی سپہ سالاہیں اور جملہ افسروں اور گورنمنٹ کے نمائیہ کاروں منصب لے
جئی کہ اپنے سواتھ ملک کو یونان کی صیست کا باعث ہوا تھا اور یہ جوش
اس درجہ پر تھا کہ دو انویں شخصوں کے نزدیک خانہ جنگی برپا ہونیکا احتمال نہ تھا۔

یونانی مغربی بیڑہ جہازات کی کارروائی

۶۰۔ اپریل کو مغربی اسکو اڈن نے تسلیا یہ گاؤں پر حملہ کیا جسین ترکون کی فوج کے لئے سرگ
سامان اور ذخیرہ جمع تھا۔ لیکن کچھ کامیابی شکل پذیر ہوئی۔ کرنل مانس بدستور فوج
اپنے اس کا سپہ سالار رہا لیکن وجہ نالائقی کے اُسکے استھان کو بدل دینے کی تجویز ہوئی۔

پیٹی مگی پیٹ پر کوئی نکر تک قبضہ حاصل ہوا

۶۱۔ اپریل کو ترکون نے وہ موقع جو اونکے ہاتھ سے نکل گیا تھا دوبارہ واپس لے کر
لئے جی تو نکر کو شش کی۔ اور چار ہزار ترکی سپاہ نے سلطان تو سچا شکے جو اونکے

ہمراه تھا یونانیوں کے ہمیڈ کو اڑپر رحم کیا۔ جنکو صرف چچھ سو یونانی سپاہیوں تین سو پیادوں اور دو سو والٹیزوں نے بہت خوبی اور دلیری کے ساتھ روکا اور بربر اس وقت تک اپنی جگہ پر قایض ہے جب تک کہ اولادی فوج اپنے ساتھ دو توب خانے لیکر آپنے چھپی۔

مورخ چونکہ کوہستانی رقا اس لئے بعد وقت توپیں پہاڑ کی چھپی پر چڑھائی گئیں۔ ان یادوں کی گولہ باری نے ترکوں کا بڑا فقصان کیا جسکے اثر سے انکو اپنے پا ہونا پڑا۔ بقول ایک ولایتی نامہ نگار کے اس معرکتیں یونانی صرف ایک مستقل اور چار مجرور ح ہوئے سیکن چاہیہ یعنی کہ اس غیر متوقع فتح اور خوش نصیب حملے سے آئندہ کئے یونانی متنبہ ہوتے اور ہمہ طبقہ علاجکار اس ضروری مقام کو جودہ منسوبہ اپاپرس کی کنجی ھٹا اچھی طرح محفوظ اور مضبوط کرنیکا اہتمام کرتے اور اس پر مستصرف رہنے کی عنروں سے واقف ہو جاتے۔ لیکن ”چون فضنا آید طبیب البلشتو“ یونانی فسروں نے ایسا ضروری موجودہ چند ادیبوں پر چھوڑ دیا اور اونکے لئے کافی سامان رسید ہی نہ چھوڑا جو ایک ہی طرف سے سلطنت رہتے انکی لعداد اسقدر قابلیتی کہ اگر وہ حد سے زیادہ بھی مستقل مذاہ اور بہادر ہوتے تو بھی ترک گولہ باری کی تابٹ لاسکتے تھے لہذا رات ہونے سے پیشتر ہی اس تحکم موضع پر کوئی اسماں پاہی جنکی شمارتیں پڑا رکھی چھوڑ کر چل دیے اور اپنی موجودہ توپیں بھی اپنے ہمہ اس لئے کئے اور صرف ترک اقبال سے بلا ایک فریکے ہوتے ساری فوج نے راہ فرار احتیار کر لی۔ بھلگنے والوں پر بے حد خوف نہ ہر اس طاری تھا اور اونکے چھروں سے حالت ضھرطاب اور طرز رفتار سے ستی محوس ہوتی تھی۔ انکا قیافہ غالباً کر را تھا کہ مغلب کرنے کی ہمیڈ اُنہوں نے قلعی ترک کردی تھی۔ یہ نہ اونکے جو دربوں سے فوجی سپاہی معلوم ہوتے تھے ایک باقاعدہ نہیں اور ناممکن الائے ماد صورت میں آرٹیکلی جانب اور سے جا رہے تھے پہاڑے افسزیکی پیشیں سے پیشہ ہو گئی تھیں اور انکا انپر کوئی قابو نہ رہا تھا وہ بھی بچھے بچھے دوسرے پلے باڑے

تھے۔ حزن ملائی اور شرم و غیرت کے آثار اونکے بُشرے سے صاف عیان تھے اور دوبارہ اپنے آدمیوں کو ترتیب میں لانے کی اونچو کوئی ایس۔ اپنی نزدیکی تھی۔ ان سب بھاگنے والے سپاہیوں کی شمار قریب ، ہزار کے ہوئے بھی بھی جنکے ساتھ دیانت لفکھ بھی گزینہ تین شرکیں ہو کر اور بھی ہر ہونگ کا سبب بن گئے تھے یہ دیہاتی لوگ سلطان کی ریاست تھیں لیکن بدین خوف کہ ترک اُن سے یونانیوں کو مرد ہوئے چلانے کا بدلہ لے لیں اپنے اپنے گھر چھوڑ کر آڑنا کی جانب بھاگے چلے جا رہے تھے۔ ہزاروں درودوں اور پیچے جنکا مال اسباب لگھروں ہیں بندہ ہوا اونچی پٹت ہیں ۔ لہذا ہو تھا۔ افغان و خیزان کشہ السعد اور میہم بھیڑوں اور بکروں کو آگے ہنکائے ہوئے چلے جا رہے تھے۔ بعض بعض جگہ جبان سڑک تک ہوتی تھی زہاس ناخن زدہ بھیڑ بھاڑ اداوے کے اسباب اور سامان فکارے ایسی ٹھیس جاتی تھی کہ یچھے سے آئے والے لوگ چھتے چلاتے۔ سور و غل چوپنے ہوئے یگانہ دریگانہ کو کھلتے ایک دوسرا کو پاہاں کرتے تھی کہ جان سے مارتے ہوئے ران دوان تھے۔ گاؤں والوں کی حالت ذرا اس کو سیقدار بہتر تھی۔ سخت شرمناک ہنگامہ یہ بنا۔ والدین کی آہ و نازی اور بیغیری کی چینیں سنائی دیتیں جنکے پیچے گم ہو گئے تھے اور پھون کے دماڑنے کی آواز گوش ند ہوئی تھی جو اپنے اپنے ماں باپ سے بچپنے سے رات ہو جانے سے یہ ہولناک سین اور بھی پڑھنے پولیا ہے۔ بعض بعض آدمیوں کے لادکوں جو لالیٹینین ٹھیں وہ اس دروناک سین کے کسی حصہ کو کبھی کبھی روشن کر دیتی ہیں یہ گروہ نظر ڈھانی بجھی سرحد کے اس پار باتی ہیں رہا۔ چنانچہ گیارہ ہزار فوج جتوار بسکے ہمراہ چلیں ضرب لوب پکا تو بخانہ تھا اور جس نے شروع شروع میں ترکی میں جا پرانہ جملکار کے خاص کامیابی ملی کی تھی۔ اور اچھی طرح ستھکے اور مضبوط مقامات پر جنم گئے تھے۔

ابے بے سرو با طریقے سے ایک ایک کر کے دہن آگئے جملی نظیرتی مارنے میں مشکل ملے گی۔

آرٹاکی حالت

مفرورین کے جمیع ہو جانے کے بعد

بعد جمیع ہو جانے کل مفرور اور موجودہ سپاہ کے اور بوجہ پناہ گزین ہونے میشمارد ہیا یعنی اور دیگر مفرورین کے آرٹاکی حالت نہیں را ذکر ہو گئی۔ یہ جو مخلائق کا وہ ان کوئی حکما نامہ رہا اور انتظام صفائی کے بغیر جانے سے شہر کی تالت نفت انگیز اور گھنونی ہو گئی یہاں تک کہ آج ہوا خراب ہو کر تپ محرقد اور اسہال کے اعراض و بائی طرح بچوت پڑے۔

بعول ایک غمزدہ اور ہمدرد قوم نامہ نگار کے یوتا نیوان کی محض سُستی اور ناقابلِ حفوہ کا ہی اور بزرگی سے ایسے بُرے نتایج خلود پذیر ہوئے جنکے لکھنے سے شرم آتی ہے اگر وہ دس روز پہلے جانینا پر ملک کر دیتے جہاں البا نیا سپاہ باغی ہو گئی تھی تو اونکی کاسیابی پر زابھی شبہ نہیں ہو سکتا تھا اسی طرح پرتویزا پر اگر مزید بھری وقت سے مدھو سچائی جاتی تو کچھ عرصہ تک قبضہ ہو جانا ممکن تھا۔

ایسا سس میں فرید تر کی فتوحات

علاوه کمالینے یونانیوں کے ترک سلاگوار اور قلعہ عمرت پر بھی متصرف ہو گئے تھے ترکی سپہ سالار جانینا کی روپرٹ سے ظاہر ہوا کہ یونانی قبیلے نہ کر افغانیں سامان جنگ کی قبیلے ہو پہنچیاں۔ ایک پہاڑی قوب اور ۹۷ لاشین سیدان جنگ میں چھوڑ بھاگے۔

آرٹاکی بھاگڑا اُسکی دھپ پ کیفیت

معایق تحریر نامہ سخا ر اخبار ایضا

ہوتے سیرت سے ہیں جو دن لاومتاز مہ ورنہ صورت ہیں تو کچھ کہم نہیں شہادتیں جیسا ہے۔ اجبار طاہر کے خاص کار سپاڈنٹ نے مقام ٹپس سے ۳۴ مئی کو تحریر کیا کہ یہ میں اور سیرا ایک فیض اپنا اب اب موضع کو ماڑوس میں جو ایک پہاڑی درہ کے راستہ پر واقع ہے چھوڑ گئے تھے۔ جب ہماس گاؤں ہیں آتے تو لوگ سخت آفت ہیں مبتلا تھے۔ جب ہم شرک پر ہو چکے تو ہمین موضع کو داتر اور بہت سے گاؤں دکھائی دتے جو ہیں اگل لگی ہوئی تھی اور مکانات کیکے بعد دیگر بے جل ہتے تھے۔ یہ گاؤں وہیں سے زیادہ دور نہ تھے اس سے ہمیں نتیجہ نکلا کہ ترک بہت فرب آگے ہیں۔ اور عیالی کاشت کا وہی کے مکانات جلا رہے ہیں۔ اب اس گاؤں میں رہنا ہماری راستے میں آپ موجود ہمہ میں جانا ہوا۔ اس لئے ہمیں ان چارے زینت اروں کو صلح دی کرنا پڑا۔ اپنا اب اب جو فیصلہ گران قیمت کا ہو لیکر راتون رات آرٹا میں ہوئی خجھ جاؤ ہمے اونے یہ بھی وعدہ کر لیا کہ جب تک تم تیار نہ ہو جاؤ ہم تھاری را ہدین بلکہ پہنچ گھوڑے بھی اونین ماریتا دیتے۔۔۔ بیکس عوین روتیں روتیں اپنیں او۔ اسی ان سین اونے جو کچھ ہو سکا انہوں نے یکبی کوئے لگھوں ہیں بدل۔ جب اس سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے نہایت درد اگیز اور ماہیوسانہ

نگاہوں سے اپنے مکانوں اور باقی ماندہ اب اب معاشرت کی طرف دیکھا جائیں گے، اور یہیں تین کامل نتائج کا ایسی طرفہ العین ہیں جلد ناکستہ ہو جائیں گا اور انہیں بھر دیکھنا غصیب ہو گا۔ ایسا جو ان عورت کی مایوسی خاص سکر قابوں سبیان ہے کیونکہ اسکی شادی غصیر ہوئے والی تھی اس سبب سے اسکا جہیز وغیرہ سب کچھ تیار تھا۔ اب چونکہ بہت گرد بڑی پڑی اس میں ناچاراً اسے اپنے جامانہ عروسی تک سین چھوڑ دے چکر ہے۔

چھوٹے چھوٹے بچے بیرون سے اٹھاتے گئے اور وہ اونچتے ہیں ہمیلت سمجھتے گئے اسکی وجہ یہ ہے کہ انہیں ہی سے انہیں جب کبھی وہ والدین کو مت تو اس لفڑی میں یہ کمکرچپ کرایا جانا ہے کہ وہ ترکی سپاہی آئے۔

خیز جوں ہوں کر کے ہم روشنی سکر گھر سے باہر نکل آئے اور دروازے مغل کر کے پھاروں کے درے میں اترے۔ ہمارے ساتھ بہت سے آدمی تھے جن میں بعض تو ضعیف التحریر تھے۔ اور بعض معصوم تھے۔ ان میں سے اکثر جن میں طوڑی قوت بھی تھی اسیاں کی لڑکیاں سربراہ اٹھاتے ہوئے تھے راستہ میں اور بھی آدمی ہمارے ساتھ شرکی ہوتے اور رفتہ رفتہ ہماری العداد ساڑھا آدمیوں تک پوچھی۔ میں اور میرا فرق سفر بہت دو تک پیاڑہ پا جاتے رہے۔ اور جب آخر کار ہم گھوڑوں پر سور ہوئے تو ہم نے اپنے ساتھ اپنے مالک خانہ کے دشیر خوار تھے بھی لے لئے۔ رات بہت اندھیری تھی اور ہماری راستے بالکل نامہوار تھے اس لئے ہم جلدی سفر نکار کئے تھے۔ بہت سے آدمی مسلحین اور لیپ لے کر ہمارے قافلے میں دور دوپہیں گئے تاکہ انہیں میں کوئی پیچھے نہ رہ جائے اور سبھی

و دکھانی ہے۔ ہمین خوف ناکہ درد کے سرے پر ہمارے پوچھتے ہی تک
بھی نہ آن پوچھن۔ مگر جب ہم پوچھئے تو دہان کوئی تنفس عامستے
کہ رہ دوست ہوا دشمن موجود نہ تھا۔ یونانی بھگوڑے ہمارے آگے تھے
اور ترک ہمارے پچھے پلے آتے تھے۔ اس وقت جب میں نے اپنے
دہانی طرف ٹھاڈ کی تو ان مشتعل نظر آئی۔ کیونکہ ترکوں کی فوج اب
مقام فلپیاڑا پر تعاقب کر رہے تھے قابض ہو گئی تھی (یہ شہر اسی
لاری میں تیری بار ترکوں کے رکھ آیا ہے) اس شہر کا باقی حصہ جو سابقہ
ناخست و تاریج سے باقی رہا تھا اب آگ کی نذر ہو رہا تھا۔ نصف شب
ہو گئی تھی کہ ہمین یونانیوں کی وہ فوج میں جو بھاگ ہی تھی انہی عجیب صورت
ہو رہی تھی اور ہمین انہی حماقت پر سخت تعجب آیا کہ یہ کس منیا درپر وائے
بھاگ آ کے ہیں نہ تو کوئی بے دشا بغلی تھی نہ خوف وہر اس اور نہ کشت وہ
تھا جو اسکے بزرگانہ فرار کا موجب ہوا تھا بلکہ اگر بایث تھا تو یہ تھا کہ
الخون لئے آپس میں پختہ عزم کر لیا تھا کہ ہم اپنے افسوسی متابعت نکر لیجئے
اور ترکوں کے مقابلے میں مطلقاً ہاتھ نہ اوٹھا میں گے چنانچہ انہوں نے
ایک بگولی تک نہ چلائی اور بلا وجہ بھاگ گئے۔

میں اور میر رفیق دونوں حیرت میں تھے کہ انکو کیا یہ ہو گیا یہ ہے کہ
ہیں اور انہیں دیکھنے کو یہ قوت بخوبی موجود ہے کہ دشمن کا مقابلہ کر سکیں
مگر باوجود اسکے صورت یہ تھی کہ چپ چاپ ہیچھا لبغی میں دبائے بلائیز
خود کلان افسوس پائی انہیں رات میں دبک کر پلے جا رہے تھے
اور افسوسی عالم بے بسی میں یہ دیکھ کر کہا۔ قابو میں نہیں کمل ذلت و سوانی

کے ساتھ اونکے ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے سبھی میں نہ آتا تھا کہ باوجود
اس تن وتوش کے انکے خصوصیوں کو کیا ہو گیا۔“

یہ کارپانڈنٹ آرٹیس سے پیش اس کو بذریعہ ریل ہو چکا اور وہاں سے اُس نے یہ تاریخیکہ
”پیش اس کے لوگ ہمی سخت فحضال بین ہیں۔“ غول کے غول ایک دست
اور گلے عباریٹ کی حالت میں شہر کے بازاروں میں دیوانوں کی طرح پھر
اور جہاں کمین دس پانچ لکھتے ہو گئے وہیں ان توش و افاع کے
وجہاں اپنے اپنے قیاسات کے مطابق بیان کرنے شروع کر دیتے ہیں
کوئی افسوس پر الزام لگاتا ہے۔ کوئی شاہ کو ٹوستا ہے اور کوئی اس کے
ارکین خا بذان پر دل کا بنیار نکالتا ہے۔ غرضکہ کوئی شخص اپنیان
جو اونکے لعن و طعن سے محظوظ رہ سکے۔ الکثر ہمیدہ آدمیوں کو خوف تبا
کہ کمین انقلاب سلطنت ہی نوجاہے چنانچہ پہلے انوار (۲۵۔ اپریل ۱۸۹۷ء)
کو جب گر جوں میں پادریوں نے شاہ کی فزیل عمر اور تقباء سلطنت کے
لئے دعا نماگی تو لوگ اسپرہ بت گئے اور بادشاہ کے محل کو ہمی جوای فتح
میں دافع تھا۔ بدحواہی میں بعض دہقاووں نے بوٹ لیا۔“

کارپانڈنٹ پھر جمعہ کے روز (۳۰۔ اپریل) آرٹیس میں واپس آیا اور سکا بیان ہو کہ ہم نے
رسٹہ میں ہزاروں باضابطہ فوج کے سپاہی اور ردیف اور والیہ دیکھے جو سر پر
جار ہے تھے لزان میں جب تو می کا کچھ دو لمحہ تھا۔ مگر آرٹیس والوں کے دل سخت افسردہ اور
طبیعتیں سمجھی ہوئی تھیں کہ ترکوں سے لڑنے کو افسر سبھی تھے (ابھی ابھی یہی کارپانڈنٹ
لکھتا آیا ہے کہ فوج بزرگ ہے اور افراد کی بزرگی اور کم و صلگی کے ناقحوں ناجار میں)

ترکون کی جمیعت یہاں اونگے مقالیہ میں بہت قلیل ہے اور انگی فوج دریا کے کنارے پڑی ہو یا وجود کیے ایر پار وہ نہیں استعمال بھی میتھے ہیں اور گاؤں پر گاؤں جلا سبھے ہیں مگر بھر کھی اونھیں اتنی ہمت نہیں کہ آگے پڑھ کر اونسے دو وہ
ہاتھہ کر لیں۔ چنانچہ یہ۔ اپریل جمعہ کے روز ترکون نے مو ضع کریٹرا
کو جلا کر خاکستر کر دالا۔ حالانکہ دو سیل کی مسافت پر سلسہ یونانیوں کے
تیس ہزار سپاہی اپنی آنکھوں سے یقیامت خیر خادش دیکھتے رہو مگر کسی سنجوں
لئک نہ کی۔

اب آنہا میں آئیں اور غیرِ اینی فوج اور دیگر اطراف کے چھوڑے بکثرت
جمع ہو گئے ہیں عام طور پر پس بحرب اور اسہال کا زور ہے۔ دو کامیں سبب بند
تجارت پلکہ کاروباریک پا مکمل مسدود ہے۔ اب اونھوں نے قلعہ عمرت
اور سیلگوار بھی چھوڑ دیا ہو اور ترکون نے اپنا اسلط وہاں بھی پھسایا ہو
ترکون کا جنل مقام جنیکے تارویل ہے کہ یونانی یہاں سے شکست
کھا کر بھاگ گئے ہیں۔

”طرائی میں اتنا سی آدمی کام آئے اور ترکون کو تین ہزار سین و قین اور تین سو
مست ووچ گولہ اور باروڈ کے اور ایک پہاڑی توپ بطور غیرت کے ہاتھ
آئی۔“

میونانیوں کے ایک بڑیہ جہازات نے پیر کے دن مو ضع سکیا پر گولہ انہی
کی یہاں ترکون کا ذخیرہ خواک ہے۔

البایان اور عیسیا کا اشہم اثر

ایمانیا کے عیسائیوں نے ایک اشتہار دیا۔ جسین عبارت ذیل درج تھی۔

”جن لوگوں کا یہ اعقاد ہو کہ مقدود تیا اور حصلی ہماری نہیں
غلطی پر من۔ بھائیو! جو ہمیں یونان سمجھے وہ ہم سے دشمنی کرتا ہے
اوہ ہمیں ربح دیتا ہو یہ خوب یاد کر لینا چاہئے کہ اسلام اور
نضرانیت کے پیشواؤں نے ہمیں لیک دوسرے سے
علویہ کر لیا ہے یونان محاکمه آڑا اور حصلی قرضہ
کر چکا ہے اور اب اپی اس اور مقدونیا کی
ہوس تین میں ماننیگر و نئے سین
اویزیوی دیار کھے ہیں۔ ہمارے
باقی علاقوں پر آٹھ ریاستیں بلکہ ایک اور پیراں
دانستیں۔ بیرونی غصہ
ہماں قلعوں کی دست
اندازی کے
باڑ

ہم نہ ہم توارے اونکام مقابلہ کریں گے یہی

خاتمه۔ حصہ اول تاریخ جنگ روم و یونان۔ ۲۔ دسمبر ۱۸۹۶ء۔

۵۹۵

حصہ

۱۸۹۶

تاریخ جسک و مدنیان

بسم الله الرحمن الرحيم

تاریخ بسا کے حصہ اول میں ہم نے سرکی سپرد سالار ادیم پاشا کو اپنی نظر تو مدد فوج کے ساتھ شہر لیسا ہیں داخل ہوتے ہوئے پہلو را ہجو جو خصی میں ایک بڑا قلعہ تھا۔ شہر اور دیلوں کا صدر مقام ہوا مسٹر شکل سے لیکر ہیاں تک تمام جگی وارچا اور غوبی جو کیوں پہنچائے یونانی بھرپور دن کے سلطانی پرجم اور تے نظر آتھیں۔ یونانیوں نے دھولو۔ ولیستو اور فارس الائین بھاگ کر پناہ حاصل کی ہی اور اس پارسک بن جو ابتدا رکھوڑا ہیت یونانی حوصلہ نہی کا لہر ہو ہو پلاٹھا صرف ایک پتھر کی جگہ وحدی کے بعد پہتہ ہتھی اور بندولی سے تبدیل ہو گیا۔ خدا جائے وہ ابو لعزی بور عالی حصی دو چوکش و خروش چودس روز پیشتر ایمن شرکے جلسہ گما ہوں اور عام شرکوں اور بازار وہیں میں پا چاہو اتحادیوں آئی جلدی غاک ہیں مگبا۔ ڈیگر جو شی مذکور ہے معاوم کیوں ان فانما کا فروج چوٹی

ترکون کی کس بات سے ایسے ڈری کو محض افکار نام ہی سے دینا افواج یونانی کے بھگتا دیکے سے کافی ہو گیا۔ اور یہ خوف کچھ ایک ہی جگہ نہیں بلکہ ٹناد رہی۔ اور آٹیلی بھائیوں کا حال ویہ کثیر است ہو گیا کہ ہر جگہ میکان طوپ پریل گیا تھا جو آخر تک کسی یونانی انس کے دل سے دور نہ ہو سکا۔ اور یہی وہ غائبانہ پر عظمت خوف و حراس تھا، جیکو مشرقی لوگ اقبال کہا کرتے ہیں ذیل کی لقیدیں سی جو ایک معتمد انگریزی نامہ نگارستے کی ہی اچھی طرح واضح ہوتا ہو کہ اس اقبال کی دل کسی سبب تک پہنچنے کی بھی اور کیا انتہائی یونانوں کے حق میں اوس کے اثر سے پیدا ہوئے۔

یہاں سے تیار کارہ سلاں شروع ہوا ہو جو حصہ دل کے صفحہ ۷۷ اور صفحہ ۷۸ اپر چھپا گیا اور
شہر ساکن کو سخیر کرایا

مذناو کے قریب پہاڑی ڈبال پر ایک بڑے درخت کے سایہ میں ترکی گھوڑوں کے دلیل اخبار ٹیکی نیوز کا نامہ نگار جو تاریخی پر میں تھا اس انتظامیں مجھا ہو کہ کوئی خبر ملے تو تاریخ پر اور ڈادون لہ اتنی میں سلطان کا ایک امیریکانگ پہنچا جسکر سرخ اور نیلے بیاس پر زندگی کام اس قداء و تاب سے چک رہا تھا کہ مجھا نہیں ٹھہر تی تھی اور اس نے کہا کہ ہر کیسی سلیمنی۔ اور ہم پاشا نہیں مطلع کرتے ہیں کہ لا ریسا سخیر ہو گیا۔

نامہ نگار سخیر ہو گیا اسکے طرح اہمین تو یہ اسی تھی کہ کل سے ایک لڑائی کا آغاز ہو گا جو بظاہر نہایت خوبیز اور دیر طلب معلوم ہوئی تھی۔ کیا واقعی لا ریسا فتح ہو گیا؟ کیسے سخیر اور کیس اور کس نے فتح کیا۔

امیریکانگ۔ بلا ایک گولی چلا مئے آج صبح لا ریسا پر قبضہ ہو گیا۔ اول چلک شہر کو کہیں

نامہ ملکار کہتا ہے لیں گھوڑے پر چڑپہ کر روانہ ہوا۔ حالانکہ درمیان میں چند دیا جا میں ہیں لیکن شوق استدراست متفاضی تھا کہ اگر سمت دین میں بھی راستہ پرے تو تیر کرنکل جاؤں اور اپنی جلدی پہنچنے کی خرض بس ارادہ مصمم ہے ہی کہ سایا کہ کچھ ہی کیون نہیں آج ہی دریا نکو تیر کر جمع جب بن پڑے لاریسا پہنچ چاڑاں لیکن ایک دیبا بالکل خشک ملا جسیں پانی نام کو نہ تھا دوسرا جسمیں پانی جاری تھا اور پرپل مسحی و سلامت موجود تھا کیونکہ یونانیوں کو بوجہ اپنی خوف جانا کہ سعد مہلت ہی تھی کہ وہ اوسکو توڑ دینے کا خیال بھی کرتے۔ البتہ پل کی دوسری جانب داشت کا ایک گولہ چھوٹے تھے جس کے اوپر اپنے کی اپنی معمولی بے پرواں سوت کوں نے ذرا بھی نکلنے کی میں نے آج اوس سلوسی جگہ پر پاد کیا (جهان غالباً یونانی چھوٹو جھاگے تھے) لیکن اس کے یونانی اساخت ڈائیمیٹ ہو۔ نئے کی وجہ سے مجھے شک تھا کہ وہی جل سکتا ہے ایک لیون کے صفت یونانی میگریں نے اپنے لئے خصوصی کریں گے۔

طناؤ سے لاریسا جانے کے لئے ہم تو شاہراہ اعظم اختیار کی جو وسیع و کشادہ اور خوش نظر سڑک ہے اور جس ہی بہتر کوئی دوسری سڑک قریب جو این ہریں دیکھی گئی۔ طناؤ کو مہستان کی طیاری میں واقع ہی جو ایک ایسی ناقابل گندپہاڑی ہے جس میں چاس فرستک تک سپاہ کا مہمنہ ظہی نہ ہو سکا یہاں تک کہ انکی خوش نصیبی سے یونانیوں نے دار زادہ دو رانیتی یا از بله ہریا خود مرتنا اور کر میری کے دونوں (زبردست) موچوں کو چھوڑ دیا۔ طناؤ بالکل خالی اور ویران پایا گیا۔ باشندوں کے ہر سے سے ہر طرف ایک شانستہ کا عالم نظر آتا ہے۔ سو اچندر عنون کے جو سجن مکانات میں یا چند کتوں کے جیباڑا میں پھرتے ویکھائی دیکھی جریاں کا پتہ نہ تھا۔ مکانات خالی۔ دروازے اور گھر کیاں چوپٹ کھلے ہوئے رجو اضطراب میں بند کر نہ ہو سکیں کہی تیس کرستے وغیرہ بازاروں میں بکھرے ہوئے پائے گے۔ غرض مرتنا میں مقدمہ حشتناک خاموشی چھائی ہوئی تھی کہ گویا دہان قیامت آپہوچی ہے۔ چوبی پل کو

عینوکر کے ہم شاہراو پر پھونچے جس کی دامنی جانب ایک بڑی فوجی بارگ بنی ہوئی چڑھکی طرف ایک ترکی افسوس نے اشارہ سو کھا کر یہ ہماری بنا نی ہوئی ہے۔ جو حشمت خیز اور اسی اس جگہ پائی جاتی تھی اس سے زیادہ کمیں دیکھی اور نہ صحتی کیونکہ اس مایوسی بخش فراری کا ثبوت اس سوتھا ہو کر شرک کے اطراف و جوانب میں سرسری بیگانے سے معلوم ہوا تھا کہ زین اور لکام کے انبیاء لگکے ہوئے فوجی کاغذات ہوئیں اُجھتے ہوئے درود پھیلے تھے پھر تھوڑا بیان سپاہی کا تحصیلہ لڑک رہا ہو وہاں قبولی ٹھکوکریں بھاری ہی ہو۔ ایک جگہ تو بخانے کے گواہ بارووکی گاڑی خشن دل میں گری ہوئی می۔

دوسری جگہ کارتوسون کا چھوٹا سا دمیر لگا ہوا پایا جو ایک فوجی ملک کے لئے نہایت

شرم کی بات ہے

لارس ایک پروری خود پر محافظہ کرنے کے تھے

ٹھہر کے نامہ بھاگا رئے ۲۶۔ اپریل کو لارس سے اس مضمون کی خبری بھی کہ جب میں ایک رستہ سواران کی ہمراہ گل اس شہر میں داخل ہوا تو اس کی حالت نہایت خراب اور افسوس ناک معلوم ہوئی ابھی وہ من کا ایک سپاہی تک شہر میں داخل ہوا تھا۔ کہ خود اس کے محاگلوں نے بوٹ ماشروع کر دی اور دست اد ارزی کا کوئی دتفقہ اور مختار رکھا۔ بازیوجہ اکثر دو کامیں ہندیاں گزندز اور اکثر دوں کے قفل ٹوٹے ہوئے دیکھے گئے۔ گھر دن کا یہ حال تھا کہ قدم بقدم بوٹ اور غالبی کے آثار ملکتے جاتے تھے۔ اس بیانات داری بڑی بے سلیقگی سے اور ہراوہ خیز ستر پر ایسا بیکا بعض نشانات اور نامہ بھی مترک ہوتا تھا کہ ایسی یہی ترمی فراری کی دھرمی ہوئی ہو لیکن درصل اس کا سبب وہ ہی بوٹ اسکی ہو خود دہیں کے بد معاملوں نے بیکس اور جوخت رہ رکھا یا پریسی یہی سی کے عالم میں اپنے ہاتھوں کو جائز بھی۔ کل شام سے رات بھر تک نہیں نہیں ان مناخوں کے فروکرنے میں ابھر کی جسمی احتجاجیں بعد می کامیابی ہوئی۔ اس بیش جو

نہیں کہ اپا نیک کے ایک دوسری سپاہیوں نے لوٹ مار پر نیت کی تھی لیکن او سکانیت چورا
یہ ہوا کہ فوج سے علیحدہ کر دئے گئے اور سراز بردار دسپاہیوں کو گولیوں سے اور ایسا
کیونکہ انہوں نے باوجود تائید و اطلاع تعیین الحکام میں شامل کیا تھا۔ پس کارروائی
تمام فوج کو عبرت ہو گئی اور ترکی جنگل کے اس فعل نے اس کے ضابطوں کی تعیین اپا نیک
کا سکتہ بھاولیا اور اس سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ ترکی فوج میں کس حد تک انتظام اور قواعد
کو دخل ہو کیونکہ یہ کوئی سعمولی بات نہیں کہ ایک تین حصی اور جاہل جماعت کو جس نے بھی بھی کی
شہر کو بڑو شمشیر فتح کیا ہوا س فغل سو روکا جاسکے کہ وہ کسی ایسوں بال پر لاختہ نہ تو کے جس کو وہ
شیر ماد سمجھ رہا ہے اور خاصکر اسی صورت میں چیکا پنا شیم بھی اُسیں حصہ لیچکا ہے۔ اسی فوج کو
روکنا آسان بات نہیں ہے۔

یونانیوں کی خود اپنی بیرونی طبقی کا اقرار

اکثر یونانیوں نے خود سلیم کیا کہ ہماری فوج میں بے ضابطی اور بے اینی بے طبقی ہوئی تو
اور ان بیکروٹ (ریکروٹ) نے بجا ہے فائدہ کے ہمیں سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس
بیکی ٹرائی کی جستجو یہ لوگ عادی ہیں ایسے غنیم کے مقابلہ ہیں زر بھی نہیں ہیں بھی جیکی ہیں
آئتی اور جس کے جنگل زمانہ حال کے قتوں جنگاں میں بڑی تمثاق اور برصغیر اکمل لامہ ہیں

لامپا اور آرٹیلری فوجی بھاگ اپنی ایسا زمین مقابہ

یونانیوں کی طلاقہ جنگ کی محصر کردی ایسا ہے

وہ موقع پر یہ معلوم کتا دیجیسی سے فالی ہو گا کہ قریب ایک ہی وقت میں ہر دو قویوں ج
یونانی قیمہ ایسا اس کو امتیازی میں کیونکہ فراہمی اور یہ کہ دونوں مقالات میں فرق کی
اسیا بیکار تھے یا مختلف اپنے انچھے حالات ذیل سے انکشاف ان سبیا اور بیکار بھی

ہوتا ہو جوانکش اخبار ڈیلی نیوز کے نامہ مگار نئے موقع چنگ سے ارسال کر تھے اس کی تحریر کا اقتیاس یہ ہے کہ بجواں سی میں لاریسا اور آرٹس کی دولون فوجوں نے کوئی سکایک سے ایک بڑکہتی لیکن یہ تو بھروسے یہاں نے مطلقاً فرار کو جانچا جاوے تو آرٹس کی فوج زیادہ جو خود اور صفت شکن ثابت ہوتی ہے۔ کیا معنی کہ آرٹس کی فوج نئے وہ پار مقامات پر ترکون سے مقابلہ کر کے اور انگلی قوت کا اندازہ کر کے راہ گزیر کو رہ سیز پر تصحیح دیتھی۔

کمخت لاریسا کی لمپین کو ترک ہر اول تاک کی صورت نہ دیکھنے پائیں بلکہ صرف راست اقبال وال جلال سلطانی سے متاثر ہو کر ایسی نوکم بھاگیں کہ خوف قاتم کو ایک اسقدر پر پشتی اور حفظ کی وجہ تلاش کرنے میں ایک عرصہ صرف ہوا لیکن اسکی وجہ بچھا ایسی مشکل ہیں جو سمجھہ کہ باہر سپر کیتکہ لاریسا سے بھاگنے والی فوج میں وہ ہی سپاہی تھے جنہوں نے اول سرحد پر بکھر رشتہ مصالحت کو توڑ کر درہ ملون پر قدم جائے تھے اور این چار روزاں میں گھاٹوں نے اپنے سبق و پیغمبر کیتھی پر ہو کر اڑتھے اور بیا وجود پوری قوت صرف کروڑی کے مکمل مجبراً پہنچنے کے بعد طناؤ میں پناہ گزیں ہو ناپڑا تھا اور بھوپال وہاں بھی راہ فرار اختیار کر کے لاریسا میں اگر دم لیا تھا اور اس کے ترک تعداد میں زیادہ سخت ترین جنگی قاعدهوں کے پابند اوہ ہی سبب میں اسلحوں سے بچا ہو پس ایک دفعہ سے زیادہ آزمودہ کو آنما اپنی کو غیر میتوافقات میں بھنسانا اور خود موت کی پہنچ میں جانا تھا اس نے ”جان ہو تو جہاں ہو“ کے مسئلہ پر پورا عمل کر کے اونہوں نے گریختن کا صیغہ خوب نوک زبان کر لیا تھا جس میں کوئی دولاندیش و حکمت آپ قوم اسوقت تک دے رہے تھیں جبکہ کہ دو موکوے گذ کر اپنی ما دری ملک میں نہ پہنچنے کی جہاں سلسکوہ آفھن اور تھوڑا بولی گھاٹی نے مشکل آغوش مادر گوہ میں لیکر دشمنوں کو محفوظ کر لیا تھا لیکن آپ میں صورت معاشرہ اس کے خلاف تھی وہاں پر ایسا سوقت تک یونانی کامیاب رہتے ہے یہاں تک کہ چند مقامات خصوصاً سپاہی لپیٹیاں کی دفعیہ اور جھوٹ۔ علاوہ اس میں اس مقلید میں ترکی تعداد بھی قلیل تھی

زدہ تک فوج بہ لحاظ اسلحہ نہ بلماٹ جلگی تو اعد کے تھسلی کی فوج کے ہمپلے تھی نہ اونکا سردار
شل ادھم پاشا کے مشہور و معروف سپہ سالار تھا اونکا بھائی نادافعی جیرت سے نالی نہیں
ساحل تھسلی پر جہازی بیڑہ کوہ نسبت مخربی بیڑہ کے زیادہ خوف نہیں خلیج پر ریڑا
اور کافروں کے گرد کا سمندر اور اوس سمندر کے محاوات کی تمام بستیاں یونانی جہازوں
کے عین زور تھیں لیکن قلعہ پریونا کے تھیڈیا تو پون کے چند گلوں نے یونانی جہاڑا نفیلی رسی
مرست کر دی کہ کچھ عرصہ کے لئے اوس میڑہ کو بندگاہ پائیں میں ولپس آنا پڑا اور تباہ
سمست درجہ طوفان جنگ سے کچھ دیر کے لئے ستالطم اور موختب ہو گیا تھا یہاں کا یک
ساکت اور غاموش نظر نہ لگا۔

نامہ بھاڑا صوصوف لی تحریر دیکھ کر آڑہ کی بھاڑا کی نقش اس طور پر کھنچتا ہے کہ اتنی بھی
شققل ہوتے ہی دس ہزار شکر یونان آرٹیس سے ایپاٹس کے صد مقام جنینا کو نفع کرنے
بڑھا اور راوی کے ایڈ والنس گارڈیسی نیز برداشت ہزار نے جنکی ہمراہ تو پنجا بھی تھا اسکی
فوج کو جو تعداد میں بہت قلیل تھی اپنے کے رکھ لیا۔ یہاں تک کہ جنینا کے مقابل پہنچ کے اور
اوکے سولہ سو یوز و نش سپاہیوں نے پیشی گپتیہ کی گھانی کیا ایک محفوظ مقام پر اپنے قدم
جلائے سر ق کی عمدگی اس بروز ظاہر ہے کہ ہزار تر کوں نے اون کو وہاں سی ہٹانا چاہیا لیکن
ہر کو شمش من ناکامی رونا ہوتی ہی ان کے ٹھانے خالی جاتے تھے اون کی ضریب برابر تر کوں کے
سر پر پہنچنے والا حفظی لیند گھانی میں صفت با مہم ہوئے تھے۔ تر کوں کا لکھنے میں اس
میں پراجا ہمارا تھا انکی بناء میں ایک دیوار کوہ انکی اڑیں ایک پر کاہ تک رکھتا ہم مکن ن تھا
کہ قدم پچھے ہٹا لیں۔ یہاں تک کہ دوسرے سے مذکور کے عزلیں یونان افسر تراجم سیئی پٹا خوبی لیا
گئے۔ یہاں تک کہ تھیسا اون پھول گئے حالانکہ امدادی فوج میلان جنگ سے لم گھنٹوں کی ہے پر
بکرام تسام میتم تھی جس کی تعداد ۳ ہزار اور سالھریں، توپین تھیں اور علاوه ہمیں ایک دسرا

دستہ فوج خادون کا اسی تعداد میں سے گھنٹے کی راہ پر چھڑا ہو تھا لیکن افسروں کو بوجہ
غاہت دجہ صلحال اور سخت ترین بدحایی کے اونکو اپنی گشمشکش کی خیر بپوچھتے تک کا خال
ہبہ مکا اور وہ سپاہی مزے سے چڑھتے تھے اسکا اسکا کارپور پختے رہی۔ تعجب تو یہ کہ صرف آہ
کے نافعہ پر گھوڑے جڑا تو پنجاہ باغ ڈور اور توپی سے لیس کھڑا رہا اور اپسے اٹھو دیکھنے فرا
کام نہ آیا جنا سچھین ترکون پر جملہ اور ہوکر یونانیوں نے عاصی فتح کا دلٹا بجا یا تھا وہی ترک اب
اوکنی چانکا و بال ہو گئے۔ پوچھتے ہی طبل جنگ بجا اور چار گھنٹے تک خوب میدان سینکڑے
رہا۔ گو لوکی جواب گولون اور بستہ دوق کا بندوق سر دیا جاتا رہا۔ یہاں تک کہ ترکون نے
ایک سخت جملہ کی طیاری کا نقشہ جمایا۔ اور بھی وہ نقشہ تجھیل کو نہ پہنچا تھا کہ خیزان اس شلوذان
جنرولون نے اپنی فتح میں طبل بازگشت بجا کر دشمن کے سامنے سے بھاگ جاتے کا عمل دیکھا
جسکی تعقیل اون فوجوں نے سب سے پہلے کی جو دشمن کی زو سے چار اور سات گھنٹے کی راہ پر
تھیں۔ چنانچہ شہرہو د معروف مثل مارتے کے پیچھے بھاگتے کے آئے پر عمل کر کے آرٹیلری سب
سے پہلے وہی پہنچے اور چونکہ شکر کے ترقیاروستے مختلف مقامات اور مختلف فاصلے پر
ہوئے تھے اس لئے بھاگ لڑکن وہ سخت ترین تنظیمی واقع ہیں ہیں ہی جو لاریسہ سے تاماں
اور عایا کے الکسا تھے فرامہ ہونے سے واقع ہوئی تھی۔

آن فوجوں میں ہزارہا سپاہی ایسے تھے جنکو آخر وقت تک ایک فیکر نے کاہی موقعہ
حسس سے طاہر ہوا کہ گو اونہوں نے ترکون کے مقابلہ میں ٹبرمنوں کے حکم کی تعقیل کی لیکن اس نتو
لڑکا کا ارادہ کسی کے دل میں نہ تھا۔

اس سب باتفاقی اور ابرتی کا الزام شہزادہ ولیعہ دو ولیکو چھوٹے سے چھوٹے فندر
پر عاید ہوتا ہو کیونکہ اگر یہ حکمت علی اور سستہ قلال کو کام فرماتے تو شکست ہونا تو مقدمہ میں تھا
لیکن ایسی شرمناک ہزمرت یونان کو ہوتی۔ باقاہہ بازگشت ایسی بھی ہیں جیسے بغاۓ جا

عترت اک ہوا کرنی ہے۔

کلام رہیسہ میں شہزادہ اسپارٹا کی جنگی تدابیر بالکل مہل اور ناقص بھین اور اس نئے کریج سے اس کے کم مقابلہ میں قوم جا کر اپنا کام کرتے ہو گئے میں وہ کام کیا کہ سارا سارا حرب توپ و گولہ بنت دوں۔ سیگزین۔ رسد۔ غیرہ جی کہ اپنی پوشش تک ترکونکو حوالہ کر کے چند اچھے سے مرغی اور کھاتے پینے کا ضروری سامان اپنی ہمراہ لیکر فرشت کلاس کی گاہ تک میں رہیں پہلے روانہ و دلو ہوئے اور یہ ایسی بڑوں کا کام تھا کہ ان سب سرداروں کو اپنے سے بچنے کے لئے کوئی حبلہ یا تی نہیں ہے۔

یونانی فوج کی حالت بعد صلح گفت باقی نامنگا اخبار اپنی نو

نامہ نگار موصوف جستے اس سے پہلے بہت سو مرکے بخشش خود دیکھی ہیں کہتا ہے کہ یونان سپاہیوں کی حالت جو بھروسی فوج میں بھتی کے لئے تھے۔ ناگزیر ہو لیکن چنگ شروع ہوئے سے پہلے جو عام یونانیوں میں جوش خروشن تھا اوس سے بھروسی کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی جیکہ بدبی ساک کے یونانی باشندے قومی حریت کے جوش میں اپنا اپنا کاروبار بالائے طاق رکھ کر اپنے شاری کے لئے میدان جگہ میں چاہو جو د ہوئے تو اپنے نامہ نگار کی راستے سے اتفاق ہنہیں ہو سکتا کہ کوئی یونانی سپاہی بھروسی بھتی کیا گیا ہے۔ آنے اس کے عتی یہ ہو سکتے ہیں کہ بوجہ کمی فوج کے شاہ کو مجبوسی ہوئی کہ وہ ناجائز کا دعویٰ کے خلاف فوج تراکر سے پر بھوڑ ہوا مگر پرچوش اور جواہر دعا زیون کا یہ کام ہوتا آیا تو کہ وہ باضابطہ خود جوں کے سامنے بے طھٹگی پہنے سے اپنی جانب دیدیں سیکن سینہ جنگ سے پڑھنے کے لیے تھے۔

یونانیوں کی ایسی بڑی اور ذلت مختاری سے پر مقابلہ میں پوشش دھنلا رہنا انکی بھضا بیٹھ

پر وال ہونہ ناتج ہے کاری کا کوئی عذر ہجہ بلکہ صاف اور بدری ہی ثبوت ہوا اس امر کا کہ وہ قوم
عفنسہ ر تو ہو لیکن بے جد پھر اہ نہایت بزful اور جنگی سطح سے بہت ہی نیچے گردی ہوئی اپنی
جنان وال اول کو غرت و آبر پر ترجیح دینے والی۔ ملک ملت کا نام بنانم کرنے والی مادری
وطن کی شان و شوکت کو خاک میں ملا دینے والی ہے۔ اب یونانی ہرگز وہ یونانی ہیں رہ جو اسی
سیدان تھراپلی میں اگست ۱۸۰۳ء قبل عیسیٰ علیہ السلام میں ایرانیوں سے ہسینہ پر پڑھ
ائی تھی اور فوج نکل کر دینے میں کامیاب ہوئے تھے۔ تدوہ یونانی ہیں جو سکندر حضیر
کے چھندے کے نیچو دنیا کو نفع کرنے پر ملکے ہوئے تھے اور جنہوں نے مشرق و مغرب
میں تہلکہ وال ٹھاٹھا۔

یہ لوگ اقتدار ہے۔ نقصان رسان اور تفرقہ ادا رکھ رہو ہیں۔ ان کا فاصہہ ہر کہ
بعادت کو امن پر مقدم کریں جیسا کہ قبیل تعلقات سلطنت روم سے ظاہر ہوتا ہو لیکن جو صفا
اسی جوانمرد۔ شیرول اور باعت قوم میں ہیں پائے جاتے۔ یہ کام پھرورون اور ڈرپل ہمدردن
کے ہلکتے ہیں دبہا درجبو۔ فوج وہ کام کیا کرتی ہو جو فازی عنان باشگے سپاہیوں نے
پلوٹ میں کیا تھا) نامہ نگار کہتا ہو کہ میں نے کسی معکر میں چھوٹے سے چھوٹے دستہ فوج کو بھی
ایسے انتشار اور اضطراب کے عالم میں پڑھنے کھلاتے ہیں پایا اور مزیادہ تعجب خیز ہو رکھ جو
ہمسایہ قوم ہوئے کے) ایسے ناتج ہے کا رشکر کو جسے میدان جنگ کی صورت تک نہ دیکھی
ہوا و جس کے کان ترکی توپوں کی آدا نہ کس سے نا آشنا ہوں کیون میدان میں لا یا کیا
اویکیوں اول سے تک شجاعت کا اذراہ ذکر کیا گی جس کے مقابل ہوئے ہی ایسا غب غوف
ان پر طاری ہو کر جہان تھا سے وہ تمیشہ بھل گئے ہی نظر راستے رہے۔

آن کل کے یونانی جو ہمیشہ دوسرا قوموں سے اپنی کو موازنہ کرنے کے لئے
ہیں کیا اُنہیں یہ جرات باقی ہے کہ بر ابر تعداد کی اوس قومی فوج سے مقابلہ کر سکیں جنکی

تعریف و توصیف میں کتب تواریخ کے ہزار نام صفحی بھروسے پڑتے ہیں۔ البته اون سماں ہیں کہ غیر کرنے کا موقع ہو سکے لگا کہ قصداً و نکانین ملکہ فوجی سرداروں کا ہر خصوصی اون افسوس کا جو ولیعہد کے اس طافِ مشائخ میں بن کر اتر ۲۰ امتحنہ خود کی رعلیا نے تنفس کیا اور بے حرمتی کی اور جب اون سرداروں سے جواب لیا جادے کہ کیون سئنسے ایسی بندلاند حركات کیں تو وہ صاف کہیں گے کہ یہ سرکار کا قصداً کہ اوس نے ہیں کافی فوجی تعلیم ہیں دی جس سے تمہارے اور جنگی بیانات مکمل ہوتی۔

**سلطانی تاریخی و مبارہ فتوحاتِ رضا وغیرہ
بنام عارفی الحمد محمد اپشاہ امکشتر کتبیہ صدر**

بعد فتح لا ریا عجم کامل یے کا تب مایین ہمیں ملکہ اون ملکہ کی جانب سے نمازی مختار پاشا کے نام ایک تاریخہ ہوا جسکا مطلب ہے ذیل ہے۔

خداؤند جبل و علا کے نفضل و کرم امر سول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتح کی استعانت سے عساکر رفتہ ماشرتے مظراوہ لا ریا۔ اور اوس کے کل جوالی کو تباخ ۲۶ ذوقعده۔ بروز پہاڑ صنہ ۲۸ مرے اپریل، فتح کر کے علم سلطانی چاہیا رضب کر دیا۔

فتح تریقالہ ۲۹۔ اپریل بوقت یہ مرحوم

لا ریا کی کامل تسبیح کے بعد ایک دستہ فوج زیر کمان جبل خیری پاشا تھیہ تریقالہ کو فتح کرنے پڑتا۔

یہ فوجہ جیسا کہ نقشہ تقابل صفحہ ۲۶ سے واضح ہوتا ہے لا ریا سے ٹھیک سفر ہیں قریب چالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ بیان وہ ہے کہ اسی ہجہ کا سلسلہ خوب شرق میں

فارسالا۔ ملیستھو اور توکوک پہنچتا ہوا در شمال و مغرب میں کلا بکا تک اور اس نے تھسلی کے بڑے شہروں لاریس اور ڈوموکو عنقرہ سے اوسکاریلوی تعلق ہے۔

لاریس کے مسافر کو ترقیالہ ہے پنجھ سے پہلے دریائی سلامبیرا کو عنبوکننا پرتا ہے جنما نچہ ترکون کی آمد آمد کی خبر جشت اثرتے اس مقام پر ہی وہی اشپیدا کیا جو ہر طبقہ عالم تھا یعنی اون کے داخل می پشتہ ہی سب اعیان سلطنت اور عمال سرکاری شہر جھوکر مخفوظ مقام کی طرف فراہم ہو گئے اور پہلے وقت اتنا بات و بست کرتے گئے کہ مقدسہ پردازی کے نئے جیلمانہ کے قیدی چھوڑ دئے گئے اور شہر ہا بنند قین بارو و اور کارلوس الہیان شہر کو دیکھ لئے ترکون کے داخل ہوتے ہی وہ اون سے بر سر بیکار ہوں لیکن جسب فتح ہی اسی سے حملہ اور ان کے نام سے ڈکر بجا لئے تو بیچارے گھر گھرستی لوگ اور ہل جوتے وہی کسان کیا لکھا کر مقابلہ کرتے۔

چنانچہ خیری پاشا امن امان سے ۲۹۔ اپریل کی شام کو داخل آبادی ہوئے اور تمام ہتھیار اور ذخیرہ ہائے رسجد جلوگنگی تحول میں تھے بذریعہ اشتہار عام ضبط کرنے گئے۔

فتح ترقیالہ کا تاریخ چھوٹے سلطان المعظم

۲۹۔ اپریل ۱۷۰۴ء کو سپہ سالار احمد پاشا نے بذریعہ اشتہاری حضور سلطانی این طلاقے کی کہ آج ۲۹۔ اپریل کی شام کے، یعنی ترقیالہ کو قبیل طفسنہ بوج سنتے فتح کر لیا اور شہر میں داخل ہونے سے پہلے خبر ملی کہ لیونا نیون نے دوسرا یہم لمبیں قید لیون کو رہا کر دیا اور باہر بیرونی معہ سالان حرب کے الیان شہر کو بین عرض حوالہ کر کے چلتے ہوئے کہ اون سے ترکون کا مقابلہ کریں لکن ان (کمانڈر) پہلے فریق کا خیری پاشا شہر میں داخل ہوا اور اشتہار شایع کیا کہ ۲۸۔ گھنٹے کے اندر جو شخص آلات حرب ہائی

تحویل میں نہ دے گا وہ سزا یادے کا اور نیز جس س کے پاس فوجی ذخیرہ ہو یا جسکو اوسکی
اطلاع ہو وہ حاضر کرے ورنہ اختاکرنے والا بھی مستوجب سزا ٹھہرے گا۔

(Ghazi Ahmad Mukhtar Pasha)



”خاذی الحمد لله اب پاشا کھانی لشترنڈ کی متعینہ وعصر“

تریقالہ اور قار ویجہ دکار ڈیسا، کی عالیا اور
اوس کی فرماد بخدمت سلطان

بقول المؤید المصری تریقالہ اور قار ویجہ دیں ایک قصبه تریقالہ کے جنوب میں رہیوے

لائیں پر واقع ہیں اُکی یہودی یونانی۔ آئندی۔ اور دیگر عالیاء نے سفر سے روس و فرانس و جرمن و انگلینڈ و اٹلی کی خدمات میں ایک عریضہ ارسال کیا جسیں انہوں نے یونانیوں کے ہاتھ سے اپنی تباہی اور بیادی کا افسوس تک وال اس طرح لکھا۔ اپنے سولہ برس کو ہم لوگ یونان کے دست تظلم سے تنگ اور اونکے جو رونقی سے سخت بھروسے گئے اوس پڑھوئے کہ یونانی شکریوں کے ہاتھ سے ہر سمت اور طبقہ فرار ہونے کا تعجیب گتھا۔ بھی یہاں سے سرسے بز کھیتوں۔ اور ہر قسم کے مال و اسہاب کو تباہ و بیاد کر کے ہم کو بغیر کیا ہر پہلی چیز چلتے رہو لیکن ہماری فریاد و زاری پر کوئی متوجہ نہیں ہوا تھا۔ یہاں کہ ترکی شکر اپنے چاٹ پہلوانان میں۔

یہ قوم ہماری زراعت کی محافظہ ہماری منگی ناموس اور مال متعار کی لگھیان اور حفظ صحت کی پوری پوری ساعتی ہو۔ پس ہماری درخواست ہے کہ ہماری روی مالت اور ترکی عساکر کے ترحم اور عدالت کی حکایت اپنی اپنی مادہ شاہیوں کو سناؤں۔ اور عرض کریں کہ آئینہ دہ ہمیشہ کے لئے مہکو یونانی گورنمنٹ کے نہ ہوا کریں اور اوس کے دست قدری سے نجات دلاتے ہیں ساعی ہوں۔

دارالخلافہ یونانی شاہی خاندان کی رحالت

۲۸۔ تا۔ ۲۹۔ اپریل کی تاریخ پیوں نے دارالخلافہ کی نازک مالت کا بہت کچھ انہیں ادا کیا۔ عام جوش و خروش و خوف و گھبرائٹ کے علاوہ خود ہمیشی شاہ جابر کے متعلقین کی مالیوں سی اس درجہ نازک مالت پر پھیلائی کہ تقول، "سینڈرڈ" اگر ضرورت واقع ہو تو انتخاب سے فرار ہو جائے کا پورا پورا بن و بست کر دیا گیا اور اس امر کے انجام دہنی کو ایک چھڑا شیم سے بھرا ہوا بندگاہ پا رہا۔ اس میں ہر وقت کھڑا منتظر ہا کبھی ٹھوٹھا کہ شہزادہ ہمیں

کارروائیاں تمام ناقص ثابت ہوئیں واپس بلوایا جاوے اور بھی جو قریبیا کہ اونٹا ہے تو
کو نہیں بلکہ اونچے اسماں کو جو نہایت بڑوں اور کم تر مدد لوگوں کی جمع ہے واپس بلوایا جاوے
چنانچہ ان لوگوں کو طلب کر لیا گیا۔ اور کرنل اسمانگنی اس اسٹاف کا سروار افسر ہوا۔ جو
بقابلہ اور افسوس کے تاثال جواند ترین ثابت ہو چکا تھا۔ شہرمنی جا بجا غصباک انہوں پھر
تھے اور شاہ کی تضیییروں کو جو دو کافون پر جایا جا اوزان تھیں بے عزت کرنے میں شان
نکرتے تھے جنی کا ایک مجھ نے حل کر کے شاہی ریزرو میگنی کے اشیاء کے تھبیا اور گولی
بارود و خمیر بالہ سرخیں لئے اور قوب ساری کے کارخانوں کو دین داڑھے رکھیا۔ ورنہ
آلات سے صبح ہو کر شاہی ایوان کے رو بروج ہو کر آمادہ فساد ہوئے اور وہہ جہان کی
گئی کہ کیون نہیں اکتوبر کوں کے مقابلہ میجاگی تاکہ ہے اونکو نفع قمع کر دیستے۔

- ۲۸ - کی شام کو مغرب کے وقت دس بہار اوسیوں نے وزارت خزانہ جنی تحریف دپٹری و
ھیلیا۔ اور ایم رالی ہونے والے وزیر اعظم نے گورنمنٹ کو بوجہ کمزوری اور اختلاط کا بھت
بڑا بھلا کیا۔ چنانچہ ۲۹ کو ایم ڈیلیانی موجودہ وزیر اعظم کو برطرف کر کے ایم رالی کو اونکی جگہ
مقصر کیا گیا۔ اور تمام وزراء دیگر بھی مغزاں ہو کر جسے شخصوں کے قریب ہوا جسکے
حال حصہ افغان کی صفحہ ۲۰۹ تا ۱۰۹ میں لکھا چکا ہے۔

اعاز مادہ می وجہ ملیٹن و مارپریل

جیسا کہ نقشہ صفحہ ۱۷۷ (جسہ ایک) سے ظاہر ہے میلسٹن برادر است لاریسا سے بذریعہ پرے
لائی تھی اور اونکے قریب سال سختیہ بر و لو واقع ہے۔ یہ ہر دو مقامات قریبہ نہیں ہیں بلکہ
فارسالار (فرنیاوس) کے جہان لاریسے کے گھوکریں جانی ہیں ایسا و ملیٹن میں دو و دو تو
کافی نہیں بلکہ فارسالار کے۔ علاوہ برپن میلسٹن خلائشن ہے جہان سنتے

بجانب مشرق دلو کو اور بجانب مغرب فارسالا کو اور بطرف شمال و مغرب لاریسا کو ریں جاتی ہیں اوسکو قبضہ میں کرنے سے گویا فارسلا اور دلو کا سلایونیان رسن رسائی بند کر دینا تھا اور ریں پر منصرف ہونے سے یعنی اہم اوقی فوج کی آمد و رفت بند ہو جانا تھا اور نیز دلو یانیوں کے مقابلہ کی اول لائن میں سے صرف یہی ایک جگہ فتح کرنے کو باقی تھی جو سب سے زیادہ ایجمن اور دلو یانیوں کے عین نہایت کار آمد اور مخنوظ مقام تھا لیکن کیا اس نہ کر کے گرد دوپاڑیاں ہلال کی نشکل کی واقع ہیں اور بلند یون پر دلو یانیوں کے نزدیک تھے اور دھستے بند ہے ہوئے تھے اس نے لاحمالہ اور حجم پاشا نے اس ضروری مقاصد کو قبیلہ فتوحات کی کنجی سمجھا اور فارسلا پر اسکا مقصد مرکھا۔

چانپا ایک دستے فوج دلو کے محاصرہ کے لئے رواز کیا اور جنل حقی پاشا کو دیکھا یاد پلٹنون اور میدانی توپخانہ کی دو باشرونی کے ساتھ دلپٹنون پر حملہ کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔ جو دستہ فوج دلو کو جاہرا تھا اوس سے ۳۰۰ اپریل کو یونانی فوج نے دلپٹنون پر گھنٹے کی راہ پر مبارزت کی۔ دس بجے صبح سے شام تک رُائی ہی بھکنی فصل کی خوبی خود مارشل صوف کے تار سے معلوم ہوتی ہے ہو وزیر جنگ کو بتا رکھ یکم مئی ۱۸۹۷ء کی صورت میں

مارشل اور حجم پاشا کا تاریخی مصروف و وزیر جنگ

کیم مئی

کیم مئی کو فریضیہ جنگ ٹکی کو نجائب مارشل اور حجم پاشا حسپیل تاریخ موصول ہوا۔ جو سپاہ کا دستہ محاصرہ دلو کے لئے بیجا گلیا ہو اس کے کمانڈر کی روپرٹ ابھی بہرے پاس ہو چکی ہے جس سے ظاہر ہوا ہے کہ کل سالہ سے بارہ بجے صبح کے دلپٹنون سے نصف نکلی سافت پر دشمنوں سے مقابلہ ہوا۔ رُدائی شام تک ہوتی رہی اور دوسرے روز ۹ بجے

صحیح کو خنگ پھر ہوتی۔ سپاہ سلطانی نے تین قلعون اور چار متوحون پر فضیلہ کر لیا۔ اور دشمن نے ولیسٹنون کے قریب ایک قصبہ کے قلعے میں بناہل۔ بروصہ روایت بلینون نے اسکا جنی حماصرہ کر لیا اور اسمید کاں ہی کہ یہ قلعہ بھی جبت جلد اصرف میں آ جائیگا۔

میں نے جزیرہ حتیٰ پاشا کو دس پیاہہ بلینون اور مسید ایسی توپخانہ کی باڑوں کے ساتھ و غصہ پر حملہ کرنے کے تئے ہیجا ہے اور موقع کیجانی ہی کہ ولیسٹنون کے قلعہ پر قریب تر کی جھستہ لہر آنحضرت آ گیکا۔ اور تو وو سے ایکی تمام خط و کتابت بند کر دیجا گی۔

”جزیرہ احمد خظی پاشا اگور نے جزیرہ اور کمانڈر نہیں تھیں جانیا نے مریمی کو بذریعہ تاراطلہ دی پہنچ دوسرا ڈوزن کام کانڈر رپورٹ کر رہا ہی کہ افضل الہی و اقبال سلطانی سے ترک فتح نہیں اور پرہلی دو نون مکرون سے دروس کی جانب بڑھ رہی ہے اور سپاہ اول قصبه مذکور میں ہوئے گئی ہے۔“

جنگ ولیسٹنون کی مسمی سمع

ای تاریخ جزیرہ حتیٰ پاشا اپنی جمیعت کے ساتھ عین وقت پر ولیسٹنون کے سامنے آپنے رفرانی صبح سے شروع ہو گئی) یونانی مستحکم مقامات پر پڑھائے ہوئے تھے اونکو دشمن کی توپوں سے اچھی خاصی آڑھی۔ حتیٰ پاشا نے آہستگی سے بلکہ کام انتقال اور ضبطی سے اپنے موڑ پہنچائے۔ ایک توپخانہ جو نسبتاً کم نامہوا نہ قام پر گدا یا کیا تھا حملہ اور فتح کی خلافت کے لئے امور کیا گیا تھا ترک فرج کا مینہ اور میسرہ آگے بڑھا اور قلب ستر کر اونچی خدا نے اپنی علگہ ختم رہا۔

إن دونون بازوون نے نہایت تیز آتش باری کے ساتھ دہا اور کنایا شروع کر دیا جسکا جواب یونانی کمزوری سے دیئے گئے۔ حتیٰ کہ شجاعانِ ترک اُس موقعے پر ہوئے پنجے جہان توپوں کی زوحنت زین تیزی کے ساتھ ہو ہی تھی مگر وہ اس مقام کے سامنے سینہ پر کے ہوئے

برابر آگے بڑھتے رہے اور کیک اور دیگر سے ہر ایک قلکوہ اور بلبنڈ پون کو فتح کرتے
چل گئے اور ایک مضبوط مورپے پر لمک کا انتظام کرتے رہے اس لئے کہ بازو سے
میرہ کو ایک سخت کام دیشی تھا اور ان مقابل میں ایک بسند عودی پہاڑ پر قابض تھا
اوپر پڑا راست حملہ کرنا نہایت دلیلی اور مرد انہی کا کام تھا۔ چنانچہ ترکوں نے سانے
ہی سے حملہ کا خیال فلاکر بونا نیوں کو ایسی ترکیب سے صھور کر لیا کہ اونے بجز موڑ پے
چھوڑ کر بھاگ نکلنے کے اور کوئی پہلو نہ اختیار ہو سکا۔ چنانچہ اونھوں نے دوسرا سے
مورپے پر جا کر پناہی اور وہاں سے آگ برانے لگے لیکن ناکے۔ آخر یعنی ہوتے
ہوئے آتش باری بالکل بند ہو گئی اور اس نے ظاہر ہے کہ ترکی فوج کے میرہ نے
اول درجہ کی بہادری اور شجاعت اور قابلِ خمین عیش در خوش کے ساتھ مغلہ لیکی۔ حالانکہ
یونانی فوج کی اعداد کے لئے ایک معقول رقم اور ایک لمک پہنچ پھی تھی اور اس نے ملک
میرہ پر جی توڑ توڑ کر حملہ کیا جس کا جواب نہایت کامیابی سے برابر ہوا جاتا رہا۔

جب اونھوں نے دیکھا کہ میرہ بے حد مضبوط اور ثابت قدم ہے تو اونھوں نے میرہ کا
امتحان لینا شروع کو دیا۔ جہوں نے اونکے حملہ کی مطلق پرواہ نہی اور اونکو صحیح المخال
نہ سمجھ کر جواب تک دینا گوارا نہ کی۔ آخر کار بجا سے تو پہلے فتنگ و نیزہ و سنان کے
گریخنن کے مشتفات پڑنے لگے۔ گریخنن۔ گریخنہ اند۔ لفظیہ خواہندگر خیت۔

الا : اے یونان بگرید۔ اگر تاب مقاومت ندارید جہاں ست تاجاں ست این
وقت نہ آشت کہ خود را بست خود را معرض پہلاکت بین را زید و بڑے چ :

نگ ناموس و قوم و ملک : جان خود را کہ از همه ہباں بستر و از تمامی عالم و عالمیں
خوشرست۔ قبل از وقت بخدا بسپارید۔

الا : اے یونانیاں پاے خود را بسر پویستہ را و فرار اختیار کئیں چ کاک اگر کب ازا

کم شود بساعم الم شعوذ و اگر کب صد میں انہر ایں ترکی درہوں مکاگیری سردر خاک فخون وہ
معنا لفظ نہیں۔

غرض بڑھ بھائے ہیں فائدہ نظر آیا۔ واقعی یہ بہادر اگرے فائدہ کٹ جانتے تو شاہ کو
ایسے جری اور آزمودہ کارپاہی پھر کمان سلتے جو سکردن روپ خیج کر کے تیار کئے گئے تھے چانچہ
جنگ کی خبریں کے ساتھ ہی دنیا بھر میں تار و طر نے لگے کہ بیان و میل ٹھو سے بھاگ
رہے ہیں اور رنجیوں کی ایک بہت بڑی لعدا و گاریوں میں سوار کر کے دلوکوئے جا رہے ہیں۔
روپر کے کارپانڈ نے کہا (جسکی صدقیت مقابلہ ترکی حوالوں کے اکثر ملادین زیادہ ترقی
دو حق ہے) کہ اثنے جنگ میں ترکی فوج کا قلب ایک لختے جنگل کی اڑیں تھا تکون نے
نہایت کامیابی سے بونا بیوں کے حملہ کا مقابلہ کیا۔

و شمن کی فوج ترکوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھی۔ صحیح کے وقت ترکی بریل کے
دو اسکو اور نیونان فوج کے ایک حصہ پر حملہ اور ہوئی اور انکو مار کر بھگا دیا لیکن غیر متوقع
طور پر ایک بڑا شکر سلانے آگیا جس سے نیا اسٹھنی کے ساتھ سورپہندی کر کی تھی ترکی
اس موقع پر ترکوں کا بڑا فساد ہوا۔ ترکی فوج کی بہادری اور شجاعت کی تعریف نہ نہیں
امر ہے جو خوف اور نظرہ کے مطعن پرواہ نہ کری تھی۔ میں نے ان سورجوں کو دیکھا جنپر لمحہ
میں دشمن کے ٹوٹ پڑنے کی اسیدیتی دیاں بجز بچن ستری سپاہیوں کے تمام فوج بآدم
تمام خواب راحت میں پڑی ہوئی تھی۔ گویا اویھیں جنگ سے کوئی تعقیب ہی نہ تھا۔ فوج کے لئے
روپی الجھی سے گاؤں میں پاک رہی تھی۔ معاصم ہوتا ہی کہ کھشام آٹھ بجے یونانی مکانی افغان لو
اور فارسیا سے بذریعہ ریل بیان لائی گئی ہیں۔ ترکی فوج چونکہ اپنے دشمن کے مقابلہ میں بھی اس
لعدا و بہت ہی کم تھی اور نہیں اور تیرہ کے دریاں فاصلہ بہت بڑھ گیا تھا اس لئے پہ مالاۓ
انکو ایک بہتر صورت میں بیجا مقام کرنا مناسب سمجھا۔

مقام و میں ٹننو پر ۲۴۔ اپریل اور اوسکے قبل کے محکمہ کہات کے تفصیلی حالا

ویسٹوک فتح سے قبل شہر کے قرب جوارین کی بفرتک محرکے سے ہے۔ ۲۶۔ اپریل کو فریب ایک نہار تک سوارون نے چھ میدانی توپیں لیکر ویسٹوکے گردوفواح میں گشت لگایا۔ اگرچہ ہاسو یونانیوں سے (جسکے ہاں بھی چھ میدانی توپیں ہیں) وہ کوئی ڈیڑھ گھنٹے تک برا بر جنگ کرنے تھے لیکن سلوے کاٹ دینے کے ارادہ میں کامیاب ہو سکے۔ لڑائی ختم ہو جائے کے بعد یونانیوں کو فارسالا سے مدد ہو چکی۔ تین یونانی فسر اور ۲۳ ترک مقتول ہوئے۔ ۲۹ کی شام کو ترکوں کی دی پھر پریادہ فوج اور ایک رسالے بارہ میدانی توپیں لیکر چھڑت کیا۔ اس مرتبہ یونانیوں کی فوج زیادہ تھی لہذا ترکوں کو اب بھی سلوے کاٹ دینے میں کامیابی زیستی اور دو گھنٹے کی لڑائی کے بعد وہ اپنے مقام پر پہاڑے۔

۳۰۔ اپریل کی ترکی پریادہ فوج پھر دو کالمون میں تقسیم ہو کر دین عزم آگے بڑھی کر ویسٹو کی لیکاٹ کر دیا اور فارسالا کے بین سلسلہ مقام رسانی مدد دکروں۔ یونانیوں کی طرف بارہ ہزار سپاہ تھی۔ ترک تغیریا چار ہزار سے کم نہ تھے۔ انہوں نے بڑے قابل تعریف طریق پر یونانیوں کے زور سے مقام کیفاں کو چین لیا۔ اگرچہ اس موقع پر اونچی لعداد یونانیوں سے کم تھی۔ جانبین کا نقشان بہت سخت ہوا۔

میدان میں ترکی رسالے اور یونانی پریادوں کے دستے معروف کارزار تھے۔ نقشان زیادہ تر پریادوں کو ہو چکا۔ افواج مقابلہ میں باہم گولیاں برا بر چلی ہیں وہ ایک وغیر سے ۳۰۔ ہمگز کے فاصلہ پر تین چھوٹی چھوٹی ہزاریوں کے سلسلے مقرر ہوئی تھیں۔ فریب شام کے ترکی سپاہ کا بڑا درمیانی حصہ ہو ڈی دور پڑا گے بڑھتا نظر آیا لیکن گزوب

آفتاب کے باعث فارضی طور پر جنگ ملتی ہو گئی۔ اب دلوسے نا سلا جانے والی رنے سے بیان سے گزر جانے کا بند دست کیا۔ رات کو یونان آگے ہین بن سے بلکا اپنے موچوں پر قائم رکھ کے اور ترک وہاں سے پانچ میں دور موضع غربی ہین پہنچ گئے اور فوج کا شناخت کرنے لگے۔

یکم صبح روز شنبہ کو یونانیوں نے تھریا اپنی نہاد سپاہ متعینہ فارسہ اور بیان پلائی اور کی غیر متعینہ خیز صورت کے ہوئے رات کو بھی کمی بارش کم شہر ہوئی تھی۔ لیکن یونان اپنی جگہ قایم اور قابض ہے۔ بالآخر تھی پاشا سے بزمت اوشکار و دلو وغیرہ کی طرف فرار ہوئے گے جو کیم سی کے عالیات میں الہی درج ہو چکا ہے۔

فتح ولیستہ اور ترکون کا نصان ۱۸۹۶ء

چونکہ اس بندگی ہیں یونانی بند اور مخصوص مقام پر تھے اور ترک بچے سیدان میں اس پہاڑی کے فتح کرنے پر تک ہوئے تھے جنکے لئے کمی قسم کی آڑ نہ تھی اس نے ترکون کا زیادہ نصان ہوا جو اس وقت تک کسی لڑائی میں ایک جگہ ادا کیا ہی وقت میں نہ ہوا تھا۔ یونان فوج باتفاق جنگ ہونسلی لڑی تھی۔ ترکون نے ریوے سلسلہ مسدود کر کے لک کا دروازہ بند کر دیا لیکن موجودہ کثیر العقاد فوج اور مخصوص جگہ سے گولہ باری ہونے کی وجہ سے کھلے سیدان کی ترکی فوجوں کو صدمہ ہو چکا۔ چنانچہ اول روز یعنی کیم سی کو بچوں نامہ نگار ریڈر ترکون کے بارہ سو پانچیں اس حملہ میں کام آئے ہیں جن میں سے کیم و امرمنی کو خود نیامی نے چھو سکے قبرب دفن کئے۔ علاوہ برین چار سو سالے کے گھوڑے بھی مارے گئے اور یونانیوں کی فقط ۴۳ جاون کا نصان ہو چکا۔ جس میں سے صرف ۵۰ مارے گئے اور باقی نجی ہوئے۔ یہ کیم سی کا واحد نصر تھا۔ امرمنی کو حقی پاشا نے یونانیوں کے پلے مورچے پر

دیوشن کی اور ایک سخت مقدار بلے کے بعد یونانی فوج اس کو چھوڑ دینے پر مجبور ہوتی موجہ
لے دیا گیا۔ اور شمن و دوسروی لائن پر پہاڑا ہو گئے۔ یہاں تھی ان چین سے گذرنے کی
اور بالآخر تاب مقادیرست، نہ پاکروں کی طرف بھلاکے جہاں سے جہاں میں بیٹھ کر سیدھے
ٹھکر کو جلا سکتے تھے۔

یہ لڑائی اُنقدر سخت تھی کہ جہالت نہیں سے صرف ایک سوئیں ساہی رنجمن سے
محفوظ رہ سکے باقی کلیں یا تو خی ہو سے یا اسے گئے۔ ترکون کو یہ قسم میان توپ کی وجہ
کے باعث قرار دی گئی لیکن فتح سندھ فوج جبکہ قسم کو فتح کرتی ہے تو آخر تک چھنے کچھ ذرا نیز فور
ہوتا ہے اسکا انداز کرنا فصل بحث ہے کہ توپوں کے ذریعے سے ہوئی یا کہ بندوقوں کے۔
ہمیں درصل فوج کے ذریعے سے چومنی میان سے توپ اور بندوق چلانے پر قدرت
رکھتی تھی ورنہ خود بخود توپ نہیں چلا کرتی۔

یونانیوں کے پاس فقط کوہی توپ خانہ نہ تھا۔ علاوہ بریت ایک یوپیں اخبار سے لکھا کر
اسوجہ سے ہوئی کہ اونکے جزوں نے ٹڑی ہو شماری اور تدبیر سے کام لیا اور خوب جہاتا
جنگ کے کھلائی گوایا اور اسکے نزدیک نامی فتح حسب ہوتی جبکہ بیوقوفی اور بیان پتے سے کام کر کے
شکست دیتے ورنہ عقلمندی اور تدبیر سے کام لیکر فتح کرنا تو سب جانتے ہی ہیں۔

ترکی سلوکی ہوا کا تھا فتح دیکھ کر تو نو سے دور آئیں فیر کوچ کر گئے اور اپنی ہمراہ فتح
کو سیخ اسراحتہ لیتے گئے۔ اس قابلیت سے قابلیت صیف یا کر کوئی بے ترسی ہی اور اس کا
اور آرٹ کی سی گزٹ بڑا قاع نہیں ہوئی۔

امیر و سے سونگی کا فرامہ

جب کزن سونگی کا ایمیر کی طرف پہنچ کر خبر نامعلوم ہوا تو احمد پالٹا نے اس پر وحی
حملکی تیاری کی جسکی خبہ پائتے ہی اوسکو دھ جگہ بھی چھوڑنی پڑی اور ایمیر سے ہمکر

مقام سوری ہیں جو ایکروے سے شماں میں اتفاق ہی عاکر ہو جہ بندی کی۔ لیکن ہمارے ہاتھی جمل کا خوف مجھ تھا نیونکا دھرم پاشا حصل کے ایک ایک کوئی سے بخوبی واقف تھے۔ لیکن اس کا ذمہ پٹلوں نے بذریعہ تاراطلی دی کہ میں تو کوں کرے مقام ایک کے لیے کرنی ہوں اسکی کئے شکریت کر لئے والا ہوں۔

حقی پاشا ہما سچ و میہمیو

حقی پاشا پہ سالا راوے سوم (قرن یوسف) جمل سے پہنچے صدر جنبداد صدر (پیشی پوری پس لکشتر) سلطنت عثمانیہ تھے تاہم یہ میں فوج میں داخل ہوئے۔ درجہ حریقہ نکلمہ ہی خدمت فرشتو پر ممتاز ہوئے۔

حقی پاشا اپنی بگولی لائی پر روانہ کئے گئے تھے اور اپنی کمی اس توڑہ حکم عاصمہ پر حمل آؤ ہو سے جس پارہنا بانی کے حصے میں عمدہ کوں آئنا کی جسی ایک بخشش سمجھ رہتے تھے پاں پر ڈھنڈہ لئے میں سلطان عبید الفرزقان درود کے، جد کیا اس مقرر ہوئے اور عمدہ پیر آپنی (لہشت کرنی) سے ممتاز ہوئے۔ اسکے بعد اعلیٰ حضرت سلطان العظیم کے دوم چینیں مقرر ہوئے اور شمشادیہ یہیں، براہ کا بیلانی بیانی جمیلیہ فوراً پہنچنے میں شرکیں رہنکشے سے ٹھکانہ تک ارض روم کی اونٹ کے چہارم درجہ کے گئی رہے۔ شمشاد اور شمشاد کے سور کے میں مقام قاضی حقی پاشا نے جنگ الاجاوی میں نہایاں بیادری خدا کی بیکے صدائیں تو اپنے برگیڈیہ پر خلیل کے عمدہ سے ممتاز ہوئے شمشاد یہیں قسطنطینیہ میں آئے اور جنبداد صدر (پیشی) کی صدارت سے سرفراز و عمدہ فوجی پیشی خود پر ان پر لے سے ممتاز ہوئے۔

حقی پاشا اپنی دضم کے آدمی تھے لیکن اپنی وحی کے رہنمی دان ناظم خان ناصر شہزاد کشاں اور ہجرہ کوک قدم تھے۔ افسوس کرنا گل سچنے مادبی مقام حصل کر کر پرستی میں نظری نہ مانے۔

فرانس کی فنڈاری کی بیویانگ

ہند پریل کو کوئی سیدہ پر نہ تو سن ترکی خیر قصینہ پریکر سے ملاقاتی کی اور وہ لگتے کہ گفتگو ہوئی رہی۔ اخبار جو یعنی نہ کو معلوم ہوا کہ موسیٰ ہبہ ناٹ سے ترک سپریکو خبر دیکی کہ اگر کوئی اور آگے بڑیں گے تو فرانس بیوان کی حمایت کرے گا۔

ڈار انھلاؤ قصر بیوان کی نازک حالات

۳۔ اپریل کو ایک تھیز مرینا ایک سفراہت و مذاکن نظارہ پیش آیا۔ ڈھڑانہ اس سماں پر اپریل کے سے زخمیوں کا سعائنس کر کے پہلی دنیں آرہی تھیں گا کہ جنم خپریسے اور پرتوخ چڑانا اور مختکر اور زان اشتریع کیا۔ چنانچہ اونچے زخمیوں کو سپتال میں پناہ بیٹھی پڑی۔ (اس کے بعد اونچی گارجی جمع سے آئی جس پر سارے ہمارے تھیں اور نہادت تبلیغ سرطیں کھوڑتے پھولسرہ ہو چکیں (لیہ جو بیوان کی بیوی اور قیصر جن کی ہشیرہ ہیں) ایک تھیز کے گرجاؤں میں بھی جبکہ دہانگاہ کی دعاواری کی اور دنیا ہر سی جاری تھیں لوگوں میں برائحتی اور غصہ کا انہصار ہوا۔

علم و عرض نعمتی و دلو پرست مدد اور بیوانہ میوہنگی خواری

(روزگار شنبہ ۲۷ مئی)۔

مقام دلو۔ شیع دلو کے قدرتی بنت رگاہ پر بیانی مشرقی بیڑو جہازات کا ہیڈ کوارٹر اور ان ریلوے لائنوں کا جلاشیں ہی یو چنل کے شہاب اور شمال مغرب کی جانب دلو سے ہلیں بین اور شمال مشرقی صوبہ ہمسی کو مغرب اور جنوب مشرق کی طرف سے محصور کر ہوئی ہیں۔ اس حصہ کے مشرق کی سمت دہلی سمندر ہے جو شمال مشرق کی جانب ٹریکلر علیچ سلوپیکا

کھلاتا ہے اور اس لئے نقشہ دیکھتے ہی فوڑ لیعنی ہوتا ہے کہ یہاں لوگوں کے چین میں دو ٹکڑے
نہایت ضروری مقام تھا جہاں سے سامنے بیکار اور سلطنتی تکمیلی خود سے اور اخوبی کی
ترفیال اور ذردوکار بلوے تا ان کے ذریعے سے بہت کچھ ترکون کی خاصیت ہو گئی
تھی اور اس لئے کسی بیرونی کو خیال کرنے کا ذریعہ اور یہاں اپنے بھائی بندگاہ اور اپنے
غصیلین بلوے جگنش کو ترکون کی ایک طرف کی بیرونی خود کی اور بخوبی انگوں کے ساتھ
سخن اور سلطنت ہوتا ہوا کیلئے اور مشتعل تاریخ اور تاریخ اسکے رسم بجا والے آگئے
البھی آئیں والا ہے) وہ لوگوں کی خوبی اور بیرونی کی وجہ پر ملکہ عثمان خود جو اس سلطنت پر قائم ہے
اور جہاں لیعنی خاکہ فوجی اور جہاں بندگی کا ہوتا ہے کی وجہ سے بیان بخوبی جہاں اس عکس
اسقدہ آغاز جنگ کے وہ وہ بیرونی عبوری خدمتیں کا انتشار ہو گا اور خوبی کی اس وقتوں میں جو
یونانیوں کو استفتہ نہ تھی اور ترکون کے نامہ میں عالمی سٹوڈیکا اور یونانیوں
کی طرف سے چڑھا تھا اور عالمی سلطنتی ملکہ عثمان کی وجہ سے اسی عالمی سٹوڈیکا اور ترکوں اس
مقام وہ لوگوں کا قاعض اور متصدی نہ تھا بلکہ یہ ترکی اور عصری اخبار کے علاوہ کہ
ذرا لمحے سے اکثر خبری نہیں ہے شہزادوں اور بیرونیوں میں پھرے جو سے شروع ہے
کچھ ذکر سنتے ہیں ایک ترکی بخوبی بخوبی کارروائی کا بخوبی کا بخوبی کے
جس کے جہاں ایسے پوسیدہ اور گرم خود ہیں کہ خود ترکی بخوبی افسوس میں باشناخت
سرکار کے ذریعے سے گورنمنٹ کو مطلع کیا کہ ترکی جہاں اس قدر ترک کے ٹالیں بخوبی
پس اس حالت میں بخوبی تھا کہ یہاں جہاں اس اپنے خاص مکان اور اپنے سلطنتی ادارے
سلطنت اس لئے کہ محض عہدہ کی کھاڑیاں یہاں کے اندرونی مکان میں بخوبی
تک بولی گئی ہیں اور بندگاہ وہ بوجی فرسی قربہ اسی طرح کے ایک کھاڑی پر ڈالی گئی
کے ایک بھم بندگاہ اور بلوے جگنش کو دہمن کے اخڑے مخلوق رکھنے میں اپنے کو

رائینگے اور جیسا کار لفڑی ہے اور اسکے مطابق ایک مشکل یونانی جہازی بڑہ بندگاہ میں
 موجود تھا لیکن خیال اور گمان سے دُور اوسکی کوئی اوقاٹکہ شکن تو پہنچنے کے
 محن ایک زبانی ڈانٹ میں صرف ڈکھنے اور یونانی جہازات کا طمعتاری بڑہ ادھم باشنا اور
 اسکے ہمراہ دو قلوپاں کے دافٹ ہوتے ہیں وہاں سے قوہ بمندر کی طرف ہٹ گیا جس سے
 اہل قوم کیا است نہ اندازہ گر لیا کہ یونانی بھری قوت جی کی سقدر ہو سکتی ہے اور در آنچا لیکر
 یونانی جہازات ایسے پھر اپنے ہیں کہ بڑی فوج کی گھر کروں سے ڈر گر لغیری ٹرے بھرے
 ایک ایسے ضروری بندرگاہ دستیاب ہوا وہی جو ٹین یونانی عملداری ہیں سب لوے جنکشن ٹھی
 تھا تو صاف ظاہری کہ یونان کے جہاز شرکی جہازوں کے سامنے گروہ کیسے ہی کر فروہ
 کیوں ہوں بھری صرکار یون ہیں جی کچھ ہو سکتے ہے اور ثابت ہو گیا کہ یونانی بھری
 قوت "بھری قوت" کی جو پکاری ہی وہ م Gunn چیز ہے اس پر کاموں بنی ہوئی ہیں۔ اگر دوست
 جنگ میں یہ معلوم ہو جانا کہ یونان کے شمالی شرقی سمندر یون اور قلعہ سلونیکا کے نصیل کے
 واقعات کی اصلی حالت کیا ہے جہاں ایک بڑش جہاز مع ایک شہر میں پایہ نیٹ سٹیشن
 باڑیت کے گرفتار ہوا تو بھی بہت سی مشتبہ کار رائیان بخوبی صاف ہو جائیں تاہم عقلیہ
 فوارستی کرتی ہے کہ اگر یونانیوں میں بھری قوت اور اسکے بھری ایمپریون اور جہازی کپتاں
 میں کچھ ٹھیک مادہ اور نیز موڑی تو وہ اس وقت بجاسے ایسا پارس کے یا سلونیکا کے سوچ پر گولہ
 اندازی کرنے کی خاص اپنی چیلدراری کے ان سوچیں پر اپنا شخصہ رکھنے میں جی تو ڈر کر دکھانے
 کرتے اور کم سے کم اس ساحلی عملداری کے جریسے فوری حصہ مقام کے چند میں قبیہ کا پک
 قابوں رکھتے یا کھنے کی کوشش کرتے جو اساتی اور کئے ہاتھ سے نکل گی اور جسی صی
 مقام کا نام دکھوئی۔ اور اس سے صاف عیان ہے کہ وہ لوگا چوڑھا گانہ یونانی بھری قوت
 کی کامل نیکست اور اس کے برائے نام پوئے کا کافی ثبوت ہے اور اسکے بڑہ

جمازات کا ترکی سمندر ون اور خلیج سلوونیکا میں موجود ہونا اور سماں علی قلعوں پر گولہ باری کرنا ایک عجیب غریب امر تھا اور اوس کے ساتھ ترکی جمازوں کی نقل و حرکت کا ذکر ایک در تہذیبی ہے اخباروں میں نہ نہ اس حیرت کو اور بھی زیادہ کرتا تھا جو برابر اعلیٰ سے آخر تک سامان رسید اور فوج کے لاسے اور لیجانے میں اینہیں سمندوں میں معروف رہے جان خوفناک یونان بیڑہ پتوں کرتا تھا۔ لیکن قبح و دوسے ان سب ہاتون کا اکٹاف ہو گیا۔ ترکی جمازوں کی کامیابی اور یونانی بیڑہ کی تھیکاری بالآخر پوشیدہ خدا کی اور اس طرح مشهور حالت کے برعکس اصلی کیفیت خود بخود روز روشن کی طرح چمکا دی۔

وَوَلُو کَا قِبْلَةٌ هُنَّى كَيْلَةٌ

پیشتر لکھا جا چکا ہے کہ اس سے فوج کے دوستے جنی پاشا کے زیرگان و دو کوچیوں نے جسے بنے جن میں کے ایک دست سے دیکھنے کے قریب کرنے انہوںکی نے سرکاری کرکے جنگ و میشو پر ہلکی اور دو صفر دست دو تو پہنچ لیا جس نے بمالحی سختی پاشا پہنچ کی صحیح ہوئے ہی وہ لو پر قبضہ کر لیا۔ یہاں مقام اکسی سے ہوا اس لئے کہ ترکی اقبال سے تمام یونانی فوجیں پہلے سے ایختہ روانہ ہوئیں۔ مگر باشندے برابر شہرین سکن گزین رہیں۔ بنابریں پریش اور فرانسیسی سفارت متعینہ وہ لوستہ بذریعہ درج اور ہم پاشا سے باشندوں کی جان کی امامی جس پر جریں موصوف نے وعدہ کیا کہ م صرف جان بلکہ مال اس باب بھی تمام باشندوں کا محفوظ و مامون رہے گا۔ اور اکٹسم کی دست اخذانی رعایا سے نہ کی جاوے گی۔ (یہ واقعہ سنپر کا ہر دیکھنے والوں کے رفیق کراپلیا اور یونانی محلہ رہ کئے طلب فوج راست کے وقت ہے پس پا ہو گئی تھی) لیکن شرط یہ ہے کہ یونانی امیر الجماں اپنا بیڑہ جمازوں کو

دُور ہنا کر بیجا وسے۔ جو اسوقت تک ملچھ دلوں میں شہر کے ساتھ موجود تھا۔ چنانچہ امیر الجھر نے بالا اطمینان خالفت فوراً اس حکم کی تعینیں کی اور اپنا بیڑہ امیری کی طرف پہنچے ہنا کرنے لگا۔

یہ مائیہ نماز بیڑہ غائبیا دہی بیڑہ طھا جسکا ہی امیر الجھر جو اوصم بائش کی صرف گردک سے امیری کی طرف چانپا کر بیجا گا۔ سرکبر احکام شاہ جامن سے حاصل کر کے قسطنطینیہ پر قبضہ کرنے کے لئے انتہا تھے۔

دلوں کے یادوں نے اپنے ہمسایوں کے حالات سنکر اچھا سبیں جعل کی اور اونٹیں سندھیاں بے عقل رہیں کہ اپنے اپنے گھروں سے نہ بچا گے اور بھاگے اسکے عیرون کے دخان کے وقت اطمینان خوشیوں کیا۔ اور سلطان اور انوکھی افواج کو خیرت، مذکور کے دنایہ افغانستان سے خلوص کا اطمینان کیا۔

دو لوگوں کے قبضہ دھل کا حال معاونت سرکبر امیر مغل

اس قبضہ دھل دیوبیو سرکے اُس نامہ نگار نے جو ترکی خون کے ساتھ لے کر اس طرح لکھا کہ بارش اوصم بائش کا ارادہ صبح ہوتے ہیا چن۔ ایسے مقامات پر قبضہ کرنے کا تھا جہاں سے شہر ایسا نیقہ ہو سکے مگر پوچھتے ہیں جیکہ ہم سب بیٹھیں بیٹھتے ہوئے پارپی رہتے تو ہمین دو گاؤں میں دُور سے آتی ہوئی وکھائی دیں۔ این گاؤں میں رہی۔ فرانسیسی۔ اٹالین اور انگریز قول متعینہ دلوں سوار تھے۔ انکے ساتھ چار غلامی بھی تھے جنکے ہاتھوں میں اپنی اپنی گورنمنٹ کے ننان تھے۔ بہت سے آدمی اونے ملنے باہر نکل آئے اوشی زبانی معلوم ہوا کہ یہاںی افغان نے دلوں

چھوڑ دیا ہے اور اب بہت سارے صرف اسی سرجری جنگی جہازوں کے ساتھ مبارکہ دین موجود ہے تو لصل اس سے ملن آئے تھے اور جب اونہوں نے اس سے پوچھا کہ اپنے سرجریوں کا بات
موجودہ اور سنکا کیا ارادہ ہے تو اسے اونے وعدہ کیا تھا کہ اگر بھیجے اس امر کا ہم نہ
ہو جائے اور وعدہ دلایا جائے کہ ترک شہر کو غارت اور باخت نکالنے سے کوئی حرج نہ
چھاڑ ہٹاونگا۔

ان قوافلؤں کے ساتھ تین انگریزی اخباروں کے امدادگار ہجومی تھے۔ یہ مدد نہیں
حاضری کی دعوت دی اور فرانس طعام کے بعد انسے فضیل کیفیت کی مدد ہے۔ یہ مدد کی مدد
برباڑی کی سُنی جو افسوس نہیں فہام وَ وَ لَوْبِش آئی۔ یہ سارے ساتھیوں نے افسوس آئی
کرنے کے لئے کہا کیونکہ وہ پچھلے دنوں کی رحمت سے سخت لٹکے ہوئے تھے۔ تک
ایک شب کام انگریزی سفارت خانہ میں چھرو دیتے ہے تھے۔ کفیر قوزوں اعلیٰ کے بیس
ماڑل اور حکم پاشانے اقرار کر دیا کہ میں شہر میں باخت دہارج نکروں گا۔

یہ وعدہ لیکر چاروں کوںسل وہیں چلے گئے اور کچھ عرصہ کے بعد انکے ہمراہ بیشی
چاروں خلاصی بھی خوبی کے ہمراہ کامن کا سفید علم لیکر بھیج گئے۔ میں جی اور
ساتھ ہولیا۔ قوتوں کے سیقد رسافت پر ہم اس امیدیں کھڑے رہے کہ ان قوافل
میں سے کوئی اسی سرجری کا جواب لے کر آؤ گا وہاں سے کوئی بھی نہ آیا۔

یہ حال دیکھ کر ہم شہر میں چلے گئے تھوڑے خوڑے آدمی جمع ہو کر ہمارے لئے
آئے تھے اور نہایت ادب سے سلام کرتے تھے۔ شہر کے دروازے پر جی ایں ہم
آدمی مل گئے۔ یہ سب ملکہ ہمارے رکاب میں بہت سے آدمیوں کا ہجوم ہو گیا جسکے سر
بکھسل نہیں تھے اور جنکے چاروں پر بجا کے عنم کے خوشی کے آثار نظر آتے تھے۔
بقول اڈیٹر اخبار و کبل مرسٹر وہ ترکوں کے نت دینک خوار تھے اور کہ آبا اور اب

تک اونکے احسانوں کے ہمنون تھے۔ علاوہ برلن وہ اونکے تازہ سلاؤں اور انسانی
شہروں پر کھلے تھے وہ بخوبی جانتے تھے کہ ایک سچا مسلمان اور حقیقی شجاع زبردستون
کے ساتھ قادر تاریق اور طالبیت سے پیش آتا ہے اس اونکا خوش ہوا نہیں بیکا شہر تھا۔
ہم آئندہ آئندہ محلہ ڈیکٹیوریاں ہو پڑے جو شہر کا سب سے بڑا محلہ تھا۔ اس موضع پر ہمارے
ساتھ کئی ہزار آدمی کا ہجوم تھا۔ پہلے تو اس ہیں ٹاؤن میں مال کا پتہ نہ لگا مگر بعد میں حقیقت
نماش کے بعد پتہ چلا۔ ہمایں ہم نے ڈیکٹیور کی نلاش کی جو کمین دستیاب ہوا۔ آخر کار
درگو ڈیکٹیور کی غیر حاضری میں اوسکی جگہ کام کرنا تھا ملا۔ مجتبی نے اوسے
ارشل اور ڈھرم بانی کا اعلان کر دیا۔ جسمیں مندرج تھا کہ—

” باشندہ کان و دلو حسکار غم انید کی خنث و امان میں لئے جاتے ہیں وہ اپنی جان اور
ناموں اور جانداروں کو حفظ و حصشوں کی بھیں اونھیں اختیار ہے کہ وہ اپنے کاروبار میں

صرف ہوں ”

جب مسٹر گو اس اعلان کے مطابق سے فارغ ہوا تو ہم سب کے سب ٹاؤن مال کے
بڑا مارے میں نہیں۔ تاکہ عوام انساں کو بھی اوسی کے صفتیں اپنے اعلان دیجواتے کیونکہ
ہزاروں آدمی باہر نظر میں کھڑے تھے۔ میں نے مدت العین ریاست اپنی آنکھوں
نہیں بچا تھا ہزاروں آدمی باہر قش دیوار بنکر اس ہیم و رجا کی عالم میں کھڑے اور فقط
ایک فدا کے سنتے کے قسطر تھے جو اونھی فست کا پیصلہ کرنے والا تھا۔

مسٹر گو کے اہم اعلانے چاہا کہ اعلان کی تکرار کیجائے گرائزیکہ اوسکی آوز رپت تھی
اس سب سے سنتا سخت دشوار تھا لوگوں نے ہر ہنڈہ کان لگائی مگر ناکی کچھ نہ دیتا تھا
اویں کے دل ڈکنے لگے۔ اور یہ اور گمان پیدا ہوئے کہ جس پر اونھوں نے بامان
لبن غل چاکر کیا کہ ” فرمائیں آوز سے پڑھتے ہم کچھ سن نہیں سکتے ” اس وقت پہنچنے والے

یونانی جہاز بند رکا ہے میں وکھا فی دیتے تھے اور امیر الجرجر کا جواب بھی الجھی تک نہ آیا تھا۔ آخر امام حب لوگوں نے اعلان کا ماحصلہ علوم کر لیا تو ان سب کے مونہ سے یہ صد
بیساخ نہ کی ”کہ خدا سلطان کی شہرین برکت کرے اور ترکوں کو دور کا سلامت رکھے“
”اب قت ننگ ہو چلا تھا اور ترکی افواج کی آمد شروع ہو گئی تھی سپاہیوں نے شہرین
قدام رکھنا شفیع کیا اور اگر یونانی جہاز اسی ارادہ جنگ طاہر کر دیتے تو ترک اوسی وقت
شہرین پورچہ پندتی قائم کر لیتے۔

تجھیب ہے نے اب نجھے اور دیگر دو کارپانڈ نہون کو یونانی امیر الجرجر کے پاس اُسکا
دریافت کرنے کو بھی کہ اُسکا ارادہ آشتی یا جنگ کا ہے۔ جب ہم گئے تو ہمین جہاز کے زیون
پر ایک کشتی بان مل چو آگے ہی اُسکا جواب لئے اُر را خا۔ اُس نے جواب ہیں پہلے اٹھا کر
میں اسوقت ہم بیان ہوں جب تک کہ ترک ان کے ساتھ شہرین داخل نہون۔
جب نجیب ہے یہ جواب ملتا اُس نے جو آبادی اُس شہر اور شہر کے باشندوں سے نیک سلوک کیا
سلطانی بخوبی بانجھیں اوسیہ ہمیشہ اُس شہر اور شہر کے باشندوں سے نیک سلوک کیا
کرتے ہیں جو بلاغ قابل الطاعت قول کر لیں۔ ہماری افواج قاہروں میں سے فقط ایک دستہ
انتظام شہر کے لئے داخل شہر ہو گا۔ باقی فوجیں فتح شہرین خیمن ہو گئی۔

علاوہ پین یہ بھی کہلا ہیجا کہ اگر اب بھی تم اپنے جہاز فی الفخر بیان سے نہ چھاؤ تو
اُسکا سیپہی بمدارے حق میں اچھا نہ ہو گا اور عساکر سلطانی کسی مکروہ نیچے کے ذمہ دار نہ گئے
چنانچہ ایک مطابق علدر آمد ہوا اور ترکوں نے بھی فقط ایک دستہ اپنی سپاہ کا شہرین جافت
دیا۔ یونانی امیر الجرجر وقت تحریر اس خط کے الجھی تک نہیں ہی گر کوئی ساعت میں جائے گا۔
اسی دن کے خطوط سے جو شہم کے نامہ نگاروں نے اپنے اپنے اخبارات کے نامہ رواد
کئے تھے معلوم ہوتا ہو کہ سہ پہر کے وقت امیر الجرجر بے کل علی جہازوں سب سبت چلا گیا تھا۔

فتح وَوْلُو وَتَكِشْنُو۔ وَأَسْبَيْ كَرْنِلْ وَاسْ(واس)

اَزْكَرْمِيْ وَآغاْزِ سَلَلْ كَفْتَكُويْ مَصْتا
فِيْهَا بِينْ

بَذْرَ لَعِيْهِ فَرَأَيْ دَولْ يُوبَّا

او پرندکو ہو چکا ہی کہ تکشنهو جہنم کے دن اور وَوْلُو سنجھر کے روز حتیٰ باشانے فتح او مسحہ کیا
او دبیش او فرنیسی سفیرین کی خوارش پر باشندگان وَوْلُو کو جنرل او حرم باشانے محفوظ
اور ماون قرار دینا منظور کر لیا جو بدستور اپنے گھر دن میں سقیم ہے۔ یونانی پڑھہ
بندرگاہ وَوْلُو سے حملہ واپس کیا گیا۔

سنجھر کے روز کرنل وَاس جلوانی فوج لیکر کریٹ پر زور شود سے چڑھ گئی تھا۔
اب اسکو گونڈنٹ یونان نے پے در پے شکست میں اولٹا کر اور دوں یوبَّا کے آغاْزِ تحریک
مصاححت میں اوسکی واپسی کو مشروط کر دیتے کی وجہ سے واپس بلانے میں اس قدر جبلہ کی کی
کو وہ مع اپنی فتح کے ساتھ کریٹ کو فوراً الاداع کر لیکر سنجھر کے دن ایتھر میں داخل
ہو گئی ساس لئے کہ تماں سلاطین نے اختتام ماہ اپریل پر تجویز کیا کہ۔

اگر کرنل وَاس اس کو گونڈنٹ یونان کریٹ سے واپس نہ بکارے گی تو لوی ہادشاہ جنگ تک
دیونان میں ہرگز خل نہیں کا اور کرنل وَاس واپس بلالیا جائے گا تو ثابت ہو گا کہ یونان
سلاطین کے حلقة اطاعت میں آیا ہے۔

نیز مہبت سے یونانی اور امآلین والانیزیون نے اسکی تعلیمیں کریٹ کو خالی کر کے گھر کا
دامتہ لیا۔ گونڈنٹ یونان نے سلاطین سے درخواست کی کہ وہ اپنے اپنے امیر الجژرون کو
پایت کر دیں کہ وہ یونانی جنگی جہازوں کو یونانی افواج متینہ کریٹ کے واپس لاستے کے

کریٹ کے ساحل پر آنے کی اجازت دین۔ اس نے کہ بنائی جہازات کا کریٹ کے قبضہ آنا بالاتفاق مدد کر دیا گیا تھا۔ اور چونکہ باوجود سخت تاکید کے شاہ بنیان نے کریٹ خالی نہ کرنے میں مبہت اور صندس سے کام لیا تھا لہذا اپنے بلانے کے لئے بھجو ہو کر شرم کے باعث یہ بات بنائی کہ افواج کریٹ کو ہم اس غرض سے لوٹانا چاہئے ہیں تاکہ پوری قوت کے ساتھ تسلی پر دشمن کے مزید قبضہ و دخل کو روکیں۔ لیکن کنٹنڈ اس نے کسی ایسی ہدایت کے وصولی کرنے سے انکار کیا تھا اور جیسا کہ صاف ترکیا احکام نہ پوچھ لئے اُس نے جزیرہ کو نہ چھوڑا۔ ایک متفقہ نوٹ سفرے دولے کے درمیان یونان کو سرشنہبہ کی صبح کو پیش کیا۔ اوس میں درج تھا کہ سلطنت عظیم فوجی مہلت جنگ میں کریٹ کے لئے درمیان میں پڑنا چاہتے ہیں جو فرار و اصلاح نامہ مابین ترکی و یونان سے پیشہ فرودی ہے بشتر طبقہ یونان اپنے تمام اغراض و فوائد کو بمنظور غور و فکر دولستانہ دول پورپ کے سپرد کر دے۔ اسپر بنیانی وزیر خاجہ نے جواب دبا کر ”لورنٹ یونان ان بھلے سال پر جی ہوئی ہی جو یاد و ثابت میں مندرج ہیں اور وہ اپنے مقاصد اور اغراض کو دول پورپ کے ہاتھ میں دیتی ہے“

پیر سفیر ان معینہ قسطنطینیہ نے ایک مجموعی اوقتقة یا دو اشت بالیاں میں گذرانی جسمیں و رخواست کی کی کہ نحالت اور جنگ بند کر دیجیے اسکے جواب کا بیچینی اور اضطرار سے انتصار کیا گی۔ سلطان خود جنگ کو ختم کر دینا چاہتے ہیں ہوں لیکن وہ تمام عیان سلطنت اور فوجی حکام کے خلافات کو نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں جنین یونان کی زیادتیوں سے جوش پہلا ہوا تھا اور ان سب معاملات پر نظر کر کے سلطان نے اسوقت تک اسکا فصیلہ نکیا جب تک کہ دو موکو یکر تسلی کی ایک ایک لپچہ زمین نہ فتح کر لی۔

درمیں اسوقت بھی اس متفقہ یاد و ثابت پر کچھ لمحات نیا گیا تھا بلکہ شہنشاہ روں کے

پرانیوٹھا کار پر جسمیں نہایت دوستانہ طرز تین درخواست موقوفی جنگ کی کمی تھی عمل درآمد کیا گی۔

زرگوس کا قبضہ

یہ تھبہ جلا دیا سے بجانب مغرب ترقیالہ جانے والی سڑک پر واقع ہے ۲۹ اپریل کو ترکون کے قبضہ میں آیا جہاں سے کثیر المقدار سامانِ جنگ اور نکے ہاتھ لگا۔ اسی رات پر ترقیالہ بھی پوری پوری طرح سخرنہ پکا تھا جس کا ذکر اور پر کیا جا چکا ہے۔

آغاز جنگ فرسا

قلیلی نامہ (فرزاں)

اس طرف ایک دستہ ترک فوج کا ڈیسٹنٹ اور ڈولو کے فتح کرنے میں مصروف کا رزارہ تھا دوسرے علاوہ ترکی طلبی فوج فرسا لاکی طرف بڑھنے میں مصروف تھی لیکن فرسا لا ایک مخفوظ مقام تھا اور یونانی شکر پوری قوت کے ساتھ من دونوں شہزادوں کے وہاں موجود تھے نیز وہ زیر جنگ اور وزیر دافعہ تھیقت حال دریافت کرنے کو وہاں آئے ہوئے تھے۔ اس علاوہ خیال تو ہوتا تھا کہ اس مقام پر ایک جنگ سو عظیم برپا ہونے والی ہے لیکن ہمکاری ان کے ناخدا کہ یکم اور دوم مئی کو ڈیسٹنٹ اور ڈولو پر ترکی قبضہ ہو اور سو-مئی کو سیدان فرسا لا میں فوج بڑھے۔ چو مئی کو دونوں فوجیں باہم مصالح پرسی کریں۔ اور وہ کو ترکی ہال فرسا لا کے بعد مقامات پر لے رہا انظر آؤے۔

تحقیق تین بیش کارروائیاں ادھم باث اکی ایسی جیسی غریب ہوئی ہیں جو طسلمات کا نقشہ سائے پہنچ دیتی ہیں اور جس سے ترکی کما نڈران افواج کی پسندی پوری قابلیت اور

آندوہ کاری کلی ثبوت ملتا ہے۔ خود وہ لوگ ہو جو بطور نامنحکمان اخبارات و نیاں کے عنوان میں آتے
کے حالات جنگ مشاہدہ کرنے گئے تھے اس امر کا عین رکھتے تھے کہ فرمانیا اور انصوبہ
تعالیٰ ہے۔ اور یونانی اولن گواہی ایسی آریں اور پہاڑیں میں ہے کہ انکا کو یہ ملنا ممکن ہے
کہ کم کم ایک بستہ صرف کرنا پڑے گا۔ میکن اور عرب چڑھتے تھے کہ فرمانیا اور انصوبہ
فارس نے تمام پیپ کی قتل حیران کر دی تھی کہ ایسا ہی سنت ہے۔ لارنس کی طرح غیر طرفی سے خدا کو کہ
اوسم پاشا نے شام کے پہلے پری پسلطانی فرمان پڑھا دیا یا۔

حوالہ فرمانیں جنگ ہندو چین

۴۔ می گو غیر معقول ٹوپر میدان فرمانیں جنگ کی چیز چہار شرائموں کی صادقیت اور پڑکے
ملاظ کرنے کی غرض سے صحیح کے وقت لایا سے، دام ہوئے تاکہ نقش جنگ میں باریخ
کر کے دوسرا روز حملہ شروع کر دیں لیکن دوسرا روز آئنے بھی نہ پایا کہ میدان ہندو قلعوں کی
آواز سے گوشہ نگاہ اور رفتہ رفتہ تمام ٹکنی قلعیں لایں صروف کار رہ ہو گئی۔

دونائیوں نے لایا سے، ایس کے فاصلہ پر فرمانی کے قریب بتیر بخ اوٹھی ہوئی پہاڑوں کی
آڑیکر ایک نہایت عدوہ موقع منتخب کیا جس زیارت زبردست اولاد جب ہو پڑے ترتیب
دئے گئے ان ہوچوں کے بازوں مکنے جنگی کی پناہ میں رہے اور تو پہاڑ میمند کی لاف
ضب کیا گیا۔ اول اول یونانی گولہ اندازوں نے اچھی مشق و کھلائی اس نے کہ بقول ایک
نامہ مختار کے۔ "گرستہ چند روز کے تجربہ نے اونکو اچھا خاصہ نہ ادا کر دیا تھا۔"

ترک اپنی معمولی شجاعانہ اور خاموش طریقے سے برابر ثابت قدمی و کمزیت پڑھے اور
ایسے استقلال اور زور کے ساتھ حملہ کر ہوئے کہ باوجود جدوجہد غظیم دوسرے کے قریب
ڈشمن کو اپنے نور پر چھوڑنا مناسب معلوم ہوئے اور اس "باقاعدہ پاگشت" میں

جو سرگرمی یونانیوں نے روز روشن ہیں وکھلائی وہ ہر طرح قابل تحسین ہوا اس لئے کہ دشمن کے زد سے بچ کر فوج کا راہ فرار اختیار کرنے بھی ایک سبق ہے جو جنگی مدرسون ہیں سکھلایا جاتا ہے لیکن سیکرنسے ہیں ایک افسوس ان نفس میانع ہو گیا یعنی غلطی سے یا گھبڑا ہٹت ہیں فی الحال بازگشتی ساہ اتفاقیہ ایک ترکی پیادہ فوج کے دستے کے سامنے اسقد ر قریب ہو کر گزری کہ اونچی سندو قون کی زمین آگئی۔ اور اس طرح میمنہ فوج کو خدو ڈازیا ہو نہ صان پونچا اور عقب کی پیٹھیں باقی فوج کے سچانے کی کوشش میں خود قربان ہوتیں۔ ایک مرتبہ جب بھاگد شرع ہو گئی تو متعاقب ترکوں نے دشمن کو ایک لختہ آرامہ لینے دیا اور فیر کرنے ہوئے برا بر دبائے پلے گئے۔ یہاں تک کہ ایک ہپار کی چٹی پر جا ہو پہنچے جو میدان کے سامنے پرداں ہی۔ یہاں عجیب نظارہ پیدا ہوا یعنی چپ درست میں تک ہیادہ فوج کے دستے جو برابر پڑھتے پلے جلتے تھے۔ دیکھنے والوں کو دور سے سیاہ دھبیوں کی شکل میں نظر آتے تھے۔ باقی تمام میدان یونانیوں سے بھرا ہوا تھا جو قیزی سے حرکت کر رہے تھے۔ بے ترتیبی انہیں اسکھتہ ملکی۔

یہ سب ایک نگی پل کی طرف کو اکن پارچ سکھے جا رہے تھے۔ اسی حالت میں ترکوں نے اپنے توپخانہ کو بڑا کارا ایک عوہد موقع پر جا دیا۔ اور بعد اگتی ہوئی فوجوں کے کالموں اور بے ترتیب فائلوں میں گولہ پر گولہ پینکننا شروع کر دیا جس سے بھاگدہ نہایت تیز ہو گئی۔ تاہم یونانی فوج نے جو عقب میں تھی مقابلہ کرنے کی کوشش کی تک ترکوں کے دھوکے دھار جملے کے سامنے وہ مثل پر کاہ اڑتے پلے گئے۔ یہاں تک کہ ایک مقام سے دوسرے اور دوسرے سے نیسا آنا چلا گیا لیکن چھاپنے والوں نے اب بھی دم لینے دینا منظور نہ کیا۔

ایک ناس نگار اس موقع پر لکھتا ہے کہ ”میسے دل پر جو کچھ ترکوں کی شجاعت اور

جو اندری کا اثر اسوقت تک ہوا وہ بھی پہلے ہوا تھا۔ ”
پناہ اور آرٹیں کھڑا ہونا وہ معیوب سمجھتے تھے حتیٰ کہ ٹھنڈوں کے بل بھی نہ جھکتے
تھے بلکہ بلا کے جوش خروش میں باڑہن ارتے ہوئے پرا برگے ہی کی طرف بڑستے
پہلے بات تھے۔

فرسالا پر احمد ماضیا کا بذات خاص حملہ کرنا

جیفٹ یونانی پل پر سے گزرنے کو جمع ہو رہے تھے تو ایک بیگ گاؤلہ ایک کارٹی پر لگا
جو تو لو سے سپاہی لاد رہے تھے۔ یہ گول ایسا کاری بیٹھا کہ جس نے یونانیوں کا بڑا انتہا
نقضان کیا۔ پل سے گزر جانے کے بعد نفر و دین اور متعاقب تر کوں کے وسیان ایک
وریا حامل ہو گیا (وجود یا سلیپر یا کامعاون ہی) اور فرسالا کے مغرب کی طرف ہتا ہی
اور اس نے جنگ کی گرم بازاری بمقابلہ سابق کم ہوئے کوئی کہ ماشیں ادھم پاشائے
اپنی کامیابی اور اس عالی شان نظر اور کی امنگی میں جو اسوقت پیش نظر خدا بخط قسم
حلکر کے اوی بوز شهر کے لئے لئے کا تہیہ کر لیا۔ اور ایکہ ٹبری (تو پچانہ) ہمراہ لے کر
اور میدان میں اتر کر بال مقابل جنگ کے لئے ایک صاف کو آگے بڑھ کر ایسی شدت سے
حمل کیا کہ وہ واقعہ اس جنگ کے خونخوار جھون ہیں شمار کیا جائے لگا۔ خصوصاً دہنی بند
ر دریا کی طرف ایک خود تحریر کا دون کے فریب ایسی سخت آتش باری ہوئی کہ ترک قدماء
خود اپنی بندوں کے دہنی میں چھپ کر رہے گئے۔ ساتھ ہی ترکی تو پچاہ نے فوج کی
مدکی ہیانشک کردہ گاؤں فتح کر لیا اور گولہ اندازی بندکی گئی۔ یونانی اس میگر کو اور
اویغیرہ میاون سمجھ کر فرسالا شہر کی طرف بیاگ نکلا اور پھر ایک لمحہ ضائع کرنے کے چھ ترکی
پلٹنون نے اس شہر پر جسکی قیمت کا فیصلہ ترکوں کے حق میں پہلے ہے ہو چکا تھا اگ

برسانی شروع کر دی۔ لیکن اس حکم کے آدائی میں دن بسر ہو چکا۔ شام سر پا ہوئی۔ اقبال نظر وں سے فائس ہونے لگا۔ افق پر شفعت کے خونی رنگ نے میدان رزم کا ہ کو پہلے سے زیادہ حمیب اور خوفناک کر دیا اور جب تک روشنی کی ایک شعلہ عجمی باقی رہی تک تو پون کا موسمہ بند نہ ہوا۔ ایک تجھنماز کے پیچھے دو سلوتو چنانہ برابر آثار ہا اور اپنے اپنے مناسب موقعوں پر لگا یا گیا۔

اوہ بغول ایک ولایتی نارنگار کے آئی گولہ باری سے تقریباً بشفت شہر کو آٹا کر دیا۔ لات ہو جائی سے گولہ باری بند کی گئی اور اس طرح کچھ دری کے نئے فرالاکو و میسینے کی ہملت ملی۔ دوسرے روز یعنی ۵۔ مئی کی صبح ہوتے ہی ترک فوجیں آگے ٹڑھن یہاں تک کہ کوئی خدمت ہو سکو پہنچ نہ آئی جیسا کہ یہاں کیا گیا تھا کیونکہ یہاں اپنی حکومی عدالتی اور خطوط مقام کے مسئلہ پر عمل کو کے صبح ہونے سے پہلے ہی شہر کو خالی کر کے بوجب فرمان دیا ہے، یہاں دوموکی طرف نہ صحت فرمادی چکے تھے۔

یونانی افسوسی طرف سے گورنمنٹ کو اپنے فتح یا یک

جمعوئی رپورٹ دینا اور اس پر تین سویں ہو فرم نام کی
خوشی اور مبارکباد کے تاروں کا والمعہد نام آتا۔

اول سے آخر تک اس ڑائی میں یہ بات قابل یاد رہی ہے کہ جو خبریں اُرکون کے ذریعے سے یہ شہر میں وہ ہمیشہ لفظ بہ لفظ صحیح اور قابل ثقہ ثابت ہوتیں لیکن برخلاف اسکے یونانی کلیسا کے پیروں نے من گھڑت اور دل خوش کن خبریں یہاں خداش کر کے مقام جگب سے باہر بھیجن وہ بلا مستثنیات ہمیشہ دوسرے یا تیسرا روز سراسر کذب اور فتارت سے مسلسل پائی گئیں جس سے یونان کے اعتبار اور صدق کلامی پر بھی بیٹھ لگ گیا۔

شکست کو شکست کھلتے جاتے تھے اور کسی نکسی ہبلو سے اپنی قوم اور گورنمنٹ برثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے لہ مہنگی فتح ہوتی۔ چنانچہ دیں ٹنوا اور فرسا لا کے ابتدائی حملہ کی روک اور دفعہ کی سبقت کو شکست اور ترکون کا فتح ان اٹھا کر ریسیسو فتح کرنا اور کرنل امپریسکی کا سخت گز ناکام مصروف کے میں کچھ دیر قدم جانا اور نکلنے کافی و سالم ہو گیا کہ اسکو فتح فرار دیکر شاہ اور اسکی رعایا کو ذرا دیزجی خوش کر لیے دین۔ چنانچہ مسی کی اپنے سر میں جہانی کو دیں ٹنوا اور فرسا لا پر ترکون کو شکست ہوئی اسپر دن اور جوش پھیلایا کہ بادیو شاپر۔ کرنل ہم لوکی نے لکھا کہ دیں ٹنوا میں ترکون کی جمعیت وس ہزار سے زیادہ تھی جو دو دسمتوں میں تقسیم کر کر ہمارا حملہ اور ہوئی گردبھنے اپنی قوت بازو سے اونچو پس کا کام دوسرا مرسلت میں اطلس دی کہ میں نے دوں جرمتو اور سخت سے سخت مقابلے کئے ہیں۔

کامیابی فتح میں خون بیش آب روان سکب منے لگا۔

دن کے ڈھان سبھے ڈرانی ختم ہوئی اور کرنل مذکور نے پھر ایک تارہ جیا۔ تارہ کی لڑائی مجنز خدا تعالیٰ کی مہماں سے ہمارے لئے فتح و نصرت کے ساتھ اختتام کو پوچھی۔

حرب نبھے ترکون نے پھر دھاکی اور ہم نے پھر اونکو پیچھے ہٹا دا۔ حسن الفاظ سے پیروی مذکور کے عین موقع پر کمائی فتح آپنی خجی اور اس طرح جمعیت زیادہ ہو کر اب میں نے حملہ میں پیغم کی اور دشمن کو ہے انتہا فتحان ہو چا۔

اختتام مصروف کر ایک تارا کی کرنل نے پرس کی خدت میں اس مختبر کا روانہ کیا کہ شہر اگرچہ خالی غائب سے پہ پا ہو گیا لیکن آج کسی قوت میں پھر ایک حملہ کرنے والا کہ علی انصار عکر عثمانی مقام کو پس جائے دیکھا کی طرف بڑھنے لگے اور بعد میں اس نے دو جنگوں تاریخ کا ڈرانی شروع ہوئے والی ہو اور پھر خبر بھیجی کہ جنگ چھپر کی اور یونان کی فتح لگئی مورچوں کو چھوڑ کر قلبہ کرے آئی ہے۔ یہ واقعہ ہوتے ہوتے دو پھر کا وقت گز گیا تھا۔

چونکا اس مقابله کا انتظار پیشتر سے تھا اس نے اول وقت صحیح سے پوچھا ہوا میں تیدار ہیں ہو چکی تھیں۔ جب شاہزادہ ولیعہد بہادر بذات خاص سیدانہ جنگ میں پہنچے تو پاہوت کی محبت کی تقدیر بنڈھ لی گئی اور پرنس نکلس شاہزادہ ولیعہد کا چھوٹا بھائی بھی تو پچھا نہ لیکر اسی شکر کے ساتھ موجود تھا اداں نے یہ جنگ بڑی بخاری حکم سمجھنا چاہیے۔

شام کے ہجے تک آتشباری چاری رہی۔ رات کے آٹھ بجے کل ۱۱۵۰ نے جو کروں پرنس کی قیام کا چیف اسٹاف تھا ان بھر کی ٹائی کی ایک روپرست تیاریں جگا حصہ رہتے۔ آنچ دو بجے تک ترکون نے ہمارے سورجون پر حملہ کیا مکمل سے اونکا ارادہ تباہ کر لیا ہے۔ میرہ کو چیز کر نکل جائیں گے آج خلاف موقع وہ اپنا ارادہ ترک کر کے مقدار تک بھیش پر حملہ آور ہو سے چونکہ وہ الحداویں ہے کہیں زیادہ تھے ہموجہ کے ہماری طلبیہ کی فوج لڑتے رہتے چھے کو روٹ آئی اصلی فوج کے مینڈن کے مقابل اکرصف لستہ ہو گئی۔

گولہ اندازی مخنوٹی دیر تک جایی رہی۔ ترکون کی پیاوہ فوج اگرچہ عن موقون پر پڑے تو درشور سے پیش قدی کر رہی تھی لیکن ہمارے لشکرنے اور سکے ہر چند کو روک دیا۔

فرقتیں کے نقصان کا بھی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ شاہزادہ ولیعہد و وقت جنگ ترک پیاوہ فوج کی آتشباری کی نتیں برابر موجود رہا۔ پرنس نکلس فوج کے مینڈن میں پاہوں کی جگات بڑا تارہ حا الائک اور سکے تو پچانہ کے مقامے میں دھمن کے تو پچانے نہیں ہماری راستے میں جس فوج نے مینڈن پر حملہ کیا تھا اسکی الحداودہ اسہرا کے قرب تھی۔ علاوہ برین سورج لمح کی طرح اونچی فوجیں ہر روز پہاڑوں پر رہے اور ترقی نظر آتی ہیں ترکون کی جمعیت اونکا تو پچانہ اور سوارون کے دستے ہے بدرجہ بازیا وہ ہیں۔

یہم وقت تک اپنے سورجون پر قابض ہیں۔ مکمل غالباً بھر کیا ہو گئی صرف ایک دستہ سوارونکا جو ہمارے ساتھ تھا وہ بھی تریغاء فوج کرنے کیا ہوا ہے۔

نگاشتگیں میں
چنانچہ اس بے عسل روپ تردد یعنی جانش سے باہر ہو گیا۔ لکھنؤت نے
شاہزادہ دیوبند شاہزادہ نکلوں۔ اور کرنل امیر قلی کو چھا جہا سب اکتا و کے تاریخ سے اور تو در
جنگ نے فتح میں فارسالا کے نام سب اکتا و کا ایک علیحدہ تاریخ رواز کی اسکے بعد شاداب جانج
نے خواپی طرف سے شاہزادہ دیوبند کو ایک تاریخی درست و سب اکتا و فتح روانہ کی (اصفہن)
ہر شخص کو پیغام ہو گیا کہ آج ہی فرالا اول پیغمبر کا قطبی فیصلہ ہو چکے گا۔ لوگ خوشی خوشی
فوہی غوت پر اسقدر اترے بھرت تھے کہ لٹکانا نہیں۔ ہر ایک گروگیر میں یونان کے حق تھے
پڑے زور دشوار اور ساز و سامان سے دعا گافی گئی اور شاداب نے فتح ہر سے حوش و خوش
کے ساتھ ہبھائی گئے۔ اور لوگ اسی صرفت میں مشغول تھے کہ یہاں ایک تاریخی پرچکی کی طرح یہ
خبر اکر گئی کہ فوجیں فرالا سے ہلاک کر دو کو پہنچ گئیں۔

جنگ فرالا کے تفصیلی حالات

۵۷۶

عکار غما نیہ لاریا اور دیگر شمالی عقامتیں فتح کے جنوب کی طرف ایڈنس مار کر رہتے تھے
کہ اس میانچے ایک فیصلہ لکن جنگ میں غیر موقع طور پر ہوئے پڑے ہوئے۔ ادھم ہاشم اپنے
ڈویزیون میں انتظام کر رہتے تھے کہ درستے روز بھیت تھوڑی دشمن پر حملہ کر دیوں۔
اُس روز کوئی تصدیق معرکہ آئی کا نتھا۔ یکن انفاقی طور پر دوں لشکروں کی طلبیدہ افواج
میں سُٹ بھیر ہو گئی اور آنا فائن ایک صرفت سے درستے سرسے نکا۔ باہر کشت و نو
گرم ہو گیا۔

یونانی مورچہ کا سخاکام	یونانی مورچہ کا سخاکام
------------------------	------------------------

فرالا کے سامنے جو چار میں کا ایک وسیع سیدان واضح ہی اور اسین ایک دریا ایکیں

بہر ہے۔ اسکی شمالی حد پر بھی بچپنہاں کچھ دوڑکاں چلا گیا ہے۔ ان پہاڑوں پر نیان افغان کی موجودہ سندھی اسقدر مصروف اور اقبال الشعیرتی کی طرفی کرنے والے دشمن کو بشکل تماصر کے برضے کی ماب ہو سکتی۔ کیونکہ تمام آئے والی شکن دوڑکاں اُن موجودوں کی زمین واقع تھیں ہم بھے صح کے لائی شروع ہو گئی۔ بھی فرساں اسے مقام کراپڑی مرکی کے بخوبی دور بجانب شمال جو فرساں سے پہلی کے فاصلہ پر واقع ہے۔ تاہزادہ قسطنطین (ولی عہد نواب کا نام) کے تین بڑی دوسرے چھوٹے اور نینھیں کے نزدیک اس خیال میں مقابلہ ہو گیا جو جنگ فرساں کا آغاز ہبھنا چاہئے۔ اول نوبخانوں نے میدان کا نزار گھم لیا اور یونانی توپخانے نے اس اختیار سے گل ایڈی کا شروع کیا۔ الفاق ہی اسے کوئی نشاد خالی جانا ہو لیکن ہبھنا درڑک اُن نوبخان کی زرد میں اسی استھنا اور تقلیل سے بڑھتے پہلے جاتے تھے جیڑھ کوئی فتح ایک پھادنی سے تبدیل ہو گرد و سرے مقام کو جایا کرتی ہے۔ روپر کے نام نگار نے اس حملہ کو غیر معمولی اور جنریاں پیش کی کر کے لکھا ہے۔

یونانی پہاڑی موجودوں
کے پہاڑوں پر نہایت زبردست موجودہ سندھی کو کھمی ہی ملکو
تکون نے نہایت ہوشیاری اور چاہکوئی سے فوڑا توڑ دیا ہے اول نہایت عالمانہ
نقود حرکت سے اونکے موجودوں کو زیر دز کر دلا اور بعدہ توچاہے نے میشتمی کر کے
یونانی میمنہ کو پسدا کیا اور پھر نہایت سرعت کے ساتھ ترکی صعنین بھر موانع کی طرح آگے
پڑ رہیں اور سینہ بالمدپاٹ اس نے اور بہت سی ملٹیوں کو کچھ جسمی ایجادیا کی ملٹیوں میں
شامل صعنین پیغام کے طور پر دشمن پر ایسا زبردست حملہ کیا کہ محصوری تمام یونانی موجودوں
اپنے پسے آئی ہو رہے چھوڑ کر میدان کی طرف پسپا ہونا شروع ہو گئیں جو وضع

ناماری سے جنوب کی طرف اور فرالا سے ٹیس میل شمال کی جانب قائم ہے۔ اس موقع کو ترکون نے ۲ بنجے دنکے سفر کیا اس وقت یونانیوں میں نہایت انتشار اور پیغمبیری ہیل ہوئی تھی لیکن یہ ضرور ہوا کہ ترک ائمہ اسلام کا راستہ بھر جا ب دستے رہے یہاں تک کہ دنیا سے اینی پس کے پر پہنچ گئے۔

ایک سخت عطا اس اہم دنی نوبت میں یونانیوں سے ایک سخت عطا یہ سرزد ہوئی کہ ادنوفی نے بغیر کسی مقابلہ یا فرماتے کے ان سورچوں کو چھوڑ دیا جسے پہاڑوں اور ترکوں پر قابو ہو سکتا تھا۔ اور خود بخوبی ہٹ کر سیدان میں اتر آئے۔ جہاں عثمانیہ کوچا قدم قدم پر گولہ باری کر رہا تھا۔ باہم ہمہ ایک مقام احمد شجاعت و مردانگی میں سے مستثنی رہا۔ یعنی صرف ایک کمپنی یونانی سپید ساہ کی ایک عصہ تک اس بہادری سے کمپہر العداد دشمن سے مقابلہ ہے جو قابلِ خدا ہی گرچکہ اسکو کوئی لکھ نہیں ہو چکی اس لئے ایکی شجاعت سرتاسر برکار گئی اور ہجیورا اپنے دوسرا ہمہ ہپہر گوں کی طرح اسکو بھی اپنا سورج چھوڑ کر بڑھنے والی دشمن کے سامنے سے عبور کیا۔

یہ بازگشت فوجی نظام کی رو سے باضابطہ تھی اسکے علاوہ کئی سورچوں پر کچھ مہمت دکھائی گئی اور براۓ چندے ترکوں کی پیش قدمی میں بھی نارج ہوئے جوانی ہموں لاپورانی کے ساتھ اپنا جنگی جوش ظاہر کرنے ہوئے بڑھتے ہی چلے جلتے تھے۔ لیکن یہ روک لوگ چونکہ عرضی تھی اس لئے وزادیر میں جانی رہی۔

عفتناک ترکی گولہ باری بعض یونانی بندیوں کو اخذ نیز لیٹ کر فری کرنے لئے اور الٹریوں کو کھوڑے ہی کھڑے نشانہ لگا رہے تھے لیکن جب یہی کاروائیوں نے چاری سورچوں کو چھوڑ کر سان میں قدم رکھا کہ ترکی تو سچانے نے قہر دہانے والی الگ برسانی شروع کی گوئے پر گولاگر کرایے ایسے موقعوں پر کھینچنا کا عصفون کی صفائی روتی کی طرح

اڑتی جلی جاتی تھیں اسوقت جنگ کا نظارہ نہایت غلیم شان اور خوفناک تھا۔
 نام اطراف سے ہونا ہوتا ہے کہ سنی جس کی طرف نہایت سرعت سے سُستھے
 چلے جاتے تھے کیونکہ دریا کو پا کرنے کے سواب سے اسکے اور کوئی ذریعہ نہ تھا اور کوئے
 دیکھنے سے یہ انبوہ کشہ لجنیہ مثل ایک اسٹڈنے والے سندھ کے شترک اور موجوں
 معلوم ہوتا تھا اور یاون کیے کہ ایک سیال غضیر ہتا جو پہنچا طرف سے سکٹ کر ایک
 تینوں اگلی صورت میں ایک ہی مالیں سے گذرتے کی کوشش کر رہا تھا اور مجھ پر بحث
 جنکا زور بہا اور کی طرف بہت انتہا تیزی کے ساتھ بڑھا جانا تھا ترکی تو ہونا نہ کو اس سے
 بہتر کون موقع ہو سکتا تھا اوس نے اس گھما گھما چیخ انبوہ پر جم کے گولے پھینکنے شروع
 کر دیے جنہوں نے عین ڈنی بڑی بھرپوری میں پھٹ پھٹ کر نہایت ہوئاں اک خوبی
 پہنچا دی اور یہ گولے اپنے تاک تاک کر پھینکے جاتے تھے کہ دیکھنے والوں کو تو سچیوں کی
 قدر اندازی پر حکمت حیرت ہوئی تھی جسے ایک سخنوار حصہ نیمانی افونج کا آن کی آن
 میں تباہ دیرا اور گولا جو غالباً دس فیصدی سے کم نہ گلا۔

بھر حال اس غنیبانک انسانی کی زندگی اور حکمت ہوئے فتنہ فتنہ ام ہونا
 خونج دیرا اپر اور ترکی۔

دیلی گاؤں پر تسلیم اس میدان کے وسط میں دریا کے شمالی سمت پر دیلی نام
 ایک گاؤں واقع ہو تھا اسکے گرد مشہور بخ کے جمع ہو گئے اور ایک نہایت زبرد
 ہوناں لشکر سے جو بطل ہر ترکی پیغامی روکنے پر بلاہوا معلوم ہوتا تھا سخت
 سرکم آرائی کی۔ یہ لوگ ایک محفوظ بھاری کی آڑ میں پھیے ہو سکتے تھے اور جب یہ کہ
 دشمن نوکے فرب پوچا فوراً میں کی طرف گولیاں بر سنا شروع کر دیں لیکن بقول
 تاجر مختار رپورٹ ”ترکوں نے اپنی جلبی عادت کے معاون اور کمی اور

انکرہ میں کرنے کی خوشی سے کسی جگہ ختم ہے لکھ بیبا کا نام طور پر بارہ
بڑھتے پڑتے گئے بہانے کر کا دن پرستی کر لیا کیس نو لیئے ہے ؟
گول بارود سے مین بلکہ شخص اپنی خیر صفت ایڈیٹ اور اطمینان حاصل
کے لئے رعیت اقبالیے یونانی دونوں ہی خطرہ ٹھجادیا اور اونچوں نے
ایسے نذر اور شحاذ ترین شکن کے ساتھ سے بجاے اسکے لئے
مین ہٹ جانا ہزار درجہ بھر کیا ۔ ”

نازیگار موصوف جو دوسرا سدا شر دیکھا۔ باقاعدہ ایسا ختم کو ادھاریے کہ ۔
” حققت میں گولیوں کی شالا باری کے مقابلہ میں اسی دلیل اور بیبا کا نام
پیش کیا اکب نہایت ہی غلطیں ان کا رواںی بھی جو تکون کی طرف سے
عمل میں لا لی گئی۔ یونانی اتنا انتظام نکل کے کہ دست بدست جنگ کے
فصلہ کروانے کی نوبت آئی دین۔ حالانکہ ماڑش اور صمما پائے اپنے
ڈوٹر فون کو روز آئندہ کئے تھے اسکا تھا اور اکڈا ڈوٹرین جسکی
ڈوٹی یونانی فوج کے بازو پر حملہ کرنے کی مقرر کی گئی تھی اس موقع پر
(چونکہ بالکل غیر موقع تھا) آجی نہ سکا تاہم جو قابلِ تعریف کا رواںی فوج
نے اسوقت کی اوس نئے اچھی طرح ثابت کر دیا کہ ترک بروقت پورے
انتظام۔ ترتیب اور مستعدی کے ساتھ اپنی موجودہ نسل کی ٹھران
صرف کیا کرتے ہیں چنانچہ وہ ڈوٹرین جو زافی حملہ کے محلِ حملہ کرنا
جنگ کی خبر لے کر تیس میل سے زیادہ فاصلے پر کرتا ہوا روانہ ہے
ہونے سے آدھہ گھنٹے پیشہ اپنی فوج میں آموجود ہوا ۔ ”

دو نون طرف کے تو پ خانوں نے اس لڑائی میں قابل توصیف کام کیا اور بہت کچھ حصہ لیا لیکن فرق یہ تھا کہ ترک اول سے آخر تک یکسان گولہ چلاتے رہے اور یونانیوں نے کام شروع میں اچھا کیا میکن آخر میں بالکل بجا برداشت۔

جنگ میں ترک تو پختہ نے اس موقع سے بڑھ کر کسی دوسری جگہ کام نکایا تا اتفاقاً ایک ڈین آسی وفات فرسالا کی طرف آئی جو نظر ڈبی لیکن یونانی باحتیاط تسلیم اپنے تحریر کے موافق ترک تو پختہ کی زد سے اسکو دوڑھا کر لے گئے۔

ترک افسان [موضع ولیمی پر قبضہ کرنے کی کوئی پیشہ بندی نہیں تھی بلکہ اوس سر تسلط کرنے کا خیال عین حملہ کے وقت کیا گی اور چونکہ ترک دشمن کی وجہ ترین بادیوں کی بوجھا رہیں ہو گئے اس لئے ظاہر تری کہ اونکا افسان کس قدر ہوا ہو گا۔

ڈبی کی ایک نشان [بعول نامہ گار ریور اس اختریم کے ظاہر کرنے میں دلیں کتیں] کنایت کرے گی کہ ساہیوں کو سوت کی ذرا بھی پرواہ نہ تھی اس نے لکھا ہے کہ میں نے ایک ساہی کو بچشم خود دیکھا کہ جسکی ٹانگ زخمی ہو گئی تھی اور وہ چادر ہٹا پر دنکے بن ٹرستا جاتا تھا اور متواتر دشمنوں پر بندوقی چلانا جاتا تھا۔

وہ لکھتا ہے کہ البا نیا جہنم کی پیغمبری اور حملہ کے نتے آگے بڑھنا ایسا نظارہ نہیں جسکی یاد صفری دل سے کسی وقت محظی ہو سکے یا

شجاعت کی دوسری قیطر [یونانیوں نے ازراہ پیشہ بندی ہر موقع کی جانچ اسی صحیح طور کی تھی کہ جب وقت ترکی میسر کالم آگے بڑھا اور یونانی تو پختہ نے خفاک اُشن فشاں شروع کی تو شادونا دری کوئی نشان ہوتا تھا جو خطہ ہو جائے۔

چنانچہ ایک نشان (بیم کا گولہ) ایک نیشن کے قلب میں آگر گرا جس سے یونانی ہاں اور بہت سے زخمی ہو گئے۔ گریمکن نے تھا کہ بڑھنے والی صفت ایک لمحہ کا

توقف کر لے یا لٹھے ہوئے خالون میں کسی کوئی انتشار کی صورت پیدا ہو سکے بلکہ اوسی سمولی لاپڑا ہی سے جو ترکون کا خاصہ ہے اپنے جنگی گیتوں اور اشعار رنجز برابر پڑھتے ہوئے پیش فتنی کئے گئے اور اپنے مسوائر نقصان جان و مال کی طرف نکلا ہے پیر بی بی نہ دیکھتے تھے جو ذرا مشکل بات ہے۔

ایک لطیفہ دیسیلی گاؤں پر حملہ کرتے وقت بعض سماں پہلوں نے کچھ تحریزیں سے اوٹھا کر کہا کہ "احق گولی بارو و صوفہ کی جانی کی زینا بخون کر کے تو یہی کافی ہے جو المزدی کی ایک سیہری شان" نامہ نگار روی تمرینی دیسیلی سے لوٹت وقت اُک ترکی سپاہی کو دیکھا کہ وہ یکہ و قنہ اوس طریقہ ان جنگ میں اپنے زخمی گھوڑے کے پاس آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے رفع تکلیف کی کوشش کر رہا ہے۔ گھوڑا بہت بُرکی طرح زخمی ہوا تھا اور قریب تھا کہ اکاڈمی میں دم توڑ دے دیکن اور جو اس قدر رہا یوں کے وہ ایسی خوفناک جگہ کو چھوڑ دیا جائے کہ اسکے کو بغیر غریز گھوڑے کا آخری دھڑک ساتھ دے ہو گز چھوڑنا گوارا نہیں کر سکتا۔

لعدا اخوان خوفزین مسیدان فرساں میں ترکون کے میں ڈوڑن شرکیت تھے بمقام فرصال اور یونانی افغان میں جو شہزادہ جارج ولیعہ دینا ان اور پرنس نکوس کی ماتحت تھیں پسیٹ ہمارے فریب سپاہی اور پانچ بیسیں تو پنجاہ کی تھیں۔

شام کی کارروائی مسیدان کارزار میں سب سے زیادہ ہولنگ نظر اُس وقت پیش نظر ہوا جبکہ آفتاب افغان مغرب کے قریب ہوئا چونکہ ترکون نے قصد کر لیا تھا کہ وہ یونانیوں کو شہر سے نکال کر دم لسیں گے اس سے جیسے ہے کہ وہ پچھے کی طرف کوئی نہیں گئے تسلی گولہ باری برابر آگے بڑھا گئی۔ وہندہ ایسے

میں تو پنځانہ کی ایک بھاری لاین روشنی کی نو دار ہو گئی تمام تو پسچوں اور گول انداز کے چڑون کو منور کر دیتی ہتی اور اوسکے مقابل میں عرف نامی کی جانب ایک باریک خطر روشنی کا بندوق کی ہلکی باڑھ کے ساتھ چک جاتا تھا حتیٰ کہ ہبجھے شام کے ترکی تو پنجانوں نے ایک مفعع موقع پر قبضہ کر لیا جہاں سے فرسالا کی آبادی پوری زد میں آگئی۔ اور پیدل فوج پل کو عبور کر کے دریا کی دوسری جانب سلط ہو گئی۔

انہیں ہو جانے سے فتح رفتہ آتش فشانی بیند کی گئی اور ہبجھے کے بعد ترکی ساپنی زمین پر دراز ہوئے۔ اور فیندین سینے گے۔

نفصالات تمام دن کی گولہ باری میں یونانیوں کا صرف ایک شل گولہ کا دی چڑھتا۔ حالانکہ ترکی توپ نے برابر فیر کرنے ہوئے یہ بعد ویگے سورجہ جات فتح کرنے پڑے جاتے تھے۔

اس روز طفین سے بے انتہا مقدار گولہ بارو وکی صرف میں آئی یونانیوں کی نفصال جان کا صحیح اندازہ نہ سکا لیکن ترکوں کی عرف نیس آدمی قتل ہوئے اور دوسو کے قریب زخمی۔

یونانیوں نے آخر کیا کیا؟

یونانیوں نے فرسالا جیسے مصبوط اور عسیر الفتح مقام کو صرف ترکوں کی ہبجھت میں اکٹھاں کر دیا جسکا فتح کرنا آسان نہ تھا اگر وہ زرا بھی مقابلہ کے نئے تل جاتے۔ پوچھ کر اونچی جمیعت تیس نہار سے اُسوقت کم نہ طقی اور ہخون نے اس خاموشی سے شہر کو چھوڑ دیا کہ ترکوں کو کافون کاں بھی خبر نہوئی۔ چلتے وقت بہت سا ماں

رسد اور ذخیرہ حسرہ سوچت نوون کے جھوڑا پڑا۔ کیونکہ بازگشت میں راتوں رات استور عجلت کی گئی کہ خیر و غفت کے ساتھ صبح ہوتے ہی (۴) یعنی پورشنہ دو موکومن جادہ میں کے وہ درندہ قیدی کی ترکان کے اخواستے۔ دو موکو کے باشندے فوج کی درگت کا حال سنکریتے سے لاتیں اکی طرف کوچ کر گئے تھے۔ کروں پرنس نے بھاگنے سے پہلے ایک فوجی کوشش کی جس نے پنجویں کیا کہ چونکہ ادھم پاشا کی فوج سالہ ہزار کے قرب ہے اور انہیں لفٹی حرکت سے یہ طاہر ہے کہ فرسلا کو دھوکہ کر سہیں اس نے مناسب وقت ہی کہ بہانے سے صحیح وسالت نکلکر دو موکومن جو رچہنہ ہی کریں اور انہی کا وقت اس قدری کے نے نایت سے ہے اس پنجویں اخلاق کرنیں اس کو جی دی گئی بلکہ اسکا انتہا دیا گی کہ اپنے نے بہت راہ فرا پسند کر لے۔

یہ فضیل ہوتے ہی فوجوں میں باتا نہ فرشتی فرشتی شروع ہو گئی اور ان وامان ساتھ صبح کی بوقت دو موکومن والیں ہوئے۔

قیصہ فرسلا ابیمی شمش

بوقت صبح

ترک اس خجال سے کوئی شمن فرسلا این بند ہو کر سخت ترین سفاب پر آمادہ ہو گا رات بڑی شہر کا حصارہ کے پڑے رہے مگر صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ بہان یونانیوں کا پہتہ نہیں انہیں سترخونہ جہنمی خالی پڑی ہوئی ہے۔ افواج ترک بالاروک ڈک شہر میں والیں ہیں۔ ہر ایک دیوار و اطراف شہر کا ہر ایک مکان صدر یا ووئے ایشان کے پوری پوری طرح قلعہ بن کر دیا گیا تھا اور اس نے ترک صحیح طور پر خالی

کرنے لگے کہ یونانی ماقابل جگہ رئیسی کی بہت نہیں رکھتے۔ باشندے بھی اپنے
اپنے مسکن چھوڑ کر بھاگ لگئے اور ترکی سنتری جاہب اوسی نگرانی میں مضر
کر لے گئے۔ جنگی کامکان زخمیوں کے لئے شفا خانہ بنادیا گیا۔

فرسالا ایک چھوٹا سا شہر یا قصبه ہے جسکے کئی طرف بلند اور عمودی آپارٹمنٹ
اسٹیشن ایسے محفوظ مقام میں تعمیر کیا گیا ہے کہ دشمن کے حملہ کی دریگ ماضت ہو سکے۔

ولیٹ ٹینو اور ولوپر پورا پورا اسٹاط وہ میں ۶۹

فتوات و میسٹنو اور ولوکا مفصل حال اور پر بیان ہو چکا ہے لیکن پورا پورا قبضہ ان
دو ہون مقامات پر قبضہ فرسالا کے بعد یہ وہ بھی کو عمل میں لاایا گیا اور ان تائیں جن
کے بعد وہ ان کی شہر کی یونانی مراجحت ہاتھی نہیں ہے۔

جنگ فرسالا کے متعلق فسران یونانی کی تفہیق منحصر

روپرٹ والر اسدر یونان کو

۶۔ میں ۶۹ء کی ٹرائی کی روپرٹ جو ایجنسی کو روانہ کی گئی تھی اوسکا خلاصہ یہ ہے۔

”شاہزادہ ولیعہد نے سپاہ کو ترمیب دیکر دوستی کے دلکشی کے بڑھنے کا

حکم دیا جسکے نتالے کے لئے پچاس سو زار ترکی فوج حرکت میں آئی اور

اوٹران نے جگلی پہاڑوں سے اور ترک ایک موزون موقع پر اپنا لوپنچاہ

لغبہ کر کے آتشباری شروع کی جس سے ہماری فوج کو سخت نشان

اوٹرانا پڑا۔ بالخصوص ریاستے ایشیں کے فریب بہت کچھ خوبزیری کیا ہوئی۔

خوبزیر اپنے ایشیں کے یونانیوں کی صفوں سے سیلہی

ہو گئی۔ اس وقت دیوبند بہادر نے دلپسی کا حکم دیا۔ تمام سامان جنگ
امن و امان سے ڈوب کو ہوچکا گیا اور ترکوں نے تاریخی گاؤں جو ٹھکی
چھاری کے دامن میں والی ہو جاؤ والا۔ اور ایک دوسرے گاؤں میں دش
ہوتے وقت اُنکے ینانی پادی میں پہنچے اُن عیال کے فتنہ ہوا۔ ینانی
تو پہنچا ڈوب کو کی بلتی پر جنگ کے لئے ہر وقت مستعد ہے۔

شاہزادہ ولیمہ کا داعلان

مقام انتہیستہ مورخہ اسٹینی ۶۹۶

اُسے افوان ینان کے سپا ہیو! تھماری فوج ڈوب کو من یا پس آگئی ہے
کیونکہ بہادر سے ہو رچے مقام فرسالا پڑا جھی طرح مستحکم نہ تھے اور دشمن کی تعداد
ہے بدرجہ ازیادہ خیلی لیکن جو بغاوات کی اسوفت ہمارے قبضہ میں ماندہ دو
ایسے ستمکم اور ناقابلِ فتح ہیں کہ دشمن ہرگز اسپر فاپہیں پاسکتا۔ پس جو کو
یقین داشت ہے کہ تم کی صرف یہی کردگے کہ کثر العقاد دشمن کے حلول کو کامیابی
کے ساتھ روکو اور درفع کرو بلکہ خود حملہ کر کے اُن کو حدود ینان سے خارج
کر دو گے۔ یاد رکھو کہ یہ دہ موقع ہے کہ تم اپنے آبا و اجداد کے زاد بوم کو
بچانے آئے ہو۔ اور بادشاہ اور قوم کی عزت آج تھمارے ہاتھ سے ہے
تمہیں لازم ہے کہ دشمن کو اب ایک ندم بھی آگے نہ بڑھنے دو۔

میں اس امر سے خبردار ہوں کہ تنے اتنے روزوں لڑائی میں صرف
رہشتے کے قدر رحمت اور ٹھائی ہے اور اور ٹھارے ہے جو لیکن ہم کو ان مصائب کا
انقلال کے ساتھ برداشت کرنالازم ہے۔ کیونکہ ہم باپس نامہں اپنے
مکان وطن کی خاطر کافرض انجام دی رہی ہیں۔

ڈو موکو پر ترکی حملہ کا خطرہ اور امنی کا خطرہ

ناص ڈو موکو پر ۲۰۔ پچ تاک کسی ترکی حملہ کی ابتداء نہیں ہوئی۔ ابتدہ ۲۱۔ کش کو اس مقام سے دو شہابی صوبے کی طرف ایک معمولی مقابلہ طریقے میں ہوا تیکون ۲۲۔ اسکی صبح کو ایک عام جنگ اور خونزیری کا خطرہ پہلیا ہوا تھا اور ساتھ ہی اسکے مہلت جنگ کی خبریں اور نئے لگی خبریں۔ ڈو موکو کی حالت قابلِ صحی یا تو کچھ حصہ خالی پڑا ہوا تھا یا موجودہ باشندوں میں اضطراب اور اشارکی علامتیں گم ہیں۔

اضرورن کا آستانہ ایک نجی جگہ پر صدر بازار میں پڑا ہوا تھا اور افسروں کے گرد صندوقوں پر بٹھے ہوئے خط پکتا بنت میں مشغول تھے۔ ہر فوج بشر کے بشر سے عام طور پر دل شکستی کے آثار نہیں تھے اور بجا بجا چڑھا جائیں اسی بات کا تھا کہ کوئی دم جاتا ہے کہ دل عظام در میان ہیں پڑکر بچا دکر اوپر نکلے۔

ترکی میسٹر موضع فیصلہ اسلامار اور اسٹار پر قابض ہو چکا تھا۔ یونانی ان مورچوں کے ساتھی کی سڑک پر دو ہزار پیادوں اور تو پنچا لوں کے ساتھ خیز زان تھے۔ اسکے علاوہ دوا و سڑکیں بھی ہخوا ظاہر لیکیں۔

ترکی میسٹر کمیٹی فیصلی کے مقابل اور ہر دو اطراف میں پڑا ہوا تھا۔ مقابلہ کی اسی موضع سیالا کسلا ر اور کلکی پر تھی۔ کسلا ایک نہما میت کمزور مورچہ تھا اور فربت چار پانچ ہزار یونانی فوج اور سپارا میں تھی۔

ڈو موکو کی حالت سے ظاہر تھا کہ بیانے سامنے سے حل کرنے کے مترک اسکے عفت کے لئے جنگ بوری پہاڑی تھی اک اگر واصی ترکوں کی تعداد ساٹھ ہڑا رہے تو بجز اسکے کہ مہلت جنگ بجاوے کوئی صورت نہیں کہ ڈو موکو پر حسد کرنے سے باز پین سکیوں کے نہیں تھا کہ کس

موئع پر سکست پا جانے سے یونان کی کدر بالکل ٹوٹ جاوے کے گی۔ یونانی ہبہ بہ دو
فاطمیوں کے قریب ہوتے رہے بقول نامہ ٹکاراں۔

ایک تدوہا پسے اگلے سورج کوہ بیے زور چھوڑ دیتے ہیں جسے کفرالا
وغیرہ پروافعہ ہوا اور اس نے باگشت کے وقت پلٹنون کو سخت مصیبت
چھیلنا پرمی ہے۔ دوسرا یہ کہ اپنی لامون کو ڈمن سے پوشیدہ نہیں
رکھتے اور اس طرح سخت نقصان انجعلتے ہیں۔

ڈومو کو میں یونانی فوج کی ردی حالت اور سلح کی خواستگاری

پا یونیورسٹی نامی شفہ ع کو لندن سے جو لکھا تھا اور ہیں یونانی فوج کی ردی
حالت کا نقشہ کھینچا گیا تو جبکا اقتباس ذیل ہے۔

فرسالا سے بجا گئے کے بعد یونانی فوج کی بہت کچھ درگت ہوئی ساپاہی
بھوک کے مارے ہے حال ہوئے جاتے ہیں مردی سب کو علیحدہ اپریں
ہماری ہے۔ بماری کا یہ حال ہے کہ کوئی بخوبی نہیں جو سلس خاتمی
سے فرست ملے۔ دل شکستہ اور حوصلہ اپت ہو گئے ہیں۔

کسی کی طبیعت میں اُنہیں کا پہنچنے رہا۔ پس اس قت اور حوصلے
کے ساتھ ان خوف زدہ ہلکوڑوں کا شکر ڈومو کو میں اگر اوپر ا رہے
جبان ہر دم اور بہ بخوبی اس خوف سے کہ فتحنے ڈمن کی افواج فاہر ہو
الجھی اگر پامال کئے والے ہیں۔ بدن سے قبل از وقت بخوبی نکلی
جائی ہے کیونکہ سامانِ حرب جنگر موجود خدا وہ قریب قریب سے ہے
ہی کوچکے اور ادھر بریق و باران کے طوفان میں تحصلی کے ایک الکھ

یونانی بے خانمان ہو کر کسی فسام امن کی تلاش میں جیتن و مرگ ران
 پھر ہے ہیں اور حال اونکا یہ ہی کہ نہ سب کو کھانا میسر کیا اور تن کو پڑا
 ترکوں نے دہنام علاقہ فتح کر لیا ہے جو اونسے رات ۷۴ء میں باہم بر
 حسینا گیا تھا۔ اس فوج کو درہں فتح کرنا فلسفی ہے البتہ یہ کہا جا سکتا ہے
 کہ ایک خوب بال پڑکتہ اور سخت خودہ بھگوڑوں کا جمع ہے جسکے
 پیچھے شر ان تک پڑھے ہیں اور آگئے دار الحلال تھے یونانی
 یہ لوگ بے پر اور بے زردگی ہیں۔ اونکا مالی اعتبار جو حملہ کی جنوبی
 تھا وہ باطل جانار ہا ہے۔ اور اندر ولی آمدیں کے ذریعہ یعنی منعت
 حرفت و تجارت و زراعت متواری مصائب اور سسل صدایت کے سبب
 معرض زوال میں آگئے ہیں۔ اس نہروں عالت اوسی جانگل اور صیبو
 کے زخمی میں گرفتار ہو کر ناچار یونان کو سلاطین کی ہندویں صلح کا تسلیم
 ہونا پڑا۔ یونانی گورنمنٹ نے اپنے افسر اور فوجیوں کو ریٹ سے واپس
 بھائی ہے۔ اونیکی ذلت اور رسولی اس حد کو پہنچ چکی کہ انہوں نے
 بلا کسی شرط کے اپنے نیک بد کو دول عظام کے فیصلہ رحمچوڑ دیا ہے کہ
 جلطج مناسب سمجھیں وہ اس بدبخت ملک کی قیمت کا فیصلہ کروں۔
 یہی یونانی حجمیں ایسا شورہ پشت اور سنگھو یونان کیا جاتا تھا اسے ہم تین
 صلح کے خواستگار ہیں۔ ایک ہفتہ ہمین گزرا کہ وہ اس امر کے خواہیں
 کو ووب صلح کے معاملہ میں نجح کرے اور سرم حضامندی طاہر کریں اور
 اب بطریق شکایت مرتلا کرنے لگئے کہ ووب کس فی ان کام اسے گا کیون
 نہیں پنج بچاؤ کر دیتا بلکہ خاص ایمپرسٹر کے صلح پسند لوگ اس حیرت

ٹرکوں کی صلح کی بات چیت کو کیون کھٹائی میں دال رہی ہو اور کیون مہلت
جنگ کو منظوظ نہیں کرتی۔ ترک اس لئے بات کو طالع رہے کہ کسی طرح
ڈومو کو لے لینے تاکہ جو ملک اور نکنے قبضہ سے لے لے دے میں نکل گیا تھا
وہ سمجھتے پاپ آجادے اور دیخپخت ہو چکے کے لئے کوئی امرت رہا
نہ ہو۔ اور جو شرط اٹھا ہے اور نہ سمجھ کر زین خواہ وہ پیماناں کو کیسے ہی

نامگوارہ مدن ٹھوں۔

نامہ بگار موصوف نے لکھا کہ:- مصالحت کی

لطفگوی مدد حست میں

کیون، تاہم ہوا

سد راہ یونانیوں کی چال بازی اور عیاری ہے
اور سلطان نہایتاً عدالت سے کام لینا چاہتے ہیں۔ اگرچہ اخبار نہیں
نے سلطان کو صلاح دی ہو کہ وہ اس معاملہ میں تسابل نہیں بلکہ سبقہ
مکن ہو جلیہ مصالحت کر لین گر عبید الحمد اپنے معاملات کو اپنے خوب چاہتے ہیں
اُن معاملات میں وہ براہمہ شما شخص ہو جو عذر پیمان کر بارہ میں اور کوئی جانشینیاں نہیں
سے اخوضو صاحبیت میں حکم اوسکی فوجیں غیرم کملت میں قیامت پر پا رکھنے ہیں اُن فائدہ
کی بخشہ روشنی کر جائے اور یہ امر قابلِ محاط ہے کہ ڈومو کو فتح کرنے کے بعد اوسکی
طااقت اور بھی زیادہ قوی ہو جاوے اُنیں شہود ہے کہ سلطان صلح پسند
ہیں ملکن ہی کہ یہ صحیح ہو تاہم وہ یہ ہی تو سلطان عجمیت خان میں خلکی فرم
خست کو پورپ بانے ہوتے ہے۔ وہ ایسے وقت تین کب چوکے لگاؤ
کوئی عرض سنتیم نہیں نہیں کیا ایسا بیدار مغز آدمی ادبی سے ادا
تباہہ بھی جو ملک ان احصول ہو اُنھی سے جانے دے اور علاوہ پرین
اوسمی سے اپنی جان نثار رکھا یا کبڑی ہوئی طبیعتوں کا بھی پاس خاطر

منظور ہے کہونکہ آجکل قسطنطینیہ میں جنگجو فرقی کا غلبہ ہے اور قریب تر ہی نہیں کہ سلطان اور کسی مشورہ نہیں کچھ بھی پرواہ نکلے۔

شاد بیان خطہ بن دوسری طرف شاہ بیان کو یہ خطرہ لاحق ہوا ہے کہ گھمیں بیٹھے بھائے سلطنت یہ بھپن جملے اسکی جہیز ہو کہ اٹلی کے والٹریوں نے اس فاؤنڈیشن میں اکتوبر یا ہے جو فرمایا کے سب شوہید اور سیلکن تھے انکا اصلی مدعا بیان آئے کا یوں ہوا کہ لوگوں کو سلطنت شہی سے پہنچان کریں اور اپنے جمہوری صدروں کی ترقی کر دیں۔ بیان بالہموم نہ تو حکومی سلطنت کے طبقے طرفدار ہون گیں یہ نہ جمہوری کے۔ علاوہ برلن وہ یہ خوب جانتے ہیں کہ اگر ہے ذرا بھی موجودہ خاں بیان شاہی کے ہر خلاف ایک حرف بھی زبان سے نکلا تو آدمی یورپ ہے بگڑتی ہے گا * (کونکہ دول عظام کے سارے نامہ اور نظر بیان سے قرابت قریب رکھتے ہیں) گرچہ بھی اونھیں یہ امر گواہ نہیں کہ شاہزادہ ولیعهد کی شکن بیکھیں۔ حالاً اک اس نظر سے ہے لازم نہیں کہ سارے خاں بیان شاہی کے مخالف ہوں۔

خوب چنگل کی نسبت خوب چنگل کی نسبت مختلف مدعین ہیں گر تھیں پہنچی خیالات مسلم ہوا کہ آجکل اس رہائی میں سلطان کا ہاں پس پاچھاں لاکھ پنڈ نجح ہوا جس سے پر مقیاس کرنا آسان ہے کہ نظر بیان کیا

النہیت ہے جنہوں پر نیس آفی پلڈ شاہ بیان کے ہبھوئی ہیں۔ شاہ ڈنما کی اور سیکے والیہ۔ اور زارکی کا وہ ہامون ہے۔ شاہ ڈنگم بیان نامہ روس کی بستہ میں پھرپی ہوتی ہے۔ اور شاہزادہ بیان ولیعہد بیان کی بیوی قیصر بیک حضیری بن ہے۔ ۱۲

رغمہ رضا کا فیصلہ ہو گا۔ مگر وقت یہ ہو کہ یونان نہیں است،
 غالباً بعض بعل پورپ اسکی ضمانت کرنے سے اور آئندہ یونان کے مال
محلیں میں سے اس رقم کے بارے میں علمیان کر لینے شے۔

قرضخواہوں ایں سے اول جرمن (رسپر زیادہ) ہے جبکہ روپشند
ہاٹلین (۴۷۴ کروڑ) کے یوتان کے ذرہ ہے۔ اور دوسروں کا بھی کہکشم
آنہا ہی ہو گا۔

شرطیت رعایات [اگر وقت ہی تو وہ غیری شرط ہے جو سلطان لگانا
چاہتے ہیں وہ یونانیوں کو عزوف ناگوار ہے۔]

یہ شرط رعایاتی تفہیم کے بارہ میں ہے جو یونان رعایا کو بشمول دیگر رعایے
پورپ بلا و اسلامیہ من آج تک حاصل ہے سلطان کو اس شرط کے متوافق
ہیں یعنی انکے بعد بیان کیجاتی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہیں اور شرطون کی
پرواہ نہیں کرتا اگر اس شرط کو عزوف نہ کرے جو ڈریکھا اوس کا تبریز
ہو گا کہ یونانی سخت قیس ہو گئے اور ہر ایک مسلمان خدا وہ کہتا ہی
ذیں الادعیات کیوں نہ ہو اور یعنی نہایت خاتمت کی نظر سے دیکھ کا
سلطان ہے کہتے ہیں اور اونکا یہ کہنا معمولیت سے فائی نہیں کہ
اگر میں یہ بھی نکر سکوں تو انی رعایا کو کیا سوئہ دھکاؤں گا۔ وہ بھے ضرور
معاوضہ کر دیں کہ اس نگئے دو اور سرف بھی کا یہ معقول تجھے نہیں ہو
کہ مردیں ایک خیفت سی ترسیم ہو جائے۔ پانچ چھ کروپر کوپ
لہجاؤ سے ایسے معاوضے تو کوہ ندن دکاہ پر اور دن کے
حضراتیں ہیں۔ یہ سلطان کا ظاہر جیسا ہے لیکن فی الحال

اُس میں جو فارمہ اونچی مُنظر ہے وہ ہی ہے کہ بِلادِ عَمَانِیہ میں یونان کی بُشْرٰت سوداگری کرتے ہیں۔ اگر سلطان اوپر سکیں لگائے پر فائدہ ہوئے تو یقیناً ایک قلعی صہیں خرچہ خنگ کیا اوس سے دو گزاروپر دفعوں کر لیں گے۔

اگر یہ رفایات مشوف ہوئیں تو جب تدریج یونانی تاج ہیں وہ سبکے سب سلطان کے قبضہ میں آکے بیس ہوں گے اور سلطان انکھوں بخوبی پخڑوں گے۔ جبکے مقابلے میں حصی کا دوبارہ ہاتھ سے جانا ہی شکوں کو چھڈان ناگوار رہنگا۔

اب یہ دیکھا ہے کہ دواعظ امام کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ وہ اس کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں گرتوں اخبارِ ڈیلی کرائیکل وہ یونانیوں کی اس بیانی کے ہنس رہا ہے۔ اگر یعنی سنا جانا ہے کہ پچھلے دون سے اوسے یونکر پڑی ہے کہ ترکوں کی طاقت اُنی نزد دست کھڑا ہو گئی۔ حق یونان ہے کہ یونان نے اس بندگی میں سخت فلسفی کی تھی وہ ایسے ہر سے مقابلے کے کسی طرح تیار نہ تھا اور نہ تو اوسکے پاس فتح یعنی مسلمان حرب اور نہ رس۔ اسکو جو ہے تھی کہیرے میاں میں اسے ہی پلگرا اور سرو یا اور کوہ بالکن کی تمام ریاستیں علم غایابت بلند کرنگی اوس میں تھی اوسے کوئی کامیابی نہ تھی اور اسکی وجہ ظاہر ہے کہ یوس نے ایک لالکھ فوج اونچی سرکوئی کو تیار رکھی۔ رہا یورپ کا اتفاقِ سلطانیں وہ ٹھی شکوں کو منع نہ کر سکا۔ اب اوسکا سارا احتمالہ انگلستان پر ڈالنا چاہیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں اسی دھی کو انگلستان ہماں ہاتھ بٹاتے گا چنانچہ

اٹھتائیں کا سابق ممبر برلنینٹ جو اپنی بھی ویانا کے والی آنارکھتا کر کر
”یہ لوگ میری آڈجکٹ کرنے میں یہاں تک میلا تو کہ رستے تھے کہ میں انہی
خانمیں کی اور یہاں خوشاد سے بیٹھنے لگ آ جاتا تھا اور چھپنے پڑتا تھا
کہ اونتے دلوں سے یہ بہودہ خیال دو کروں۔ مگر وہ باز زد اسے تھے اور
انکھیں کو اپنا قومی مددگار خیال کرتے تھے اور ثبوت میں وہ مجبور
پالنیں کیا تا پڑیں کرتے تھے۔ اسپر انھیں انہا ناز تھا کہ کسی کے کہنے کو
ناظریں نہ لاسنے تھے (حالانکہ وہ تا شخص پڑا یوٹ جیٹ پتے سے ویاگیا
لھا) اور اگرچہ بادشاہ اور اسرائیل کے وزیر بخوبی جائز تھے کہ یہ تاریخ
کسی اما دیا دستگیری کا وعدہ نہیں دیتا مگر وہ لوگ خود را اس وہو کے
میں رہے۔“

سب سے بڑا نتیجہ سب سے بڑا نتیجہ اس طریقی کا یہ ہوا کہ ویانا صفحہ ہسپتے سے بعد
ہو گیا اور ترکوں کو حیات دوبارہ ہوئی اور شرقی یورپ میں بھر ایک زبردست سلطنت
نظر ہنسنے لگی۔ اسلام کی بوسیدہ ہدیوں میں آب حیات بھر کا گیا اور مسلمانوں کو جو عرض
دراز سے اپنے آپ کو مغلیں سُنْ سُنْ کر خود بھی بیدار ہمچنان تھے یہ معلوم ہو گیا کہ ہم
میں اتنکے بیان اور وصلہ باتی ہو اور یہم میں وہی سے پاہیا نہ جلا دست اور جو انہوں نی
تو موجود ہے جو آما اور جادو سے وسائلی ہی اور یہم اپنی بھی اپنے بزرگوں کی طرح
اور دن کو فتح کر سکتے ہیں۔

اس خیال کو یہاں تک وسعت ہو گئی ہے کہ ترک کر کتے ہیں کہ یہاں اگر ہمیں یا انہیں
وغیرہ کچھ بھی نہ سے تاہم اسکا ہمیں منون ہونا چاہیے کیونکہ جسکے ہمارا اسکے ساتے
یورپ میں جمادیا ہے۔ جو صرحدت طریقی نہیں کے نامکن تھا۔

ترکونکا سلوک سارے نامہ بگار جو مختلف اخباروں کی طرف سے میدانِ کھلڑا
میں موجود تھے متفق اللفظ بیان کرتے ہیں کہ اوصم پاشا کی فوج نے جونیک سکو
باشدگان تھسلی سے کیا ہے وہ تہایت قابل تعریف ہے۔ لوگ خواہ مخواہ غلطی سے
گھر بارہ چھوڑ کر بحال کئے ہیں اور جن لوگوں نے اس اہمین کیا وہ ان پنجتوں کی شرمی
اعمال پر ہنسنے ہوئے جو آب نادیدہ دموزہ از پاک شیدہ پر عمل کر کے نکل کر ہوئے ہوئے
اگرچہ کچھ قتل نارت بھی ہوا تو وہ بھی یونانیوں کا لاحقاً جو ہمیشہ عادتاً جہاں سے بھال کئے
تھے فتنہ خانے کو مول جلت تھے جسکا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ قیدی زنجیرن توکر نکل آتے
تھے اور بگناہ شہریاں کو روٹتے تھے۔ اور جس وقت ترک داخل شہر ہوتے تھے تو اونے
ڈر کر بھاڑوں ہیں جا چھتے تھے اور جہاں کے باشدگان کو ستائتھے۔ اب بھی جہاں ن
ترکون کی محیبت ہو جہاں ایسے بدحاشوں اور بہزون کا بس نہیں چلنا اور لوگ امن
ہماشیں ہیں۔ اب لوگوں کا اعتبار اس حن سلوک اتنا ہم گیا ہے کہ بکثرت اپنی گھروں کو
دہیں آگئے ہیں۔ اور اپنے کام وہی دن ہیں لگ کے ہیں۔ ان یونانی سپاہیوں
لوگوں کو اس طرح بھی غارت کیا کہ اونھیں خواہ مخواہ پہنکا دیا گے ترک آکر ہمیں ٹوکنے کے۔
جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ یونانی سپاہیوں کے لیکر بھاڑے اور باقی چھوڑے گے۔
ٹانگوں کے کام سپاہیوں کی لاسے ہیں قریب تریں لاکھ پونڈ (ریاض کردہ پونڈ) نسلی فنا کو
نفعان ہوا۔

جن کی ماملت نامہ بگار ہو صوف آگے چلکر لکھتا ہے کہ ۔ ۔ ۔
”ایک نتیجہ خیز امر جو اس اُرأی میں ثابت ہوا ہے جسی کی ماملت ہے جن کے
اپنے جنگ اس کا رد اہمین بہت کچھ خوبیں تھے اور فتوحات ظاہراً اہمین
کی اعلیٰ ترتیب کا بیان نہیجہ ہیں اس سے عجب نہیں کہ سلطان آپنے بھی

ستفیض ہے اور سول ہیں بھی اونکو زیادہ تر دھیل کر اونکیں ہے کہ اگر سلطنت
عثمانیہ کا استحاطہ مددیں اور عقابل آئیوں کے مالکین جلا جاوے تو ترکی عرصہ فیں
ہیں ایک طبقی امتیوال سلطنت بجاوے گی۔ جزئی عرصہ سے پچھے چکے ہے
دوستانہ اور تجارتی تعلقات فلسطینیہ میں بڑا رہا ہے۔ چنانچہ تامنہ کا کارپالہ
معاقم فلسطینی سے لکھتا ہے کہ استدائی چھپیر جھاڑ سے جرمی سلطان کے ساتھ را ہے
اور اسکو نہیں دلائا رہا ہے کہ میں بخارے سامنہ ہوں میں جن کی ہڑتی ہے
کہ ہبائیکی تجارت سے فائدہ اٹھا لے اور سلطان بھی اس امر میں وسامنہ ہیں جنکے
ا جبکہ ضروریات اسلحہ کو لے دیا۔ وہ وغیرہ جنگی سامان کی گورنمنٹ ٹرکی کو ہر قبیلہ
وہ جرمی کے کارخانوں سے تیار ہوتے ہیں۔ جرمی کی ایک ستمول کی پیشی سے ملکا
کی خوبی سان ہبھی بھی دس لکھ پونڈ قرضہ بھی پیش کیا تھا اگر سلطان نہ ہے یہ کمک
ہاضم کر کیا رہیں بالعمل ضرورت نہیں۔ اسیں بھی عبدالحمید کی چال ہے جس سے
یہ مطلب ہے کہ باقاعدہ بجائے خود ہٹوں ہٹئے کے جرمی کو تجارتی خواست کئے
اپنا دست نگر اور گردہ یادہ کر دن۔ چنانچہ ایک جزوں بینک کو یہ حوصلہ بھی دیکھیا
کہ وہ قدر خدا نیہ میں ایک بینک کو ملے اور اس بینک کو بہت سی رعایات کا وعدہ
بھی دیا گیا ہے اور لفڑیا اوس سے بہت فائدہ بھی ہو گا۔ اور اسیں وزرا بھی نہ کہ نہیں
کہ یہ رعایات منزوع عطا ہوئی گی۔

اب ویکھنا ہے کہ وہ اس ان تعلقات کو کس بخاڑ سے بکھے گا وہ بخوبی مانتا ہے کہ تسلیمی
چہرہ جرمی کے افریون سے سکندری سے کہ نہیں۔ اور اسیں فوجی کلام نہیں کہ موجودہ
شہنشاہ جزوں سلطان کا بڑا دست ہے اور اس بخاگت اور خلوص کا الہما راد سے ہے ایسی تخت
شیئی سے ہے آجک سواری مختلف پروپریوٹریں کیا ہے +

یادو داشت سفر سے دول عظام نہیں

فوج خارج یونان

چو یادو داشت ایم آٹو سفیر روس نے منجانب طاقتہا کو لیوپ ڈنیز خارج ہو یان کے نام مہیجی اور سما مخصوص حسبہ دیں تھا۔

"سفر سے فرائیں ملئی و تبریزیانیہ و جمنی و آسٹرا و مہنگی۔ ایم آٹو قائم مقام گورنمنٹ روں کو چون مقام ایکھتر سفارتی گروہ بن اعلیٰ جمیسرے اختیار دیتے ہیں کہ دہ بھرا کیس کی گورنمنٹ اور نیز اپنی سرکار کی طرف سے گورنمنٹ یونان پر ڈالا ہو گیو ہے کہ دول عظم اس نظر سے کہ مہلت جنگ حاصل ہو سکے اور اس قدر سے کہ ڈول عظم یونان کے درمیان جو بالفضل شکلات پڑی ہوئی ہیں انہیں بہوت کوڑکی ہو ریان کے درمیان جو بالفضل شکلات پڑی ہوئی ہیں انہیں بہوت اور آشنا پیدا ہو سکے بس بجاو کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ یونان گورنمنٹ کو ان امور کا غلامیہ اقرار ہو گے وہ اپنی تمام نوح کو کریٹ سے دیں ملائیں کا بندوبست کرے اور کریٹ کی خود مختاری (اجماع احراق) باضابطہ جلد منظور کرے اور یہ کہ وہ ان پڑاتیوں اور مشوروں پر سبے کم و کاست کا بندو ہو۔ بخود عظم حصول امن کی غرض سے اوسکے سامنے مہیں کریں۔"

یونانی گورنمنٹ کا فوری جواب

یادو داشت پوچھتے ہے سرکار یونان نے بعجلت تمام حسب ذیل جواب دیا کہ:-
"گورنمنٹ غایبی اُسی یادو داشت پر غور کر کے جو قائم مقام گورنمنٹ روں سے منجانب سفر سے ملع عظام مہیجی ہے اقرار کرنی لیا ہے کہ وہ اپنے شاہی

افواج کو کربٹ سے واپس بلانے کے اہتمام میں مصروف ہے اور یہ کہ
وہ کریٹ کی خود مختاری کو باضابطہ تسلیم کرنے سے اور یہ کہ وہ یونان کے
اعراض اور فاصلہ کو دول پورپ کی سپرد کرتی ہے۔ ۱۰
ساتھ ہی گومینٹ یونان نے فوراً اپنی افواج کو مطلع کیا کہ طاقتہاے پورپ نے
پنج بھپا اور کاد عدہ کر لیا ہے۔

انقلاب کریٹ

۱۱۔ ہنسی کی نصف شب کے وقت اینچنسر کے تارے سے معلوم ہوا کہ گول اسٹیکیو کو
۳۴م۔ افسرا اور سپاہیوں کے جہاز پر سوار کر رہے ہیں کا حکم آیا۔
انکے لیجانے کی غرض سے تین جہاز مقام پامیڈنیا سے کچھ فاصلہ پر تھے کہ سپاہیوں
تیار ہوتے ہی وہ انکو لیکر رخصت ہوں۔ بعثیہ فوج کی نسبت بھی شور ہوا کہ فوراً
داپس ہائی جاوے گی۔

جونکہ ابتدائی خیالات سروں سے نکل گئے تھے اس لئے باعیوں نے یونانی
فنون کی داپسی کی نسبت من سمجھو تو کرنا شروع کیا۔ انکو قیمن ہو گیا کہ طاقتہاے
پورپ اپنا عدہ پورا نکل سکنیگی کہ ترکی فوج بھی جزیرے سے ہٹا دیجاوے گی
اور کامل خود مختاری قائم ہوگی۔ گواستقت نک ایک معقول تقدیم باعیوں
کے سرگرد ہوں کی اپنے خیالی پلا و بخاتی رہی لیکن کثیر الخطا اور کریٹ کے ہاتھ
اپنی کامیابی اور اسید برداری کو امر محال قصور کے ۱۱ اسید ہو گئے۔ کیونکہ رملس
تائیخ چلک نے ثابت کر دکھایا کہ یونان ہرگز اس لائق نہیں کہ وہ کریٹ کی خواہی
اورد عادی کے پورا کرنے میں آئندہ کسی قابل ہو سکے گا۔

امیر الحجر کی بنی درو اور سرفراز بلوٹی نے ۱۳۱۷ء مئی کی شام کو کنیا کے ب شب
رلاٹ پادری) سے عند الملاقات بیان کیا کہ ہمارے پاس سرکاری طور پر اطلاع
آچکی ہے کہ یونان نے تمام خیالات جواہری جزرے کے تھے دل سے
نکال دتے ہیں اور یہ کہ دول یورپ وہاں کی خود مختاری کی کارروائی کو پلانا چا
ہیں۔

بشب کا شکل تسلیم | بشب نے خود مختاری کی نسبت نکار ظاہر کیا کہ محکلو خوف کی
خود مختاری میں | کہ خود مختاری کی کارروائی اسے ہی تھوڑ کر جاوے گی
جیسے کہ اصلاحات اور ترمیمات کا دعہ بھچے سال میں معصوم ہو کر رہ گیا ہے۔
سہا۔ مئی کی دوپہر کو کرنل ہرم سائڈ کرنل میں۔ لفٹ کرنل میں فارنگ
اور ایک اٹلی کے کرنل نے کربٹ کے ترکی توڑے اور کمانڈنٹ سے باضابطہ ملاقات
کی شاہی سلامی سرکی گئی اور ان افسروں کا سع از دل کے شہر میں ہو کر لوزنا۔
باشندوں میں دوستی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ ایک ترکی بینڈ فوجی رالک بجا آ رہا۔

ڈومو کو کی حالت پیانی ایک نیک خوار کے

روز بیک شنبہ ۹ مئی ۱۸۹۶ء

ایک نامہ نگاہ سے مقام ڈومو کو سے لکھا کہ میں ہفتہ کے روز اس درجے
ہو کر گذرا ہوا میا کے راستہ میں واقع ہے اب تک پڑاں حد برس تو موجود ہے
کیونکہ ترکون کے موسم پر قرار ہیں۔ لوگ سب کے سب بھل گئے پر تیار ہیں پی
پیزادوں میں گائے۔ بہترین گہرے۔ اندھے اہماباب خانہ ہار کی کچھ کرتے
قطار دی قطار سمندر کی طرف جا رہے ہیں۔ ڈومو کو میں یونانی فوج کی جمیں تسلیم کر رہا

اور قاب شکر ایک پھرائی کے عقب میں اتفاق ہو جو حکمران سے ۲۰۰۰ فیٹ بلند ہو۔
اور فرسالا کامیڈان بیان سے نیچے برابر دھلانی دیتا ہے۔
کرنل اسمونسکی کی سپاہ مینہنگ کی طرف گودا کی شکر پر خیرہ زن ہو زیدہ فوج ہو جو
بالا بالا دیستشو سے بھاگ کر آئی ہے) اگرچہ سپاہ ہونکا وصلہ۔ اور صحت اچھی ہاتھ
میں ہو گر تو سکر کی اس ناچھ حال میں سپاہیوں کا صحیح و سالم رہنا مشکل معلوم ہوتا ہے
(معلوم ہو سک کا اثر غنیم کی فوج پر کیوں تم محسوس ہو اتھا)

بصعیبیت پیش کیوں کے از باغان کریں ۶



مال غنیمت

فرسالا کی جنگ میں جس قدر مال غنیمت ترکون کے ہاتھ لگا اور سکی مقدار ہست بڑی تھی سامان رسد۔ گولہ پارووہ اور کئی توپیں اور کثیر التعداد سامان جنگ پھیلے رہے ہیں۔ جو آسان ترکون کے ہاتھ لگا۔ لیکن سب سے زیادہ مال غنیمت شاہزادوں کے پہنچ کے کپڑے اور جوتیاں وغیرہ تین جملی نسبت کماگیا ہے کہ گھبراہٹ میں ساتھ نہ جائیں۔

افسانہ فواج یونانی میں تغیر و تبدل

تریاک کو یونانی رش کرنے خیر ہادی۔ رسالہ کے فرمیدا جو یونانی میں شاہ ہے کی غرض سے عازم ڈومو کو ہوئے۔ کرنل واساس اور کرنل کائنٹن ٹینڈنر کریڈے وائپس آگئے۔ تصفیہ ہو کر کرنل واساس تھسلی کو جائیں اور کرنل کائنٹن ٹینڈنر فی انفورڈ ڈومو کو پرٹریہن اور بطور حیف اضافہ دیا۔ اپنے کاموں کا چارج لیں۔ کرنل مناس آڑنا کی کمان سے بہتر کروے گے۔ اور کرنل اسٹری ڈونس بیجاے اونکے مفتر ہوئے اور جنل اسٹاف بھی اونکے نئے نیا مقرر ہوا۔

یونان اور گورنمنٹ یونان کی نازک حالت

یونانیوں کی باقیاندہ فوج چاروں نظر سے سخت کر ڈومو کو میں جمع ہو چکی۔ سپاہیوں کا یہ حال تھا کہ کھانسے۔ چھنکنے اور سردی سے کامنپنے اور فاٹکشی سے مرنے اور جایجا گھسنے پھر نئی کی نوبت آ جی تھی۔ بارش کے سلسیں ہونے سے بیاری لخت لجھٹ

ترقی پکڑنے کی۔ دمادارو کا پتہ نہ تھا۔ نہ ایسے وقت ہیں ڈالکٹروں۔ لکھستی اور ادویات کا بندہ بدبست ہو سکتا تھا اور یہ وقت بار برداری کے ہانزوں کے نہ لئے کوئی اور بھی زیادہ ہو کریں تھی۔ فوج کو مخصوص ہو جانے کا ہر قت از شیشہ لگا رہتا تھا کیونکہ وہ ہیں اور کارتوں دشمن کے لامتحبین دیکھی تھی۔ اپک لامکہ یونانی رعایا اپنے مکانات واقع قصیلی کو چھوڑ کر ایسے وقت ہیں جا بجا کو ہستا نون ہیں ماری ماری بھری تھی۔ جبکہ موسلا دلار باڑ اور برفت باری کی شدت تھی نہ اونکے تن پر کپڑے تھے نہ کھانے کو روٹی میرتی۔ کملی ہوا میں دن اور رات بس کرنی تھی۔ فرب فرب اس تمام ملک پر ترک قبضہ ہو چکا تھا۔ جو اس جنگ سے ۱۶ برس پیشتر ان سے چین لیا گیا تھا۔

یونان کا خزانہ کوڑی کوڑی سے محتاج۔ سلح خانہ ایک ایک بیل بندوق سے خالی۔ اختیار مفقود۔ آدمی کے ذلتے بند۔ کاشتہ کاری اور زراعت سووف ہو گئی تھی۔ ترکی فوج اور دارالحصہ یونان کے این بجزا و نہیں غور سا ہیون کے اور کوئی روک تھام نہ تھی۔ اس لئے گورنمنٹ یونان مجبور ہوئی کہ سرگاؤں ہو کر خواستہ گارا من ہو۔ کرٹے فوجیں واپس بکالی گئیں۔ جزیرہ کی خود محنتاری نہ کی اسماق منتظر کرنا پڑا لیکن ترکی کو دو کو فتح کرنے سے قبل ہملت جنگ منتظر کرنا گوارا نہ تھا شاید وہ چوتھے ماہ میں محل گیا تھا اور اپنے اور اسی فتح کا راستہ کھل جاوے اور بہترین شرائط پر صلح کرنا ترکی کے اختیار میں رہے۔

آرٹاما کی حالت کی ایسیر ترکی فوج کی تاریخی

فقط نظنیہ کو ایسی ۱۶۹۷ء

کما نیز فوج ترکی نے ایسی کو بنیا تھے ایک تاریخی اس صفحوں کی فرض نظنیہ کو رواز کی ”یونانی فوج ایسا پرس آرٹاما کو ہمالگی اور میں ہمارا بندوقیں اور میں صندوق

سامانِ جنگ کے اور ایک کوہستانی توب چھوڑ جاگ۔ حال کی جنگ میں یہ تو
کے، آدمی کام آئے اور جس مراحلہ کے ذریعہ سے یہ خفتر طنطیہ سے روانہ
ہوئی تھی آئین یہ بھی بیان نہ کاک ۲۵۵ گھوڑے کو سو د کے عیانی اور مسلمان
باشندوں نے بلا قیمت اس غرض سے نذر دے ہیں کہ ترکی فتح الاسونا اونکو
استعمال میں لائے۔ زخمیوں کا چوتھا چالان کل بیان دخل ہوا۔ ॥

انتظام مقامات مفتوحہ

کونسل و وزرا کے ایک فرمان ہیں جو پہلا کا سلطان سے منتظر ہوا یہ حکم دیا گیا کہ: چھپی پر
کی ایک بیانیں لاریں کو روانہ کیجاوے ॥ یہ فوج مناسطہ اور سلوک کی مثالی ہوئی
سے لی گئی اور لا ایسا کے فریب فریب جو مقامات واقع ہیں وہاں کی فوج مستحقہ ظک کے لئے
بھی اس میں داخل کئے گئے۔

بھی حکم دیا گیا کہ دلوں اور لاریا اور طرق قلعہ تین جوڑ کی نر کارکشیوں کے عمدہ ہے
امور نئے ہیں اب اخلاقی نکو کے قائم مقام مقرر کئے جاویں اور وہاں کا انتظام کروں۔
فوج سلطانی کئے جن تغون کی تیاری کا حکم دیا گیا اونکی ڈھلانی کے اخراجات کا
سلطان نہایت حسیب خاص سے دینا منتظر کر لیا۔

جنگ ایپرس با سوم محاربہ سہولو پو (ایپرس تین)

جب یونان کے محافظہ فوچین جنوبی مشرقی سرحدی شیخ میں جا بجا متین ٹھین تو مغربی یا
جو ایپرس کے حصہ پر پہنچ سے قابض علاقہ اہمیت سرحد سے پہنچے ہٹا دیا گیا
ان سہت سی لاریوں میں جو اتواءے جنگ سے پہنچے ان حصہ جات میں واقع ہوئیں

اک رائی نہارت زبردست طھی اور وہ ہنپولو کا معزک تھا۔
اجارڈیلی نیوز کے خالص نامہ نگار کے ذریعے سے جو یونانی فوج کے ہلاہ تھا اس نہیں کا
مال بخوبی معلوم ہوا جو اس نے مقام پر اس سے ۰ امنی کو لکھا تھا۔

جنگ ہنپولو کی تین روز کی رائی میں یونانیوں کے مغلوبین اور
جو دین کی لفڑا سات سو سے زیادہ ہو گئی جس میں چیزوں اُن قبول
اور بہت سے مجرموں ہوئے۔ افریقیان کا نقصان عموماً بہت زیادہ
اس لئے ہوا کہ یونانیوں کی رجیلوں میں بہت زیادہ افسوس ہتھی ہے۔
ایک بلپن میں ایک یحیر کمانہر اور تین افسرا سے گئے اور چار زخمی ہوئے
یہی صیبہ اور بلپن میں ریختی گزدی ہوگی۔

ایک مرتبہ جگ کی قلت کے سببے ایک پیاری کے بازو سے یونانی
چلنی خاموش ہو گیا جو سڑک کے اوپر دا قع ہے میکن یونانی فوج ان نقصانات
جو اس عقام پر اس نے اٹھائے تھے ہی کمزود ہو گئی تھی کہ وہ اس موقع کو
غیرت سمجھ کر اس پیاری کی چوٹ پر غضہ نہیں کر سکی چنان سے ترک ایسی
آل بر سار ہے تھے کہ وہاں شہر نا دشوار تھا۔ اس وقت درہ قافا کر
دہانہ پر فوجوں کو کچھ بہت بڑی کامیاب حملہ نہیں ہوتی۔ اس درہ کی
سڑک نہایت پیچے لار اور عمودی ہے اور اس کے دونوں جانب کی چنانیں ہاں
ہیں۔ یونانی توبین ان آہنی دیواروں کے خلاف کوئی اثر نہیں دالی کا رولی
کرنے کے قابل تھیں جس کے عقب میں البا نیا کے دو گل بڑے تھے کے
ساتھ کٹھے تھے اور یونانی بلپن پر گردی کے متواتر سلاپ پیارے ہے تھے
جسکے پاس سوا ایک یادو چھوٹی چھوٹی آہنی اسی کی نہروں کے اور کوئی

بچاؤ نہ تھا۔ یہی کیفیت ہر مقام پر تھی۔ یونانی فوجوں کے لئے میدان میں صرف ان شرکوں کے پشتے نے کی تقدیر بناہ ملائی تھی جو ایک دوسرے کو قطع کرنی تھیں پر خلاف اس کے ترک ہر مقام پر ایک قدر تی آڑ رکھتے تھے جس کی اونہوں نے اپنے طور پر بھجوئی درست کر لیا تھا اور ہر حالت میں اسکے نو پہ یونانیوں پر ٹکرانی کر سکتے تھے پس ظاہر ہو کہ ہر موقع پر انکا نقصان نسبتاً خیف ہوتا تھا۔

یہ لڑائی تہامن رہی اور جیسا کہ اس قسم کی لڑائیوں میں عموماً دیکھا جاتا ہے، دورانِ جنگ میں کسی قسم کا ذرا سایہ بھی سکون نہیں دیکھا گیا جب کہ حصہ عزیز گزگز کا تو آسمان پر کالی کالی ٹھاں میں چھاکیں اور موسلا دہار میں ہے بننے لگا۔ اگرچہ اس سے ان سپاہیوں کو سنجاتِ ملکی کی جو پالیں گھنٹے سے فی الواقع بے آب دا ز لڑ رہے تھے لیکن چنانچہ ایک دلیرہ آخری کو شمش کی گئی۔

اس جنگ میں کالم و صبین کی مبارگی شرک ہوئی اور ایک پیشناک گولہ باری جانیں سے لفت گھنٹے سے زیادہ تک ہوا کی۔ اُسوقتِ شر اور گرنے والی بارشِ اندھی ٹڑھ گئی اور آدمی بالکل بھیگ گئے۔ اور فوجوں میں بہت بڑی بیدلی پیسلی گئی۔ پہاڑیوں کی پٹپٹانوں میں ملنے کی وجہ سے چسلن ہو گئی اور کسی حملہ کی خرید کو شمش میں رخنہ گرا رکھ رفتہ رفتہ گولہ باری کم ہوئی اور بند ہو گئی اور اگرچہ جایا شام تک اندھی ہی ایک آدھ گولہ چلتا رہا لیکن درحقیقت ہنپولو کی لڑائی پا پڑنے سے ختم ہو گئی اور نو صین اپنے اپنے مودوچوں پر قابض ہیں۔

جب تک بہت زیادہ رات نہیں گذری لاشون کے اوپر گاتے کام
ختم نہیں ہوا اور بعض لاشین درحقیقت دوسرا نسخہ تک نہیں ملیں
اس سے کہاں ہیں یونانیوں کے طبی وسائلِ جسمیوں کی نظر حکم اور
خیزگری میں نہایت ہی قابلِ الزام تھے۔ الباہیا فوجوں کی تفہیق اندوزی
ایسی شدید تھی جس سے بہت سی حالتیں ہیں اس بات کی ضرورت تھی کہ
مقتوں میں کی لاشین جہاں پڑی ہیں وہیں پڑی ہیں۔ رات کے گیاہ
نک گئے تھے اور بارش کی ہی کیفیت تھی ساہی بھیگ ہیتھے اور یہ
دیکھاگی کہ کلتر لمپیوں کو غیر ضرر رسیدہ افسون نے چھوڑ دیا تھا۔
فوجوں نے جمع ہونے کے لئے احکام جاری ہوئے تھے، درہات نہیں
کہ ایسا میں کے پہاڑ پر اپنا وطنی سورج قائم کریں جسکے منی درحقیقت یہ تھے
کہ جو کچھ تھوڑا بہت موقعِ حادث کیا گا اس کی چھوڑ دیا جائے اور جن جن بوفون
پر بالفعل قبضہ تھا وہاں سے کسی مقابکے بغیر بہت جائیں۔ جب فوج دریا کو
چارشنبے کے روز عبور کر رہی تھی تو پھر ایک رات کے میدان میں بہرح
بارش کے خلاف پڑی تھیں سے کاٹنا پڑی۔ یہ بارش بھی شام سے صبح
تک ہوا۔

جب شنبہ کے روز سپیدہ صبح لزو ارہوا تو تک ان بوفون پر فوج کے
یونانیوں نے پنجشنبہ کے روز دوپہر کو پڑی مردانگی سے فیکر کے گولوں کی
برداشت کی اور ایک جدید وہیں بندی ہیں شنوں ہے۔ جہاں ترکوں کی
سپہ گری کا سیلا ب جاری تھا جسکی زد ہنپوپو کے پہاڑ تک تھی جس نے
ایک روز پہلے یونانیوں کی بہت کچھ فیکری جانیں مطلع کی تھیں پو تک

یونانی با وجود انہماری نقصانات کے ایک اسی حالت میں رہتے تھے جس سے کسی حملہ کا تجدید ہو سکے اس لئے فرار دیا گیا تھا کہ وہ اپنی طاقت برخختی کے ساتھ فایم بن - ترک سوار سیدان میں بودار ہوئے لیکن چونکہ وہ ایک فاصلہ دراز پر تھے اور اونپری فراہمت و مخالفت کا اثر ہمیں پہنچا اور نہ ترکون ہی نے حملہ کی کوئی علاست طاہر کی لہذا وہ تمام دن خاموشی سے گزر گیا۔ کبھی کبھی جایجا کوئی توپ پل جاتی تھی۔ بعض باتیں تسلیہ آرٹیٹ سے کوئی گلہ ترکون کے مورچے پر گرتا تھا لیکن اس سے نہ کوئی نقصان ہوتا تھا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ جانہن کے لوگ بالکل تھک ہوئے تھے اور کوئی خواہش انکو لڑائی کی رخصی۔ حتیٰ کہ دریا سے لوگوں کے پل پر جسکا ایک حصہ کرنل گول فنوپوس نے اس لڑائی میں چینیں لیا تھا کچھ یون ہی توپوں کی لڑائی میں شغوف رہا۔ اور ہمودی دیریاک بیڈل سے توپوں کی طریقی ہوتی رہی۔ لیکن وہ بھی ایک پادو گھنٹے کے بعد نہ ہگئی اور ذریں ایک دوسرے کے مقابلے میں توپوں اور بندوقوں کی محماری گولہ باری کو سستے ہے جو تمام دن حوالی پر یو یزدا میں ہوتی رہی اس طرح حفت شب تک یونانی اپنے مورچوں پر قابض رہے حتیٰ کہ فوج کرنل ماس کا جو دوپہر کو آرٹیٹ اسیں گئے تھے یہ حکما ایک تاہم فوجیں ہیں مرتبہ اور دیریاک کے اس پارٹی پر نہ کوئی کوہاں آجائیں۔

فی الواقع اس کارروائی کے سعلق ہبتی افواہیں شہور ہوئیں جو عامہ ہلوہ کے سمجھنے ہیں۔ تاہم یہ بازگشت ہرگزی اسلامی اور انتظام کے ساتھ وقوف ہیں تھیں اور تاہم فوجیں اور توہین فدیم ہنگ ایک بازگشت کے طبقہ ہے

پانچ نسبت صحیح داہیں گئیں اسکے بعد کرنڈاکس اور دوسرے مکتبہ میں
مقسم ملا کا چونکہ ترکی سورجہ میں بولنگ جانے کے قابل نہ تھا پس یہ حستہ
نقش حربت میں تاکام مردا اس لئے حکم دیا گیا کہ عالمداری یونان کو فوجیں
داہیں جائیں۔ مارکوبٹ زارس اور پریوزدا کی فوج کو بھی یہی ہدایت ہوتی
اس طرح تیسرا قوبہ کوئی یونانی سپاہی ترکی علاقہ میں باقی نہیں رہا۔

پریویزا کے قریب سخت جنگ اور یونانی فوجوں کی

تصیبت ۱۶ مئی ۱۸۹۷ء

انہیں روزہوں کرو دا سا میں ایک جنگ عظیم ہیں روز تک پریویزا کی اور اسکے
بعد فوجیں پسپا ہیں۔ اس بارگشت میں بہت سے آدمی مسلح ہوتے۔ یہ قابل غور
ہے کہ تین ہزار کی ایک نبردست فوج دہاڑتے توں میں چہارشنبہ کے روز اور ترکی
خی۔ لیکن کوئی مناسب انتظام ہیاں پشتیرے نہ کیا گیا تھا اس لئے کسی طرح
ہیاں کوئی کشتمیں ملکتی تھی اور فوج کی ایک بہت بڑی جماعت تیرنے یا پایاب
اوڑنے پر مجبور ہوتی۔ تاہم سب لوگ اسی رات میں صحیح سے پہنچنے کی خلافت کے
چہارشنبہ کے روز کناڑہ پر ہوئے گے اور اسکے بعد انہوں نے تمام ان ملکیں الحصوں
راستوں پر جو پریویزا سے فلی پادیہ کو گئے ہیں ایک نبردست سورجہ فایم کر لیا۔
اس مقام پر وہ لوگ تمام دن سچپنیہ جہد اور شنبہ کوڑا میں مشغول ہے۔
ترکوں کی دو ہزار نبردست فوج نے پریویزا سے نکال کر ایک حلہ کیا اور ایک بڑی
گولہ باری اور گولی کی بوجھار کے بعد یونانی سورجے کو بونک سنگین گیریا اور اگرچہ ایک
مرتبہ ترک بہت بڑے نقصان کے ساتھ دہان سے ہٹا ہٹا دئے چلتے تھے تاہم

اوختوں نے مستوات اور پہم حملہ کئے۔

ویناں اپنے سورچون کو سنبھالے رہے تھیں لیکن چونکہ اوختوں نے تین موسم پر
کر لیئے کا وقت نہیں ملا اس لئے اوخت سعیت پریش آئی تھیں ترکوں کے
مقابلہ میں اونکا افغان بستہ ہٹڑا ہوا۔ سنبھل کی شام کو دونوں فوجیں تباہ کر چکر
ہو گئی تھیں جو یانیوں کو جھوک اور پاس سے سخت تباہی پہنچ رہی تھی اس میں کوئی
شبہ نہیں ہے کہ ترکوں کا بھی قریب قرب بھی حال تھا۔ یوں یانیوں کا قول یہ کہ اب ایسا
کے ساتھیوں نے بڑی عملی سے جنگ کی اور ایک عجیب غریب لیری اور عجیبت
ظاہری اونکی موت کا مطلق دُردا تھا با ان ہمہ موسپے میں کوئی تقدیر و احترام نہیں ہوا
جو یانی اب تک اپنے اصل مرض پر برقابی تھے۔ اسکے بعد رات کے وقت بخوبی آیا کہ یوں ای
غدا تک کو فوج واپس جائے۔

اس وقت ایک کمانیز نے فکلی ہوئی جھوکی اور جھیلی فوج کو اطلاع دیئے میں یہ غلطی کی
کہ اوختوں کے ساتھ پا ہونا یا منتشر ہونا چاہیے۔ ساپنے ساتھ کی ایک عدمہ
انتظام کے ساتھ لوٹے۔ لیکن تقریباً دسو سویں جنگ کے لئے اطلاع درآگاہی کا
بننا ہر کوئی ذریعہ نہ تھا مارڈا لئے یا قیدیں پڑ گئے با اینہم دریا کے کنارہ پر
معصیت کو ٹھیک ترقی ہوئی۔ اب تک خاموش تھے لیکن جب یوں یانیوں کو کوئی کشتی نہیں
تو ما یوس ہو گئے اور آخر کار اوختوں نے اس دریا کے نیچے سے پاپا اور ترے کا اڑا
کیا جو اونکو یوں ای عالمداری سے علیحدہ کرنا تھا۔

یہ ایک دوسری گھنٹے کا کام تھا لوگ دریا میں ماحصلہ پاؤں اسے لگے۔ علی اصلح
ترکوں کو اس واقعہ کی کیفیت معلوم ہوئی اس سوت اونٹوں نے باب اوزرنے والی
بچہ ہٹوں پر گولے پرسا مارشوں کے جنکی اب حالت نہایت معیتباں تھی بہت

آدمی ڈوب کے جس میں اکثر رنجی تھے اور جب یہ فوج مریٰ حصتی مقام پر ہوئی تو اونچی نہایت قابلِ افسوس تھی۔ اونھوں نے اپنے رنجی بندھے جو درسے تھے۔ بہت حسن تون میں اکثر پا ہو جانے سے اپنے اسلوچ کر کر دالے تھے اور جب خشلی اور مصیبت کی عاصم ہائی سخن نہ ہوتے تھے۔ ان روزکی لڑائی اور نہریں میں کرن بولٹ زارس کے آدمیوں نے تھجیں کیا تو کہاں کے ایک سو کاڈی لگم ہو گئے اور بیش اڑے گئے اور دوسروے زیادہ رنجی ہوئے۔ جیسیں جس پرداویں فی بیٹھن چھوڑ دئے گئے تھے۔ اور دسوکا پڑے تھے۔ اب اگر اس شخصان کو ایسا بھی کہ نہ صانع خلیل کے ساتھ ملائیں (زمان پیشتر لڑائی ہی) تو اپنے ارس کی فتح کا شخصان تین موزکی لڑائی میں کچھ ہوا اسکی تعداد تقریباً اسقدر ہے کہ پاکھوڑا اور یہاں کے ایک ہزار رنجی یا متفقہ دنیجہ ہو گئے جن میں سے بہت آدمیوں کو عمر دوں میں شمار کرنا چاہئے۔

۱۷۔ سُنْنَةِ ۹۸ مُهَرَّبَةٍ۔ ڈُوموکو کی لڑائی اور

جنگِ وهم ولونان کا خاتمه

اس لڑائی میں بھی جسکے اقتدار پر ملت جنگ عطاکی گئی مثل اور لڑائیوں کے نزکوں نے بہت بڑی گرمحوشی اور جنگی غالیت ظاہری اور دینانی فوجیں بڑی لکڑی کے ساتھ منہضہ ہوئیں۔ تمام ہقبل ایک نامہ نگاہ کے۔

” یونانیوں کی جانب سے بھی جن اسی علاستین پانی گئیں جن سے عموم ہوا کہ اوپر ہوئے اختریک ہوتے مقابلہ کیں۔ لیکن اس لڑائی کا بہت بڑا حصہ بھی کتنا

تعلیٰ یونانیوں سے ہے ایسا نہ شکست اور مصیبت سے لپڑی۔ ”

مودودہ سندی کی کہیت	یونانیوں کا مودودہ نامہواری کی وجہ سے گھوڑے کے فن کی شکل کا
---------------------	---

جسکا داہنا بازو نہایت تنگ تھا۔ ہماری توپوں کی تین باریاں اس مودودی میں تھیں جو ٹریکر کی تھیں جوہن جانب اتفاق ہے اور اونچی امداد کے پانچہزار سا پانچھین تھے۔ دو موكوکے سامنے پوٹیوں اور اُن ڈالاون پر چار میدان سے جائیں پانچ میدانی اور کوہی توپخانے سے پانچہزار سا پانچھونکے قاتم کے گئے تھے اور وہی جانب کے آخر ایک توپخانہ کیلیکی میں اور دوسرا توپخانہ کوڑزبی میں لگایا تھا۔ اسکے مخاذی چار میدانی اور کوہی توپخانے تھے۔

اس مقام پر جو فوجیں صفت بستہ تھیں اونچی العدا و تقریباً تیزہ بڑا ہو گی میڈ دوموکو کے باہم جات سے ایک بہادری ڈھال پر بطور محظوظ فوج کے متین تھیں۔ یونائیون کے خاطر مودودی کوہ اشٹی میٹھولی تکرپ کی دو توپوں سے چکر لالوں کے زیر کمان تھیں اسکا مدمالتیہ تھا۔ امنیوں سے ایک قبضہ قدمی قلعہ میں جو تصدیق کے اور اور دوسری دو موكوکے مشرق میں ایک چھپر نصب کی گئی۔ اس کے مخاذی چار میدانی اور کوہی توپخانے تھے۔

یونائیون کی کل فوج کی العدا و پیش اور چالیس ہزار کے ہمین عتی جس میں پانچہزار سوار بھی شامل تھے۔ جب توپوں کی فوجیں باہم جانب اور سامنے کی خاص صفت بندی کر رہی تھیں تو اونچی العدا پچھاں بڑا سے کم تھیں معلوم ہوتی تھی۔ اسکے علاوہ پانچہزار فوج داہنی جانب کے خاتمے پر اندادہ گئی۔ زنبخے کے تھوڑی دیر بعد تک فوجیں فریلاں کی جانب سے طریصی ہوئی۔ بیکھی تھیں۔ فریب فریب اوسی وقت ایک فوج کوہستان کیسی ملیکی کی چھپر نو دار ہوئی اور یونائیون کے سیرولی مودودیون پر گولہ باری شروع کی جس سے انکا جاپ دیا۔ جنہیں میر حمالی بائیں بازوکی کمان کرتے تھے اور جنہیں میکریں داہنے بازو کی فوج کے کمائی تھے۔ ترکی توپخانوں نے کوہ کیسی دیواری سے

او سوت تک گول باری کی جب تک کہ اسی نوچین فرسا لکی سرک بر وح کرنی پڑیں
ادھر سیدان ہن صفت بستہ ہو کر لڑائی کے لئے تیار ہوئیں یہ ایک عظیم اشان نظر
لختا جو دوموکی پہاڑیوں سے سنجوں دکھائی پڑتا تھا۔

رسالہ کے پانچ اسکو اُدن جو دو میل تک سرک پر سریٹ آئندھے شرق کی جانب
چڑھے گئے۔ اور ان اونچی اور بلند ہیوں کے پیچے جلوی سی دیواری کے نشیب میں واقع ہیں میں
ہو کئے پہنچنے ہیں میں تک ثابت قدمی کے ساتھ سائب کی طرح امری ہوئی جل گئیں۔
اسکے بعد وہ باقیں جانب عرض پوکاری کے عقب میں پہلی گئیں جو فتح حلا و باغی۔

یہ نوچین یونانیوں کی شرقی فوج کے ساتھ قائم ہوئیں۔ در تر کی توپخانے سرک
کی مشرقی جانب ایک پائی نشیب میں قائم کئے گئے۔ چھوٹے نے ٹری فاٹی فاٹیتے
ساتھ ٹرکی کی نقشی حرکت کو جو توپخانوں کے دامنی جانب سے عمل کرنے کے لئے^ک
(یونان کی جانب پ) ہو ریتی ایک عرصہ تک چھاپے رکھا۔ یونانیوں کی کمی
کرپ کی توپیں جو قلعہ اور چوپیوں پر ہمیں گولنکا میںہ پر سائے گئیں۔ اور فوراً نا
دریافت کر کے ترکوں کی عرفیت متفق حرکت میں ہل چل فائدی جو با اینہہ ٹرکی
ہر دو باری اور بے پرواہی سے عمل ہیں آرہی تھی ایک اونٹانی توپخانے سے جو ایک نہاد
پہاڑی کی پیشان پر تھا اس سرک کی جانب جو سیدان کو جاتی ہی نہ تھا زبانہ اور ترکی توپخانہ
پر گولے بر سائے شروع کئے۔

این یونانیوں نے سورجون پر ڈھلوان پہاڑوں سے گول باری شروع کی اور میں نتھے تک
یہ لڑائی عامہ مدد پر پہلی گئی صفت گھنٹے کے بعد جانہیں سے ہنگامہ گول باری اس قدر گروہ ہوا
جس سے معلوم ہوتا ہوا کہ گواٹکی توپیں ہل ہی ہیں۔ یونانیوں کی صفت بندی غیرمکی
نسبت عمده تھی۔ ایک شخص اسی خفناک تباہی کو سنجوں دیکھ کر اسکی لختا جو ترکی پہنچوں کی

صفون ہن اونکے تو سخاون نے دال کھی تھی ایک گولہ قلعہ کی کرب توں سے ترکی فوج کے ایک کالم میں جو مورچہ کے مشرقی گوشہ میں تھا اوس وقت گرا جب وہ دہس کی پناہ میں صفت بندی کی تیاری کر رہا تھا اور ایک دوسرے گولا ٹٹک کی دہنی طرف ترکی تو سخاون میں گرا۔ ان گوبون نے سخت نعمان ہو چکا یا جسکا اندازہ اس امر سے یوں سکتا ہے کہ ایک ترک تو پاپنے مقام سے لگڑی اور تو پھیون کو یہ توپ اوسی جگہ چھپڑ کر باقی توپن کو چھڑ کر کے لئے ہٹایا پڑیں۔ جو کچھ دیر کرنے بالکل خاتم ہو گئیں۔

ترکوں کی شجاعت یونا یون نے توپ کو گلا و بیکار اسکو بالکل بست ناپو کرنے کو شکل

اور گولہ باری کا نور اوسی پر محنت کر دیا۔ دو گولنڈا زون نے ہرگز اس خوفناک حالت میں اپنی توپوں کو چھپڑا۔ رویڑ کا نامہ نگار خاص جو عکس غمانہ کے ہمراہ تھا لکھتا ہو کر

” ان دونوں جانباز گولنڈا زون نے کمال ہی جرات اور شجاعت و ہخلاف

جنکے ارد گرد واقعی تعزیت نہیں موجود تھے اور کردی گولے خار و اگولے

پھٹ پھٹ کر گز ہے تھے اور کردی گولے اونکے قدموں کے تھے زین کو

پاش پاش کے ڈلتے تھے لیکن یہ بہادر اپنی جگسے ایک اچھا اور

اوہر بہت جانے کا نام نہیں تھے۔ رات ہو جانے کے بعد میں ترکی فوج

کے عقب میں ہٹ آیا اور فرش غال کو بھپو ناکر کے لیٹ رہا۔ کارتوں کے

شکستہ صندوقوں کو جمع کر کے الیکھانی بے دیکھ کر کئی زخمی ہستائی

جلانے سے پہلے اپنے کمزور ہمون کو گرم کرنے کی غرض سے جمع ہو گئے

ایک افسر کے ہمین آنکھ کے اوپر گولی کا سخت زخم تھا مگر وہ نہایت زندہ دلی

سے اس روڑ کے معروکوں کی کفیت سناتا رہا۔ ایک پایہ کے شانہ سے

گولی دار پار نکل گئی تھی جبکی اس شیر مرد کو متعلق پر واہ نہ تھی لیکن یعنی ہیو

کو یہ سے شدید رخجم ہوئے تھے کہ ذرا سی جبکش باشیں پر ورنہ بھیں
کر دینا تھا اور اونکے ملٹنے سے آہ کے ساتھ بے اختیار یہ کلمہ تھا
کہ ”لے اسٹہ پر رحم کر۔“

”ان غربِ صیستِ زدگان کی تخلیف کا اندازہ جو ہے اس
جس ہوئے تھے مجھے مدتِ الہم فرماؤں نہ گواہ۔ میں اسوقتِ ترکی کی توبیہ
کی قابل تعریفِ اسلام اور استقلال کی عمرانی کے بغیرین ہوتا۔
اوکو دو میں کے فاصدی سے یونانی مورپون پر گول باری کرنی پڑی تھی۔ اور
طرہ یہ کہ اٹکا تو پھاڑ نشیب میں اور مورچے بندی پر تھے اس سے شکایت
اور صیغہ زیادہ پڑیں۔ دشمن اپنی فعلی حرکت کو سجنی دیکھ سکتا تھا۔
با اینہ سے ترکی تو پھانس کے صرف درآمدی عقول اور سانچے مجرم جو ہوئے۔ مگر
ترکوں کی پیادہ فوج کو فضلان عظیم اٹھا پڑا۔ مجھے میدانِ جنگ کے
ایک حصہ پر کے گزرنے کا موقع ملا تو فرزے اور زخمی بلا استاذ ایک ہی
ڈھہریں پڑے پائے۔ زخمی سایپی کے ہپلو ہپلو بیکی اوس جگہ مردم
پی کیجا رہی تھی دوسرے شخص کی لاش بھی پڑی تھی جیسا کہ گولے
تک بوی گر کے چھوڑے کر دیا تھا۔

جس ترکی ستدنے والوں کے قلب پر حملہ کیا وہ بہت ہی قابلِ تبریز ہے
اوکو دراںِ جنگ میں یہ ہملا ہی موقع ملا کہ گولے کی زمین آؤتے تھے
اوئے غصہ کے چپ دوروں کی بونامیت ہی محفوظ و مصنوع تھے اور جہاں
غصہ کے شکر کی تعداد بمقابلہ اپنے بہت ہی زیادہ تھی بولاں گلیں فتح کر کے
خاصِ استاذِ حاصل کیا۔“

چاہے بہتے فرسا لائی تک پراور زیادتی سوار مودار ہوئے اور دلکی چال ہیں بش کرتے ہوئے نظر آتے۔ اسی وقت تک باہم بازو کی نوح ہیں خرد ترقی ہوئی سورپے کے عقب سے دو توپیں سیدان ہیں بڑھائی گئیں اور یونانیوں کے سورچنبر گورہ بازی شروع کی جان خصیبہ کے سچے بکترت پولانی فومن جمع ہیں۔

اس اثناہ میں بلتے ہوئے گماں کے سامنے مغربی جانب فوجوں کی گھنین روانہ ہوتیں اور ایک خوبصورت اور عددہ بڑی سکھی کی شکل میں آتے بُرہیں اور ایز نویں اصدی یہ سو گیری بالدی والوں سے سورچون پر مقابلہ کیا۔ خوازاد کر سپاہی گیری بالدی کے نزدیکان تھے۔ لیکن چونکہ وہ غیر ملکوں کے سپاہیوں کے دلکھنے کو حلاگا جو یونانیوں کے باہم بازو پڑتے۔ اس لئے اسکی بیڑھاضری ہے سیریانی نے انکی کمان اور گیری بالدی والوں کو حکم دیا کہ وہ موچان پر جوایا تو پیمانے کے سامنے تھا۔ بیڑھاضری کی بد کریں۔ انہوں نے ہر جدید غنیمہ پا لامہ پوچھا شہزادی لیکن اونچی مستقل مشقیدی کو نہیں روک سکے۔

اس لڑائی میں ترکوں کا استقلال قابل تعریف ہے جو پا جو اسکے کوں اون اور گوپوٹی پوچھا سے اونچی صعین لیا جاتا ہے اور ایز نویی اور ایزی بالدی کے لوگ بڑی قادر اندازی کے ساتھ اڑیں مار رہے تھے گراونٹ ہر چنان سری گرح تپین گتھا ہے۔ ترکوں نے انتظام کیا تھا کہ دہال پر بولنگپن حملہ کریں لیکن گیری لدی والوں کی مجھنی گولہ اندازی اور ڈر ہوئے اونچی جگہ سے ہشادیا۔ اور وہ سیریں ٹھنکی جانب پہنچ گئے۔ ڈر ہو گیری بالدی والوں میں سے اس قلعے میں بھروس ہوئے۔ سیریانی بھی مجھوں میں ہیں تھا۔ اس موقع پر گارڈ بالدیا ٹیکار دار نے جو هر دنہ کام کیا وہ نہایت جریت اگنیز ہے۔ پہ عمرت سخ کرنی

پہنچے ہوئے بیبا کا نہ اپنے زخمیوں کی تیار داری کو موجو دلخی اور خوش قسمتی سے تماہر لانے میں اوسکو کوئی خوبی نہیں ہو سکتا۔ یہ فوجون کی باہر کش میں ساف نہیں آئی۔ اگر اس نے اس سے اپنے زخمیوں کا سامنہ نہ پھوڑا۔ یہاں تک کہ تمام زخمی سلامتی سے اونچائی میں ہوئے گئے جو سبندر میر نوہیں قائم ہوا تھا۔

نارک وفت | جب نازک وفت فربیب آیا تو یوائی سوار و کام ایک اسکواں بن اس

چکر زار رہستے سے جو میدان کو بانا ہے اس لئے اور اک اگر ترک فوج حملہ کرے تو یہ کام سقا بلکر کرے۔ مبکر فوج اوس کے بعد بہت لگتے تھے سارے ڈر بنسجے کے فرب ایک بہت بڑی ترک فوج درہ الگو یا ان کے ہاتھیں جانب ہیلی ہوئی ویکھی گئی جسکل امداد پر دو توپخانے تھے ان فوجوں سے بہت جلد میدان جو دوسری سے زیادہ وسیع تھا باہکل پڑ ہو گیا۔ اس اثناہین ترکوں کے توپخانے کیسی دیاری نے جہاں نہیں کو اول نہ لڑائی شروع ہوئی یو نانیوں کی ہاتھیں خون پر گوئے ماہا شروع کئے جس سے تمام پہاڑی چوپیوں پر فی انوراگ لگا دی اور اسکا سبب ہوا کہ جہاں یا اس لڑائی سے جلنے لگی نہیں اور موسم شیبی میں اگ لگا دی گئی تھی جس پر تکوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ اور اس داہنی فوج کو جزبل سیکری کے نیز کمان تھی ہٹا دیا تھا اور پھر یو نانی مارڈا لئے جزبل سیکری سے بڑی بے صبری کے ساتھ لک کل طلب کی تھی اور تین ہزار فوج محفوظہ کو یہ توپخانوں کے اوکی روکو ہی گئی تھی۔ اس سین نہیں ترکی جزبل نے یو نانیوں کی میراث فوج پر متواتر حملے کئے اور اسکی حملہ دودو کو کے نیچے پو۔ پون گھنٹے تک بندوں اور توپوں کی متواتر بارہین چلا گئیں اور اونکا اثر خوبی کے اس سلاپ سے معلوم ہوا جو چکر زار رہستے سے عقب فوج ہیں لا یا گیا تھا۔

لڑائی کا انعام جنگ کا طوفان اب داہنی جانب بڑھا آیا۔ باجنھوں ایک سخت

ایز نیویون کے موپے پر بہا جہاں دوسرا اور جنین سف بستہ تھیں اور انہیں بار بوجھا
خوب مقابله کیا لیکن کرنل سیر و مچال نے جاس حصہ فوج کے قریب سے گزر ریتھے
فریڈمک طلب کی اور بالحق تین ہزار محفوظ فوجیں ہمارے کے اس پار ڈونوں کو کی دانی جا
ٹڑھاں۔ اور اڑنے والی صفوں کی مرد کے لئے پیلی گئیں۔ اسوقت کرنل مچال کے
کوٹھے پر ایک گولی لگی اور وہ سیدان جنگ سے واپس گئے۔ اونکو لوگ گھاری ہیں سور
کر کے لامسہ کو لے گئے انکا ایڈیکانگ اور بیجیا نفتٹ جا بع مر جمالی بھی زخمی ہوا
اسکی پیشانی پر گولی پڑی بھی اور کوپری اور ٹرک نکل گئی تھی اسکو بھی لوگ لامسہ کو اٹھا کر
لے گئے تھے۔ جہاں وہ جڑا جی عمل کے ہوڑی دیر بعد مر گیا۔ اسوقت نام فوج مصروف
کارزار تھی جسکا منتظر نہایت غلیم شان تھا۔ پھر منہکارہ کارزار ہائیں جا ب گرم ہوا اور
سائیسے چھن بکھے کے قریب نام سیدان سپاہیوں سے بھر گیا جوخت ٹرائیں بن شنوں
تھے۔ سات بجے کے قریب جانین کی تنگ اندازی دھیمی ہوئی اور جب شام ہوئی
تو باکھل ختم ہو گئی۔ ان سیدانی توپوں یا قلعہ کی کرب توپوں سے بھی بھی کوئی گورا چلتا
ہتا۔ غروب آفتاب کے بعد یونائی رسال سیدان سے اوپر کو ٹرھ کر درہ فرقاںک
پہنچ گیا۔ جو ایک محصر سیدان تک جمیں نریڑ کی مشرقی جانب بیجے کو گیا ہے اور
اگرچہ یونائی ٹری بہادری کے ساتھ اپنے تمام مقامات رفاقتیں تھے۔ مگر دوستے
ہوئے آفتاب کی روئی میں دھوئین کا اسکے غار علق نظر آتا تھا جو ایک گیستان یا
سراب کا شہر ہاں رہا تھا۔ جس ہیں جایجا شعلہ کے غوطہ ٹڑے ہوئے تھے۔
سیدان خون آکو اور ہلوہاں ہوتا تھا۔ رات ہوئے نے سے ٹرائی کچھ رخص کئے
ہند ہو گئی۔

ہیئتک نجہ اس روز کی حوالی اور ہیئتک جنگ کا یہ نجہ ہنا کہ جانشک یونائی

فوجون کا تھام سائنس اور بیان مورچوں کی جانب تھا اور ہواؤں نے نہایت دیری اور بہت مرداؤں کے ساتھ اٹھوا پئے غصہ میں رکھا جس کا فائیا ہوا ایک ترک اخراج کرتا ہوا گا۔ نوجوان پیاری اور نوکھڑوؤں کے استھان اور دلیری نے ایک اپے باران آتش میں حس سے بُرے ہر سے بھاڑوں کے پتے اپنے ہوتے تھے ایک اپے غیرم کے حملوں کا کامیابی کے ساتھ ہماں لے کیا جو نہایت اور سستہ اور بربت یافہ تھا۔ انکی صفحیں داریہ درہ اگوریانی سے فوج ہمسہ نکل کر میں ٹولی ہوئی ریختیں اور ترکہ پنی زیادتی افواج کے سبب سے دوسرے ذرکل خونزیر چنگ کے ذریعہ سے اس رُتائی کے خاتمہ کر دینے کی کوشش بانیگ کرنے کے تے بہبہ جوہ تیار تھے چار سو زخمی جنہوں اور مورچوں سے جمع کئے گئے تھے ملاں یو پڑھ لایو کو سمجھے کئے اور وہاں سے اپنالات بند تحریر ہو اور جلسی تورڈا نہ لئے گئے۔

عاصی تھا خاذ [ڈوبو کو کے عاضی اسپتال کا منظر ویکھنے سامان ہوا درجنہ میں ایک بیپ کی ڈھنڈلی روشنی ہوتی ہے ناگفتہ بہتا۔ اس سے بہتری ہے کہ اس بیان بجاے خود چوڑ دیا جائے۔ قعد مخفف جو لوگ حالت جان کی ہیں درہ جات فرغا اور لامسے سے لائے گئے تھے۔ اذکاراً مغربی مرضیہ اجل کی فہرست میں دست ہو چکا تھا۔

مامہ تھگار روپوڑ کا بیان ایک یونانی فسر کی

قصیدیق پر

ہر فرشے جو اس رُتائی میں شرک ہتا بڑی صفائی سے بیان کیا کہ:-
” مقام کثیکی میں معنے کے قریب ایک گھنٹا لے والی ترکی فوج نے کہنوزر کی شرک پر یونا نیون پر حملہ کیا۔ ایک جنگ مسب کے بعد وہ مو ضعیں بڑی کو

پس جانے پر مجبور دوسرے جو دیر میں فصلہ پڑتا ومان وہ ہمیرے اور اس مادی فوج کا انتقام کیا جو جزل سیکری سے کرنے والا پاچھت اتنا سے دو بنے سے پہلے طلب کی تھی۔ یہ کلی خوبین پام کے پوچھتے ہی روانی کی تھی لیکن یہ خوبین دیر میں پوچھتے۔ افسر نے بیان کیا جزل سیکری کا بازو اُسوقت سلاو ہوا جب بہادر نونایوں نے ٹرکی کے سواتر حملوں کو پریشان کر دیا ہے اور مرود اور زخمی ترکوں سے بین پوچھا ہوئی تھی۔ نونایوں کی صفتیں آئندے بنے تو لیکن اور داہنا بازو ڈوموکو کے موسم سے ہیں۔ اُسوقت جزل ہموشکی کا ڈویزن امیر میں اپنے انجام کے لئے چھوڑ دیا گیا تھا۔

بے شبهہ اب ہموشکی کا ڈویزن ملک گیا لھا صرف دریاکی جانب راہ فرار محفوظ تھی اور کہ تیجہ پر شدی تھا کہ یا تو وہ سپاہیوں والین بابر اہ دریا پر لیے یونانی طریقہ جہازات کے پکارنکل جائیں۔ نو بنے کے قرب ناک نونایوں کے طوفاناً دن کو بالکل اس سے بخوبی تھی کہ اس روز کی جنگ کا نتیجہ نونایوں کے خلاف ہوا ہے۔

بازگشت کے احکام بازگشت کے اُسی وقت احکام جاہی ہوئے۔ یہ تیری گشت

تھی جو بڑی بھاگوں میں شارکی جائی ہے۔ پناظر نہایت در ذمک اور دخوش تھا۔ لیکن اس بازگشت میں بخلاف فرسلام خیو کے کوئی بڑی پذیری اور گھلیریت نہیں ہوئی۔ البتہ لا یہ کاراسٹہ بوجاس ملزمت کے اکثر اتفاقات مک جاہنا جو سانوں کے ہجوم اور گھریلوں کی پرے سے پیدا ہوئی تھی جس پر مفروض اور کرست کا سامان لداہوا تھا۔ نہایت تابنگل چاندنی رات میں جس سے کوئی ہڑہ نہ ہونے پایا۔ بیان ہوا کہ تمام تو پختے بخوبی قلم لامیکو وہیں لائے گے صرف بڑے

محی عمرہ کی کرپ توہین چھوڑ دیتی ہیں۔ علی سبایخ ترکوں نے دو موکوچ پر فٹ کر دیا۔ بازیش میں شہزادے کی گلاری سب سے اگے گئی اور اوس کے چھپے مارڈن کا پر قدم تھا۔

لامسیرنی مالت لامسیرن کے ناص محلہ پن پانچ اور چھپن بجھ کے ماہین گاٹیوٹھا آئتا تھا۔ لامسیرن کا جوا فہرما جو زخمیوں کو لادہ ہے ہتھیں خیزیں کرنے پر جمالی بھی تھے۔ باشد و مکی جان بن رائے بہ سکوڑا نہ لکھا پڑا تھا۔ ہزاریں ہاتھیں نہیں بسیرنیوں دلیل ہوئے اور ان حاکم سلاسلیں وہی کو اس فوجی خوش تصدیق اسلامع کی جو بیچارہ ہونا ہے کی تابعیں نہایت المذاکر ہیں۔

کچھ ان ابوارٹ کا بیان پڑ کر جو خوفناک منظر ہے زخمیوں کے دھنواں میان میان اور پناہ نہیں کی فراز کی اشتہت دیکھا ہے اوسکی تفصیل اور توضیح کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس تو خوف پر خوف اپاہما ہوا ہے کہ بیرسٹ لئے اسکا بیان نہ لکھ پڑھو اور میکا کچھ بھجو جائے۔

تھیج چکنک قدر دو کو اسی کی خوفناک جنگ کا فتح ہے تھیج اس کو ظاہر ہو گیا جبکہ زیارت ہوئی پڑھتے ہوئے مہارہ پر راستہ ایسا کا راستہ ایسا۔ اسی جمیع کو ترکوں کا پوری پوری صرح شہر سلطانیہ اور اغاز جنگ سے پورے پورے ایک ہدینہ کے بعد بالائی پرچم بالآخر لہرنا مارے گا۔ اس آن خلی جنگیں پوناپیوں کے سقوفہ لین کی تعداد و دہڑا رکھی اور زخمیوں کی کوئی شمارتی و تحلیل کے آخری شہر دوموالے رخصیت ہو کر ہونا یہ سپنا لوں ہیں پہنچنے ہے پتھے تمام ہو بلئے تھے بیسا ابھی اس سے پیشہ لکھا جا پچھا جو۔

ترکوں کی طرف دسویں قلعہ اور سات سو مجرم حبوبے حرب معمول مانا جنگ آلات حرب غیر قلعہ ڈو موکوچن ترکوں کے انتہا لگے رستے پر اپنے جاؤں اسی کا یہ ہوا کہ ہونا کی قسمت کا آنڑی میصلہ ہو گیا اور اس جنگ میں شکست نہ اش کہانے سے اوسکی زندگی بیکی دوڑ گئیں اور سوامے خوارستگاری نجع کے اور کوئی سورت تخت امیرنہ کے پھار کی ایسیں ہی جنگ کی نفع کر لیا ترکوں کے لئے اس وقت صرف ایک ہفتہ عشروں کی بات تھی۔

ڈو موکلی زک قطعی اور کام بک قرار دی گئی۔ اور یونائیون کے دل غم سے اک
مدت کے لئے ترکون کے سقلبے میں صفت آرائی کرنے کی جرأت اور ہوش مکمل محو گئی
مفسر لویٹائیون کا تعاقب کوہاٹھریں میں اور کام جھرو

۱۸۔ مئی ۱۸۹۴ء بوقت صبح۔ اور

اختمام مرکز آرائی۔ ۱۹۔ مئی ۱۸۹۴ء اعیسوی

۱۸۔ مئی کی صبح کو پندرہ ہزار ترکون نے بخود سجا ہیون کا تعاقب کیا۔ یونائی سپالار
دشہزار فوج درہ فورک کی خاطلت کے لئے چھوڑ کر باقی فوج لامسیہ کو بیٹل لے گیا تھا
اس درہ پر کھڑے بکے رات تک فرقین میں گولہ باری ہوتی رہی اس وقت یونائی اپنے
مورچوں پر تلاضیں رہی۔ گر صح ہوتے ہی ۱۹۔ مئی کو سوچنے تراز میں جو لا ایمہ اور فورک
کے دریان ہدایت گئے۔ ترک بھی تعاقب کنان آگے بڑھے چلے آئے اور اس
نکے لارائی شروع ہو گئی۔ بیس ترکی رسالے غیم کا عقب رکن کے ارادے
اوٹکے ہپو پر سے گز گئے۔ یونائی اور پرستوا ترکوں باری کرنے رہے جس سے اندر ترکی
سوار ہو رہے گئے۔ لیکن ہوار دنی اس مردانہ کارروائی سے یونائیون کے لئے کوئی

راد فرار باقی نہیں کاٹنے میں انزواںے جنگ کا حکم ہو چکا اور مرکز آرائی
ختم ہو گئی۔ یونائی ۲۰۔ مئی کو لا ایمہ حاکر پاہ لازم ہونے اور ترک درہ فورک چھوڑ کر
قدوم سرحد پر پار گز گئے۔ پورا کھا خاص نامہ نگار اس وائد کو سطح سے بیان کردا
تھا ترک فتحیں یونائیون کو درہ فورک سے بھاگ کر اونچی عقب کی فوج کا جو برابر
بھائی جاہبی نہیں پوری سرگرمی سے تعاقب کئے چلے جا رہے تھے کہ یونائی
سپالار کا خاںدا نتواء جنگ کی درخواست لیکر آپونچا سیف اللہ بے

لے پہنچا کو خواہ اشیل و حمہ شناس کے ساتھ جو دو مونوں میں مقام تھے۔ واکر کر دیا۔ جواب آئے تک
دو نون خوجون تین لڑائی مٹوئی کروئی گئی۔

اس تعاقب میں ترکون نے سالھ بوانی اگر فرار کئے۔ ماڈلیں موسوف کا جواب آئے پر
باقاعدہ التواسے جنگ کا اعلان کر دیا گیا۔ اور بوانی فتح نامہ پر اوپتھ گئی۔ وہی
اسکو مقامات تباہیہ میں توکو اور خفر بالول میں فتح کر کے پہاڑیہ کو اٹر اندر الکریغ فام ہمہ بالول
میں قایم کیا۔ اسی نارنگوارنے جنگ دومو کوئے بعد متوجہ بندیں تاریخی یوتانی
محتسون کی نظری سے تھیں کے سے اجھڑی سے براہ بر نہیں ارسال کی۔

”کوہ آنھیں کے درون پرست آئے کے بعد ولیعہد یونان کی فتح سے براہی
سرحد کے میں درون پرستے نامیہ کو راستہ جانا تھا ایسا مکیا۔ کرنی اسماں اس
کی تکبیث درہ ادا نا انتہا پر متفقین کی اُتی۔ یہ جمیٹ جو ماننا قلب نکل کر کے
ساتھ معا کارائی ہیں شامل ہی نہ معلوم نہیں۔ پشت سے گام بر کریں اور
نائھر پر جس سے درہ کو چھپ دکر بس سکلہ میر کا راستہ اس طرف سے بالکل
خیر محفوظ ہو گیا تھا سیدھی ہاسیکہ بھاگ لئی جان وہ کیا بے تہی سے دخل
ہوئیں سیاہی بے تھاشا چھین چلکھاریں مار دے نئے اور کوئی اونکو گئنی والہ تھا۔“

نیدیونیجی دوں ساہ کو اپنے سر و نیک کر قیدیوں کے رشتہ درون اور درتوں نے
بلخانہ کا راستہ لیا اور اسکے دروازوں کو توڑ کر تمام قیدیوں کو رہا کر دیا۔

دوسری دایت ہو کہ حاکم شہر نے ان لوگوں کی استعمالا پر خوب بلخانہ کے دروازے
کھول دتے۔ خیر اُن کھلیج ہوئی ہو۔ قیدیوں نے میں سے نکلتے ہی دکانوں کو ٹوٹا شروع
کر دیا۔ ولیعہد جو لات کے وقت رہا ہوئے پکے ھٹپن شور و شف شکر نور دردی ہمیں اسی
قاہر کرنے کی قوعت سے چوک کو روانہ ہوئے مگر عالیا اور خود سپاہوں سے نہیں کئے

نودن سے اونچا شہزادہ پسیدیا۔ ایک رسالہ سوار نکا شہزادہ صاحب کی ارد دل من خدا
اوئے داغلت کرنے کا فضل کیا تھا کہ شہزادہ نے اُسکو دک کر حکم دیا اور فقط مقصید ہیں
کو جمع کر کے کپ میں لے جاؤ۔

متفقہ یاد و شست سلاطین بابت درخواست صلح

دول غلام کے سنیزین نے رائی کو باعثیں درخواست کی رابطہ کیجا ہے اور جنگ موقوف ہے
اسکے جواب میں ۱۴۔ سٹی کو فریٰ نے باضابطہ جواب دیا اور جب تک اسکی شرائط منظور نہ ہوں جنگ
لمتوی ہونا غیر ممکن ہے۔ پہلی شرائط یعنیں۔ ۱۱) بحافی عدو پہسلی۔ ۱۲) ایک کروڑ روپے
تاوان جنگ (جو سور کرو دیجے کی برا بر ہوتے ہیں) رس ترکی سلطنت میں رعایتے
یونان کے حقوق کیسی جو لشیں کی موقوفی سفراءے دول غلام سے ترکی نے یعنی تجویز
کیا کہ شرائط انجام دیئے لی عرض سے فرالامیں بھی ہو کر اقبالاں کریں اور اس امر
میں زور دیا گیا کہ اگر شرائط قابل متفقوری نہ ہوں تو غما نہ اخراج پیش قدمی اور برا بر جاری
رکھیں گی۔ اس غیر موقوف جو اس سلطنت ترکی نے تکمیل علت و جرأت کا بارڈال دیا اور
لگدیت میں رکھ کر نکلیں مطالبات ترکی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ بنابریں سلطان المغلکو
ہر سے ترغیب دلائی گئی کہ شرائط ان کمچھ ترمیم فراہیں لیکن زارروس کی تو شش نے
فوجی نیت پس کریا کہ التوابے جنگ کا اعلان باضابطہ جاری ہو گیا۔ زارروس نے
اسکے بعد میں ایک تاریخکار کا سلطان المغلکی خدمت میں روانڈا
زارروس کی درخواست بذریعہ تاریخی اور حضور سلطان المغلکی
متفقوری بابت التوابے جنگ

The Quarrel appeals
and the Sultan assedes

مندرجہ ذیل نقل اس نیکگرام کی ہے
جسکو زارروس نے سلطان کی خدمت میں دیا گیا

بانیزرن بھیجا شاکر ملت جنگ
کا اعلان کریں۔

یواپہرل محبی - اس مرے کی

The following is the text of
the telegram of the Tsar of
Russia to the Sultan urging
the declaration of an armistice.

"Your Imperial Majesty will
not feel astonished by the fact
that, encouraged by the evi-
dence of that sincere friend-
ship & neighbourly feeling
which exists between us, I
have taken upon myself
the task of addressing Your
august sensibility with
my expression of the wish
that you will crown the
heroic success of your sol-
diers by the suspension of
hostilities.

This is the course which
will be in entire accord
with the firmness and
peaceful moderation
you evinced at the com-
mencement of the cam-
paign. Your Imperial ma-
jesty thus will accomplish
an act which will be en-
tirely in conformity with
wisdom & moderation, and

میں بھت دلائی ہو اور میں نے بات فو

اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہو کر میں اپنی
عالیٰ دعائی اور زر و فخری کے ائے

اپنی اس خواہش کو ظاہر کروں کا آپ
سرماںی سے اتواء جنگ کے دریے

کے اپنے پا ہوئیں ڈپر ان کا سافی کر
عزم غصین گے۔ یہا دروان جنمی اپنے

اس استغلال اور ساخت ایخیر
اعتدال سے جو اپ نے آغاز نہ کر جنگ

کے ظاہر کیا ہے باطل ہو اپنی اور
مطلبی ہو گی یواپہرل محبی سطح

اپنکے کام کو انجام دیں گے جو
دہائی اور بولائی سے قابضت

کارکھا سے اور جو اس عزم

& which will serve still further to augment the respect & admiration, which your personally inspire, and of which I will for ever retain a memory.

سیری التجا ہے کہ یو امپریل بھی برا قوم کو کرم سیری غیر غیر میر دوئی کائیں۔ اور حبکوئیں ہمیشہ یاد رکھنگا۔
کریں گے۔

• The Sultan's Reply. •

I pray your Majesty accept my most lively and sincere thanks for the assurances & friendly felicitations you express towards me and the success of my soldiers in the despatch you have been good enough to adduce.

I thoroughly appreciate and reciprocate the peaceful intentions of your majesty & as a proof of my desire to conform with the sentiments

حرستا کو آئندہ سترزاد کر سکا جو کی ذات وال اصفات ہن موجود ہے اور حبکوئیں ہمیشہ یاد رکھنگا۔

سلطان المظفر کا جواب
بوجہی کے
جناب تنسین الہاس ہے کہ سیرا نہایت ولی اور پچاشکر یہ اس عین اور درستہ نہیں اور سرت کے نے قبول فرمان جو آپ نے سیری نسبت اور سیرے پاہیوں کی کامیابی کی نسبت میں اُس مسلمین ظاہر کیا ہے جبکہ رادی عایت آپنے سیرے نامہ بجا ہے اس محبت نامہ میں جو صاحبت امیر خلیل ہے میر کی نسبت ظاہر کے ہیں اُس تحریک و دستی اور ہمایہ طبیعت کے تعلقات پر میں از جو ہمارے اور آپ کے ہمیں جانی ہے ہیں اُنکی طریقہ کرنا ہون اور یونہی کے صاحب امیر رادون کو پسند کرنا ہے۔

ments your majesty expresses concerning the suspension of further warlike movements and the cessation of bloodshed, orders have been given for the commanding officers of both my armies to simultaneous arrest the course of hostilities.

I pray that your Imperial majesty may also be good enough to take into consideration that I wish for the friendly intervention of the powers to assure the reestablishment of peace having for its results the safeguarding of the rights & prestige of my Government & the maintenance of general peace by the subsequent and continual security of my frontier."

اور اپنی اس خواش کے اثاثات میں جسکے ذریعے سے میں یورپی کے خیالات اور آرائی تائید کرنا چاہتا ہو جو آپنے فریڈنٹی تحریکات اور جنگی کے ان اوقات کے بارے میں ہے کہ میں - میں نے اپنی دونوں جوں کے لیے افسوس کے نامہ حکام خارجی کر دے ہیں کہ فوجوں کی کارروائی کو روکنے کے لیے اپنی دوستی کا درجن کو روکوں -

الہاس ہے کہ یورپی براد عنا اس بات پر نور و حکاط فرمائیں کہیں دول عظیم کی دوستی: مداخلت کے لئے اس ادھکاں میں دل ہون کہ از سر امن و امان نا بد کیجاوے اور اسکے نتیجے میں یورپی حقوق اور یورپی دلنشت کے اعزاز و حرمت کو محفوظ رکھا جائے اور بذریعہ آیندہ اور دوامی حفاظت یورپی سرحد کے امن نامہ کو ترقی دیجائے

عاصی شرط مدت جنگ بھاٹا

عثمان پاشا سے سالار افراج متعینہ ایسا پرس نے ۱۸۔ مئی روز شنبہ ساڑھی بجے شام کے یوں نیکی کا اعلان دی کہ ہزارے نام قسطنطینیہ سے مکمل ہوا ہے کہ تو اسے جنگ کا بندوقت کروں۔ راس سے اہل روپ کو خیال پیدا ہوا کہ ایسا ہی حکم احمد شاہ کے نام جی پہنچا ہو گا لیکن تھیں ۱۹ مئی سے قبل جنگ نہیں روکی گئی۔ اور اس سے خلا ہر ہی کہ ادھم پاشا اور عثمان پاشا کے نام جو احکام اتواءے جنگ کی بابت صادر ہوئے اور نہیں فسرو اختلاف ہو گیا۔

۱۹۔ مئی ۱۹ نبکے دن کے بعد اللہ پاشا حاکم لا سپریہ اطلاع دی کہ لکھا ہیڈ کو از کر کو مدت جنگ کے شعلق کوئی ہدایت اپنکے نہیں ملی ہے۔ اسی بارخ کو ایک بجے دن نے ایک ہمد نامہ جس میں شرط مدت جنگ سندھن تھیں اور جس پر یوں اضافہ کیا گیا ہے آڑا کے میں پر دستخط کئے تھے اخہنسز ہو چکا۔ گورنمنٹ نے اسکی اطلاع فواؤ و ہمہ دی اور تاکید کی کہ وہ سیف اللہ پاشا کے اضافہ پر نہیں نامہ پایام شروع کریں۔ اس نے تو گورنمنٹ یونان کے خیال ہیں جو دستخط امداد ٹھاں بن بیو ڈی ٹھیں مل جنگی کارروائیوں سے شعلق سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ مقام آڑا کے معادود کے مصروف ہیں یہ بات شریش ہمیں چوتھی بھی جو حصہ ڈیل ہے۔

(۱) اسوقت ایک بجے ۱۹ مئی شوال کو ایک سماں ہو مدت جنگ فریقین ہیں جو کوئوں ہو۔

(۲) ترکی خوج آج شام کے ۴ بجے سے ان سو روپوں پر فتحہ کرے گی جو دریا آڑا کے داہنے کنارہ پر واقع ہیں اور جنپر وہ قبل اعلان جنگ کے قابض تھے۔

(۳) یومنی فوج دریا سے آڑا کے بائیں کنارے کو فالی کرے گی اور سالانہ سورپون پر قابض رہے گی۔

۱۴۔ اس معاہدہ کی دو قسمیں ہوتی اور ہر ایک فرقی ایک ایک نفل اول کی رہنے والی تھی۔

چوبیس گھنٹے کے لئے موافق جنگ کا اختتام بھاگ تھا

گورنمنٹ نے ولیعہمد کو جب اس معاہدے کے مضمون کی اطلاع دی تو انکو یہی ہدایت کی کہ
تفصیل اختتام کی ذمہ داری ترکوں پڑی ڈالیں اور طاہر کر دیں کہ یونانی فوج اب کسی صلح چھپڑے
چھاڑنا نکرے گی۔ ان اوس پر اگر کوئی شخص حملہ کر گا تو وہ اپنی خواست کی پابند ہو گی۔ ولیعہمد
یہی جاہاگی کہ معاہدہ التواے جنگ کا مضمون کما نہ سرکل فوج کے نخوبی نہیں شہین کر دے۔
اس پایام کے بعد پنجھر پر ولیعہمد نے اپنے اشاف کے چند افسران کو سیف اللہ اشاف کے ہاں
بیجا اور ۱۹ مئی کو پنجھنچے شام کے چوبیس گھنٹے کے لئے موافق جنگ کا ایک اختتام ختم ہوا۔

زبانی۔ ہنسی کو سائیٹ ہے پنجھنچے موافق ہوئی گورنمنٹ یونان اس دن پر کہ آڑنا کا معاہدہ ایک
موکوہ ہوا ہے دعویٰ کرتی ہے کہ ادھم اپنالی فوج میں اس گھنٹے کے بعد جو منع شامل تھا کو وہ غلبیہ ہونا
چاہتے۔ ۲۰۔ مئی کی دوپہر کے بعد قبل اتفاقاً سے ۲۲ گھنٹے کے ایک اسی سرکم کا معاہدہ صلحت
جنگ عسلی ہن عمل ہیں آیا اور ولیعہمد کے اشاف افسران سیفیت اپنانے اور پر دغط کئے
اس میں صرف اسقدار اشاف رہا اور تک میں ہیں اپنے ہو رہے پر نامیں ہیں۔

اختتام جنگ کی باضابطہ اطلاع

۱۵۔ مئی گولیا رہ بھاگہ ۲۰ مئی پر لندن میں تاریخیان میمول ہوتیں کہ یا بعال نے سفریں
دون غفت ام متعدد قلعہ نظیر کو اطلاع دی کہ جنگ ختم کر دیجانے کی اعلان مارشل ادمیرال اشاف اور
ادیسی کئی۔ اسی تاریخ مارشل ادمیرال اپنائیا کہ گورنمنٹ عثمانیہ نے جنگ سے بست کشی کی خبر دی
کی۔ اسی روز زادروں کا تاریخ اخہمۃ التواے جنگ صادر ہوا۔ سیکا فرما امتنکر ما الاجلا۔

دیا گیا۔ توفیق پاشا و نریخا جیہے نے دولت آسٹریا کے سفیر کو اختمام جنگ کی اطلاع دی سرفپ کری ہے بوقت شام توفیق پاشا سے ملاقات کی۔ آٹھا کے سامنے ترکوں نے سمع کا سفید جھنڈا لبنتا کیا۔

حدفاصل

۲۲ مئی روزہ شنبہ کو دونوں افعان سعابن کے درمیان آٹھ سو میٹر کی مدد میں مغلی گئی۔
 (توٹ) آٹھ سو میٹر رابر ہوتے ہیں ۵۰، ۱۳۰، ۲۰۰ میٹر کے اس لئے آٹھ سو میٹر جو درجہ سی
 پہنچا ہے برپر ہوتا ہے ۹۰، ۶۰، ۳۰ میٹر کے۔ میٹر کو آگزیزی گزناہ کیا
 عموماً یہ قاعدہ ہے کہ لعدا دسیڑ کو ۲۰۰ سے فربا کر کے ۷۰ سے تقسیم کر دینے ہیں تو گزنجاتے
 ہیں مثلاً $\frac{۸۰۰}{۷۰} = ۱۱$ گز کے (ملف)

ذیلی و اقتضایات

پونان کے بے تین معاون	پونان کی بُشیتی سے آسے جو معاون ملے دہ اپنے سپاہیوں یعنی اطالیں مجاہدین سے بھی بدتر نکلے۔ اطالیں مجاہدین نے قوایی، دکل، جونانیوں کو مدح الحج فرمادیا ہوگی۔ ترک جن شہر یا قصبہ میں داخل ہوئے تو اُنکی شراب کی بوتوں کو توڑ کر شراب لشدا دیتے تاکہ کوئی مسلمان شیطان کے انگوے سے اونچو مسند نہ لگائیں گے اسکے پر خلاف اطالیں مجاہدین جب کسی شہر میں جاتے تو انکا پلاکام شرکن ہو گئی ہوتا۔ شراب اوڑانے دلگرد کرنے عونوں کی حصیت بگارئی نے مافت ہاتا ہے کرنے میں اوہنوں نے کوئی کسر نہیں اونٹھا۔ رکھی اور رُلائی کے وفت پاؤں سررکھ کر رونو ہکر ہو جاتے۔ مان جب کسی مفتر نہ رہ جانا اور بے قابو ہو جاتے جسما ڈوبو گوئیں ہوا تو پھر کچھ ٹھوں لایا کرتے اس کے جنگ پر یونانیوں نے ان بدجنہوں کے حصہ کشی کو جبرا جہا زدن پڑھتا ہے
-----------------------	--

اُٹلی کو واپس بھیج دیا۔ جب انکی کسی جماعت کو چلے جانے کے لئے کہا گیا ہے تو اپرسر بر
ہو گئی اور جب تک سرکاری فوجوں کی گویوں سے تقریباً اوس قدر پلاں اور تینی نہ
ہوئے جتنے کے تراکون کے بال خستے ہوئے تھے ہتھیار پر لکھنے اور جہاز پر شخختے کام
ذمایا جو وقت یہ لوگ رائی سے فاسخ ہوتے تو یونانیوں میں مخواہ خیالات پہنچاتے
رہئے۔ انہا افسر علی شہود گیری بالدی (آزادہ لکھنے والی) کا بھیا اور نائب کیا ہے
اطالین پر بحث کا محبرڑی فیا اس تھا۔ ان لوگوں کی شرارت سے تنگ کا جرب
آخراں لکر کو ایک رنگی و بیرونی طبقے نے اپنے دفتر میں پاک اس سے درخواست کی کہ
اپ آپ مجاہدین سبتوں اُٹلی کو انتصاف لے جائیں اس سے جواب دیا کہ میں اپنے علیش
کے حکم کے بغیر ایسا نہیں کر سکتا۔ جب تیرنے اصرار کیا تو میرزا عبنتے تیرے تھے
شریعے سے اور دزیر موصوف کی بخوبی صرف کرنے کو تیار تھے کہ بولیں میں نے اطالین میرزا
گروں سے اپکرنا اور دعیان ازادی کو اطالین خلیٰ چاہی پر سوار کر کے یونان کی اونٹے خلکی کا نی
دوا نیشن سے ملکوں کو نیٹ یونان نے اعلان دیا کہ والٹیر اور بیقا عدوہ فوج سے سلحشور
نے لئے باریں۔ باقاعدہ ساہ کے کمانڈروں کے تمام مکتبی اور حکام صادروں سے
کاونکو وہیات اور شہزادے کے بوٹھے سے باز کھینچ لگئے۔ اگر بے باقاعدہ سماں پر ہتھیار
دینے سے انکار رہیں تو جبریل میں لا جاؤ۔

ایخنزریہ نے کثیر اندداد والٹیر ویں کی موجودگی سے سخت خوف کیا یا جانا ہے۔ فوجی
بولیں کی جو جماعت آڑا ہیج گئی تھی واپس ٹلب لگئی۔ بست سے اطالین والٹیر
انمارکٹ تھے کوئی نہیں اکو ایخنزر آنے سے روک لیا۔ آڑا سے زور دا
یتھے گئے جہاں اونے ہتھیار لیکر حکم دیا گیا کہ اونکو جہاز میں پڑ پاک حسب مہار
بس اُٹلی کے بندرگاہ کی طرف چاہا چاہیں دہان اونکو اونار دیا جائے۔ ان والٹیر

تے یا حکام مسکر کر شی کی اور بائشدن سے ٹرپے جکا نتیجہ یہ ہوا کہ اک امیر بن مقول اور چھڑخی ہوتے۔ اونچو دو یونانی جنگی چمازوں کی خلافت سے بُزُرگی بھی باالیا۔ جمعہ کو امریکے پانچ سو والٹیٹر ہوئے برائیخمن میں بھاۓ جوش و خروش کے ایک عالم تحریر ہے اہوا۔ یہ وقت فور کہ لدیہ اور خبر پاول کی زبان پاہ کے ساتھ شامل ہو گیا۔ فرقہ والٹر گزشتہ مختلف مقامات کو ایخمن سے روانہ ہوتے۔ کرنل منوس جبلو گورنمنٹ نے واپس لے لایا تھا جب تمام اگرہیمین ہو چکا تو لوگوں نے اسکے آنے پر بہت ٹرمی ناراضی ظاہر کی۔ ایک کروہ ٹرپے غصہ غصبہ میں اوسکے پیچھے ہولیا جو اسکو حاکم کیتا تاکہ اسکو قتل کرو اور خوشی سے ایک اگریز نے پر جوش مجمع سے مخاطب ہو کر کہ اس وقت تھا اطرافی عمل اصول اخلاق کے برخلاف ہے۔ اور ایک پادری نے تائید کی۔ اصطیح کرنل منوس کی جان بچکتی۔ موبائلی کو اخیر گروہ یونانی فوج کا کریڈ سے یونان کو واپس روانہ ہوا۔

اعلیٰ خضرت سلطان المعظم کا ہسپیال معائنہ فرمانا

۱۴۹۶-مئی

اعلیٰ خضرت سلطان المعظم ۷۳-مئی کو اپنے مجوح ساہیوں کے دیکھنے کے لئے محلہ لندن کے ہسپیال بن شریف لے گئے۔ حضور محمدؐ کے کمرے میں داخل ہونے پر نامہ ساہی کھڑے ہو گئے مگر ایک ساہی جو بہت ہی کمزور تھا فرش پر گرپا۔ جب او کے اوپر ٹھاکر بھر کر آزاد بانگا تو خلیفۃ المسلمين نے اوسکے قرب جاکار ارشاد فرمایا۔ تیری سب سے بڑی تباہی! مجوح ساہی نے جواب دیا۔ "خلیفۃ المسلمين کی وقاری عمد اور فتح ولصرت"۔ اعلیٰ خضرت نے ارشاد کیا یہ تو مان ہوئی بات ہے کہ ساہی اپنے نئے الگو اپر ساہی نے اپنے رحمتی بالکھا اور ہمکار فی انمور عرض کیا۔ یہ بالکھا اسلام کی شان تھیم

رکھنے میں ٹکری سے ٹکر دے ہوئے ہیں۔ اے مرے بادشاہ ہمیری التجاہ کے جو ملک اس طرح حصل کیا گیا ہو وہ تیرے پاشا و اپنے ندی نے پائی۔ ” اسکی خالص حب قومی اور جوش اسلامی و پیغمبر امیر المؤمنین کا رو سے مبارک نزد ہو گیا۔ اور انگھوں میں آنسو دیدا آئے۔

سلطین کا تفاق

۷۲۔ مئی کے تارکے موجب سلاطین نے اس بات پر تفاق کیا کہ ڈر کی کو اطلاق دین کے تحصلی کا ویاجاہا غیر ممکن ہے کوئی بات ممکن ہے کہ جنگی کامون کی عمدی کی غرض سے سرحد ترسم کھاواے اور ڈر کی جو مصارف جنگ چاہتا ہے اوسی میں تخفیف کرے۔ اور سلاطین سنتے ہیں کہ یونان کے اختیارات فتح نہیں کئے جاسکتے گو ممکن ہے کہ ان کچھ تخفیف کیجائے۔

مجموعی یادوشت پر جریں کا اعتراض اور سلطان کا شکر

۷۳۔ مئی۔ جون نے ڈر کے پاس مجموعی یادوشت بھیجنے پر اعتراض کیا تا و فتیک یونان سلاطین کی تجاویز کو منظور نہ کرے۔ سلطان نے شاہنشاہ ولیم کو ایک تابری ہبھی اور اس کے مشورہ کا شکر رہا ادا کیا اور بیان کیا کہ میں اسیہ کرتا ہم ان کا اس سے خاہرا ہم کی کیونکر فاتح کے استحقاق کو تسلیم کر سکتا ہے۔

۷۴۔ مئی سلاطین نے قلعہ طور سے ایک مجموعی یادوشت صدر و گیر تجاویز کے گز نہ ٹکری کے رو برویں کی جعلی تاریقی شہنشاہ کے روز بھیگی کی تھی۔ جس پر جریں نے تجویز کیا ہا کہ یادوشت پیش نکیا درست تا و فتیک یونان تجاویز سلاطین کو منظور نہ کرے۔

دریغ ظہم ڈر کی کی استقامت

افواہ بھی کہ خلیل قعبت پاشا صدر ظہم نے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں اتماس کیا کہ دولت

ظرکی کے خلاف ہیں جو طرکی کو نیت و تابود کرنے کے نئے سازشیں کر رہی ہیں۔
حسنور محمد صاحب مسلمہ آرمینیا اور دیگر معاملات میں پورے کے مطالبات کو کامیابی کے ساتھ
سترد فرما چکے ہیں اس طرح ہمیکے بارہ ہیں اونچی خواہیوں کی پروادہ تک رسائی اور پریل
تصرف کیا جاوے کرتے ہیں لہ آخرین وزیر موصوف نے پھرست ناظموں کی درخواست
اس تنقیف امنظور فرملے جانے کی استعفی۔

(نوف) شاہ یونان کے خیالات دربارہ چنگ

شرف زیکلین یولین بے جنکا تعاقب اجنبی پریل جمل سے ہے اس لفٹنڈو ہماں لکھا ہے عرشاہ یونان سے ہوئی
جس ہیں چند امور نہایت دلچسپ اور پراخیز ہیں۔ شاہ جاچ نے فرانسیسی مریضی کو تھیں دلایا کہ محکم آئی
ساعت تک مصاحت آمیز فصلدی کی ارز و حقی۔ ہمچیزی نے یہ بھی بیان کیا کہ بے شبہ مجاہد عالم اسے کی
سفطربانہ عالت سے کی خود را فتحی لیکن عالمانہ کارروائی یا تحریک خضری جو لوگ ہے پر اڑوں والنا چاہے
ہیں یہ وہ انسانوں نہیں ہیں جو امور سلطنت کے ذردار اور جوابدہ ہیں۔

ملک کا فرض مجہ پر یہ کہ ڈالنے سے بچنے کئے بہر ہو کو شش کروں۔ میں ان شھنوں میں نہیں ہوں جو
توون طبعی کی وجہ سے ڈالیں مولیے ہیں۔ میں نے بڑے صبر قناعت کے ساتھ اس بات کی اسیدیں
انتظار کیا کہ دوں پورا پنی مظیبوں کی ہیلائ کر دیے گے۔ میں نے فوجوں اور بڑیہ جہازات کے اس مقام پر
تھیں کرئے میں ایک ان بھی صلاح نہیں کیا جہاں سے وہ اپنی خاطر خواہ کارروائی کر سکیں۔ ہم کو اس
نازک حالت پر بخت حیرت ہوئی جسکا پہلے سے کوئی ہم دیگان بھی نہ تھا۔ ہمارے پر تین فتنہ کو کبھی
ایسے موردن حالت اور بابا کے جمع ہونے کا خیال بھی نہ تھا۔ مجھے اہلین کلی ہی کہ آئندہ ہم کو
اتفاق کے ذریعے سے قوت حاصل ہوگی اور ہمارا صبر تمام دنیا کی راستے کی ہمدردی حاصل کر دیگا۔ اگرچہ
سلامیں غلام ہمارے خلاف ہیں لیکن ہر شخص ہمارا ساتھ دینے کو آمادہ ہے اور ہم اس بات پر بحد نداز
کریں زیبائے۔ اس والے کے جواب میں کوئی پسکے اخباروں میں اب تک حدادت اور شمشنی پالی نہیں
جا تے ہے اور اصرار کے ساتھ اونچی خواہیں یہ کہ یونان پر لازام لکھائیں۔ شاہ نے کہا کہ ان کو چنیوں

سر کی کا جواب

طاائف کے متفقہ نوٹ کے جواب میں ۲۸ ستمبر ۱۹۴۷ء کو بالعالیٰ کی طرف سے وصول گیا۔ امیں شرائط صلح کی بابت کوئی بحث نہیں کی گئی۔ صرف انقدر لکھا کہ اب چونکہ انوارے جنگ کی رسماں ادا ہو چکی ہیں تو پھر حلبہ بازی کی حینڈان ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے سلطان سفیر ان دل سے اس معاملہ پر گفتگو کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ آخر اس جواب میں یہ بھی خواہش غلام ہر کسی کو صلحناصر پر فرستالاں دھنخند کئے جائیں۔

کوئی اشارة پڑیا۔ ہینڈ یوناں کے وسائل نہایت بھی صد و ہیں بلکہ یونانی قوم صرف انہیں شخصو پر بھروسہ کر سکتی ہے جنہوں نے ماقعات اور حالات کو روزمرہ دیکھا ہے اور جو ہمارے ساتھ غیر طبعی طبقہ فداری کے برداشت کر سکتے ہیں اور انہوں نے بڑی گرجو شی کے ساتھ یہ بھی بیان کیا ہم اس لڑائی کے جواب میں ہیں۔ کیا یہ سنبھال سکتے ہیں جو چھارائی؟ ایک کے مقابلہ میں سات کی مخالفت قابل غور ہے۔ بہانہ بازی ہے اسے اعتبار میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کیا یہ سنبھال سکتے ہیں جو فرض سے اپنی فوج جزیرہ کریٹ میں اوتاری جہان پر ادا فرمی ہتا کر لے سکتے اُن بیانوں کی جاون کو محفوظ رکھیں جنکو تک ہلاک کر دیتے۔ دعا لیکہ یونان سلطان کے صلح کی گفتگو کر رہا تھا اور کیا یہ بات سرحد نہیں پر تھی جہاں ہے آئندہ رو قبیل ترکوں نے بھی محفوظ فوج طلب کی تھی میکو معلوم ہے کہ سرحد کر جو ہے لیکن کیا ان چند بیانوں کی نفع حکمت اعلان کرنے کے لئے کافی دوافی دو ہے۔ اول فرض یہ ہنا کہ اونکو سرویدے اور سنبھال کی اجازت نہیں جاتی۔

شاہ نے ملکہ عاکفہ صفائی رسانی یونانی سرحد کا جواہر دیتے کے بعد جب ترکوں کی باقاعدہ فوج نے انہیں تباہ نہ پڑھ لکیا تھا) مندرجہ ذیل غنماں حالات بیان کئے۔ اونہوں نے کہا میں حقیقت یہ کہ ہم پر بوجہ حملہ ہوا اور دوست راست یہ ہے کہ ہم پر حملہ کرنے کے نتے حکم دیا گیا تھا۔ یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ ہم اپنے سے جنگ نہیں کرتے ہیں۔ جزیرہ کریٹ کے سبب ہم میں تفرقہ نہیں ہوا بلکہ اور ساریں میں جو بعد کو کہلئی۔ غصہ کنام بدل غضام ہمارے خلاف ہیں اور ہینڈ قومیں تو کہم کہا ہماری مخالفت کر رہی ہیں۔ آپ نہیں کہ کیا تو یہ کیا تو میں ایک تو ضمیح کرنے تیار نہیں ہوں۔ ہر حال اگر وہ جنگ کے لئے پہنچے اور لڑائی میں خوف کیا تو یہ یوپیں اتفاق کا فعل ہے۔“

یونان کا عذر افلاس

۳۸۔ میں کو یونان نے طاقتور نئے نام ایک مراسلہ لکھا بدن مخصوصاً کہ سرحد یونان میں لوئی تغیری نہونا چاہئے (جیسا کہ طاقتین بجاۓ تھسلی دینے کے ملک یونان میں ڈرکی کی جدوجہ کچھ بڑا دینا اور سرحد کو سیدھی کرنی چاہئے ہے)۔ لیکن اس صورت میں یونان کو اپنے طلب کی خاطت کے لئے از سر بر جدید قلعے بنانے پر نیکے اور اوپر ترازوہ نیز باری کا ہے۔
ٹوٹ پڑے گا۔

مشکلات کریٹ کی ناس بجٹ پر شاہ جا جنے کا۔ مجھے اب تک کوئی دوں بیوب کا حال معلوم نہیں بلکہ تو قومی قانون کے مطابق حماصہ و قائم نہیں رہ سکتا یو میں فومن اس مقام پر قائم کرنے کی وجہ سے دولت غمانیہ کے اصول پا ستبازی کو نشکن کر دی ہیں۔ وحیقت وہ ہمارے دمکن کی وجہ پر ہے۔ اور ہمارے مقابلو کو تھیا را اور ہمارے ہیں۔ یونان اور ترکی کا جگہ الگ طے ہو جائے تو پہلی مداخلت یک طرف عادت کا ایک فعل ہو جائے گی۔ پھر یہی سے اس ناکی حالت نے ہم کو سکھا دیا ہے کہ تو قومی قانون ایک بینا پشاہی ہے۔ علی ہنا ہر محضی سے دھنناڑائی کے سپریں بانٹے پر نہایت مشجع گھنکلوگی۔ اونہوں نے کہا ارب کو بہت جلد یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ ہم کو لاری میں درکش نہ سے کوئی سُلکہ بدلکار قید کا نامیریکا۔ تم بہت جلد و ٹکوگے کہا را بڑھ جہازات ایک بہت ہی بڑی ہاڑوں کے سے ٹھلب کیا گیا ہے۔ کیا تھی اور اپرسی ہی تک جگلی کارروائیاں محدود رہیں گی۔ ہر بانٹے ہیں کہم اپنے پرہرس کر سکتے ہیں بلکہ ہم اور بختیاروں سے بھی فائدہ اور ہما سکتے ہیں جو ہم کو..... میں ایم پس کا فی بہت موجود ہے اور ہم اپنے حقوق کا تحفظ بخوبی کر سکتے ہیں ہمارا یہ جبال ہے کہ تم قدم زد کے مقابیں تھاں ہیں ہیا نشک کفر ارش ہی ہے بالغل علی ہو ہر تم کے ہو کر پور پبل اوس طوفان کے ندووار ہو سنکے جگا وہ بانی ہے بہت آیکا بلکن مجھے بخوبی معلوم ہے کہ وہ ایک طولانی اور خوشتر جگ کے لئے نہایت بیقرار ہے اگرچہ بحسمی سے بہت دیر ہو گئی ہے بلکہ ہم کو اسندہ الفاف پر نہیں رکھنا پایا ہے کہ کریٹ کے معاملہ میں حق اور ان نیت کے خلاف ایک بہت بڑا جرم سرزد ہوا ہے اور اس کی گوشتمی شروع ہو گئی ہے۔

اس مراسلہ میں یونان نے یہ بھی لکھا کہ عدم صرف بہت بہورا نہ رہا ان دسے کے تین اور
یہ ناممکن ہے کہ رہا جنگ بھی دیا جائے اور فرنجہ اہون کو بھی بچالتا جاوے اس کے علاوہ
یونان کو اسیں بھی عذر ہے کہ یونانی رعایا سے ٹرکی کے حقوق میں کافی تخفیف کی جاوے۔

جو اس الجمیع اب منجان سپیران

بالعالمی کے رشتہ نگرہ بالا کے جواب میں، سہی کو سپیران پورپ نے لکھا کہ ہیں اتواء
جنگ کے ختم ہوئے میں کوئی غدر نہیں ہے اور اس کے مطابق ہم اخیزیز میں کارروائی کر دیں گے
لیکن کسے ساتھ یہی مباری ایسے یہ ہے کہ شرائط صلح پر بحث فی الفور شروع ہو جائی چاہیے۔
اہمیٰ۔ قسطنطینیہ۔ ایک سلطانی فران مجازی ہوا جس میں جملت جنگ پندرہ بفرکی
۲۰۔ میں سے فرار ہوئی اب اس شرط کے پر برداشت یادہ کیجاوے اگر لشکر صلح ختم ہو۔

رہائی حقوق یونان

کبھی چولیش یعنی رہائی حقوق یونان کی موجودی کی شرط و معافات شرائط مصالحت میں
اور پر لکھی جائیکی ہو۔ اوس کا مطلب اور حقوق کی تشریح معاہم کرنا اسلامی ہے چنانچہ رعایتی
حقوق کا ذکر اور پڑھا ہو۔ وہ بعض اُن معراجات کا نام ہے جنکو کیے بعد دیکھے تمام
فرماںروائیان سلطنت عثمانیہ اور برلنی سلطنتوں کے باشندوں کے باشندوں کے محوظہ رکھتے
آئئے ہمہوں نے ترکوں کی علمداری میں سکونت اختیار کی ہے۔ یہ رعایتیں قرن اوسط
ابتدی ہیں اور اسے ایں مش اور نکے مغلوں نے انخلش سماں کے قریب عطا
کی تھیں۔ یہ محسن تجارتی رعایتیں تھیں بعد اسے ایام و زوال سلطنت عثمانیہ میں تھیں
کی طرح ترکی میں بھی وہ محمد ناجات کی پراگرگران قدر ہوئیں اور ترکی سے نبردی بمعاهد
ان دوسری سلطنتوں کے حفاظت ٹرکی ای دوسری ماقوں کے جو اونچی بابت دھوکی کر لی
قوت رکھتی تھیں حاصل کی جانے لگیں۔ ان رعایتی حقوق کے بوجب جو مردمات محوظہ رکھیں

جائی ہیں وہ یہ ہیں۔ برادرت ٹیکس سے علاوہ مخصوص کشمکش کے رادر جو پرولی اشخاص غیر معمول حباداد رکھتے ہوں تو ٹیکس اپنی سے) ٹیکل میں رہنمے اونچ طبقہ مکونت کے حق کا ضلع نہ توانا۔ اور کل عدالتونکے انتہا سماحت سے اونکا بردی رہنا۔ یہ آخری رعایت البتہ مستثنیات اور حدود کی پسندیدہ اور اسکی تفضیل بہت طول طلب اور محدود ہے پس اسعد کہنا کافی ہے کہ اجنبی اشخاص کے حقوق اس رعایت کے ہونے سے ہمیشہ طبع طبع کے جگہ ٹے باخصوص صحنین جہان اونچی وجہ سے شاملیت عالیتی معرفت کرنا پڑیں پس ایسا ہو اکرئے ہیں اور خوبی کے بارا مختلف نکون کے ماہین اونچی وجہ سے چھپ گیاں دائیں ہوئیں فی الحال جو سلطنتیں رعایتی حقوق رکھتی ہیں اونکے نام ہیں۔ یعنی یورپیں فرانس - آلمانیہ - انگلستان - ہنگری - اسپانیا - روس - ہالینڈ - سویٹیں - آفریقہ - بھیم - پرتغال اور یونان۔ اور یونانیں حداکہ تھی وہ امریکا و برلن۔

رعایتی حقوق یوپیں پر سرفراز و ملزکی تحریر

رعایتی حقوق یوپیں کے تاریخی حالات کے بارے میں بہت کچھ اختلاف رہے ہے۔ اسمو قع پر سرفراز و ملزکی تحریر کا حوالہ میسا ہے۔ سرفراز و ملزکی تاریخ صحنین کے تین کام ابتداء میں جو رعایتی حقوق اونکے لئے وہ اصل میں معاملات کی حیثیت ہیں انہیں بلکہ زیادہ صراعات کی حیثیت سے دیے گئے تھے۔ اس زمانہ کے سلطنتیں ٹرکی نے تو سغرب کی میانی سلطنتوں کو اس قابل بحث تھے کہ انکے ساتھ بربری کا برداشت کیا جائی اور اونکا خاص نثار یہ تھا کہ جو علیتیں وہ عطا کریں اونکے سعادت پڑتے ہیں اسی طرح کی رعایتیں دوسری سلطنتوں ہیں اونکے ساتھ کیجاں ہیں۔ جن زبردست خدمت افراد اور اول نے اپنی رعایتی حقوق عطا کئے تھے وہ اس طبقاً پر مکمل نہ لگتے کہ جو رعایتیں وہ تو قبیلیں

حکومت کی نگاہ سے دیکھو رہا تھا مگر حکومت اسکے جانشینوں کی مگزینی اور سخت پریشانی کا باعث ہوا چاہیئے گی۔

دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کا سودا سے پندرہ ہزار لکھ کے تاریخ و تاریخ کو اپنے شامانہ اختیار کی کوئی خداوندی اور خوشی سے دیکھتا اور ہم باتیں ہمارے تاریخ و تاریخ کی دلخیل گو شفیعین ہستی و درود اس مقام پر طالع تھیں۔ اور ان ایام میں بمقابلہ ٹرکی کے بالکل ہی صفت تھیں۔ ایسا سوچ سے زاد بھی گمان نہ تھا کہ جو حقوق اوت دے گئے تھے اونکی تحریک بسی سخت، پاہنچی کے ساتھ بھی جاوے گی) اور اسکے دوسرے اور سے کہ وہی سلطنت صنعت اور زوال چیز ہو گئی۔ اور رب اسکو میرزا علی داود کے ان عجیبیاں نہیں کہ اس اکار نما ڈرامہ جو اسے حقوق سے مطلع ہیں۔

سلطان المعظم کی شبہ اخپا کرنا میکل کی رائے

کراچی میں جو اکثر موسموں پر ترکان اور ارکے سلطان کے ساتھ احمد انصوب کر رہا تھا دارالسینہ عکس کے پرچم میں یون آئیکل لکھا۔ یہ شہرو ہی کہ سلطان سُرمی پر مال ہے مگر پھر پھی وہ اس سے بت کچھ نام طلب کر گیا جو دل عظام کا را وہ ہو۔ اسکی مادت میں داخل ہو کہ وہ جس چیز پر اڑنے لیجئے تو سے آسانی سے نہیں جھوٹا۔ سارے پیش یہ کہا کرتے ہیں کہ امورِ مدنی این جمعت کوئی اسے فایکر نہیں کرتے تو پھر اس سے مشکل نہیں اور ہمون تک اس نے تمام اور پ کی سلطنت کو اٹھکیوں پر بخاپا حالانکہ سب کے سے یہ کہتے رہے کہ اوسکی ذات بلکہ سلطنت نک ایک نہیں بہت دنابود ہو سکتی ہے اگر آج اوسکی وہ حالت نہیں جو اندرون میں ہی وہ اس وقت ایک ابھی فوج کا لیپڑ کر رہے جس نے لماں فتح حاصل کی ہیں بلکہ آج پوچھو تو وہ آج ایک قوم کا سردار ہے جسیں ایک نئی بیوچ پوچھی گئی ہے اور جس نے نئی ذمہ بآلی سے ہے۔ اسلام جو سا سون اور

فقط نظریہ کے لکھت و خون اور قتل و غارت کے بعد پست ہو گئا تھا آج اوسکے دم سے
قوی ہو گیا ہی بلکہ اسکے وجود پر فخر کرتا ہے۔ پورپ میں بھی اب اسکو بہت بڑی وقعت
حالی ہو گئی ہے اور کثرت سے طرفدار ہو گئے ہیں۔ بڑے بڑے زبردست بادشاہ آئندہ
اسکے عینہ داروں میں ہیں آج کی حالت کا تصحیح ماہی مالن سے مقابله کیا جاوے
تو لکھتا فرق ہے۔ اس وقت اوسے اپنے تخت و تاج بلکہ ملکت کے مکٹے مکٹے
ہو جانے کا اندازہ تھا اور کچھ وہ دن ہے کہ پورپ اوس پر حملہ نہ کارروائی نہ کریں گا۔ اور یہ
وقت میں جبکہ سکد اور سکا پورپ کے دلوں میں بیٹھ گیا ہے اوسکے منہ سے اس کلہ کا نکلنے
کے ہم نرمی پر باطل ہیں بڑی سرت اور خوشی کے ساتھ مٹا جا ریں گا۔

واقعات بعد از جنگ

۱۔ چون۔ اکثر باغیوں کے سرغنا کریٹ کی خود ختاری اس شرط پر قبول کرنا چاہئے تھوڑے
کرنے کی فوصلیں دہان سے بھل جاوے۔

۲۔ چون۔ باغیوں نے سفیرانہ دول غلطام کو اطلاق دی کہ تا تصفیہ شرائط صلح التواہ جنگ
منظور ہو۔ باغیوں نے کل فعل غلطام کو دعوت دی کہ کل سے مصائب کی بابت گفتگو شروع کر دیں۔

۳۔ چون۔ فرانس نے کریٹ کی خود ختاری کے بارہ میں ایک بخوبی پیش کی جس میں بخوبی دیا گی
کہ ماہک غیر کی پویس بھرپر کیجاوے اور سلطنت ہائی غیر کے اعتبار پر قرضہ دلسلے اخراجات
لیا جاوے۔ روں اور انگریزوں نے اس بخوبی کو پسند کیا۔

۴۔ چون۔ ^{بیان} کریٹ کے دگون نے براحتی غاصب متفکر میں نامی کے صوبہ کی گزینہ تھا کی
کیا۔

۵۔ چون۔ ^{بیان} مابین سفیرانہ ملک غیر اور توفیق پاشا کے گفتگو صلح شروع ہوئی۔

بیانات قرار دیکھی ہی کہ ایک یہ دعوٹ دربارہ ترسیم زمکنی یونی سرحد کے اور ایک ملبیں دربارہ

اختیارات یو نائیو سکھے اور سفر لپ کری دربارہ اداے مصادر جنگ کے ایک ایک یادوں
ٹیکا کریں۔

۵۔ جون۔ مختلف علامات کی موجودگی سے ثابت ہونے لگا کہ ڈکی تیاری کر رہا ہے
کہ تسلی میں بہت دشکے کے قبضہ کرے۔ گورنمنچ اور اسکول، اسٹریمروہے میں۔ اور
ڈکل سے لوگوں کے حرم ہی داخل ہونے لگے۔

۶۔ جون ۱۸۹۴ء کج مقام پر ایمن جوبلے سفیروں اور توفیق پاشا کا جمع ہوا تاکہ دربارہ
شراط اصلاح ڈکی دیوانان کے سمجھتے کیجاوے اوس میں فایم مقامان گزینش ریٹن فرمان
اٹلی نے قطعی برخلاف اس تجویز کے بیان کیا کہ حصی سلطنت ڈکی میں شریک کیا تے۔

۷۔ جون ۱۸۹۴ء ایو۔ گزینش ڈکی نے جو ادشت سفیروں کو پیش کی اوس میں ڈکل دھو
کرنی ہے کہ حصی کو چڑاپنے لاسک میں شریک کرے۔ کیونکہ جن شرائط سے وہ تمام
یو نان کو دیا گیا تھا اونکا عملہ آدم ہمین کیا گیا۔ گزینش ڈکی چڑاپی خواہ ہر کتنی ہے
کہ یو نان کو جو اختیارات دے گئے تھے وہ خاب کئے جاویں کیونکہ یو نان نے اونکا خارہ
پر تاؤ کیا اور دربارہ مصادر جنگ کے یادوں میں بیان ہو کہ فلاح اپنا نصان پولا
کرے ہماستھی ہے۔

۸۔ جون ۱۸۹۴ء۔ پندرہ یو نان والٹریٹر ایٹ کو اغرض سے واپس سے تھے کہ ڈکے
لوگوں کو زرعیب دیکر آزادہ ہنگ کرنے میکن جماز سے اوپر نے دقت کر فدا کر لئے گئے۔

۹۔ جون۔ اس خبر سے انہیں میں سخت شوشیش پھیل کر سفیران متعینہ فحصیہ پر
مرف نشریہ کی ہے کہ کس بنا پر فیصلہ ہوا چاہیتے اور ڈکی اور یو نان کو اس ایت پر مجھ پردا
کرو ہو اپنا فیصلہ کر لیں۔

۱۰۔ جون۔ سفارتہ میں متعینہ فحصیہ نے تین کھپڑاں تجویہ کا روکنی تقریکریں میں

آنچی ہن تاکہ لفظ سے سرو تھسل اور مصارف جانس اور یونان کے اختیارات کے بارے میں جانچ کریں۔

۱۰۔ چون۔ گورنمنٹ کے نئے ان ا Razas سے اتنا کیا ہوئی ہے ایسے ادا و انت میں لفاظ کے لئے بھی جو سلامیں کے پاس بھی کم تھی کام تھسلی اور اپرس میں ترکیں ملے سخت جو زو ظلم میا سہے۔

۱۱۔ چون۔ اخبار ڈیلی نیوز کے نامہ مکار نے قسطنطینیہ سے تجھیر کیا کہ توفیق پاشا نے غیران ہولی پر کو اطلاع دی کا ایسے لامک باعلاقہ کا داہس دیا جو خون کے ذریعے فتح کیا گیا ہاں مذہبیہ اسلام کے خلاف ہے۔ اسی ذریعے سے یونان کیا گیا کہ سینہر ہرگز متنے اس بارہ میں توفیق پاشا کی تاسید کی۔

۱۲۔ چون۔ رُمی نے مصلی ہن بھریہ و نشی فراہمی گس لامکو ہیا اور فرمانات میں ایک ترک گورنر فر کیا۔

۱۳۔ چون قسطنطینیہ میں سفیروں نے جو ایک فیلانش کیش سفر کی تھی اوس نے ایک روپڑ تیار کی کہ یونان کے اخراجات جنگ کے نئے چالس لاکھ روپڑ سے زادہ نہیں سکتا۔

۱۴۔ چولاکی۔ ایمڈیا فیس سابق ذریعہ یونان نے ایکھنہ میں برش دریرے کے کوئی کوئی ہونان کی مالی حالت کی گمراہی کی سری دلت کو توپیں بکھرا لیا جسسا کہ دوں پر کامیاب ہیا۔

۱۵۔ چولاکی۔ یونانی سرحد کے ستعلن ذریعے ترک نے طاقتوان کے منقصہ نوٹ پر دستخط کرنے سے اکار کیا اور کما کہ تھسلی میں سے ایک انجوہ زمین یونان کو داہس کو بجاوے گی۔

فریر اغسطس نے سلطان کو اطلاع دی کہ میں ہرگز مجوزہ کاغذو شیر دستخط نکر دیگا۔ ایک چرسے لارڈ نے کہا کہ ترک یونان نامے کا اس کے منوالنے کے لئے دھمکا۔

کل طرح قسطنطینیہ رومنی فوج کے صحیح ہونے کی ضرورت ہے۔

روس نے ایک تجھی طاقتور کو بھی کفیسا کیا جلدی فضیلہ کرائیں۔

۸۔ جولائی۔ بڑی نبھی ایک اسے میں سامانہ و نامی سرحد کی شبتوں اپنی عذرات خود صاحبت سے بیان کئے کچھ عرصہ کے لئے ملک کے خلاف ساری لامقین تنخ گھپیں۔ سفیر آشنا نے تو فین پاشا کو لکھا کہ سرحد پسلی کی بابت اگر یابوالی گشتگو کے لئے کوئی دن سعین نفرات کا تو سفیر ان بو رپ اپنی بھی طاقتون کو لکھ دیں گے کہ جسیں تمہیں بطور خود کا رہا تھا اگر ہے۔

سفیران یورپ نے ایک متفقہ یادداشت با جمالی میں پیش کی کہ سرحد کے حوالہ میں شہنشاہ آسرد اپنے تمدن کے معاملہ میں سلطان کے مرسل کے جواب میں لکھا کہ با جمالی اگر طاقتون کا کہنا مان لیگا تو اسکا فائدہ ہے۔

شہنشاہ جرمی نے بھی سلطان کو یہی جواب دیدیا کہ انہوں ہی ساری طاقتون کے خلاف کارروائی نہیں کر سکتا۔

۹۔ جولائی۔ پرسپلیٹ فاراود و مرسے سلطان میں یورپ نے بھی سلطان المظفر کو جواب دیا کہ شرائط صلح میں ہم نے جو اے دی ہی وہ اپنے قبول کر لینا بہت مناسب انتظام ہے۔

۱۰۔ جولائی۔ تو فین پاشا نے سفارت دوں یورپ کو اطلاع دی کہ دیوان سرحد کا مقصد طے ہونے کی بابت شنبہ کے دن ہم کچھ کہیں گے۔

۱۱۔ جولائی۔ جو اپاشا جو سائبی میں وزیر اعظم دامت خانیز تھے کرٹ میں فوجی سپاہی تحریر کے

۱۲۔ جولائی۔ سفارت دوں یورپ نے شنبہ کے روز مجوزہ اخراجات خاک اور یونانیوں کے لئے مارک ترک میں رعایتی حقوق منسوخ کرنے کے لئے چند تباہیا ویز پیش کریں۔

۱۳۔ جولائی۔ بموجب تحریر نامہ نگار ٹائمز۔ سلطان نے ذکی پاشا اور سعد الدین پاشا کو

صلح کے طے کرنے کی غرض سے توفیق پاشا کے ساتھ فوجی ڈیمیگٹ مقرر کیا تھا اور صلح نے توفیق پاشا کے ساتھ اور کسی کا ہونا ناپسند کیا اور اس لئے ایک ہفتہ کرنے والے جلسہ عتوی رہا۔

۲۶۰۔ جولاٹی۔ سفیرین نے جو نقشہ الحاق سرحد کا بنا کر توفیق پاشا کو پیش کیا تھا وہ سلطان نے نامنظور فرمایا اور اس لئے سفیرین سے گزر کراپ پیغام دہزادہ وزیر اور دولت نبی خاڑیا مگر ۲۲ کو اسکے خلاف سلطانی علاوں کئے جانے کا شہر ہوا یعنی ترجمہ سرحد تک کسیندر تبدیل شرائط کے ساتھ باعوالی نے متضور کر لی۔ خرچ چنگ کا نجیبہ سفیر حسن کے پسروں کیا گیا۔

(نونٹ) استغاثہ سلطان جواب شہنشاہ آستانہ

۔ جولاٹی کو سفارت اور لہذا ہو سب سے نمائی ہے اپنی گورنمنٹ کے سرحد تسلی کے ذمہ کرنے کی نہیں بلکہ اس طبقہ سابق توفیق پاشا کے پاس ایک متفقہ بادشاہت روایت کی جسکا مضمون حسب تلمیز احمد اسٹینڈرڈ بڑی قبولی تھیں تھا۔

” ہم سفرے دول جنکے وسخن خدا میں نہیں ہوئے ہیں حال جناب پر صیغہ خارجیہ دولت ہماں کی خدمت میں عرض پر دادا ہیں کوچنکہ باعوالی کی طرف سے ترجمہ سرحد تسلی کے متعلق ہم تو کوئی قلمی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے لہذا ہمارے متفقہ بیان دیں پر کمالاً کہ نا ضروری۔ محوزہ سرحد باعوض جنگی نوبی اٹا چیوں نے جو تجویز کی ہے اور بحالی میں پیش کی ہے۔ دول عظام وید اسی تجویز کو متضور کرتے ہیں اور اسی ہنا پر دولت اتفاق کر لیا ہے کہ دولت ہماں کو توفیق دلایا جائے کہ ہم ہم مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ اُن فراموشون کا سنبھال کر دیں جسکے سب سے صلح میں تاخیر ہوئی ہے جو مصیہ خواہی درد ہے ۔ ”

ذکر کردہ بالا بادشاہت متفقہ کے وصول چورنے کے بعد سلطان اعتماد نے سلاطین جوڑ کے پاس استغاثہ سمجھ دیا بلاؤ اس طور دا تکیا اور اس میں جدید سرحد سلام بریا پر معاف صورت کیا۔ سلاطین و پرنسپلٹ خداں کی طرف سے جو جواب آئے وہ بالکل ایک سے ہیں۔ سلطان کو پر صلح وی کو تجویز پیش کردہ سلاطین کو تسلیم کر لیا جائے۔ فرانسیس جوزف آسٹریا نے سلطان للعلوی سے ایک ماہ استغاثہ پر جواب دیا وہ حب ذیل ہے۔ جو غالباً اور وفا کا امام اتحاد مخلکو حضرت والا سے مالک ہے

۳۸۔ جولائی۔ منجانب یونان خرچہ جنگ کی بابت روس نے تجویز جوں سے اختلاف کیا اس لئے مغیر جوں نے اپنی گورنمنٹ کو اس بارہ میں تحریز بھی۔

۳۹۔ جولائی۔ جوں کی راستے ہے کہ اگر سلاطین یونان الی حالت کی نگرانی اور اخراجات جنگ کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوں تو انکی فوج تسلی سے قدمتہ اور ادائیگی اسے۔ جولائی۔ جنگ کے متعلق سفارت نے ایک تجویز کی جس کو جوں نے پستہ لہذا اضفیہ کی اسیدازہ ہوئی۔

چار میں لوڈ (اکرود روپر) جو فیصلہ کیتی ہے تجویز کیا اوس کے لینے سے باعثی نے نفعی اخلاق کر دیا اس سے کہ خرچہ اس سے کمیں زیادہ ہو جائے۔

یکم اگست۔ مسیحین نے صلحناصر کے ابتدائی شرائط فلمبند کے ملکن توافق پاتا چلتا۔ ابی ترمیمین تجویز کیں جو با عیش اختلاف سلاطین ہیں۔

ثانیم اگست۔ گورنمنٹ یونان کی طرف سے ایک یادداشت سلاطین کی خدمت میں بعاذه ہوئی جس میں یہ تجویز پیش ہوئی کہ رملی کو خرچہ جنگ دینے کے لئے کوئی شخص اوس کو دید

اوی جس کے سبب سے حضرت اعلیٰ موجودہ حال میں بھے جائز استغاثہ فرماتے ہیں اوی کی رو سے پڑا فرض ہو کہ میں اپنی ولائقہ بہتری اور نیز لوپ کے شرائط پیش کروں کے نبیا درپاپ یونان کے ساتھ متعکر ہوں۔ لشکر کی ناچیزوں کی کمیش کے ذریعے سے جو سرحد تجویز ہوئی ہے وہ مطابق اوسی اصول کے ہے جو با فرض جعلی مطلوب ہو۔ احمد گو حضرت اعلیٰ نے سعادتی الحال میں تسلیم فرمایا ہے اور ایسا شرمسد ترمیم ہے جو بمشمول دوسری شرائط صلح کے منہماں کذاشت ہے۔ جسکو دولت غصہ لوپ پر بطور اختلاف کے معتبر کر دیا ہے اور جو کی بنا پر امر خدا ہمکو جاری ہے کہ دیرپ میں امن و امان کی حالت قائم رہنے کی ایک محبہ دعوانت ہے لہذا اسی ہمی اسند ماہکر حضرت اعلیٰ بہری اس ملاح نیک کو تو چہ عاجل سنبھال و راستے۔ امتحن پر میں تجدیداً اس خاص دوستی اور اعلیٰ احترام کا اظہار کرتا ہوں جو حکم اپنی انسنت حامل ہے ॥

قرض دے اور اُس قرض کی ومردار ایک ایسی گھنی ہو جس میں قرض خیا ہوں کہ بڑن سے
ارائیں مقرر کئے جائیں جس سے دوسرا سلطان کو یونان کی مالی مالکت کے نگران ہے
کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔

۱۰۔ گست۔ گورنمنٹ یونان کی اس تجویز سے قرض یعنی والوں کو شفی حاصل نہیں
اس نے گورنمنٹ یونان کو قرض لینے میں کامیابی کی اسید نہیں اور حاصل کا ملک اس تو
تک خالی ذکر یا جایگا جب تک کہ یونان کی مالی مالکت زیر نگرانی سلطان یورپا ہے۔

۱۱۔ گست۔ خالص کے نامہ کا نامہ ایضاً سخت یونان سے اخراج دی کہ خرچہ جنگ
یونان سے زصول ہونے کی وجہ سے دولت عثمانیہ نے صاف چاہ دیا یا سے کہ ہماری
موج نکلتی خالی نہیں کر سکتی۔ اگر دس لاکھ پونڈ کی ہمیں قسط ویدی جاوے تو ترکی افغان
تسلیم سے بکھانا شروع کر دیں۔ گورنمنٹ یونان نے سلطان یورپ چاہیدا ہے کہ اگر وے
باہر کے قبضہ دون سے انتظام کرنے کے لئے اسکو اجازت دین تو وہ خود قرضہ نکالا جائے
جنگ ادا کر سکتا ہے اور اگر اونچی خواہش ہو کہ یونان کی مالی مالکت اور نکے زیر نگرانی رہے
وہ اس امریک بجھوڑے۔

جواد پاشا کی تقریٰ پہ محمدہ گورنری کریٹ

جواد پاشا سباقوں ذریعہ عظم کی تقریٰ سے وہ نے رضا مندی ظاہر نہ کی۔ اخباریہ
کے لکھا کہ خوف ہے کہ ”کریٹ میں اتنی موجودگی سے براثر پیدا ہو۔“ اشام صوفی
روزنگی سے پہلے استانہ علیہ میں حاضر ہو گر باریاں سے مشرف ہوئے تو اعلیٰ حضرت
استرانج ارشاد فرمایا۔ ”ابدولت تپر ان خذات بدلیا کے صلیمیں ہوما بدولت اور خود
اپنی سلطنت کرنے تمنا نہیں کامیاب سے ہو گرے پھر ہو کرنا ہے۔“ چونکہ تمہارا
سلطان کی نظر میں محجوب اور عیا یوں نکلے تو کب موزر نہیں ہو اور یہ زور پہنچی تپر انہوں

کرتا ہو امدا بدولت اقبال نظر کریں کی فوجی سپہ سالاری سے غصت نہیں تھے ہیں۔“
جواد پاشا کے خست ہو جائیں کے بعد سلطانی فرمان صادر ہوا کہ شاکر پاشا برادر جواد پاشا نوچی کشہ
والانہ مارہ یا لور کے ایک سبیر قدر ہوان اور جواد پاشا کے دام افخر بے کو عثمانی تھے سرفراز
کیا یا وسے۔ ایک بیان کے بھیجیں اہل کریٹ نے جواد پاشا کی گورنمنٹ کی اور بالعالي
اس پسندیدل کی باہت تاریخی۔ ترک سرکاری طبیون میں جواد پاشا کی تقریبی اس بنا
پر محمد اول کی گئی تھی مارکہ گورنمنٹ ٹھانیہ اور سلاطین اور پسکے امیر ہمدون میں اسکا، قائم ہوا اور
پاشا موسون کو اور پرنس لئے تصحیح دی گئی کہ وہ کریٹ کے حالت سے بخوبی و
دعا ہوتی اپنی انتظاری قابلیت شہود امام صفوی۔

تیتو فرقہ پرنس کے نامہ کا رسے طاقتیات۔ نامہ جاہنے نظری کے بعد الملاقات
جزروں کی بابت اسے ای تو جواد پاشا کے کہا کہ پلی مرتیبہ جبلکے ہیں گورنر کریٹ مقرر کیا گیا تھا
ترمیقائی خار کے دامنی مالت بست تحریکی تاہم عرصہ قلعیں میں تھوڑی اسی فوج سے امن الامان
ڈاہم کر دیا گی اور زیادہ غرضی نہ مونے پا۔ وہ ہوان نے کہا کہ وہ جزیرہ میں پونچتے
ہی تھدہ دفعہ کی امیر چیخت کیا اسی ہدھی مایر کے عمل میں لائے کی جو ان قائم کرنے
کے نظری ایں اٹھیں۔ نیلے اور کہا کہ تھدہ دفعہ کے امیر یا ہمود سان قیام اسی
لئے اب تک کام من لائے وہ باہل ان مایر کے یکسین ہی جکڑا چلتے ہیں اور اگر
ہی تریپریتی جاوٹکی جاوٹک برلنی حاویہ ہیں تو اسکا نیم ہمچڑا کے کہ جزیرہ دیلان ہو جائے
اور اسکی آبادی نہیں فناہ ہو ہو پائے اور کچھ نہ کا۔ جواد پاشا نے جزیرہ میں ہو چکر تھوڑی
تفصیل کریں اور مسلمان اور عرب یا یونان کے بیہم اسی دیبا کرنے کی کوشش کی اور مصادر
مہاجریں نکالنی کی انتظام کیا۔

۲۳۔ گھست۔ لاڑ سالہ بھری نے ایک تجویز سلاطین عظام کو ہیں کی کریمان

کو اجازت دیجائے کہ وہ اخراجات جنگ کا روپیہ دلت غماز کو کسی سے قرض لے کر
ادا کرے اور تمام سلاطین کی نگران اور قدموں میں بیان پرستی چاہی جو جس سے تضرع
روپیہ کا سودا داہو سکے۔ ۲۶۔ اگست۔ لارڈ سالیبی نے اصلی کو خالی کرنے اور اخراجات
جنگ ادا کرنے کے لئے چوتھی پیش کی سلاطین عظام نے اسکا پسند کیا اور یونانی گورنمنٹ
سے دریافت کیا کہ اس قرض کو ادا کرنے کے لئے کم قدر محفوظ ہے وہ دست برداریوں کے
اس۔ اگست۔ بیجا پہ اس بیان کے گورنمنٹ یونان سے سلاطین کو اخلال دی کہ خرچ جنگ کے
بالاقاط ادا ہیگی میں یونان محاصل ہائیپ سالانہ ایک کروڑ روپیہ دھرم دینے
کے لئے موجود ہے۔ ۱۴۔ ستمبر۔ باب عالی نے سفراء دول کے نام ایک مدرسہ کو دفعہ
اخلال دی کہ عشد ولایت کریم پر ایک غمازی شخص کا تقریر ہو گا اور ترکی کو فوج خوبیہ میں قائم
رہے گی مخفیوں نے اختیار مصلحانہ کا۔ اسکا جواب دینا متوقی رکھا۔ ۱۵۔ ستمبر سلاطین
یونان کی روز بست قبول کی کہ او سکے تجارتی تعلقات ڈرکی سے از سرو قایم کرے جائے۔
۱۶۔ ستمبر۔ گورنر گریٹ نے خوبیہ بالعالی مجوزہ شہر کے عدالت قائم کئے جائے پر احتفاظ کیا
جس سے سلطان ان عظیم کے شاہی حقوق ہیں لفظ ہم نیکا اعتماد ہے۔ نیز مشتملہ پورپنی پوسیک
تقریر کی تزویدی۔ ۱۷۔ ستمبر۔ بالا خصوصیہ ہو گی۔ سفراء دول قسطنطینیہ نے بالآخر
عہدنا سمع ما ہیں ہم یونان کے مسودہ میں یہ شرط کو قطعی طور پر داخل کر لیا۔

وقفات مصالحت من رب مسلمنا ممحوجزہ دول بیو پ

و باب عالی

بخار فرنگیہ رزیڈیٹ کے ایک نہایت ماتھکار اور باغز نامہ نگاری نے قسطنطینیہ سے ابتدائی
مجوزہ دول یوپے بالعالی کی تفصیل اس طرح پر لکھی۔ چونکہ طاقتوں نے یونان کے فواہ
و اغراض اپنے یاد میں نے ہیں اور طریقے نے طاقتوں کی واخالت اس بارہ میں منظور کیا

ذیل کی گیارہ و فعات سفارین دول پورستہ بالعالیٰ کے مشوہ سے تیار کی ہیں۔

(۱) حدین بی سرحد روم و یونان کے نقطہ قابل کے سطابیں ہو گئی اور اسکے مطابق حدین بی کی کارروائی ابتدائی عہد نامہ پر دھنخاہ ہونے کے بعد از جم شروع ہو گئی اور ٹرکی اور یونان اور دول پوری کے دکلا، اسکو صراحتاً میراثیگے اور آخراً ذکر لصیت پیش آئے کسی تباہ و کے ناشی کرنے کے۔
 (۲) یونان ٹرکی کو چالاں کھو پڑا اور ان جنگ دیکھا دول پور پا غرض سے تباہ اختیار کر تھے۔
 کہ پہلے فرخواہون کے سبقاً کو ادائیگی تاوان جنگ سے کوئی نقصان ہوئے اور اس سے
 وہ محسن سلطنت کو نہیں اور اس نے قرض ادا کئے جائے کے داسٹے اپنے اہتمام اور گرانی ہیں۔
 (۳) بھوتوں اور فاماڈ یونان کو آغاز جنگ سے پہلے ٹرکی میں مصلحت ہے۔ پہستو رہیں کے
 (۴) ابتدائی شرائط پر دھنخاہ ہو جائے کے کمانڈم ۱۷۶۱ بعد یونان کے خاص قاصد سلطنتیہ
 آؤ گے اور آخری عہد نامہ پر دھنخاہ گئے۔ اہم قید یونان کا مقابلہ ہمیشہ کے واسطے صلح و امن کے
 بے عک سمجھی اتحاد اور جمادات کی آمد و فوت اور ان لوگوں کو ہر عادوں کا دایا جانتے ہو گا جنکی
 املاک کو جنگ سے نقصان پہنچا ہو۔

(۵) مزید یونان اینین تین میں یہ بھی ہو گی۔ (۱) تعلقات میں الاقوام (روم و یونان) کا عملکرد
 اور اس کے مقابلہ۔ (۲) فلسطین پر یونانی سفیر متعینہ اور ٹرکی سلسلہ کے تعلقات کا فیصلہ۔
 (۳) تعمییہ متعلق ان جرائم کے جو ایک فرقہ کی سلطنت میں سر زد ہوں اور مر کر کے دسرے
 فرقہ کی مدد ارہی ہیں جھاگ کر پڑا گزیں ہو۔

(۶) ابتدائی شرائط پر معاً دھنخاہ ہو جائیگے کے بعد روم و یونان میں ٹرائی کی حالت باقاعدہ
 سمجھی جائیگی نہ کی فوجیں فلسطین سے باہک سہت آجیگی۔ اور ٹرکی کے مغبہ طلب موقع جنگ
 کی عددوں کیوں پر مقرر ہو گئی جبتاک کہ یونان قلعہ تاوان جنگ نہ ادا کر دے۔

(۷) ابتدائی شرائط پر معاً دھنخاہ ہونے کے بعد دونوں عمالک میں پہستو راستی تعلقات

از سر نو تازہ ہو جائیں گے۔ دونوں سلطنتوں کی رعایا ایک دوسرے کے مکاں میں پوری آزادی کے ساتھ اپنے کار و بار انجام دے سکے گی۔

(۱۸) یونان کے سفیر اور باشندے سلطنت عثمانیہ میں اپنے اپنے کار و بار شروع کر دیں گے۔

(۱۹) تهدیات جو جنگ چڑھ جانے کے باعث لتوی ہو گئے تھے طرقی سایوں کے مطابق عالم گل بین پیش ہو کر طے پائیں گے اور نئے مقدمات قانون میں الاقوم اور نیز معاہدہ، دم و یونان قرار یافتہ ۱۸۶۴ء فوری وہ منی ۱۸۷۰ء کے مطابق فیصل ہوں گے۔

(۲۰) ترکی کو حق حاصل رہے گا کہ دون یورپ کے ساتھ اس سلطنتی فرمان کی ترسیم کی تجویز پیش کرے جو ۱۸۷۶ء کے معاہدہ پر مبنی ہے۔

(۲۱) آخری صاححت کے امور میں دو یورپی شاہ سمجھی جائے گی مذکورہ بالاشارة کے واسطے صدر دیوبندی کے کارکنے مظہور کے جانشی کے بعد آحمد روز کے اندر اندر حضرت سلطان المغفرۃ رحمۃ اللہ علیہ فرمادیں۔

(۲۲) ستمبر مقام پر ایک صلح میان دم و یونان پر دستخط ہو گئے۔ ۲۳ ستمبر ایک رات وزیر یونان نے صلحناہ کے حوالے سے سلاطین کے روپ کو یونان کے حق میں نہایت سخت اور علاقوں میں بیان کیا اور یونانی اجبارات نہایت غبغ و غصہ کی ساتھ شرافت صلح پر اقران کر کر دیکھ لیتھ کے طالب ہوئے۔ ۲۴ ستمبر (سلاطین کی طرف سے سبارکیا دین) بہت سے یورپ فرمانزداؤن نے سلطان المغل کو سراج امام صلح پر سبارکیا دوں کے تاریخ ادا کئے۔ شاہ بمحیثہ بھی ترک سپاہ کے تازہ فتوحات پر سلطان کو سبارکیا دی اور بزرگین کی مکاری بھیت نے سفر ترک کو اسی بارہ بن خوش لے سے سبارکیا دوی۔

۲۵ ستمبر حدود سلطان المغل سے رسمی علما نے غیر معمولی اجلاس منعقد کر کے تجویز کیا کہ تمام دنیا کے اسلامی مسکوو ہون کو تمیز صلحناہ اور فتح یونان کی خوشخبری بھی جائے۔

۲۶ ستمبر اتحانسیز میں سخت جوش پسلیا ہوا تھا حتیٰ کہ عوام کے ایک جمی غیریتے ان کے قبضت

جمع ہو کر صلحی امر کا سود جانا دالا۔ ۴۳ میں سمتیر شرطی کی نسبت بوجوش پیدا ہوا تھا وہ فرو ہوئے لگا۔ زبردست کا ٹھینگا سرپر ”گوشراط“ کیسی ہی بخت ہون گرانے بغیر خاچہ نہیں کیم اکتوبر و زیر عظم لویان کا استغفار۔ زیراعظم لویان نے مجلس کے ساتھ ابتدائی شرط معاہدہ صلح پیش کرنے وقت نہایت زبردست اتفاق ہیں اس پڑھنا راضی آئی در نا راضی کیا۔ مگر یہی کہا کہ میں طائفون کی مرضی پنکھو کرنے اور آخرتی صاحبت سرکجام دینے کو بیار ہوں۔ مگر کچھ کیا ہے جوں نے لویان کے خلاف کیا۔ اسکے بعد اوہوں نے مجلس سے نہیں کی کہ گونڈ پر انہمار اعتماد کا دوٹ پس کیا جاوے ۱۹۸۰ء میں اور ۱۹۸۶ء میں کوئی رے نہیں ہی خانچہ اس لیست پر کوئی کوئی شخصی اور ملکی مخالف تھے۔ ۱۹۸۰ء کا رئے کوئی رے نہیں ہی ملکی ذمہ دار تھا یہی۔ ایک نہیں اوسکے زیر اہتمام اور فریخا جمعہ نہ ہوئے۔ کریں ایکوئی زیر عظم اور ایم اسٹریٹ فریمال مقرر ہوئے۔

اپت ای شرط صلح پر لویان طہیر احمد کی رائے

اجماہی صوفی نے لکھا کہ ابتدائی شرط پر تخطی ہو جائیے جو قائم حالت کا خیال پیدا ہو یہ اوسکی نسبت سبالغہ کرنا بہت شکل ہے اس معاملہ کی تکمیل سقدار شکل میں کہ اسکا خیال ہی اسے پہلے کبھی نہیں آیا اور اسی لئے جن گوون کا اس سے قلعی نہماں اونکو غایت در جملہ فرمائی ہو شیاری اور تو بیسے کا ملینا ٹڑا۔ انکی کوششوں میں گونڈ غنی ٹرکی کی مرضی طلبی بہت کچھ سہولت ہوئی۔ اور گونڈ غنی میں نہایت صداقت سے اس صلح پسندی اور میں کو قائم رکھا۔ حضرت سلطان العطی میں بنی طیر بالی میں اس صاحبت کو پنکھو کر لیا ہے واعظات گوشۂ شہزادہ کا میان کر کے ہرگز قرآن الصاف نہیں کہلانی جا سکتی۔ البته اس طرف عمل سے بالی نے تک فتوحات کو اور یہی دخان اور منور کر دیا ہے تازہ فتح نے جیسا کہ تقدیم دستیوں سلطنت غماز بکو نیا دیدہ دیدیا اسکا سکے دیوں ہیں بیہیگیا۔ اب صاحبت کی نعمت

سے سلطنتِ عظیمی کی لوگیں شانِ اوج چڑھ گئی تھیں کہ اس نے ظاہر کر دیا کہ اسکے پسی شر انگیز اور سفیدت کا اشر نہیں ہے بلکہ اس کے عالم کا انسانِ امتاد امینِ کرشادہ دل پر مبنی ہے جبکی ثنا و صفت سے دنیا باز نہیں رہ سکتی۔ ہر کائنِ صلیح صبغہ دروت آشراہ مہنگری نے اسرو نہایت خوبی اور بہرست کے ساتھ ابتدائی شرکِ مصالحت پر دستخط کرتے وقت پنی تحریر نیں تسلیم کر دیا اور اسی طرز اور حسنِ طریق پر موسم یونیورسٹی ڈاوف نے اسکی تامسید کی۔

یہ موقعِ واقعی ایسا ہے کہ مبارکبادی کا طالب ہے جو کچھ ہوا ہے وہ ایک نہایت پچھیرہ اور اوریٰ حسد کا حل سرخاہم ہوا ہے۔ اور اس خوفناک شکل کا دوسرونا ایسی آسان

شراط سے ایک امرِ ما تھا ہے جو نہ بجا کو خود سرکی کے دستے باعث

فخر و ناز ہے۔ بلکہ اس سے زان آئندہ پر نہایت عدو

روشنی پڑتی ہے کہ وہ رختان ہے اور آٹا نہ اٹتا

عدہ ہیں اور سانحہ ہی اسکے آئندہ کے

واسطے اعتماد اور اعتباً کو تقویت

لطی ہے

بفضلہ تعالیٰ

مکمل تاریخ جنگِ روم و یونان

(حصہ سوم)
مولفہ فاطمی محمد عالی الدین مراد آبادی

تھس میں بزرگ اخصار وہ دھپ و ادھات فلکیت کے گئے ہیں جو کہ کوہراہ ہستہ توں
گر بار استطع جنگ میں یونان کے نسلیت اور قابی اور اخراج تاریخی ہیں

سرمیس الشیمیہ باہلیت حمرہ پاپیٹ اور ایک حصہ چہاری گرفتاری

ید و اقدامات جنگِ روم و یونان میں یونانی ہجری طاقت کی ٹربی بہا۔ یہ کارروائی کے
نوسے ہیں ایک حصہ صدری چہار کا گرفتار کر لینا جس میں سو سے بھی کم عرب سپاہی تھے اور
غدیر کے کسی جزیرے کے کو ہلتے تھے۔ دوسرے سرمیس کاظمنہ کر لینا جو شرکی کے
دوست صادق ملٹے ہیں۔ ادائی ہی میں بجالت نظریہ دہ معاپنے بیٹے اور
ٹرک خادم کے پارس بندگاہ اپنہتہ میں ہو چکے۔ چہار پندرہ ہزار یونان اور
لے کر آئے۔ پہلی بات سرمیس نے چوڑنے کی دی یعنی کہ جیسا کہ ایک اور کشیدت
کرنے کا جلد نہ دبست کیا جاوے۔ دزیر اعظم نے کہا کہ میں اس امر کا انتظام کرنے آتا ہو
اکے بعد سرمیس کی دنہست پر دنکے اسکو ٹاپس۔ نے گئے گر تین میں شدنگ
والی بندوقیں جو اونہوں نے آریا میں خردی نہیں قابض نہیں دی ہیں۔ سرمیس نے

کما کہ میں ترکوں خدا دوست ہوں لیکن یونانیوں کا دشمن بھی نہیں ہوں اور یا یہم مصاحت کر دینا چاہتا ہوں۔ فریر اعظم نے جواب دیا کہ آپ نے ایسا کرنے میں ویرک اور بناہمہ پیام شرع ہرگز یا ہی ٹھیک پایا تھا۔ میں ہن سوار ہو کر سوال اسیارہ نجیے اتحضنہ جو جسے اور شاہ یونان کی ملاقات کے بعد ۶۰ میں کی شب کو ہاکر دئے گئے اور جہاز کے ذریعہ قسطنطینیہ کو روانہ ہوئے۔ اونہوں نے اپنی مختصر کتاب (وار ان تسلی) میں جو حکم تسلی کے سبق تصنیف کی ہے۔ سلطان المعنیم اور اعلیٰ حضرت کے حضانگی حیثیت مذکور کیا ہے وہ ناظران یعنی ہنگامی و پھری سے خالی ہو گا اور اس نے ہم اوسکے خلاف کو تلمذ اندراز کرنا انساب سمجھ کر پہنچنے میں کے قابلِ قد معناها اور معنیتی خبر و کیل اور مسکے ملغہ نظر کر ستے ہیں۔

سلطان المعنیم کی نسبت ستر شمیڈ یا پلیٹٹ کی تحریر

سلطان کی نسبت بہت فضول حکایات بیان کی گئی ہیں۔ سلطان ہرگز سنائ اونٹا نہیں ہے اور ہرگز اونٹے کے ساتھ خون نہیں ہوا سلطان و تحقیقت ہر قابوں والی سلطنت ہے جو ایک نہایت تجدید کار بر بلکہ ہے اور یہ ہمیشہ اور و پر جہان کرنس کے نئے تیار سلطان کو بہت سی دلخیلیں آئی ہیں اور کوئی امید پہنچنے دی کیا ہے مگر آخرین اونٹی فتح فضیب ہوئی ہے۔ پلیٹٹ لہذا سلطان المعنیم نے بہت بھول ہیں اسکو اپنے دست علوں اور اولادے سے بہت محبت ہے اور اونٹوں یہ ہمیشہ اپنی عیمت اور سپاہ کے امام کا بہت خیال ہے جو سپاہیوں کے مدداء میں ماٹی نیک و میں زخم نئے نئے یا جو ہلاک ہو گئے غیرے اونٹی خبر گردی سلطان نے قابلِ نہر لفظ سلطنت پر کی سہی۔

سلطان نے سالہ ہر قصہ آیہز میں ایک ہی سنائی ہے۔ اس میں ایک بزرگ سے زیادہ نصف سپاہی ہیں۔ یہاں کی سنائی اور انتظام تابعیں تعریف ہو اور بجا بیان ہیت جملہ اور

ہو جاتے ہیں سلطنت ختم ہی من ہزاروں قومیں آباد ہیں کر جکے ذہب اور عادت رخچہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور اگر ضرط جبریل یعنی چاہیں تو انہیں آن فایر نہیں کر سکتے۔ انگلینڈ کی طرف دیکھئے کہ صرف ایک ائمیٹ ہے نے کیا ادق کر لکھا ہے بیان تو کمی آئی میں ہیں گریب (زیانی) بلگریں اور آرمی جنگی ہیں اقہم ہیں ہر ایک ایک دوسرے کا دشمن ہے کرد۔ از ایک۔ آزاد۔ دروش۔ تسامی۔ جمود۔ تصاری۔ جمعی۔ عربی۔ قبطی۔ سو یورپ و عورپ۔ این تمام قوموں کو بطریز یورپ رام کرنا نہایت دشوار ہے۔ روں کی طرف دیکھئے کہ وہ ترکون سے بدرجہ از یادہ سختی غیرہ ذہب اور قوم کی عیت سے کرتا ہے اور اسکا ساکن ہمیں زیادہ خیانت ہے۔ آپ صرف بیان کرتا ہے کہ سطح محل احتیارات سلطنت سلطان اپنے ماں ہمیں لئے ہوئے ہیں سلطان کا یہیں تماکن پاشا اچھی طرح حکومت نہیں کرتے۔ طبع اور ذاتی اعماق اونکھوں پر ہی ابندھ دیتے ہیں۔ اس لئے شہزادہ ہم کے روپی حملے اونوں نے تجربہ حاصل کر کے محل احتیارات اپنے ماں ہمیں لئے ہیں اور جعلی مناسب سمجھتے ہیں اور جبکی معرفت وہ فرن مصلحت پھور کرتے ہیں۔ انتظام کرتے ہیں۔ اب تک وہ ملک نہیں ہے جو شہزادہ ہم میں اب پر بہت طاقتور ہے۔ اب سلطان نے سلطانوں کے دلوں کو سنجی کر لیا ہے۔ اب اس قسم اپنی ہمی شجاعت پھر حاصل کر لی ہے اور با صفت بہت سی محیثت اور اذر و لئی اور بروزی برکاوڑ کے نہیں کے نام فتحنون کے واٹھ کھٹے کر دے ہیں اور اپنا زمگ حاصل ہے۔ سلطان ہرگز دیسان بھسا کر انگریزی انبارات اسکو بیان کرتے ہیں وہ ہرگز جابر اور سنگدل اور جنت گیر نہیں ہے وہ کسی قدر میا ز فامت۔ وہ بلا پلا انسان ہے۔ وہ نہایت حمدل اور خیشی ہیں اور ہرگز کسی تو آزاد نہیں دیتے۔ سلطان کی ناک لمبی اکر سیدر خم شدہ ہے آنکھیں روشن اور مسونہیں اور پیشانی پلمند اور بالا ہے۔ سلطان المظہم کی محنت بہت اچھی ہے اور گزر شہنشہ میوری سے خوبیں بابت اچھی ہے۔ سلطان یورپی سماں نیپ قن کرتے ہیں۔ کمال فراز کوٹ پہنچے ہیں اسکے پیچے زدن

و بست کوٹ ہوا ہاڑ۔ و بست کوٹ کے ساتھ ایک تکفہ ہوتا ہے۔

مجھے سلطان المظہم نہایت محبابی سے پیش آئے اور خیر خافیت پوچھی اور کہا کہ تمہارے لئے کسے رخجم کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جناب اب ہاں چاہیو حضور والائے والکل من بہت اچھی طرح سے رخجم پر فرمائی تھیں۔ ملک سرخون (رَجُوبُون) نے اس نہادت کے عرض میں مجھے کوئی فیض نہیں لی۔ شرکی ڈاکٹر جراحی میں بہت رتا ہیں۔ سلطان نے فرمایا کہ مجھے بھی اٹکیج ایک فوج سخت مدد مدد گاہی سے گزر ہو چکا تھا اور قیسہ نہ کب ہیوٹ رہا تھا۔

سلطان نے پھر پوچھا کہ آپ سے یونانیوں نے کیا برداشت کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یونانی فوج اگر پیش کیں میکن اونہوں نے مجھے اچھا برداشت کیا ہے۔ چین نے کہا کہ بہتر ہو گا جو حضور ولد سوارف جنگ کیک صالح کر لے۔

سلطان نے فرمایا کہ سلطان کریشنا کے ساتھ نہایت خوفناک شخص ہوتی ہے اور اس سے ترک بہت نارا اس ہے۔ میں نے اور فوجیوں سے بھی ساتھ کا جو قوت نہیں سوتی بلکہ صلنک بجھکے والریں یعنی مخفیان سے قتل کر دستے تھے اس سبتوں میں اسے تو شخض اونکو اپنا بتی بنا لے کے نئے دولا۔

میں نے کہا یہ سچ ہے مگر حضور والاس نے فتح کر لی ہے اور تمام دنیا میں حضور کی طاقت الہشرا بھی ہے اگر حضور اسوق فیاضی کریں تو بعد از غنایت ہو گا۔ سلطان نے کہا کہ یونان کو شہرت کا خیال ہے مگر دیکھنا پا سیئے کہ میں بھی لوگوں کے دلوں میں کیا ہے اور کوئی جنت اشغال دیا گیا ہے۔ میں نے کہا حضور سچ کرنے ہیں مگر ضریبِ خونسری اور خرچ سا سب نہیں۔ ملک کے یونان سے بڑھ کر اندھی ہلاکوڑ دعویٰ میں۔

شہزادہ بلگیرہ ما کا فلسطینیہ میں وارد ہونا

۴۔ اگست کو پیس فری دینبند والی بلگیرہ میں وارد تھے اتنے ہو سے فلسطینیہ میں اپنی نہیتیاں

کی خدمت میں شرف اندوز ہونے کے لئے آئے۔ اعلیٰ حضرت نے استقبال کے نئے شاکر پاشا اور احمد علی پاشا کو غفران کیا تھا۔ پرنس نکو قلعہ ریس یونیفارم پہنے ہوئے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں باریاب ہوئے پرنس کا لباس اسوقت بالکل ایک عثمانی مشیر کے افسوس نہاد۔ اور نئے سینہ پر درجہ اول کا عثمانی تمنجھ جملہ۔ بالآخر پرنس کے ہمراہ موسیٰ یوسف ہاؤسٹو بیویو اور اعلیٰ عظیم بلگیر یا بھی تھے۔ پرنس مذکور پر توجہات شامانہ ہائی طرح پرسنڈل ہوتیں اور اعلیٰ حضرت نے اونپر نہایت عنایت فرمائی۔ پرنس نے کوافس محل ہیں مفہوم ہے جس میں شہنشاہ جوں کشہ میں بن چکیا ہے تھے۔ اگست کو سرسرے ہدایت میں اعلیٰ حضرت اور پرنس میں بہت دیزیک ملاقات جاری رہی اور اسی اثناء میں جبلکے ہلماقات یہ ہوئی تھی موسیٰ یوسف ہاؤسٹو بیویو اور اعلیٰ حضرت پاشا وزیر اعظم میں جہاں ہی محس کے دوسرا کمرے میں تھیں تخلیہ ہوتا تھا۔ ایک پرکلف فڈر اعلیٰ حضرت کی طرف سے پرنس کو وباگ جس میں وزیر اعظم اور کم از کم اچیف اور میزبانس لیسی سے اور زیر دیگر تاہم حضرت عتمہ دار اور موسیٰ یوسف سفیر ملکبیر ایقیم اتنا نہ شکر کی دیزیک کے پیشتر پرنس اعلیٰ حضرت کی خدمت میں باریاب ہوئے اور اٹھی گرج دیزیک کے بعد میں جب تک ہوئی دیزیک باریابی رہتی۔ غرض ان نامہ گرجو گوشیوں کی جو اعلیٰ حضرت کی طرف ہوں میں اتنے اوس عتمہ استقبال کی جو پرنس سے والخلافت میں عمل ہیں اُنکی پرنس نے نہایت نکلا گزی کی سبھے اور اعلیٰ حضرت کی خدمت میں چلتیں ہیں جو ابرار ایک بیش قیمت اگرستی نہیں دیں اعلیٰ حضرت نے بھی موسیٰ یوسف ہاؤسٹو بیویو اور کرنل ایفانوف کو درجہ اول کا عثمانی تمنجھ حضرت فرمایا۔ پرنس نے بھی دیزیک اور سرسرے کردار و زیر دعا من دیغروں حضرت عتمہ دار وون کو مرصع نئے دے ہیں جو اعلیٰ حضرت کی طرف سے قبول کئے گے۔

پرنس کا قسطنطینیہ میں آنا بغیر کسی اطلس اع کے لئا اور سوچ سے یوپیں انجام دنے نے مدد نہیں پڑھتے تھے خاصہ فرمان کیلئے گزی ہر اسکو طول کے خالی سے ذکر نہیں کرنے سرف

اخبار اقدام کی رائے نقل کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ اخبار مذکور نکھلا جو کہ ہے۔

" یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ پرس فرڈینیڈ جو ترکی کا باج لگادا ہے قسطنطینیہ " " ہم آسے اور اپنی حکومت کے مشتعلین جو کچھ عرض کرنا ہو کرے۔ "

شہزادہ فرڈینینڈ کے درود پر وزیر بلگیریا کا بیان
 شاہزادہ مذکور نہایت مدبر زمانہ شناس اور معاملہ فہم شخص ہے اوسکا وزیر اعظم والر شٹا بلار کا بیان ہے کہ شاہزادہ نے دکھلے یا کہ سلطان المظہم کی ذات بابر کات کے طفیل سلطنت مثانیہ کا آفتاب نجوسٹ اوبار کے طبقتے نسلکر بچہ طلوع ہونا شروع ہو گیا ہے خاص ہے سابق تفضیلات کی معانی اور کمینڈ کے لئے نوازشات شامل ہیں ہے کی استدعا کے لئے فوراً پا یورش خلافت کو چونکے لئے آستانہ علیہ کو دڑایا گی۔ شاہزادہ نے آشراہ کو بی آزمایا ہے اور روں کو بھی۔ اور نہیں کسی سے اوسکی مراد متعلق ہنین ہوئی۔ اوسے اب لیتیں ہو گیا کہ سیرا اور سیرے ملک کا اسی میں بھلا ہے کہ اپنے شہنشاہ کی بارگاہ میں قرب میں کردن۔ بلگیریا کو صرف تندیکاں زنگ نیتے کی بجائے مشرقی تدبیت سے منور کر دن اور خود ایک بورپیں مذاق اور عمیالات کا شہزادہ بننے کی بجائے مشرقی ناسلطنت بنتا اپنا مقصد ہے یوں۔ یہ وہ پالیسی ہے جو شہزادہ کو قسطنطینیہ کی گئی جہاں اس نے محل اقامت کے دوران میں با جگزا احتیت سے تباذ نکلیا اس طرح سے اوس نے خدا: قوم کو اپنا ہوا خواہ نبالیا ہے۔ اور سلطان المظہم سے یہ وعدہ میں کر دیا ہے کہ مدد و نیک متعلق بلگیریا کی خواہ شون کو پورا کیا جائیگا۔"

والر شٹا بلار وزیر بلگیریا دعویٰ سے کہتا ہے کہ شاہزادہ فرڈینینڈ سلطان المظہم کا وفاداً با جگدا رہنے کی وجہ سے روپیسا یا سرو یا سے جنگ ہونے کی صورت میں فتح کر سکتا ہے کہ ترکی عظیم الشان اور کسر اسعد او فوج رکھتی ہے اور جنگ کے وقت بلگیریا اس میں ایک لامبے بیان اور اشتمال کر سکتی۔ ہبانتاک بورپ کا تعلق ہے بلگیریا اوس کے ساتھ نے اس کیمی

ذیل نہیں ہو گا شاہزادہ فردی سعید ویرپکے عہد و سریاز ختم کرنے کی بجائے اپنے آقا نے غصت سلطان المعظم کے دست بمارک پر بوسہ دینے کو ترجیح دیتا ہے۔

وزیر کی راتے پر پاؤ نیس کار بمارک

وزیر و صوفی کی اس تغیری پر پاؤ نیس کا نامہ بکار کمال چیز کے ساتھ اپنی طرف سے ایجاد کرتا ہے کہ ”فی الواقع قومون کی زندگی بھی افراد کی طرح زمانہ کی نیزگیوں سے غالباً نہیں ہیں بس ہوتے روز بلگریا کے میدانوں کو بظاہر سے ترک جوئے سے آزاد کرنے کے لئے اپنے اپنا وطن کے خون سے سپارب کر رہا تھا۔ آج اوسی ملک کا شہزادہ عبدالجیب کے قدموں پر گر کر رکسے اتھوں کو چوم رہا ہے اور اپنے آب کو ترکی باہم زار پکارنے پر بخوبی کرتا ہے اور ادھر و سری طرف عہد نامہ میں کے (جسکے نام و تخطی کنندگان ہائیستھے معدود چند اسوقت ترکی کے جانی شمن تھے) اکثر تخطی کنندگان سلطان کی بیح سرائیں مصروف ہیں۔“

سلطان المعظم کی نسبت پرس بمارک کی رائی

پرس بمارک کے انباء نے لکھا کہ ”خلافت“ سلطان روم کی ذات میں ہست بڑی قائم ہے اور یوں ہے مدبرین و سفرگروں کا گاہ۔ ہنچاہلہ ہیئے کتاب انکو ایسی ترکی سے ساختہ نہیں جیکی مکروہی کی روشنیں نہ ہو یہی نہیں۔“

عطیات سلطانی پرس پسالاران ترک

جن سپسالاران عساکر غما نیہے نے جنگ حال میں اپنی وقار و رنی اور جہادی کا انہیں کیا اسکے صالیہ میں شمشیر اے اغرازی جنگ آدمم باشاد جنگ نہے اور ووٹا طبا نہ۔ خیری پاشا۔ حمدی پاشا۔ حنفی پاشا۔ مددوح پاشا۔ عمر پاشا۔ رشدی پاشا۔ عثمان پاشا۔ ابراہیم پاشا و برٹش جنگ حسید پاشا۔ درضا پاشا کو تحفہ میں عطاکی نہیں +

تموار کے ایک طرف عبارت ذیں منقش کی گئی جو کا اردو میں یہ تحریر ہے۔
 ”بنا م خا سے حیم جدید قوم عثمانیہ کی نظر میں شیخ شیرا کیا بڑا شان فتح و نصرت کا ہوا کا جگہ
 اعلیٰ حضرت سلطان المنظہم نے آن فتوحات متناکا شرہ کے اہم اسٹرکریہ اور مہماں دخادری
 کے اعتراف میں عہدا فرمایا ہو جو یونان کے مقابلہ میں بوقت جنگ تھوڑیں آئے۔ م ان لوگوں
 کی شہادت میں ایک سور ویث ترکہ ہو جنکو یہ عطا ہوگی۔“ اریقول اقوام ترکی ایک
 طرف یہ کہہ ہے۔ سبسم اللہ الرحمن الرحيم اللہ فتحنا را ک فتحا مبدینا بعثا میت
 اللہ تعالیٰ نے ہذا اسی فتح ملکیتے خلیفۃ الاعظم الی حضرت فلان
 اسیں سے عادی ادھم پاشا سپہ سالار افونج بخشی کی شمشیر اعزازی کی قیمت پانچ سو روپے تھیں لیکن
 ورشائی شہزادی کی سلوک۔ سلطان المنظہم نے نلاوہ عطیات کے محابرہ یونان کے
 شہداء کی جائیدادوں اور املاک کو جو اونچی اولاد بیوگان یا ورثات کے نام منتقل ہوں داخل
 خارج اور دیگر سب قسم کے صرف مخصوصات سے بری کر دیا ہے۔

سپاہ پروردی۔ سلطان المنظہم کے حسب الحکم ان تمام ترکی سپاہوں میں سے ہذا
 جو محابرہ روم و یونان میں رنجی ہو کر آئندہ کئے فوجی خدمات کے کئے ناقابل ہو گئے ہیں
 ۲۲۹ پیاسٹر رومیوپے) ماہوار تھاہ ملاکر سے گی۔

زخمیوں کی صحت یا بی پر محلس سلطانی کا الفقاد او عطاءے العمامات

شفا غاذیہ بیز سرکے زخمیوں کی شفا یا بہ جانے پر اعلیٰ حضرت نے چاکہ ایک مجلس
 ان لوگوں کو تینے عطا مسٹر کئے فراہم کیا۔ چانچو ۲۱۔ گست کو بڑی ہی
 غذانی شوکت سے جلد نہ کو منعقد ہوا۔ جس میں خود اعلیٰ حضرت سلطان المنظہم تھیں
 شرکیے۔ شے رب سے پہلے اعلیٰ حضرت سلطان المنظہم کے تشریف لاتے ہیں وہوں کا

ریویا ہوا اور موجودہ شکرا علی حضرت کے سامنے کے گزرا۔ اس کے بعد مجلس میں سمجھ خیر کا نامہ اٹھ چونکی فتح بیون کی پادگاری میں بنایا گیا ہے اور جسپر کا اللہ اکا اللہ سو سامنے کے کار و گوبی حروف میں منقش کر لیا گیا ہے۔ لا یا گیا۔ تمام امراء دولت اور وزیر جنگ اور وکریمہ داران دولت علم مبارک کی جلویں موجود تھے۔ یہ علم تمہارے دوسرے علومن کے آگے تھا۔ بلکہ خاص سلطانی جھنڈے کے جھنی آگے لاکر جہاں سلطان تشریفی فرما تھے رکھا گیا۔ اسکے بعد تھیں بے ایدیکا گاں علی حضرت آگے بڑے اور علی حضرت کی طرف سے پیچ پڑھی۔

عسلکر سے اوکادی الاعزاء

کان املنا الحافظة على العلل والصلوة عدم سفك الدماء لكن اليونان ابوها لا يتعارضون بذلك فقضى الله العزوجل فتكان فرقان فرضيین علينا حفظ حقوقنا وان لا ندعهم يطؤ ارضنا فاعتقدنا على الله وش عنافي الحبيب فاحمد واشكر الله مائة الف شهيد نقد كنا نحن افالبيعين فعاذك الله ابايون الله وفتنه واما ما ورد في روحانية نبينا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفْطَمَ مَنْ نَبَتَ مِمَّا أَبْرَزَ اللَّهُ عَزَّ ذَلِكَ عَلَى هَذِهِ الْمَهَارَةِ مِنْ الْغَرَبَةِ وَالْجَسَارَةِ وَمَا الْأَكْبَرُ افْتَحَارِي وَأَخْصُ بالذكر ما ابدعه من الحركات الحسنة في الملاحم التي دخلوها مظفرت فقد استحسنها الناس جميعين وله ممنون مسعود من ذلك ايماناً - وقد اصرت بهما عداية تكون تذكرة افتخار للنفرات التي تلناها في حرب اليونان هذه وانما اعطي بكلٍّ سنتكم واحدة هذه المدة المديدة تحت هذه الاعلامتين بكلمة الله تقدی الحق استقامتم وصداقتكم وشجاعتكم

عربی کا ترجمہ ہمان درج ہوتا ہے

ترجمہ - اے میرے بچو اور اے میرے عزیز بہادر و میر ام قصیدہ من قائم رکھنا
اور خوشی سے اعتناب کرنا تا لگن نویانیون نے ایک راہ ایسی ملی جو میرے
اس ارادے کے مخالف تھی۔ کیونکہ انہوں نے ہمارے ملک پر حملہ کرنے کا قصد کیا اور
وہ تمام عمد و پیمان جو اپنک قائم نے توڑ دالے پس ہم کو مجبوراً اپنے حقوق کی حماۃ
اور اپنے ملک کی خلافت کرنی ضرور ہوئی۔ اور ہم نے میں مقابلہ کیا۔ خدا نے پاک کی تائید
اور ہمارے اوس پر اعتماد کرنے کی وجہ سے ہم کو میں فتح ہوئی اور ہمیں الرم صلی اللہ علیہ وسلم
اور اپنی شفاقت کی برکت سے ہمنے نویانیون کو کامل غیر سے شکست دیدی۔

میں اپنی اس خوشی و سرت کا انہمار نہیں کر سکتا۔ جو میکو تمہاری اس شجاعت اور بہادری
اور خصوصیاتی اس نیک روشن سے چونے اس نیں کی جس بین تم فائح بنکر دخل
ہوئے تھے ماں ہوئی ہے۔ تمہارے اس سلوک نے تمام دنیا کو منعچب اور تحریر کر دیا ہے
اور میں اس سے نہایت سرور ہوں اور آئندہ بھی ہبھی اسکی پاؤ سے نہایت ہی شاداں رنجوں
بہت سے مخصوص تھے ان فتحیوں کی یادگار میں جو اس لڑائی میں مائل ہوئے ہیں
نیار کے گئے ہیں اور میں نہیں سے ہر ایک کے ایک ایک نمذہ تمہاری استفات
اور بہادری اور امانت کی مشہادت کے طور پر دیتا ہوں۔“

اس پیغام کے پڑیے جانیکے بعد ماکلنے ہاتھ اٹھے جس میں عینہ المعلم کی
مولیں حیات کی دعا نہیں گئی اور ختم وہاں کے بعد اعلیٰ حضرت کے رد برو تھے اور فی پاہی دو دو
پونڈ جیب خاص سے دست کئے۔ اغوات تقسیم ہونے کے بعد بچارہ میرزاں کے لئے ایک
دل دعا مانگی گئی۔ اور فوج سرپرستہ آداب پہنچالا تی ہوئی حصہ افسوس کے سامنے سے
کندہ کر بارگوں کو رخصت ہو گئے۔

یونان کے حمساتی

جنگ، وہ قوم یونان تھیں ۱۷۴۰ء۔ اٹالی میں ۱۷۴۷ء فرخج ۹۶۔ اسپرین ۱۱۰۔ رومنی۔ سوڈی ایک باشندہ ناروے (نیز فن) یونان کی حالت میں والدین بنا کر تھے اسکے علاوہ صباک شہر سے یونان قوم کے لوگ تفصیر دیں اپنی ملک کی مدد کر کر۔

قطعہ قصیدہ رومنیا۔ صحیح انگریز اور فرانس سے ۳۵۸۲۔ مشتمل رومنیا سے ۱۷۰۰ تھوڑا پرانی ہے البتہ۔ امریکا سے ۱۷۷۷ء۔ اوڈیسیہ (جنوبی رومنی جنگلہ) سے ۱۷۷۷ء۔ رومنیا سے ۱۷۷۷ء۔ گود نام سے ۱۷۹۶۔ ملک فرانس سے ۱۷۱۱ء۔ آسٹریا سے ۱۷۱۱ء۔ انگلستان سے ۱۷۳۱ء۔ اٹی سے ۱۷۴۵ء۔ ہرمنی سے ۱۷۴۷ء۔ سوئز لینڈ سے ۱۷۴۷ء۔ بھیم سے ۱۷۴۷ء۔ اور لکھنؤ سے ۱۷۴۷ء۔

شہنشاہ جہنم کا ناشکریہ

بے سالار ادھم اپنا کو شہنشاہ جہنم سے بذریعہ نار شکریہ ادا کیا کہ وقت جنگ نہایت مستقبلی۔ وجہ تاریخی سے نہ این بہادری کے جو رکھا ہے اور فتح لاہور ہر یونان انتظامیہ نہایت ایسا تھا جو کل کوشش فرمائے اضاف اور عالم کا سکھ ٹھیکایا۔ اس حسنِ اتفاق سے ما بولت نہایت خوش ہیں اور سین افریقی فرمانے ہیں۔

آبنا ای ڈارڈنیا کی قلعہ بندی

آبنا کے ڈارڈنیا کی قلعہ بندی پر ناروں فلت اور دیگر ساخت کی قلعہ شکن قریب ۱۷۱۱ء۔ اور ۱۷۱۴ء۔ شچیق قلعہ کی ہائل رکھنے والی ضرب کی گئی ہیں۔ ۱۷۲۰ء۔ تبرکو ایک خاص میشن کے ساتھ ہجرت میں شیر اصف پاشا اور سلطانی دھمکی میشان اعلیٰ راستہ پر قلعہ جات آبنا کے جملہ خبر بے کلام در ڈارڈنیا۔ عبدالرحمن پاشا۔ اسپر جہنم رومنی پاشا پر افواج بھری اور کئی دیگر اعلیٰ عمدہ وارثان تھے ازماش کی گئی۔ چارڈ ماری کا بیج قلعہ بندی

کے بال مقابل قلعہ فریانج کی پہاڑی کے ڈھانو پر تھا۔ تو کسی اپسے مشاق بخے کر کاگولہ بھی خٹا نہیں۔ ۲۱۔ کوئی میشن کے رو برو قلعہ جمیدیہ کی نئی توپوں کی آذانیں کی گئی۔ یک رپریسی کی ہیں اور ۸۔ ۱۰۔ و ۱۰۔ انجھے قظر کی نال رکھتی ہیں یعنی انہیں اسقدر قظر کے گولے پڑتے ہیں۔ پہلے ساکن و سکون اشیا پر اور پھر تھوک اشیا رکولے باری کی گئی۔ پھری قمری مشق ایک آہنی پرنسے جہاز پر لگئی۔ پہلے دو گولے خال گئے اور پھر تیر اٹھیک زد پر بھیا اور جہاز غرق ہو گیا۔ ان آذانیوں سے پہلے حسن دومی پاشا اور جہاز نہدر پاشا نے خلیج عربیا کے تمام کارامہ کوں اور جہاز مرمنی دوں اور ابریس کے سوال کا معائدہ کر کے آصف پاشا کی صرفت گورنمنٹ کو روٹ ارسال کی تھی۔ ان قلعوں کے بعد قوم قلعہ سید البحیر۔ ارجانیہ اور ارطفل کے قلعوں کی توپوں کی آذان ہوئی جہانوں کی توپوں کی مشق اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو گئی۔

وجوہ ناراضی شہنشاہ جرمن

شہنشاہ جرمن کی یونان سے ناراضی کے دو وجہ ناتیاب کئے جاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ یونان نے جزئی سے قرضہ لیکر اپس نہیں دیا اور دینے کے راستے ہی پر نہیں آتا اور دوسرا یہ مشہور ہے کہ شہنشاہ کی ہیں نے جو ولیعہد یونان کی بیگمیں اسی مرضی کے خلاف گزر کیجیے کامنہب احتیار کیا۔ لیکن اس کے سوا دو سبب اور بھی قائم کئے جاتے ہیں۔ شہنشاہ کی سلطان العظیم کے ساتھ دوسری جس ہیں تزلزل نہیں آسکتا اور انگریزی سلطنت کے ساتھ حسد جو کی کہ بجاے ترقی پڑتا ہے۔ جزئی اپنے دوپرانے اور ایک نئے دشمن یعنی روس۔ فرانس اور انگلستان کے مقابلہ میں ضرورت کے وقت صرف فرگی کی امداد پر اعتماد کر سکتا ہے اور وہ کبھی سلطان کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتا۔ نماگزشتہ سالوں میں پرش بسارک کے اس موقعے کو سچا دکھانے کی علی طور پر اور نہایت سگرمی سے کوشش کی

گئی بی کہ نرک سماں اگر جنپی افسوسن سے تعلیم ہائیں اور وہ اونکے ہمراہ ہوں تو تمام دنیا کو فتح کر لینے کو کافی ہیں اور اپ کچھ اس مقولہ کی صداقت بھی ظاہر ہو گئی۔

غثما نہیہ بنگ

شما نیہ بنگ نے (جو ایک عیانی بنگ ہے) سید ان بنگ میں پسخپی سے شناخت مجروہین کے جو فوجی ہسپیال قائم کیا جانا اور اس کے محل مرضیں جو علاقوں اور ہٹھے اور پچھا پاس مجروس لا ریس کے دیگر فوجی ہسپیالوں کے نام کے خپی سے بندر ڈاؤ سے جہاز روپا پر سوار ہو کر اے جون کو قسطنطینیہ پہنچ گئے۔ ڈاکٹر لادو سے ہتم شفافانہ اسی دن (جو جمعہ تھا) لوادھ عمودیت بجا لائے کے لئے اسافر کو ہمراہ لے کر جلوس سلامان کے مو قسم پر راستے میں صفت بندگ ہڑتے ہوئے۔ نماز سے فارغ ہونے پر اعترضت امیر المؤمنین نے امین بے کی صرفت ڈاکٹر موصوف کو سلام کیا بھیجا اور رات بھی خدمات کا شکریہ داکیا۔ بنگ نے ابتداء پکاں مجروہین کی تباہ داری کا ذمہ اور ہمارے ہمراپل کو ٹافن میان قسطنطینیہ سے روانہ کیا۔ جو یکم کو لا ریس ہوئے گیا اور جو ہسپیال اور سپرہ کیا گیا اوس میں فوراً کام شروع کر دیا گیا۔ اس ہسپیال میں مجروہین کی تعداد تین اڑھائی سو تک پہنچ گئی اور بنگ نے کوئی عذر نہ کیا۔ اسکے علاوہ بنگ مذکورہ ایک سبک بر فوجی ہسپیال بھی قائم کیا جو دنوں کو اس اور فسالا کی لڑائی میں بہت کارآمد ثابت ہوا۔ سبک بر ہسپیال کا یہ کام ہوتا ہے کہ عین لڑائی کے موتحہ پر مجروہین کو گولوں اور گولوں کی بوچار میں اپنے ملازوں کی صرفت سید ان بنگ سے اونھوں کو ہسپیال میں لا کی اور وہاں اونکے زمتوں کی ابتدائی مرہم ٹپی کر کے اونکو منفصل فوجی ہسپیال میں باقاعدہ معالجہ کئے ہیجیدے۔

بنگ کے فوجی ہسپیال میں بقیم لا ریس کل ۶۶۵ مجروہین اور ۷۰۰ مرضیوں کا

علام حبیبی جسٹر میں ۱۵ فوت ہوئے۔ فرستاک کے سلسلہ سپتائیں نے ۲۰ محبوبین کا
خیمون میں اور ۱۵ کامیبوں سے باہر معاونگ کیا۔ ڈوموکوس کے میدان جنگ میں
۶۰ نوجی سیدان جنگ سے اونٹا کار اونکا معاونگ کیا۔ یعنی بنکس کے ڈاکٹروں نے جملہ
۱۰۹۹ نوجی اور مرضی سپاہیوں کی تیارداری کی۔ ہسپتائیں نوجیوں کو حسب ذیل
خواک ملنی ہے۔ یعنی۔ بچے صبح دودھ۔ اور کوٹہ (شیرناجیں) ۱۱ بچے دو پر ملاؤ
اور گوشت۔ بچے شمع شور با وجاوی۔ گوشت دتر کاری۔ خدا کو خواک ہفتہ میں تین
دفعہ (شیرہ نیچی) حلوا ہر جمیعہ کو۔ دو قسم کے اندر ترکی ہانے نے ہفتہ میں دوبار۔

پار ار بلید سر اکی قشنگ طبیعہ

ترک نوجیوں اور مختتوں کی بیواؤں اور میتم بکون ایک امداد کے لئے بوجب اشارات سلطان
قطلنگیہ میں ایک سیع عاضی بینا باندرا فایم کیا گیا۔ ایسی کیا نامہ بازار بلوزیر سر کے
اسکندریہ کا کل خرج سلطان المظہر نے اپنی جیب مال سے عطا کیا۔
یہ خوبصورت خمارت ۵۰، صرف شیرنافی کی ہے اور قاعدہ مذکور کیا گیا کہ نہاد شاہنشاہی
اور فردخت اشیاء سے جو اوردنی ہوگی وہ اسیام دار اہل شہدا سے جنگ میں خرج
کیجاو۔۔۔ علاوہ صرف تحریر کے محت محت سے خلائق اور ادارہ خیرت واسطے فروخت
کے حصہ میطفانی سے درجت الگین اور تم احمد کا ب محروسہ میں ایک امداد کا جوش برقرار
رفت اسے ساختہ پہلی گیا جس میں فارمی نفت ارپاش کی تحریر سے صوبہ بصرہ سے
زیادہ سرگرمی سے حصہ بیبا۔ چھ سینٹے کے اندر اندر رجھائیں لالہ پیٹھر سے زیادہ نقشبندی
ہو چکے تھے۔ اور اشیاء کے گران بہما و تھائیں ناوجہہ اسکے عادو۔ جکی تفصیل ایک
پوری کتاب میں بھی ہمیں سما سکتی۔ لہذا بے سبیل اختصار نہ کے طور پر امداد کی

چن نظیرین اس تاریخ میں دفع کرتے تین تاکہ معاہدہ پر جاوے کے کر سلطان رضا کی خونزدگی
کرنے والے اور اوس کے تذمیر اور دینا کے جیل افغانستان میں سے کوئی کوئی تھا
شہنشاہ روپ شہنشاہ جہڑا نئے تھا افغان گران ہند کے ساتھ ہمدردی کی۔ شہنشاہ امشیر کے
پر پر رکھنے کی الماری اور سفاری جو کھنون کی روشنی بہا تھیں یعنی اور دیگر تھات
عطل کے۔ جو نصف قمری تھیت بلکہ ناد اور وجود بھی تھے۔

شاہ سرویا۔ بنے بازار پلیزیر سرس کے واسطے دو پڑا چندہ دیا۔ خدا بصر کی سمجھتے
ایک نہایت عجیب اور بیش قیمت گلاستہ بازار پلیزیر سرس کے کوپیش کیا۔ اس گلاستہ
کے پول شیم کے ساقہ رنفاست سے بنائے گئے تھے اور اسقدر نازک کہ انکہ ایک
منٹ تاک غور سے دیکھنے کے بعد ہے خیال ہوتا ہے کہ گلاستہ ذکر مصنوبی ہے اصلی ہے۔
اس گلاستہ کے گز ایک نہایت خوبصورت زریں بلیس لیپی ہوئی تھی جو فریزگاری کے
کمال کا اعلیٰ ہتھوڑہ تھا۔ ہر ایک جگہ اور پول کی پکھڑی پر ہیرے اور سوچی اس سنت
نصف قمری کے شہر سے ہجومی کوشش میں کر تھے۔

شاہ مظفر الدین دالی ایران نے ۲۰۰۴ء پونڈ پلیزیر سرس کو محنت فرمائے۔ شاہزادہ
بلگیریا نے بھی علیت جیشیت شرکت سے غرفت حاصل کی۔ اس بازار کے منتظر کشمکشی کے متنازع بر
سیم آفندی اور سماوات لو دوالکفل پاشا اور پرپلیزیر ڈینٹ رفیق بیگ مدھماں و نرپر خاچہ
اور ایرا سیم جبے مدھماں و ذریڈ اعلیٰ تھے۔ ان اراکین کے وصیتے گئے تھے۔ ایک
ایکین عسکریہ دوسرے اراکین ملکہ۔ صبح کے ساتھ بچے سے در بچے نکا اور شام کے
چار بچے سے دس بچے تک کا وقت اجلاس مجالس اتفاقاً مید میں کئے مقرر کیا گیا۔

دیگر اراکین سلطنت سینہ میانشہ گان یوپیں روم ایشیا میں روم۔ عراق عرب۔ در
عراق عجم۔ مملکت شام و صوبہ فلسطین و صوبات حجاز میں دعا میں۔ صوبہ مصر اور

طرابیں اغرب دخیون نے جس گرجی میں سے اس بازار کی اعانت میں ذکر کیا تھا صرف کیا اوسکی
تفصیل اس کتاب میں اسم وار درج کرنا ہمارے گابو سے باہر ہو۔
سلطان المغلظم کے حکم سے مشتری بایں وچندہ دہنڈا گان کے تین قسم کے تنے تیار
کئے گئے ان میں سے ایک چندہ دہنڈہ فرمائشوادون اور شاہزادہ گان کے لئے تھا اوسکا
قطر آٹھ سینٹی میٹر (لٹھ س انجھ) تھا دوسرا نفع جبکا قطر دو سینٹی میٹر تھا ہر ایک چندہ دہنڈہ
کو اور تیسرا قسم جبکا قطر ٹھیٹھی میٹر (ایک انجھ) ہر ایک مشتری کو جو بازار سے
کوئی چیز خرید کر لایا جلا۔

ان معنوں کے ایک طرف پھولوں کی بیل اور اوسکے دوسریں الفاظ ”نشان اشتات
و شفقت“ اور دوسری طرف بازار کی فہرستہ تھی۔

دیوک آف اسپارٹا کا استقبال

ایک نامہ نگار جو دیوک آن اسپارٹا کے استھاف میں تھا لکھتا ہو کہ ”جب دیوک موصوف
ایشنسن پونچے دیاں کے اور ادائیان و اکا بر قوم نے بجاے خپرقدام ولعت
و تو صیف کے لعن طعن کرنا شروع کر دیا۔ اسپر شاہزادہ موصوف کو غصہ آیا اور پاہ کہ
پونچے سے اپنا کام تمام کرے مگر دوسرے افسوں نے پونچے ماتھے سے چھین لیا اور
فہاشیں کی بعدہ شہزادہ کے قریب سے آلات حرب اور ٹھلٹھلے گئے اور شاہ یونان نے
حکم دیا کہ جتنے والئیہ مختلف مقامات کے سب میں جنگ میں آلات حرب سے آدمتی
کئے گئے تھے ان سب سے ہتھیار لیکر سر کاری سلحہ نامیں داخل کر دے جاؤ۔“

زار روں کا شکریہ سلطان المغلظم

ترکو اپنے سالاروں کے عموماً یونانی پاپیوں کی تیار واری اور آرام دہی میں صرف

ہوئے اور اوس کے معاجمہ اور دلہی کرنے پر زار روں اور زار بینہ نے حضرت سلطان غنطہ کا
بذریعہ تاریقی مشکر کیا ادا کیا۔

مسنون الفاظون کی بہادری

بعول ایک نامہ بھار کے ایک بہت بڑی تعداد والذیون کی جنگ میں شرک ہوئے
کے واسطے آئی تھی جسمیں ایمانی والوں کی تعداد زیادہ تھی۔ امین فوج رک کے بھی تھے
میں ایک رٹکے سے لا۔ جبکی عمر صرف گیارہ سال کی تھی اسکے باپ اور بھائی اس سے
پہلے شرک ہو چکے تھے مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کہاں ہے۔ یہ مرکا ایک
ہنسی ماریٹیمی بندوق میتھار لیکر کارتوں کی پیٹی لگے میں ڈالکر جنگ کے واسطے
تیار ہو گیا۔ اور ایک سو کھی روٹی کر سے بازدھ کر میا۔ ان جنگ کو چلا دیا۔ یہ مفہوم
تو پیدا نیا میں قصہ اسکا ہے میں واقع تھا۔ بھوک اور پیاس کی نکالیف اور ہمارے فارسالا
کی فوج میں شرک ہوا اور فارسالا کی چڑھائی میں سب سے پہلے حملہ اور رہا۔

ایک سارو بودھ میں جو ترکی علاقہ میں متعدد تھا اور جس نے اسکے قبل سکریٹی کا کام بھار
میں انہیم دیا تھا اور پہلے سکریٹی مکٹنگ منفر ہوا تھا۔ چاہتا تھا کہ اپنے مقام پر واس
جائے۔ اس کے ایک بھتی کی خست لی اور اپنا بابا س پہنے ہوئے سلو بھکا کو جلا دیا
جب سلو بھکا میں آیا وہاں گورنر سے والذیون میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی
اویس میں وہ ناکامیا برمی اسوجہ سے فی الفور سمندر کے راستے سے ایک انگریزی جان
میں سوار ہو گر تو لوپ پر اور تر ڈرا۔ وہاں سے پہنچنے کا نام فارسالا ہوئے۔ بیان اگر نہیں
ماشی اور ہم ماش سے ملاقات کی درخواست کی۔ اور ہم اپشا نے بڑھا ہوا اسکی ایسے
بہت خوشی کے ساتھ اس سے ملاقات کی اور یہ دیر کو بدلب ہدایت سا ب تاریخ
جو اپ ملائک افسری کا کام اوسکو دیا جاتے جو حسین پاشا کے ماتحت رحمبیث طرابزون میں

جو حسیدی اپنے کے دو بزرگ سے تھے ایک جو شہنشاہ کی پیشہ میں مقرر ہوا۔ پہاں سے وہ رسمیت کے ساتھ برداشت ہوا اور دوسرے کے روز پہلا شخص تھا جو بیوی فارسالا یونانیوں پر حملہ اور ہی میں نجی ہوا۔

اس اصر کا پیشوت کے اہل شیعہ ایران اور گران

رُومِ میں کشادِ فوانت قلبی او خلیو عصیٰ لی
پییدا ہو گئی ہے اور یہ کو محض یونانیوں کی ہے

باعثِ سرتاہلِ اسلام

یونان سے عالمی طرف اہل اسلام عالم کو فتح کا معاف امم نہیں اس لئے کہ ترکون کا جاہ حلال اپنے دشمن کے درجے سے کہیں بالآخر بنتا اور یونانی ہرگز ہرگز اپنے قدم حکمرانی شہ کے مقابلے میں صحیح للخاطب نہ تھے۔ اور نہ اہل اسلام کو اسی ایک بنا پر کسی کم کی خوشی حاصل ہوئی ہے کہ یونانیوں پر ترکون نے فتح پائی ہے! گرست اس لحاظ سے ہے کہ جو پہچپیدگیاں قبل از جنگ سلطان کو ایک سے زیادہ بادشاہوں کے مقابلے میں پڑی ہوئی ہیں اور جن رکیاں بنیادوں پر ترک اپنی موروثی تخت حکمرانی پر چڑپہ کے ہمان مقصود ہوتے تھے وہ تخفیر آمیز ہیگانیاں اس جنگ سے جاتی ہیں۔ اور ترکون کی معمولی احمدار شجاعت اور یادِ اسر و سلامی نے اس خوفناک گلکھتی کو جو رشته حیات سلطنت ترکی میں بعد از جنگِ دوم دروس پڑ گئی تھی سُلْہما دیا۔ جو مسلمان بخش اس خبر سے خوش ہوتا ہو کہ ترکون نے یونانیوں کو شکست دی وہ اپنی لامی سے دوسری قوموں کی نظر میں اور نیزاپنے کا شنس کے مقابلے میں خوارت کی بات کرتا ہے کیا معنی کہ شیر کا بکری کو چڑا کہنا اس کے لئے کوئی خیرو مبارات کی جگہ نہیں اور

اسی لئے صرف فحیف شن کی نکست پر نہار جوش کرنا یہاڑی نظر میں اس نیا وہ تھت
نہیں کھتا جیسا کہ خفیہ نہیں تھی ایک وزیر دس پاٹھ قوڑوا لے تو چاپی بن بیک ضرب سیر علی
کردیتے اور موہر پر کوہاں کڑا لئے تین خود کیا ہے خواہ مکاں مخدوم کو خالی کر دینا پڑتے یا نہ پڑتے
پھر خوشی کسی اسکی ہے؟ اُن اسوسکی جنتیخیر شمع سے مرتب ہوتے ہیں اپنی سلطانی قوت کا ایسی سیر
انہمار ہونا چو جبارگی اور جباری کے حق میں سبکا اہم حکمت ہی ہے۔ تمہاریں کے حوصلے پست
ہو جانا جو کسی سال سے سلطنت سنبھل کے حصے کرنے پر نکلے ہوئے تھے۔ چند سلاطین کی اپنے
فائدہ کی خاطر دلی جان سے طرفدار ہونا اور حکومت خدا انہما معاونت کرنا سلطنت کے سلامانوں کا
خوبی اور دیگر اپنی اسلام کا عموماً خاچ بگوش سے بیدار ہونا اور یہ سمجھ لئا کہ دنیا ہیں یہ محض بیانی
کڑیے نہیں ہیں بلکہ فتنے سے قدرت یہ ہے کہ مٹل اور عروج یافتہ قوموں کے سلمان ہیں اپنے ہوئے
دینی دینوں کی صفات پر لانے کا سادی حق کہتے ہیں۔ ترکوں کا دشمن کے خونخوار قابلہ زین عالی
ہمی کا انہمار کرنا چاہیے ایک سبق ہو گیا ہے جسے ہر سلمان دینی شکوہ مالی حوصلہ علی ہست عالم طرف
بنادیتے ہیں الہام رہانی کا کام دیا ہے۔ شک سپاہیوں کا اپنی حکام اور افسروں کی بے انتہا فوجیہ
کرنا جس سے ثابت کر دیا کہ حکومت کو لئے حاکم اور رائحت کو اپنے افسر کی احاطت۔ اُنی افسرانی
سے کرتے رہتا ہی فتح ذلتی کی صرف ایک لمحی ہے اور یوں ان سپاہیوں کی افراطی اور خود رانی نے
کھمادیا کر دی ہے اکٹھ مکر کے برایوں اور تباہی کا دیا ہے۔ تو ان افسروں اور کمانڈروں کی احاطہ
سلطان سے باہر نہوتا اور جعلی ہر من سفرتیہ بہنا ان مرتبہ اس سے ٹاہن کر دیا کیا ہے وہ وہ
اویلاعث باقی نہیں ہے جنکی وجہ سے جنگ آئیں دوسوں میں شمس کی کامیابی کا موقع مل گیا۔ اولوں سلطان
کا بیدریزیں اسلوٹلائیں جو رب سے مسلح چڑا جپیں زمانہ قیام سلطنت کا ہابک۔ تانین سردار کا کامی
سے ہتھ کر دیتے چکار کا ہونا جو جنگ کا ایک لازمی چڑو ہے۔ بیعت تمام صنوفت سے نیا وہ ب
سرحد پر ڈال دیا جس کا دروانی پر سب سلطشوں کی تضریر کا رہی ہے۔ زمانہ جنگ میں اسی پر از

مخالف الائقوم سلطنت میں کسی جگہ درکان نو ناہی زیادہ تجھ بخیر امر کرے تمام فرقہ نامے اہل سلام کا
اس فرقہ کے ساتھ متفق و یکدیں ہوتا اور نئے فرقی تھبیت اور بدگنا نیونکا دو کردار ادا جو یہی ہے
یدعویٰ اور خدا جنگلیوں کا سبب ہے اور سببے طبکر خوشی کے اسلام دو قوی بازوں لئی اہل
و اجتماع اپنے اصول تسلیم ایران کا ہمیں بغرض تھبیت بعد ہمکرنیلیں ہو جانا ایسی خوشی ہے جس کا بھاف قلب ہے
طبکر زبان ہلم کشمیر ہونچ کشا پناہ پو عالی جانب پیر راحمد نقی خان کمال الدین سخن طہری دارصیہ
جو قائد امیر المؤمنین کی صحر میں تھبیف فراہمیں وہ کافی شہادت ہے اس امر کی کسلطان ابن سلطان
عبد الحمید خان غاری کا اشعارے ایران کو کسر دھبیت اور نستہ اور جب ایسے بزرگ اور زماں ہے
کہ تائی ماذک یہ عالم ہے قوایران کے خواہ عوام کو کس دن جائز کون اور اونکے شہنشاہ خلیم سے
عہدید ہو گی اور وہ گیر بلا و شرقی دملا کر غربیں نہ دھبیت کا کہنا سکے اثر پوچا ہو گا چنانچہ ایک
قصیدہ میں ۵۰ سطوح ارقام فرمائے ہیں۔

گرچہ بالا بود از شیخ تو بالا رکرفت	در جهان فرسلانی و کارسلمین
بر صحابا نیش رو چون پیر شاکر گرفت	شیعیہ سنتی نیجہ سلطنت پیر کے تو
قوم از تو طرز سلطان شیوه پو گرفت	آن پذیر قربان فاریں ارشاد و اعلان شمار
ہچھو حسین حبیخ را کبا شاہ بیخ	حالیا حسن حبیخ را کبا شاہ بیخ

اسی شاعر بیٹاں نے دوسرے تھبیدہ مبارکباد میں سلطان کے دیگر اقارب کے ساتھ الفاظ
امیر المسلمين کو سخط جلی لکھا ہے۔

امیر المسلمين قوم شاہنشاہ جنم کر	مگر بنشیدہ کو فتح یونان کردہ بہشت
کے باشد از دم قشیش روان و ان پیغمبر	مغضط حضرت سلطان فسی اجلال عثمانی
کے در روز و فا باز دم قشیش بر عدو خلک	دلاور اسلام عبد الحمید عادل غیر غاری
بود عثمان فی علم و حیا روز غد امسیہ	شہ کر مصدقہ یونس فاروق و سلطنت

دلاؤ بمحجوب عمار است مقداد است در تقویت
شنه کو خلیفہ اسلام را باشد نکو مرکز
شہد کر کے کار بور خوار فوج جواش
شہنشاہ کی کیک کنندہ آور ترک سپاہ کے
خوف آن عروۃ المؤثقاہی دینِ احمدِ مصل
پھر اسی قصیدہ کے مطلع شافعیہ میں ارقام فرماتے ہیں جس سی طلاقت شیخ کر لینا خلا ہر سو ہے
خلافت وستگاہ داو خواہ آسمان جاہ
شکر سوت زرافٹاں کم حبیب سلم و مون
افتم بادشاہم سیدم دملکو سلطان
لوای ہٹک اورش سن اسقی بام گردونہ
بد انہیں ق و بد خواہ جانت را بود دا چم

چنانچہ

ہم

لماں شجید کے ایغظم محمد بن عبد اللہ بن الرشید خوبیر عرب کے پتکے الکھ دمخترا او صاحب سر دعوم
او رہبوں نے اطمینانیت کی غرض سے آغاز جنگ کے وقت کئی الکھ مسح بدوون کی فوج نیک مباریہ میں دعوت
شکر کی عتی کی سقدر گھری محبت اور پنجی عقیدت اعلیٰ حضرت سے رکھتے ہیں ذیں کے چند اشعار سے
ظاہر ہوتی ہی جو اسن مبارکہ مادی عقیدے میں سے بطور مشتبہ نونہ از خوارے "منجب کر لئے ہیں جو
امیر مجموع نے خود قصیدہ کر کے ماہین ہمایوں میں ارسال فرمایا تھا۔

شاینک لاسمع نباول کاذب
(زہر بانی کریم پیر عواتی دوست نہ ہائی جو ڈیکی تا)
خلنا بنا ل عن محب و عاقب
(ذیں ہم کو کسی دوست یا دشمن کی بر قاب نہیں)

فیا کمیۃ الاماں بیا ہمیۃ الاعداد
(ریس اے کمیا ہمیا۔ اے ہمیۃ الاعداد)
او اکشت یا فخر اخلاق افتخار پڑھت
(لے مخفی خلاف اگر تو ہم سے رہنمی ہوں)

و ان کنستہ سلماً فاکھو جو غنیمتہ ہے و لو اخیر مت نیز انہا کھل جانے
(اور اگر تیری طرف سی سچ دوہ بانی ربی ابی زین لاریان میر جسے شنتیں، خواہ اونکے خلیل طرف سے بنت ہوئے ہوں)

قطعات تاریخ فتحہ اولیان

اس سعی پر تمام شعراء نے اپنے ہائے عالیات کے بوجب بیشتر قطعات فتحہ اولیہ کے نام پر تصنیفیں
فرما کر شائع کرے میکن بغیرت اغصہ رہندا یا بخی ہاؤ سے ذیل ہے دوسرے جانے ہیں تاکہ کارا مہر ہوں
(۱) سبے زیادہ دھسپاڈہ نایخ الدین مظفیٰ ہے یعنی شاہ مظفرالدین کھنگاہ کے نام زبانیں ٹکرائیں
فتح بلکہ کوئا نہ سمجھو ہی خواہ موجود و نہ کے تھاں کے جواب ہیں ایک ذیکر کی شاعر
دریافت کیا ہے۔

(۲) پہنچوں سناہن ہے ملکہ مددگر خوان ۴ دادا ملکہ سلطان خلوتی کو ہر طالی
سعادت پور رافروں لی گھاش آپ ۴ سودت پادر رافروں ربی غنہ خلیف
سرپریان بزرگ گھنہ زردی چند باریں ۴ سرجم ادھم ہاں مظفیٰ شہزادی ہوئی

(۳) انجمناب سید امیرالممدوح صاحب آمیر وطن
جس روم و ہنریت یوان ۴ جمع کن ہر دیک فرود در کن
(۴) ایکے اڑا دیب سلوان) (انتہیں المتر کے وائلکسلیونانی (۱۸۹۰ء)

(۵) انجمناب ششی جسی العقوب و معاویہ سرگیری
سیدہ زاعلی ویں ادایں بشارت ۴ شکریہ ملام شد در ملک ٹیان فتحیاب

(۶) ایجہا ہے عبدالرحمن سلیمان خلیف و امیر باری
بو شمع یوان ساس خلیف ۴ جھنگاز ہے نصرتہ شاد روم
۱۲ ص ۷۰

چو یہ شخص قدرست کارخانہ اے۔ ایکم زمان برادر میرادا باد
جالس اسٹاہم والٹول سینی اردو انسائیکلو پیڈیا موسوہ ہے۔ عقل کی "لغت"

ماستر محمد طلال الدین صاحب مرادا بادی
شکوہ تھیست (بیل جلد) جوی ۲۲ فصلوں۔ ۵۰ یہ مختلف صحیح و موجب میں اصول کیستن ہیں جو بھائی خواہ
کفر کے محلہ پرست انسان فلسفی حکیم سید ناتھ سنوایا ہے اور کوئی تکمیر و عینہ اور انسانی کام کو صحیح و موجب اور نئے
مریقات اور تقدیمات۔ ترقی کی تفصیلی سایں لمحے کاری تھی لاث۔ تسلیوت ہنک تیزاب دفعہ سازی۔ رکساری۔ رکزاری۔ رکماڑ
العساں۔ رکھری۔ رکھر کی رکھنے والی تکمیر۔ سہابوں۔ آتشیاری۔ پارادو لاکھی رکھن۔ آئندہ فرمی۔ دیساں ای اور نیا۔ نظریات
اوہ شہجوہ دار رعنی نکان۔ جو اہلات اور ترقی حرفون کی شناختی تھی تھی۔ عازمہ خدا پیغمبر۔ فراکو۔ سرف جانا۔ وہی جانا
لیکن۔ سواداہر تشریف ہیوں۔ دو رات حکما در ترکے پر ہر شرکت نک اورست نکان۔ ہمارا در تھوکی خاست
اور خواہر۔ قیمتی جیزوئی خانست۔ تربہ دفتہ۔ ہوا کرہ کا غلچ۔ اوڑھانہ۔ درگز تھرات عجیب غیر معمقین قیمت مدد حکومت

(دوسرا جلد) ہیئت کا پہلو نو سے عیزادہ قابو قدر ہی اکیں گھری ساری کا خوبیں مقصود (مقصود)
نکھنہ تھر فٹ ایمان در جس سی طرزی کو درست کر دینا کہ اسی پر سکتا ہے۔ یعنی جو کوئی نہ کرنا۔ کہ اسی جو حکم نہ
کرے ہو سے پُر نہ سے درست کرنا۔ چل بنا اور صاف کرنا۔ اسی مذاقہ اور تہامہ نہ کرنے کا نام اور اسکی تعریف۔ اسکے بعد
بچھڑا اور جرمی کا نہ بنا۔ میں اور صی کے برت سنی روشن شیخیت نہ بنا۔ جو ان کا ایسا۔ جاؤنا۔ پوچھا۔ مذعنی جو اس
نہ بنا۔ لکھنہ راست نہ۔ عینکیں اور دنکا استعمال الات علمی کے نہ آئیں بنا۔ سکھ تراشی۔ قلم کی ربانیں سوزان
اگر تو بگ بیغی تھی جھوٹی بڑی بقصہ کر جھپٹا۔ پڑھا۔ بیغی فن طبع۔ سوتوا اپ کا جھام خانہ۔ دیانت اپ کا مشتمانی اور پھانی
کر کے۔ تابو کا جھاما۔ پچھکا پچھا۔ پتھن شاہر جھپٹا۔ آلات طبع۔ دیانت جھب غرب جھپڑا۔ علی مٹکیت موجھوں

کھوکھ (تیسرا جلد) ہے۔ ہاب کتاب پوئے تمن و صستھا جھوپی۔ سکو اور ہم تو کریں بنا۔ اون اونی
تیاری۔ کریں اون بخدا۔ رشم اور اسکا زخم کریں کیڑا۔ دل جھوڑا۔ دہونا۔ ریشمی بی۔
حرھٹ صاف کرنا۔ جویں تھوڑیں سپری۔ چل چلیں یعنی صاف کر لے سینگ۔ ہیٹی۔ ٹانی دانت۔
پرندو کے۔ اٹھے رشک کستوری غیر۔ زیجاد روشن ایمان۔ شیپر لکھ کی روشنانی اور کے زادہ شوہد
پتھر کی ہھر نانیکا تا عورہ۔ دیمان موصا ویر۔ نکھنہ۔ تا۔ پ۔ پریں۔ مصلحہ وغیر۔ سانچو دعہ بنانا۔ رکھا کل
بیان۔ الٹیک کے اینہا کٹا پر جھوڑ کو فوائد۔ جادوک لائن اس اکھوٹا دھلان کا طرق۔ کافر نہ تو اور اورست بد متعاقب
کی کل۔ سانگ طبع کا سماں۔ زک جھٹا نا فو خور نکان۔ سرٹی۔ ہی جھات۔ جو یہی سکے۔ دو پہ پیدا کریں تھے۔
بادو کا قدر۔ عقر فارزی۔ سو مرد حق۔ علی ہائی۔ فیض مصطفی

کھوکھ طمعت (چوتھی جلد) قرباً و مصنفین۔ تجارتی شیائی نہ آتی۔ اونکی باہت۔ عام فوائد و خوبی طبقی کا شہر ہے
بیانہ کیا۔ الات اشکاڑی۔ بیانی۔ جو دیا۔ پاھوئی متر خود اور ہرگز کیا۔ اور دست۔ رشتہ۔ فی پیرو۔ ساکو و دن
او سعکار داشت۔ وحشی۔ جا بیل جا بوری۔ تو بہ سایہ جم۔ سچھ جم۔ ساولک سوچھ۔ اونکی جنود کلان۔ ہکو۔ ہننا۔ اجھیں
ارٹہ۔ یو دینہ تسواف۔ رائی۔ بیڑا من۔ متوف۔ درکی کا داشت۔ بخہانہ۔ حمال کا داشت۔ وغیرہ کا س کی تھی اس
ازنا وغیرہ کو کئ کو لئ۔ کارباک ایسٹ۔ کا خدا کی بذریعہ شکھنے۔ نگاہ دینا۔ کاغذ کے پیاس۔ مکمل غذ-

چاندنی کلی فائدہ۔ وائر درج کاغذ کا غذہ کارہاتک شپر عکس سے کی جگہ سکاندنی غبار سے۔ وصلیاں۔ اماں۔ اسی کے برقن رو غذیاں لفائدہ اٹھائی جعلی سبلاں دوتیا۔ تکلاب۔ موسری۔ یقون۔ رونخ موم۔ مالکانی پستہ۔ یادیں۔ آخر دش بیٹھ مرغ وغیرہ۔ رو غذیاں طبی۔ رونخ ہفت برگہ۔ باجوہ۔ سستہ ماں۔ بید انجیر اسند۔ ریحان۔ جو پیشی۔ کرونا کند کا۔ پتوار وغیرہ۔ مدنی ای اشنا۔ ہبڑا۔ رف۔ سونا دغیرہ۔ وچب شعبدے قیمت ۶۰

مشتریان حروف

(بالچوین جلد) ۷۵۔ طبی غذیوں کا مجموعہ۔ ہند و سماں اور اٹھائی طرفی نکارنے۔
تکر کا وزن مقایہ۔ اور کیمیا ای اخراج۔ عجائب شکر۔ مارق کاشت نیکل۔ کوئو۔ پیچی۔ یہ
گرد۔ رہیہ ای قسم کا غذہ۔ صدر کی کوڑ۔ قند شیر۔ فوگر ای کمہ۔ لنس۔ فرم۔ وعده
پاڑی۔ پیکو۔ ساری ایک پی۔ لفڑا دریچا پنا۔ جو ہاہست۔ ہرواری۔ مصوی موتی۔ الیس۔ دنیا کے مشہور طبی طرز
دیسے۔ یادیں بچن۔ زمرد۔ فربز۔ ٹھیق۔ لا جور۔ ریشب۔ ان سبکے مقامات پیدا شن۔ اعماں خواں۔ طرف
شماخت۔ مہا کاری۔ موافق طبق المہند واران۔ پشاور زرد صخر۔ سیریا۔ ہبیجنی۔ گیو۔ نکسا حار و خوش
حار واری کی تکریت۔ خرید سامان۔ درود پارکی آر ایش۔ پالش۔ جلا۔ چولی اور آنہی باب کی مخفافی۔ فرم کے
وچتہ وہ کر کا۔ کاشی سامان۔ بظوفتہ تھر۔ رکنی پڑھے اوس تیشان صاف کر کا۔ نیاس ار لتو۔ فلمی سامان و
کر کا۔ اندکا بستہ تین دکڑا۔ پود و نکا لٹا۔ دوہی جاوہ و نیچہ زبر کا دلخیج۔ رجھ پچھہ قیمت

مشتریان حصہ

(چھوٹی جملہ) اس جلد ان اول کی پیچھے حلقہ کا طبع زالی اور بالغ فیض کیا جاد دو سو گل و
صشتیں درج کی گئی ہیں۔ کوئی صاحب۔ سمجھیں کہ ایک جلد کا حصہ نہ ہے۔ وسری جلد ہی
دوبارہ آیا ہے ایسا ایسیں ہے بلکہ مطلع کیا جانا ہو کہ ٹھنڈی کی بارہ جلدیں جو تباہ ہو گئیں اور انہیں
صحت۔ اور علمی معلومات کا شمارہ دیز رہے زندہ۔ اس کیا میں چھٹا۔۔۔ سیل اور الوسے فکر نہیں کی
تکریب۔۔۔ پیا اندہ۔۔۔ کوکو۔ اور جاکو۔ کامیں فضیلہ ایمان اور اوس کے تعلق ہے۔۔۔ پھر تکریبی برخی ہات
۱۰۔۔۔ کی پیچی۔۔۔ ۱۱۔۔۔ ٹکٹو۔۔۔ ساری سری ہوندی ہیں وہ کام اور سری رونخ۔۔۔
ذوق دار کامیں اسکا تراشنا۔۔۔ سرم کرنا۔۔۔ رکنا وغیرہ معدہ میں منقصوں کے۔۔۔ دل طرح سے ہبھکر کر کر پرش بیانے کی تحریک
کوکو۔۔۔ کسی کوچہ کے خاست۔۔۔ ذوق حنوت ادھی۔۔۔ لکڑی کو سچنے اور جو پہاڑکرنے کی ۹۔۔۔ مکریں ہا۔۔۔ اسکی خوبیوں کا دلخواہ۔۔۔ دشائیں
کیمی پر نظر ثابت ۶۰۔۔۔ وہ زیر طبع

(تفیعی جلد) اس تیکیں جیسا کہ فرنا سماں کی محدودیات ہو یہیں کہ اسی کی کارکرداشی کے نامہ جیسا
ہوئی۔۔۔ صفت مغلیں پڑھنے پڑھنے پڑھنے پڑھنے پڑھنے کی بات ہے۔ اور کیسے کیا کرنا۔۔۔
دھنیں ایں اور کیا بھروسے۔۔۔ سبھاں کیجاوہ و ضرداوک کے قابل اور محیر جو سبھنے کی بات ہے۔ اور کیسے خوبی ہوئے
یروں کے لگا کر دشنا۔۔۔ پہلی نسل جانپر ہو چکا۔۔۔ اور ایک دھنیم کر کے ہاندکے عجیب مقامات کی سر کرنا۔۔۔ دوسرے بہنل پر زہرہ اور
تیسی پر عطا علی۔۔۔ کر کرستہ ہو جو حقیقی تسلی افشار ہے۔۔۔ پوچھنا ایمان کے جامائیں خانہ ملا سذھکرنا۔۔۔ بیان کی کریمی ای
چھوٹی سے چھوٹی سے عادوں میں کم پوچھنا جو ہی مسئلہ شریتی ہے۔۔۔ کر نہ اور مسلمان کی ایضا۔۔۔ وہ کسے جعل ہیں دار۔۔۔ سو ماہان۔۔۔
کیمی ایسے کیوں کیا جائے۔۔۔ ایک اور ایمان اور فلک الافق کے نارو کا ناطا۔۔۔ کر کے جعل ہیں دار۔۔۔ سو ماہان۔۔۔
کیمی ایسے کیوں کیا جائے۔۔۔ کیمی ایسے کیا جائے۔۔۔

رہنما حا وو (رسویں جلد) اس کتاب کی معرفت فرست کی جنگان خود نہیں بلکہ اپنے لفڑی کا
کھلکھل کا ایک حصہ ہے۔ سکھ نام سے اور سکھیات کی کشیدت سے اس کتاب کی جگہ خود کی قدر تھے اور
بشعبہ ان اولیٰ سماست کا جو علم تھیا۔ یعنی۔ عالم خاصہ بعنی آن۔ جو اپنے خود میں دو خواجہ سیدی پر شیخی پر اور جگہ
ایک لچپ سرکپر پر خوش سے آتا تو نہ کہن جاؤ اور جچے ہو جو حرب سکھی کی جنگت ۔

جماع المعلوما (رسویں جلد) اس عجیب غیر کتاب میں علاوه اپنے خدا کے کھنکے پر ایک بھکری
پیٹ کا حصہ اپنے سارے سکھیات وہ معلوم کیا ہے کہ جو اپنے خدا کے کھنکے پر ایک بھکری

جن ہیں سے ہستہ ہے کہ لوگوں کے ذمہ میں ٹرینا ہوئی تھی۔ اس پیٹے سے نہیں کہ، ہر کافیں رکھ دیا ہے۔ اگر ہر کافیں سے
خواتیں کسے قابل ہے۔ خوبیوں کے آواب طرف سماشترت۔ صفتت۔ خداخت۔ خداوت کی خانگی معاشرت۔ آنے
زیبہ اتفاق۔ روزمرہ۔ یا کچھ عالم۔ جو فرمائی طب۔ ریا۔ بنیوں تھیت اونچان جنگت۔ فلسفت۔ کوئی اونچیں
اوائیں تری و بھری۔ ما فرمایا۔ ملکوں کے متفقون صد ایسا کچھ معلوم ہیں جو خانہ تھے اور۔ برکی اور پر کوئی نہ سہ
اور سب سارے اکار بھکری کے بعد جیکی لگی ہیں۔ خدا۔ ملک اور کافیں کے باخیں۔ فتحت۔

وہ سیڑھہ معلومات اس بھکری کتاب میں ایک معلوم از طرف اپنے کھنکے میں جسیں دیکھ

سروریت الفیں۔ مسلمات متعلقہ بجز افیت تابع۔ نامہیں تعلق۔ سماں سلام
مختلف زبان پر لئے والوں کی تعداد نہت عم الکب مقویتہ سارے اگریں سعید پر کہا ہے اپنے
بیگناہ اعظمی مدد خپہ و معداد متوالین تیقیم تو اور میا با عسیار گل۔ عقیقیتہ۔ سب سروریتی کی ترقی بھری خون
کی العداد۔ سلطانی اخنیاط اوقات۔ مفسوس و جوہہ حالات ایوان۔ رکی سلطنت کی خلقت کی ذات جاگ۔ خاندان
حشوں کا یمنظر۔ دریاہار۔ پول۔ شہر فنکا مخصوص۔ ولی۔ برقباری کے عدو۔ مقدرات پاری۔ ختنی۔ مسیحیا کا۔ خانہ۔ معلم
متعلقہ عمارتیں میں اگر بھی تکہ۔ فقط نہیں۔ کو منظر۔ مدینہ مسوارہ۔ سکون و قدمی۔ دش۔ پھر کات قحط نہیں وہ
پیرک۔ لندن۔ نیویارک۔ لمبیں۔ باریں۔ معلومات سند۔ ایرام صحر۔ شام۔ لعلکہ۔ عکس کے پڑھ۔ شہر عاد۔ آبادی
مقابلہ اوقات۔ تابعہ اخراج اوقات۔ دنیا کی 20 ہوئی چڑی۔ مشتمی ہجوما چھان۔ او و کو خوش۔ والیکر راستہ
لیغزہ شیار۔ غیر ملکوں کی کے ہندی تھیت میں۔ فتحت۔

کوئی سہ صحت معلوما حلو رہویں جلد) صرف ایمان زماں موجہ دے کے۔ نہیں۔ معلوم اکٹھے
کی وست سلطنت مدنیاتی و بجز افیت والان نامی طاکت بیان میتوہ تاج نہ تھک ان

دبر سارے اعظم اشیا۔ و بورپ اور فقدر۔ و اصر کہ اس طبقاً معد نہیں موم شہری آدمی کو کہاں و پیدا اور خیر
عجائبات قطب شال۔ دنیا بھر کی مل جھوٹی سلطنت مکا قبیہ آبادی۔ و دارالسد۔ نام مکران معد نہیں تھوڑیں غیرہ۔
پرکشمن کے اعتماد سے بھی اس ن کی تھی۔ اس امر ای اسلامیہ شیخ ابن الجوزی تیاع شمس الدین شہروں اسلامی حکومان
غاذیوں میں بزرگترین بادشاہ کو نام تبلیغ امدون الرشیک و سخت سلطنت و خلیج مکرت۔ فتحت مولک ۱۹۴۷ء۔
زماء حال مدد و ممانیاں حملہ گئیں۔ اسلامیہ بیاست ہائی مندوستان راغوی اور دنیا کے شہروں کو جاگوں۔
ناجع اور انسان کا ہوں کی وست دنیا بھر میں زیادہ ملینہ عمارتوں اور ایک کاروائی کی بنیادی رکوزیں پر اک اخباری تکیت

تو لام۔ علاوہ برزا، علامہ فرمادا طاهر احمدزادہ تھوڑے بھی مدعی مالا کو اور سب سارے

طرز حکومت پر مسکون۔ کافوئی ساخت۔ اگرین کی فصل۔ عجیب اپات اسٹریلیا۔ منہستان پھلے سے زیادہ تھوڑی بیڑا۔ بیرونی گیوچی کا شت کی تھا رفیض۔ قاعدہ نشست کوٹھاں تھا لکھ بیوب۔ حدود و حراثات کا تھیڈہ اگری بی عوہنہ کے اشتھان جدہ سلطنت شرکی۔ صدماں بھی خوب بعلوں۔ قبیت۔

مولانا ستر مجھ پر جلال الدین بیٹھ جس کی حضرت مسیحیت اپنے کتبی احکام نشکار اسلام کی تربیت اپنی اعلیٰ تھے غیر لکون پڑھ رہی ہے اپنے قول سے اُرانی۔ حضرت خالق کے کارہائے۔ او شکی خوب تھے۔

چنگل جنادین

اراعوں اپنی شش نیزی اور قوی تھی دو کی کہاں۔ دشمن کی ضم۔ قبیت۔

تاؤل کشمکش ۲۸
درست جیسا شواہ جیسوس فو۔ ۲۰۔ ۰۶۔ صفحہ۔ واللہ یہ بخپر کہنا ہوا اول ہے جبکو بیتی میتیہ پڑھے اسیقہ طفہ ادھارے۔ پارک کا بچ پہن۔ دکھب نظارو۔ عہد و ان کے سریساۓ۔

خوبیک عشق۔ جذبات افعت کی پہنچتی ہوئی قصو۔ عشق است و ہزار بدگانی کی چاچا فوٹو۔ سکایک اپنے بیٹھنے کا پیدا ہوا نہ۔ دل پھر سخت مضمکی اپنے نشکان میں بیٹھلے مخالفتاً کا دو باصلیہ ہوتا۔ غرض اس چھوٹے اور تانہ تریڑ تاؤل کا لطف پڑھن اور سئے سے لفٹنے کا شہرے جبارت مخفی ہے۔ نجیب اسکے بدنہانی سے باز رکھتا ہے۔ قبیت ۲۷ از

یونان کے شہروں حکم فلسفوں کی سب سے زیادہ پُر فرد مگر وہ چیز پہلو علم کی تعریف کا ترجیح جسیں ایک یونان کے شاہی خاندان کا الفاظ افتاب نہیں سے قتل عمارت ہونا۔ جیتناں

طا عمارت۔ باوٹ وہ وقت کا افسوس کہ سلطنت پر وحیمنی جایوں کا بالا لفڑاں حکومت کرنا بالا خڑگ کر جہاں۔ ایک عجھوں کا تخت فصب کر دیتا۔ اور بحقیقیں بھیا یوں میں سے ایک کی لاس کو بے پرہ بیٹھے میں لیں پہکو اونیا۔ دیشانہزندگی جو مقول کی میں بھی مخفی پیج و ناب کہاں۔ بہتر بخاندانی عنز برقرار رکھنے کے شاہی طبقے سے سرتابی کرنا۔ اور شاہ کا اسکو ایک غاریں زندہ درگو کر دینا۔ شاہزادہ ولعہ لالہ جو شاہزادی پر عاشق ہنا خارجین جاگر جان وین۔ ویسکی بان کا خبر پاڑھانی لگائیں۔ رعایا کا بیڑا سوک شاہ کو نظر ون سے رُزو نیا۔ نہایت پُر دردا و دربوش قصہ ہے۔ قبیت صرف ۲۸

ایک اٹھائیں مصروف کی دکھب سرگزشت جو لوگ ہوت پریت اور عالم جہات کے فائل نہیں
منورا سے پڑھ کر لفعت اور اٹھائیں جہت عرفت

شیطنت

شرارت ۲۹
شرارت حفہ اورہ۔ اسی بچ پ کتاب میں جو طبع نا دل کی گئی ہے۔ لینین کے چالاک لوگوں کی وہ جہت ایگزیکٹو شرارتیں پڑھنے ہیں آئیں جبکہ پرہ درست کے طور پر میں فتحت ہو تو اور

لے خیر سر قیہ ۳۰
یعنی خالصہ حضرت سید محبی الدین اہم علی حجۃ الدین ہیں ہن ہرسوال کا جواب آیات عزیزی سے مکنانے سے سع اخوات قرم عتمت صرفت

ایمینہ عاصم ۳۱
اس کتاب میں وہ رنجیں لفٹئے تمام دنیا اور اس کے حصول کے درمیں نام اور میں کے لئے ہیں۔ نفعہ کرہ رہیں۔ تیورپ۔ جنوبی وسطی بیوب۔ جنگ اور طائفیں۔ کیا

دو ٹھیں دیا پڑ۔ داری و اخراجیان۔ ہندوستان۔ پنجاب کی شہر و راجپوتانہ۔ محلک مغربی و شمالی۔ پنکھوں اسامیں جوئی ہند۔ افریقی شہل امریکی۔ اسٹریلیا۔ جنوبی امریکی۔ قبیت موصوف

۳۲